

رفتہ رفتہ دل تیرا ہو گیا از عکاشہ علی



رفتہ رفتہ دل تیرا ہو گیا از عکاشہ علی

## مکمل ناول

رفتہ رفتہ دل تیرا ہو گیا

از عکاشہ علی

زیادتی ہوئی ہے ان کے ساتھ!! ڈاکٹر نی نے روم سے باہر آ کے " کہا۔

ڈاکٹر نی کے الفاظ تھے یا پگھلا ہوا سیسہ.... عبید رضا نے بے " اختیار اپنے سر سے عمامہ اتارا کر دیوار کا سہارا لیا تھا ساری زندگی انہوں نے عزت سے گزاری تھی اور عمر کے اس حصے میں بیٹی کی عزت لٹ جانے کی خبر نے ان کے پیروں تلے سے زمین کھینچ لی تھی دیوار کا سہارا نالیا ہوتا تو اب تک وہ زمین بوس ہو چکے ہوتے

-----کشور بیگم الگ دیوار کے ساتھ کھڑی دوپٹہ منہ پر رکھ کر  
- "اپنی سسکیوں کا گلا گھونٹنے کی کوشش کرنے لگیں

اول تو یہ پولیس کیس ہے!! لیکن آپ کی بچی کو جس حالت میں "  
یہاں لایا گیا تھا وہ دیکھنے کے قابل نہیں تھی اس لیے میں نے ان  
کا ٹریٹمنٹ کر دیا۔۔۔ میں خود ایک عورت ہوں آپ کی بچی کی  
عزت میری عزت ہے!! ان کے بٹوے میں سے آپ کا فون نمبر  
ملا تھا تو میں نے آپ لوگوں کو فون کر کے بلا لیا!! یہ کچھ دوائیں  
وغیرہ میں نے لکھ دی ہیں آپ انہیں وقت پر دیجئے گا اور کوشش  
کیجئے گا فحال ان سے اس متعلق کوئی بات نہ کی جائے کیونکہ ایسے  
حادثے سے متاثرہ لوگ اپنی زہنی کیفیات پر قابو نہیں پاسکتے!!

لوگوں کے سوال جواب انہیں کسی خطرناک فیصلہ لینے پر مجبور کر  
سکتے ہیں!! ڈاکٹر نی نے دوائی کا پرچہ کشور جہاں کی طرف بڑھاتے

ہوئے ان کی حالت کا احترام کرتے ہوئے ان کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر انتہائی نرمی سے کہا... کشور جہاں نے دوپٹے سے اپنے

- "آنسوؤں پونچھتے ہوئے ڈاکٹرنی کا دیا ہوا پرچہ تھام لیا

ان کی ڈرپ ختم ہو جائے تو آپ انہیں گھر لے جاسکتے ہیں "

- "!!ڈاکٹرنی بول کر دوسرے مریضوں کی طرف بڑھ گئی

یہ ایک سرکاری ہسپتال تھا۔۔۔۔ ایک ہی روم میں کئی مریض "

موجود تھے... انہیں میں سے ایک "فیہا عبید رضا " بھی تھی جو

اپنی عزت سے ہاتھ دھونے کے بعد اس وقت ہوش و حواس سے

- "بیگانہ پڑی ہوئی تھی

لاؤ پرچہ مجھے دو میں دوائیں لے آتا ہوں !! عبید رضا نے بہ "

مشکل خود کو سنبھالتے ہوئے کشور جہاں کے ہاتھوں سے دواؤں کا

پرچہ لے لیا۔۔ کشور جہاں نے اپنے شوہر کی طرف دیکھا جن کے



کندھے جھکے ہوئے تھے ، آنکھیں ضبط کے باعث سرخ ہو رہی  
تھیں۔۔۔ کشور جہاں کے دیکھتے دیکھتے وہ نظروں سے اوجھل ہو گئے  
۔۔۔

----- ﴿ Novels\_of\_Akasha\_ali ﴾ -----

فضا زرا فون تو لگا بیٹا پتا تو کر کیا ہوا ہے ؟؟ میرا دل ہول رہا ہے !!  
ایسے اچانک اٹھ کر گئے ہیں کچھ بتایا بھی نہیں کہا جارہے ہیں کس کا  
فون تھا ؟؟ مجھے بہت ریشانی ہو رہی !! فون کر پوچھ سب خیریت تو  
" ہے ؟؟۔۔۔۔ دادی نے اپنا پیر دباتی فضا سے کہا  
دادی ابو جی فون اٹھا رہے !! فضا نے کال ملائی بیل جا رہی تھی "  
۔۔۔ لیکن عبید رضا کال پک نہیں کر رہے تھے

اللہ خیر کرے!! سب ٹھیک ہو... میں منع کرتی رہتی تھی جوان " لڑکی کو اس طرح شام ڈھلنے کے بعد دوستیاں نبھانے نا بھیجا کرو لیکن تم لوگوں نے میری ایک ناسنی... خدا نہ کرے کچھ اونچ نیچ ہو گئی تو ہم لوگ تو کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہیں گے۔۔۔ دادی سخت پریشان ہو رہیں تھیں!! فضا سر جھکائے خاموشی سے ان کی بات سن رہی تھی۔۔۔ اس نے بھی فیہا کو بہت سمجھایا تھا عزرا (فیہا کی نئی سہلی) اچھی لڑکی نہیں ہے اس کے ساتھ پارٹی میں نا جائے لیکن فیہا نے اس کی ایک نہیں سنی چلی گئی پارٹی میں وہ بھی ابو جی کی اجازت کے بغیر۔۔۔۔ اب نا جانے وہاں اس کے۔۔۔ ساتھ کیا ہوا تھا

عبید رضا مسجد کے امام تھے وہ جیسے ہی عشاء کی نماز پڑھا کر گھر " آئے ابھی وہ کھانا کھانے بیٹھے ہی تھے کہ ان کے فون پر کسی

انجان نمبر سے کال آنے لگی انہوں کال پک کی دوسری جانب سے  
خدا جانے کیا خبر دی گئی تھی کے ان کے چہرے کی ہوائیاں اڑ گئی  
تھیں۔۔۔ وہ فوراً اٹھ کھڑے ہوئے کشور جہاں کو ساتھ چلنے کا کہا  
اور بنا کچھ بتائے جلدی میں گھر سے نکل گئے۔۔۔۔۔ تب سے وہ  
"لوگ پریشان تھیں

----- ♡ Novels\_of\_Akasha\_ali ♡ -----

میرے پاس مت آؤ!! مجھے ہاتھ مت لگاؤ!! خدا کا واسطہ مجھے "  
چھوڑ دو مجھے جانے!! رحم کرو مجھ پر!! فیہا نیم بے ہوشی کی حالت  
"میں سر آدھ آدھ پٹکتی چیخنے لگی

فیہا میری بیٹی کیا ہوا!! فیہا آنکھیں کھول دیکھ میں اور تیرے ابو "  
جی تیرے پاس ہیں!! میرا بچہ آنکھیں کھول!! کشور جہاں اس کے

سرہانے بیٹھی اس کی حالت پر آنسو بھاتی ہوئیں اسے پیار سے چمکار  
- "رہی تھیں

میرے پاس مت آنا!! نہیں!! نہیں!! فیہا چیختے ہوئے اٹھ بیٹھی "  
.... اس کا پورا وجود لرز رہا تھا۔۔۔۔ اس قدر ٹھنڈ میں بھی اس کے  
- "ماتھے پر پسینے کی ننھی ننھی بوندیں واضح نظر آ رہیں تھیں

فیہا میرا بچہ!! کشور جہاں نے اس کا چہرہ تھام کر اپنے دوپٹے "  
سے صاف کیا۔۔۔۔ فیہا خالی خالی نظروں کے کچھ لمحے انہیں تکتی  
- "رہی جیسے انہیں پہچاننے کی کوشش کر رہی ہو

فیہا!!! اسے اچانک خاموش ہوتے دیکھ کر کشور جہاں نے پریشانی "  
- "سے اس کا بازو جھنجھوڑا



ابو جی مجھے ماڈالیں میں نے آپ کے سر میں خاک ڈالی ہے !! "

میری وجہ سے آپ کی سالوں کی بنائی گئی عزت تار تار ہو گئی

!! میں ناپاک ہو گئی !! مجھے مر جانے دیں !! میری جیسی اولاد کو جینے

کا کوئی حق نہیں ہے !! والدین پر نظر پڑتے ہی فیہا کی چیخیں

پورے کمرے میں گونجنے لگیں۔۔۔۔۔ آس پاس کے مریض بھی

- " اسے دکھ اور افسوس بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے

فیہا بچے ایسا نا بول !! کشور جہاں نے تڑپ کر اسے گلے لگایا ان "

کی آنکھوں سے بھی مسلسل آنسو بہہ رہے تھے !! کونے میں

کھڑے عبید رضا خاموش تماشائی بنے ہوئے تھے انہیں لگ رہا تھا

جیسے ان کے پاس الفاظوں کا ذخیرہ ختم ہو گیا ہو وہ بے بسی سے

- "فیہا کو دیکھنے لگے

امی جی مجھے چھوڑ دیں!! میں ایسی زلت بھری زندگی نہیں جینا "

چاہتی!! میں مرنا چاہتی ہوں!! خدا کا واسطہ مجھے چھوڑ دیں!! فیہا

بری طرح روتے ہوئے آپ سے باہر ہوتی اپنا آپ مسلسل کشور

جہاں سے چھڑوانے کی جدوجہد کر رہی تھی۔۔۔ عبید رضا بھی

- "پریشانی سے فیہا کی جانب بڑھے

سسر سسر!! ڈاکٹر کو یہاں بھیجیں!! مریضہ کی حالت خراب ہو

رہی ہے!! نرس جو کافی دیر سے فیہا کی چیخیں سن رہی تھی تیزی

دروازے کی طرف بھاگی باہر سے گزرتی دوسری نرس کو آواز دے

- "کر کہا

ڈاکٹر صاحب آپ دیکھ لیں مریضہ کی طبیعت سنبھل نہیں پا رہی "

!! ڈاکٹر مروہ چائے کے وقفے پر ہیں!! نرس نے دوسرے کمرے

- "سے نکلتے میل ڈاکٹر کو کہا

ہممم ٹھیک ہے چلو!! ڈاکٹر صاحب اپنے دکھتے سر کو دو انگلیوں " سے مسلتے ہوئے فیہا والے کمرے میں داخل ہوئے

چھوڑیں مجھے!! میں نہیں جینا چاہتی!! فیہا ماں باپ کے سنبھالے " میں نہیں آرہی تھی ڈاکٹر صاحب تیزی سے اس کی طرف آئے "۔

سنیں ادھر دیکھیں!! میری بات سنیں!! ڈاکٹر نے بے قابو ہوتی " "فیہا کو پکارا

آپ کے ساتھ جو کچھ ہوا وہ بہت غلط ہے!! لیکن مرنا کوئی حل " نہیں ہے!! آئے دن ہاسپٹل میں ریپ کیسز آتے رہتے ہیں!! آپ جیسی بہت سی لڑکیاں اس مشکل میں خودکشی کو ہی آسان حل سمجھتی ہیں!! آپ لوگوں کو چاہیے ملزم کو عبرت ناک سزا دلوائیں تاکہ آئندہ کوئی کسی لڑکی کہ ساتھ ایسا کرنے سے پہلے ہزار بار

سوچے !! لیکن ملزم کو سزا دلوانے کے بجائے آپ لوگ خود کشی کر کے خود کو اور اپنے گھر والوں کو سزا دیتی ہیں !! زنا گناہ کبیرہ ہے اور خود کشی حرام ہے !! آپ حرام موت مرینگی تو اللہ کی ناراضگی کی حقدار ہونگی !! زندگی اللہ کی دی ہوئی امانت ہے اسے واپس لینے کا حق بھی صرف اس پاک ذات کا ہے !! اس کا حق آپ کیسے لے سکتی ہیں؟؟ دیکھیے اپنے والدین کی طرف ان بچاروں کا کیا قصور ہے ان سب میں؟؟ ابھی یہ آپ کی عزت چھین جانے پر آنسوں بہا رہے ہیں !! آپ کے خود کشی کرنے سے ان کا کیا حال ہو گا؟؟ ان کی عمر کا خیال کیجئے !! میں جانتا ہوں آپ کے لیے یہ سب برداشت کرنا آسان نہیں ہے لیکن خود کشی بھی کوئی حل نہیں ہے ابھی آپ کو اس مشکل سے بڑی کوئی مشکل نہیں لگ رہی ہو گی۔۔۔ مگر حقیقت اس کے برعکس ہے دنیا کی مشکل تو

آپ لوگ انہیں گھر لے جائیں !! اپنوں سے ملیں گی ماحول "

تبدیل ہوگا تو اچھا محسوس کرینگی !! ڈاکٹر نے بت بنے عبید رضا کو

- " کہا

- "شکریہ ڈاکٹر صاحب!! عبید رضا ڈاکٹر سے بولے"



شکریہ کیسا یہ تو میرا فرض ہے!! ڈاکٹر صاحب مسکرا کر کہتے " "ہوئے واپس چلے گئے

چلو کشور گھر چلو تم فیہا کو لے کر آ جاؤ میں رکشہ بلاتا ہوں " "!! عبید رضا بے دم سے انہیں بول کر خود کمرے سے باہر نکل گئے

امی جی میں بہت نافرمان ، بہت بری بیٹی ہوں میں آپ سب نے " مجھے سمجھایا تھا لیکن میں نے کسی کی نہیں سنی !!! مجھے معاف کر دیں !!! فیہا ماں کے گلے لگے ہوئے ہی سسک رہی تھی کشور جہاں اس کی پیٹھ تھپک رہی تھی ان کے پاس دلاسہ دینے کے لیے بھی " الفاظ نہیں بچے تھے

فیہا اٹھا جانچے تیرے ابو جی انتظار کر رہے ہیں ہمارا!! کشور "

جہاں نے اسے سہارا دے کر کھڑا کیا فیہا مرے مرے قدموں

- "سے ان کے ساتھ چلنے لگی

----- ♡ Novels\_of\_Akasha\_ali ♡ -----

نوری!! نوری!! سوید نے گھر میں داخل ہوتے ہی آواز لگائی "

---- پورا گھر سائیں سائیں کر رہا تھا آج اسے آنے میں دیر ہو گئی

تھے۔۔۔۔ اس کی آواز سنتے ہے ملازمہ بھاگتی ہوئی اس کے پاس

- "آئی

جی بھائی!! نوری ہانپتی ہوئی بولی جلدی جلدی سیڑھیاں اترنے کی "

- "وجہ سے اس کا سانس پھول گیا تھا

جلدی سے کھانا لگاؤ!! اماں بی کو بھی بلا کر لاؤ تب تک میں " فریش ہو کر آتا ہوں!! سوید نے اپنا کورٹ صوفے پر رکھتے ہوئے - " آستینوں کے کف کھولتے ہوئے مصروف سے انداز میں کہا سوید بھائی آپ کا کھانا کمرے میں لا کر دوں؟؟ نوری نے پوچھا " -

نوری تم بھی حد کرتی ہو تمہیں اچھی طرح پتا ہے میں سب کے " ساتھ ہی کھانا کھاتا ہوں!! ٹیبل پر لگاؤ!! سوید نے نوری کو گھور کر - " دیکھتے ہوئے کہا

سوید بھائی کس کے لیے کھانا ٹیبل پر لگاؤں صرف آپ کو ہی تو " - کھانا ہے

کیوں تمھاری بھابھی کہاں ہیں؟؟ اور اماں بی ان لوگوں نے کھانا " " " " نہیں کھانا؟؟ سوید نے آنکھیں آچکا کر پوچھا

بھابھی تو گھر میں ہیں نہیں!! آپ کو آنے میں دیر ہو گئی ہے " اماں بی کافی دیر تک آپ کے آنے کا انتظار کرتی رہیں لیکن ان کے گٹھنوں میں بہت تکلیف ہو رہی تھی ان سے بیٹھا نہیں جا رہا تھا اس لیے میں نے انہیں کھانا کے بعد دوا دے دی تھی اب " " وہ سو رہی ہیں.... نوری نے اسے بتایا

اچھا!! اور بچے کہاں ہیں؟؟ سوید نے اپنے دونوں بچوں کے " " بارے میں پوچھا

بھائی وہ دونوں سو رہے ہیں!! میں نے انہیں کھانا کھلا کو سلا دیا " ہے۔۔۔ وہ آپ کے کمرے میں ہیں۔۔ میں ابھی ان کے پاس ہی تھی نوری نے تفصیل بتایا۔۔۔ سوید اپنے بچوں کے معاملے میں

بہت سنجیدہ تھا رومان گھر میں نہ ہو تو وہ نوری کو خاص ہدایت دے کر جاتا تھا کہ وہ دونوں بچوں کا بہت زیادہ خیال رکھے انہیں بالکل -"اکیلا نہ چھوڑے

رومان کچھ بتا کر گئی ہے کب تک آئے گی؟؟ سوید جانتا تھا وہ " آج بھی کسی پارٹی میں ہی گئی ہو گی یہ تو رومان کا ہر دوسرے دن -" کا معمول بن گیا تھا اب تو بہت کم ہی وہ گھر میں نظر آتی تھی نہیں بھائی وہ کچھ بتا کر نہیں گئی۔۔۔ باسط صاحب آئے تھے شام " میں ان کے ساتھ ہی چلی گئی تھیں۔۔۔ نوری کے منہ سے باسط کا نام سن کر سوید کے ماتھے پر بل نمودار ہوئے تھے۔۔۔ باسط کا آنا -" اسے بالکل بھی پسند نہیں تھا

ٹھیک ہے!! میں اپنے کمرے میں جا رہا ہوں تم وہیں کھانا لے آؤ " !! سوید بے دلی سے بول کر سیڑھیاں چڑھ کر اپنے کمرے میں چلا



آیا۔۔۔۔۔ کمرے میں قدم رکھتے ہی اس کی ساری تھکن جیسے اڑ گئی تھی اس کی پانچ سالہ بیٹی جویریہ بیڈ پر اور دو سالہ بیٹا حارث اپنے جھولے میں سو رہے تھے سوید نے دونوں باری باری دونوں بچوں کو پیار کیا کچھ دیر بچوں کے پاس بیٹھنے کے بعد وہ اٹھ کر فریش۔۔۔۔۔ ہونے چلا گیا

نوری کھانا دے کر جا چکی تھی سوید نے کھانے کے برتن کچن " میں رکھنے کے بعد اماں بی کے کمرے میں جا کر دیکھا وہ سو رہیں تھیں۔۔۔۔۔ وہ خاموش سے پلٹ گیا۔۔۔۔۔ کافی دیر وہ لاؤنج میں بیٹھ کر رومان کے واپس آنے کا انتظار کرتا رہا لیکن 1:00 بجتے ہی وہ اپنے کمرے میں واپس آ گیا بچے کمرے میں اکیلے تھے ، صبح اس کی ڈیوٹی بھی تھی اسے ہر حال میں وقت پر پہنچنا تھا۔۔۔۔۔ وہ دن۔۔۔۔۔ بھر کا تھکا ہوا تھا لیٹتے ہی نیند اس پر مہربان ہو گئی

— Novels\_of\_Akasha\_ali —

دادی لگتا ہے ابو جی لوگ آ گئے!! فضا نے دادی کو ہلایا دادی " انتظار کرتے کرتے اب اونگھن لگیں تھیں۔۔ فضا کے ہلانے پر " دادی ہڑبڑا کر اٹھیں

کیا ہوا؟؟ وہ لوگ آ گئے؟؟ دادی منہ پر ہاتھ رکھ کر جمائی " " روکتی اٹھ بیٹھیں

جی دادی لگتا تو ہے!! میں دروازہ کھولتی ہوں!! فضا تیزی سے بیڈ " " سے اتر کر دروازے کی طرف بڑھی

فضا بیٹا پہلے پوچھ لے دروازے پر کون ہے پھر کھول ایسے نہیں " کھولنا!! دادی نے پیچھے سے آواز لگائی اور خود بھی فضا کے پیچھے چل " دیں

فضا نے دروازہ کھولا تو توقع کے بر خلاف اس کا بڑا بھائی (فخر) " رضا) اپنی بیوی (لبنا) اور بچوں کے ساتھ کھڑا تھا۔۔۔ فخر اور لبنا ابھی ابھی لبنا کے میکے سے واپس آئے تھے آج لبنا کے میکے میں "۔ ان لوگوں کی دعوت تھی۔۔۔ لبنا فضا کے ماموں کی بیٹی تھی

فضا زرا پکڑنا اسے میرے تو ہاتھ تھک گئے ہیں اسے اٹھائے " اٹھائے!! لبنا نے اپنی گود سے اپنی تین سالہ نیند میں جھولتی بیٹی "۔ فضا کی گود میں ڈالی دی

آؤ حمزہ!! لبنا نے اپنے پانچ سالہ بیٹے کا ہاتھ پکڑ اندر کیا وہ باپ " کی انگلی پکڑے خود بھی نیند میں تھا۔۔۔ فخر بچوں کو چھوڑ کر خود "۔ اپنی بائیک کو سائیڈ پر کھڑا کرنے چلا گیا

دادی آپ ابھی تک جاگ رہی ہیں؟؟ لبنا کی نظر دادی پر پڑی " تو اسے حیرانگی ہوئی۔۔۔ دادی جلدی سونے کی عادی تھیں وہ فجر کی

نماز سے اٹھی ہوئی ہوتی تھیں۔۔۔ عشاء کی نماز کے بعد کھانا کھا کر  
- "سو جایا کرتی تھیں

ہاں بیٹا وہ تم لوگوں نے دروازہ بجایا تو آنکھ کھل گئی میری۔۔۔۔"  
اب سونے ہی جا رہی تھی .... دادی نے بات بنائی "جاؤ تم لوگ  
!! بھی سو جاؤ !! تھک گئے ہو گے

دادی لبنا کو صوفے پر اپنے دونوں بچوں کو لٹانے کے بعد خود "  
بھی بیٹھتے دیکھ کر فوراً بول پڑیں , دادی ہر گز نہیں چاہتی تھیں کہ  
لبنا اور فخر کو فیہا اور اس کے والدین کی غیر موجودگی کا زرا سا  
بھی علم ہو کیونکہ لبنا کی رائی کا پہاڑ بنانے والی فطرت سے وہ اچھی  
- "طرح واقف تھیں

کیا ہو گیا دادی پانچ منٹ سانس تو لینے دیں !! اتنی بھی کیا جلدی "  
ہے؟؟ فخر آ جائے تو بچوں کو اٹھالے۔۔۔ میری تو ہمت نہیں ہے

انہیں اٹھا کر سیڑھیاں چڑھنے کی ... آپ پریشان نہ ہوں جا کر سو  
- "جائیں !! لبنا صوفے پر پھیل کر بیٹھتے ہوئے بولی

ارے مجھے بھلا کیا جلدی ہو گی میں تو اس لیے بول رہتی اتنی "  
ٹھنڈ میں تم نے بچوں کی ایسے ہی صوفے پر لٹایا ہوا ہے بچوں کو  
!! ٹھنڈ لگ جائے گی

چل فضا آ کے سو جا صبح کالج بھی جانا ہے !! فخر دروازہ بند کر "  
لے گا !! دادی نے لبنا کو جواب دینے کے بعد فضا کو کہا جو  
دروازے پر نگاہ گڑائے بیچینی سے فیہا لوگوں کے واپس آنے کا  
- "انتظار کر رہی تھی

فضا نے پلٹ کر دادی کی طرف دیکھا۔۔۔ دادی آنکھ کے "  
اشارے سے اس اندر آنے کہہ رہیں تھیں۔۔۔ فضا نے دادی کی  
طرف قدم بڑھائے فخر اپنی بائیک کھڑی کر کے آچکا تھا اس نے



دروازہ بند کیا وہ صوفے پر سے بچوں کو اٹھانے ہی لگا تھا کہ دروازہ پھر سے بجنے لگا۔۔۔ دادی اور فضا کے بڑھتے قدم رکے تھے، ان - "دونوں نے پریشانی سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا

اس وقت کون آگیا؟؟ فخر نے باری باری سب کو دیکھ کر کہا " - "بچوں کو دوبارہ صوفے پر لٹا کر وہ دروازہ کھولنے لگا

ابو جی آپ لوگ!! اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں سامنے " عبید رضا کھڑے تھے ان کے بالکل پیچھے کشور جہاں فیہا کو پکڑے کھڑی تھیں فیہا کی حالت دیکھ کر فخر کے باقی کے الفاظ منہ میں ہی - "رہ گئے

عبید رضا بنا کوئی جواب دیے اندر داخل ہوتے صوفے پر ڈھے " - "گئے۔۔۔ ان لوگوں کے آتے ہی فخر دروازہ بند کر کے اندر آیا

ابو جی سب خیریت تو ہیں نا؟؟ آپ لوگ اس وقت کہاں سے آ رہے ہیں؟؟؟ اور یہ فیہا کو کیا ہوا ہے؟؟ فخر نے ایک ساتھ کئی!! سوال کر ڈالے

لبنا، دادی اور فضا بھی انہیں دیکھنے لگی فیہا کے چہرے کے " نشانات اور اس کی حالت کسی انہونی کا منہ بولتا ثبوت تھی۔۔۔ وہاں موجود سب لوگ دم سادھے عبید رضا کے بولنے کا انتظار کر رہے تھے۔"

عبید سب خیریت تو ہے؟؟ دادی ہمت کرتیں آہستہ قدم اٹھاتی " ان کے پاس آئیں ان کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر پوچھا۔۔۔ دل میں "شدت سے دعا کی کہ جیسا وہ لوگ سوچ رہیں ایسا کچھ نہ ہو

اماں میں برباد ہو گیا!! میری بیٹی لٹ گئی!! عبید رضا جو کب " سے خود پر ضبط کیے ہوئے تھے اب پڑے تھے۔۔۔۔ (مڈل کلاس

دادی کیا ہوا آپ کو؟؟ سب سے پہلے فضا نے انہیں تکلیف سے " بے حال ہوتے دیکھا تھا۔۔۔ سب دادی کی طرف متوجہ ہوئے۔۔۔"۔۔۔ فیہا بھی ڈورتی ہوئی دادی کے پاس آئی

دادی کیا ہوا ہے آپ؟؟؟ فیہا نے دادی کے چہرے پر ہاتھ رکھ "۔  
"کر پریشانی سے کہا

دور ہٹو تم!! یہ سب تمہاری وجہ سے ہو رہا ہے!! فخر نے قہر بار "۔  
نظروں سے دیکھتے ہوئے فیہا کا ہاتھ پکڑ کر دادی سے دور دھکا دیا  
"۔۔۔۔۔ وہ لڑکھڑاتی ہوئی فرش پر جا گری

آہ کوہنی فرش سے ٹکرانے کی وجہ سے اس کے حلق سے ہلکی "۔  
سی چیخ برآمد ہوئی۔۔۔ کسی نے اس پر توجہ نہیں دی۔۔۔۔۔ فیہا  
خود ہی ہمت جمع کرتی کھڑی ہوئی لیکن دوبارہ آگے بڑھنے کی اس  
میں ہمت ہرگز نہیں تھی وہ وہیں سے کھڑی تماشا دیکھ رہی  
تھی۔۔۔ دادی بے ہوش ہو چکی تھیں۔۔۔۔۔ فخر باہر بھاگا کچھ لمحوں  
وہ رکشہ لے کر واپس آیا عبید رضا اور دادی کو ہسپتال لے کر چلے  
"۔ گئے

یہ ہوتا کالج بھیجنے ، اور اتنے بڑے بڑے موبائل فون دینے کا " نتیجہ !! میں تو شروع دن سے کہتی تھی اتنی آزادی نا دیں اسے !! لیکن آپ نے اور پھوپھانے کبھی میری بات نہیں سنی ، ہمیشہ مجھے اپنی بیٹیوں کا دشمن سمجھا !! اب دیکھ لیں کیا گل کھلا کے آئی ہے !! توبہ توبہ !! لبنا نے دونوں کانوں کو لگاتے ہوئے نفرت بھر نگاہ - " فیہا پر ڈالتے ہو کہا

اب تو دعا ہی کرو بی بی کہہ دادی بچ جائیں !! ورنہ تم نے کوئی " کسر نہیں چھوڑی ہے !! مجھے تو لگتا ہے انہیں دل کو دورہ پڑا ہے !! ہاے مجھے تو ان کی موت صاف نظر آ رہی ہے !! اب دادی نہیں بچیں گی ، مجھے نہیں لگتا دادی کو کل کا سورج دیکھنا نصیب ہو گا !! اب آپ لوگ ان پر کل پڑھ لو !! لبنا بنا لحاظ کیے جو منہ میں آیا - " بولتی چلی جا رہی تھی



لبنا بس کرو یہ تم کیا الٹا سیدھا بولے جا رہی ہو؟؟ کشور بیگم جو " کب سے خاموشی سے کھڑی اس بکواس سن رہی تھیں۔۔۔ آخر کو -" بول پڑیں

پھو پھو مجھ پر مت چلاؤ!! میں نے کوئی الٹی سیدھی بات نہیں " کی جو دکھ رہا ہے میں نے وہی بولا ہے!! تم مانو یا نا مانوں مگر سچ تو کڑوا ہی ہوتا ہے!! تمھاری اپنی بیٹی گل کھلا کے آئی ہے اور تم مجھ پر چیخ رہی ہو!! یہی دھونس اگر اپنی اس حرافہ پر دکھایا ہوتا نہ تو آج یہ دن دیکھنا پڑتا!!! مجھے پر چلانے سے بہتر اس گندی کے ڈھیر کا کوئی بندوبست کریں!! کیونکہ ایسی باتیں زیادہ دیر چھپتی نہیں ہیں!!! لبنا کراہیت سے فیہا کے وجود پر نظر ڈالتے ہوئے تنک کر کشور بیگم سے انتہائی بد تمیزی سے بول رہی تھی اس کی بے دریغ زبان درازی پر فضا نے اپنے لب بھینچ لیے، فیہا کا دل کیا زمین

پھٹے اور وہ اس میں سما جائے ، کشور جہاں نے اس بار لبنا کو جواب دینے کے بجائے چپ سادھ لی جانتی تھیں وہ کچھ بولیں گی تو لبنا مزید بات کا بٹنگڑ بنائے گی اس لیے خاموش ہو جانا ہی بہتر تھا۔۔۔

لبنا تینوں ماں بیٹیوں کو گھور کر پیر پختی ہوئی اپنے بچوں کے پاس پہنچ گئی بیٹی کو گود میں اٹھالیا سوتے ہوئے بیٹے حمزہ کو تھپڑ مار مار کر جگا کر اپنا سارا غصہ بچے پر نکالا۔۔۔ حمزہ بری طرح رونے لگا لیکن لبنا کو زرا سا فرق نہیں پڑا۔۔۔ وہ بے دردی سے حمزہ کا ہاتھ پکڑ

- "اسے گھسیٹتی ہوئی اپنے ساتھ اوپر کمرے میں لے جانے لگی

- "امی جی !! فیہا بلکتی ہوئی ماں کو پکار گئی "

فضا اسے میرے سامنے سے لے جاؤ !! کہیں ایسا نہ ہو میرا سارا "

غصہ اس پر نکل جائے !!! خدا کا واسطہ اس لڑکی کو میری نظروں

- "سے دور کر دو !! کشور جہاں فیہا کی طرف دیکھے بنا بولیں

امی جی!! پلیز مجھے خود سے دور نہیں کریں!! مجھے آپ کی " ضرورت ہے!! فیہا تڑپتی ہوئی ان کے پاس آئی " "!! فیہا جاؤ یہاں سے " "!!

آپی چلیں ابھی!! فضا فیہا کا ہاتھ پکڑ کر اسے گھسیٹتے ہوئے اپنے " ساتھ کمرے میں لے گئی " "!!

یا اللہ یہ کیسی آزمائش آگئی ہے!!! ہم پر رحم فرما!! کشور بیگم " اپنے آنسوؤں صاف کرتی ہوئی وضو کرنے چلی گئیں " "!!

— Novels\_of\_Akasha\_ali —

!!! رومان یار اٹھ کر حارث کو دیکھو کب سے رو رہا ہے " "!!

سوید دائیں ہاتھ میں لیے تولیے سے منہ صاف کرتے ہوئے بائیں ہاتھ سے رومان کے چہرے سے کبل ہٹاتا ہوا بولا۔۔۔۔۔ وہ ہاتھروم

میں تھابت ہی اسے حادث کے مسلسل رونے کی آوازیں آنے لگی تھیں وہ جلدی سے فریش ہو کر باہر نکل آیا لیکن رومان ٹس سے - "مس نہیں ہوئی ویسے ہی سوتی رہی

سوید کیا مسئلہ ہے!! صبح تنگ مت کیا کرو!! تمہیں جو کچھ " بھی چاہیے نوری سے بولو وہ دے دے گی!! میری نیند خراب مت - "کرو!! رومان دوبارہ کمبل کھینچ کر منہ تک اوڑھ گئی

رومان حادث رو رہا ہے!! پلیز اسے چپ کرواؤ شاید اسے بھوک - " لگی ہے!! سوید نے ایک بار پھر اس کے چہرے سے کمبل ہٹایا

سوید کیا مسئلہ ہے؟؟ حادث تمہارا بھی بیٹا ہے اگر رو رہا ہے تو " تم چپ کر والو!! تمہیں ہی شوق تھا بچے پیدا کرنے کا اب

سنجاولوں انہیں!! مجھے کیوں پریشان کر رہے ہو؟؟ رومان دوبارہ - "کمبل کھینچنے پر تپ کر اٹھ بیٹھی

رومان مجھے آل ریڈی ہاسپٹل کے لیے دیر ہو رہی ہے آج "

سرجری کرنی ہے مجھے !! ورنہ میں خود دیکھ لیتا !! سوید کو رومان کی بات پر غصہ تو بہت آیا لیکن پھر بھی وہ تحمل سے بولا۔۔۔۔۔رات کو رومان کا انتظار کرنے کی وجہ سے وہ دیر سے سویا تھا اسی لیے -" الارم لگانے کے باوجود بھی اس کی آنکھ وقت پر نہیں کھل سکی تمہیں ہاسپٹل جانا ہے تو جاؤ !! اسے جھولے میں رہنے دو رو رو " کر جب تھک جائے گا تو خود ہی چپ ہو جائے گا !! یار پھر ایسا کرو کہ نوری کو دے دو وہ سنبھال لے گئی !! مجھے بہت نیند آرہی ہے !! رومان منہ پر ہاتھ رکھ جمائی روکتی دوبارہ لیٹنے ہی لگی تھی کہ سوید -" نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا

یار رومان اسے بھوک لگی ہے اور اس کا بستر گیلا ہو گیا تم چیخ " کر دو پھر دوبارہ سو جانا ایسے گیلے میں رہنے سے اس کا سینا خراب ہو



جائے گا پلینز رومان!!۔۔۔ سوید گھڑی پر نگاہ ڈالتے ہوئے منت  
- "بھرے لہجے میں بولنے لگا اسے ابھی تیار بھی ہونا تھا

تمہیں تو کچھ بھی کہنا فضول ہے!! تم سے بات کرنے سے بہتر "  
ہے میں دوسرے کمرے میں جا کر سو جاؤں۔۔۔ کم از کم نیند تو  
پوری ہو گئی!! رومان تن فن کرتی اپنا تکیہ اور کبیل اٹھاتی کمرے  
سے چلی گئی۔۔۔ سوید بے بسی سے اسے جاتے ہوئے دیکھ کر  
- "حارث کے پاس چلا آیا

بش بش میرا بیٹا چپ ہو جاؤں!! بابا ابھی کپڑے چنچ کر دیتے "  
ہیں!! سوید نے پیار سے پچکارتے ہوئے حارث کے کپڑے چنچ  
کیے پاوڈر لگا کر اسے تیار کیا، حارث کے گندے کپڑے اور بستر  
وغیرہ سمیٹ کر ہاتھ دھو کر واپس آیا تو اس کی بیٹی جویریہ بھی اٹھ  
- "چکی تھی

بابا واشٹروم جانا ہے !!! جویریہ بیڈ سے اتر کر سویڈ کے پاس آ کر " اس کی پینٹ پکڑ کر اسے ہلاتے ہوئے بولی۔۔۔ سویڈ اسے بھی واشٹروم لے کر گیا منہ ہاتھ دھلا کر دونوں بچوں کو لے کر نیچے چلا ۔" آیا

!! اسلام و علیکم

۔" اماں بے نے اسے دیکھ کر مسکرا کر سلام کیا

!! و علیکم اسلام "

نوری جلدی سے حارث کا سیریل بنا کر لے آؤ !! سویڈ نے اماں " بی کو سلام کا جواب دیتے ہی سب سے پہلے نوری کو حارث کا ناشتا ۔" لانے کو کہا۔۔۔ نوری کچن میں چلی گئی

اماں بی اب آپ کے جوڑوں کا درد کیسا ہے؟؟ رات آپ " جلدی سو گئیں تھی نوری نے بتایا کہ آپ کے گٹھنوں میں بہت تکلیف تھی!! سوید اماں بی سے حال چال پوچھنے کے ساتھ ہی -" جویریہ کے لیے ڈبل روٹی پر مکھن لگا رہا تھا

ہاں بیٹا آج کل گٹھنوں کا درد بڑھ گیا ہے!! سردیاں بڑھ رہی " ہیں تو درد میں بھی اضافی ہو رہا ہے!!! اماں بی غور سے سوید کو دیکھتے ہوئے بولی وہ اب جویریہ کو مکھن لگی ہوئی ڈبل روٹی فولڈ کر -" کے دے رہا تھا جسے لے کر جویریہ کھانے لگی تھی

آپ دوائیں وقت پر نہیں لے رہیں ہونگی اسی لیے ایسا ہو رہا ہے "!! میں زرا سا نظر ہٹاتا ہوں آپ دوائیں لینے میں لا پرواہی کرنے لگتی ہیں!! وہ ناراضگی سے اماں بی کو بول رہا تھا البتہ نگاہ اپنے بچوں

پر ہی جمعی ہوئی تھی۔۔۔۔۔ نوری حارث کا سیریل لے آئی تو سوید  
- "حارث کو کھلانے لگا

سوید بیٹا میں اور نوری دونوں بچوں کو ناشتا کروا دیں گے تم اپنا ناشتہ "  
کرو!! اماں بی اسے بچوں کو کھلاتے دیکھ کر بول سوید نے ابھی تک  
- "خود ناشتا کرنا شروع نہیں کیا تھا

اچھا اماں بی میں چلتا ہوں پہلے ہی کافی دیر ہو گئی ہے!! شام کو "  
جلدی آنے کی کوشش کروں گا پھر

آپ کو چیک اپ کے لیے لے کر جاؤنگا وہ گھڑی پر نگاہ ڈالتے  
- "ہوئے اٹھا کھڑا ہوا

نوری ان دونوں کو اچھی طرح ناشتہ کروا دینا!!! اور ہاں بچوں کی "  
ہر چیز کا خیال رکھنا ان کو اکیلا مت چھوڑنا میں تمہاری ذمہ داری پر

چھوڑ کر جاتا ہوں !! سوید نے نوری کو خاص طور پر بچوں کے

- "حوالے سے ہدایت دی

جی بھائی آپ بے فکر رہیں !! میں دیکھ ہو گئی ... نوری مسکرا کر "

- "بولی

اللہ حافظ اماں بی !! سوید نے اماں بے کے گلے لگ کر ان سے "

دعائیں لی۔۔۔ باری باری دونوں بچوں کے گال پر پیار کیا اپنے چہرہ  
جویریہ کے آگے کیا تو اس نے مکھن لگے چکنے منہ سے باپ کا گال

- "چوما

گندی بچی !! سوید نے رومال سے اپنا منہ صاف کرتے ہوئے منہ "  
بنا کر جویریہ کو کہا تو وہ کھل کھلا اٹھی اس مسکراتے دیکھ کر سوید

- "اس کے سر پہ پیار کر کے چلا گیا



اللہ جانے رومان ایسے لا تعلق کیوں کرتی ہے !!! آج بھی میرا " - پوتا بھوکا چلا گیا !!! اماں بی افسوس سے سر ہلاتے ہوئے بولیں

----- ﴿ Novels\_of\_Akasha\_ali ﴾ -----

وہ گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے بھی رومان کے رویے پر غور کر رہا " ---- وہ دن بہ دن ہر چیز سے لا تعلق ہوتی جا رہی تھی۔۔ اماں بی کو تو وہ پہلے بھی کچھ نہیں سمجھتی تھی لیکن اب سوید اور بچوں کی پرواہ بھی اس کے اندر سے ختم ہوتی جا رہی تھی راستے بھر وہ یہی سب سوچتا رہا ہاسپٹل آتے ہی وہ سر جھٹک کر ایک ٹھنڈی سانس - "خاج کرتا گاڑی سے نکل کر اندر کی جانب بڑھ گیا

سوید اور رومان کی شادی کو چھ سال ہو گیا تھا، رومان سوید کے " بابا کے دوست کی بیٹی تھی - امیر باپ کی پہلی اولاد تھی نازوں میں پلی بڑی تھی اسی لیے انتہائی خود سر اور ضدی تھی - سوید کا اپنے

بابا کی دوستی کی وجہ سے اکثر رومان سے سامنا ہوتا رہتا تھا سوید کو وہ پسند تھی اس لیے ان کے والدین نے اپنی دوستی کو رشتے داری میں بدل لیا تھا۔

— Novels\_of\_Akasha\_ali —

آپی یہ سب کیسے ہو گیا؟؟ آپ تو عزرا کی برتھڈے پارٹی میں " گئی تھیں نا پھر یہ سب؟؟ فضا نے ساتھ بیٹھی اپنی بڑی بہن سے " پوچھا جو گھٹنوں میں سر دیے رونے میں مصروف تھی

فضا میرے ساتھ دھوکا ہوا ہے!! عزرا پارٹی کے نام پر مجھے " کلب لے کر گئی تھی!! وہ انتہائی جھوٹی فریبی لڑکی ہے اس نے دوستی کے نام پر مجھے لوٹ لیا!! فیہا پاگلوں کی طرح اپنے بالوں کو نوچنے لگی.. اسے اس وقت اپنے وجود سے گھن آ رہی تھی وہ "ناپاک ہو چکی تھی

خوبصورت سی ایلٹ کلاس سے تعلق رکھنے والی لڑکی تھی۔۔۔۔۔ فیہا  
اسکی خوبصورتی اور پہناوے سے حد درجے متاثر ہوئی تھی وہ عزرا  
سے دوستی کرنا چاہتی تھی لیکن اپنے مڈل کلاس ہونے کی وجہ سے  
وہ ڈرتی تھی کہ کہیں عزرا اس کا مزاق نا بنا دے اس لیے وہ بس  
خاموشی سے عزرا کو دیکھتی رہتی تھی !! فیہا چونکہ پڑھائی میں ذہین  
تھی اس لیے عزرا نے خود اس کی جانب دوسری کا ہاتھ بڑھایا جسے  
فیہا نے خوشی خوشی تھام لیا۔۔۔۔۔ عزرا کالج میں پڑھنے تو کم گھومنے

ٹیچر کے لیکچرز اور نوٹس اسے بھی بنا کے دیتی رہتی یہی وجہ تھی اس نے کلاس کی سب سے لائق اسٹوڈینٹ فیہا سے دوستی کر لی تا۔۔۔ کہ اپنا مطلب پورا کر سکے

آج عزرا کی برتھڈے اسی سلسلے میں اس نے اپنے گھر پارٹی " رکھی تھی جس میں اس نے فیہا کو بھی انوائٹ کیا تھا۔۔۔۔۔ فیہا بھی جانے کے لیے بہت پر جوش تھی لیکن کشور جہاں نے اسے جانے صاف انکار کر دیا کیونکہ فیہا کے والد عبید رضا گھر میں موجود نہیں تھے!! کشور جہاں شوہر کی اجازت کے بغیر نہ خود کہیں جاتی تھیں نہ اپنی بچیوں کو کہیں بھیجتی تھیں۔۔۔ ابھی کشور جہاں اسے انکار ہی کر رہی تھیں کہ عزرا ان کے گھر چلی آئی۔۔۔ عزرا نے کشور جہاں سے فیہا کو اپنے ساتھ بھیجنے کی بہت منت کی اور ساتھ میں یہ بھی کہا کہ وہ فیہا کو خود واپس چھوڑ کر جائے گی۔۔۔۔۔ فیہا

عزرا کے خود بلانے آنے کی وجہ سے مزید ضد کرنے لگی تو کشور  
- "جہاں نے ناچاہتے ہوئے بھی فیہا کو عزرا کے ساتھ بھیج دیا  
عزرا یہ کونسی جگہ ہے؟؟ تم نے تو کہا تھا تمہارے گھر میں "  
چھوٹی سی پارٹی ہے؟؟؟ یہ تمہارا گھر تو نہیں لگ رہا؟؟ فیہا نے  
- "گاڑی کے روکتے ہی آس پاس نظر دوڑاتے ہوئے پوچھا  
!! یہ کلب ہے فیہا!! یہاں پر ہی پارٹی رکھی ہے!! چلو آ جاؤ"  
- "عزرا اپنی طرف کا دروازہ کھول کر ایک ادا سے باہر نکلی "  
کلب!! کا نام سن کر فیہا کے اوسان خطا ہوئے!! وہ اتنی بھی بچی "  
یا گاؤں کی ان پڑھ لڑکی ہرگز نہیں تھی کہ جسے کلب کا مطلب  
"نہیں پتہ تھا"



عزرا آئی ایم سوری !! لیکن میں ایسی جگہ نہیں جاتی پلیز تم مجھے " -  
واپس گھر چھوڑ دو !! فیہا نے گاڑی بیٹھے بیٹھے ہی کہا

او ہو فیہا ایک تو تم مڈل کلاس لڑکیاں ڈرتی بہت ہو !! اندر "   
صرف تم اکیلی نہیں ہو کلاس اور بھی لڑکیاں ہیں میں نے سب کو  
انوائیٹ کیا ہے ، میری کزنز بھی ہیں تمہیں اچھا لگے گا چلو تو سہی  
!!

عزرا نے فیہا کی طرف کا دروازہ کھول کر اسے زبردستی کھینچ کر باہر  
نکالا .... عزرا کی آنکھوں میں اس وقت ایک عجیب سی چمک نظر  
آنے لگی تھی۔۔۔ فیہا دل گھبرانے لگا وہ واپس جانے پر بضد ہوئی  
۔۔

!! ارے آؤ تو میری جان !! میں ہوں نہ تمہارے ساتھ "

عزرا فیہا کا بازو دوسرے ہوئے اسے زبردستی گھسیٹ کر اپنے " ساتھ اندر لے کر بڑھ گئی

کلب کا منظر دیکھ فیہا سے نظریں اٹھانا مشکل ہو گیا، وہاں لاؤڈ " اسپیکر پر گانے بج رہے لڑکے لڑکیاں ہاتھ میں گلاس لیے نشے میں دھت بنا تکلف کے ناچنے گانے میں مصروف تھے، لڑکیوں کے لباس نامکمل تھے فیہا کو بہت شرمندگی ہو رہی تھی اس گندے ماحول سے وہ نظریں جھکائے عزرا کے ساتھ بے دلی سے چل رہی تھی۔۔۔ عزرا فیہا کا ہاتھ پکڑ کر سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اسے اوپر بنے کمرے کی طرف لے گئی۔۔۔ ایک کمرے کے آگے رک کر " اس نے کمرے کا دروازہ کھولا

!! لو جیت گئی میں شرط "

عزرا نے دروازہ کھول کر فیہا کو اندر دھکیلتے ہوئے ہنس کر کہا، " فیہا سامنے کھڑے شخص سے جا ٹکرائی وہ شخص فیہا کے گندی نظروں سے سرتا پیر گھورنے میں مصروف تھا، فیہا اس شخص سے دور ہوتی ہکا بکا سی ان دونوں کو دیکھنے لگی نا جانے وہ دونوں کون -" سی شرط کا ذکر کر رہے تھے فیہا سمجھنے سے قاصر تھی

ماننا پڑے گا تمہیں عزرا!! کزن ہو تو تم جیسی!! وہ شخص خباثت -" سے فیہا کو دیکھتے ہوئے مسکرا کر بولا

لاؤ پھر میری انعام نکالو!! عزرا نے اپنے بالوں کو کندھے سے -" جھٹک کر اتراتے ہوئے کہا

ہاں ہاں ضرور اس شخص نے اپنی جیب سے ایک چابی نکال کر -" عزرا کے ہاتھ پر رکھی

تم اچھی طرح جانتے ہو اس گاڑی کی مجھے کوئی ضرورت نہیں " ہے !! لیکن کیا کروں شرط جیتنا میرا پسندیدہ مشغلہ ہے !! عزرا نے -"چابی اپنی انگلی پر نچا کر مسرور انداز میں کہا

عزرا یہ سب کیا ہے !! تم نے کہا تھا یہاں تمھاری برتھڈے " پارٹی ہے !! کہاں ہے پارٹی؟؟ اور لڑکیاں کہاں ہے؟؟ یہ کون ہے اور آپ لوگ کس شرط کی بات کر رہے ہو؟؟ فیہا جو کب سے خاموشی سے سب سن رہی تھی چیخ اٹھی اسے کچھ کچھ معاملہ -" سمجھ آنے لگا تھا

او ہو فیہا ڈارلنگ اب تم اتنی بھی بچی نہیں ہو !! اب تک تو " تمہیں سمجھا آ ہی گیا ہو گیا؟؟ نہیں بھی آیا تو چلو کوئی بات نہیں !! میں تمہیں بتا دیتی ہوں

یہ جو تمہارے سامنے کھڑا ہے!! یہ میرا کزن دانش ہے یہ مجھے " کبھی کبھی کالج سے پک کرنے آتا تھا ایک دن اس تمہیں میرے ساتھ دیکھ لیا اس دن سے یہ تم پر لٹو ہو گیا تھا اس نے مجھ سے شرط رکھی ہے تھی کہ اگر میں تم جیسی مولویوں کے گھر کی لڑکی کو کلب میں لے آئی تو یہ مجھے اپنی فیوریٹ سپورٹ کار گفٹ کرے گا!! اب میں کیا کرتی فیہا مجھے شرط ہارنا بالکل پسند نہیں ہے اس لیے مجھے تمہاری قربانی دینے پڑے گی سوری!! عزرا سفاکیت کی حد پار کرتے ہوئے بولی

عزرا تم انتی گھٹیا ہو!! میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی!! لڑکی ہو کر " میری عزت سے کھیل رہی ہو!!! شرم آنی چاہیے تمہیں دوستی کے نام پر گندے کھیل کھلتے ہوئے!! ہٹو میرے راستے مجھے گھر جانا ہے

!! سب کچھ جاننے کے بعد فیہا نے اپنی آنکھوں کو رگڑتے ہوئے  
- " وہاں سے فرار ہونا چاہا تو دانش نے اس کا ہاتھ جکڑ لیا

اتنی بھی کیا جلدی ہے جانے کی میر بلبلی !! میں نے اپنی فیوریٹ "  
کار کی قربانی تمہیں ایسے ہی جانے کے لیے تو نہیں دی ہے !! آج  
تو میں تمہارے ساتھ اپنی رات رنگین کرونگا !! تم جیسی مڈل کلاس  
کی پارسا پاکباز لڑکیوں کے ساتھ رات رنگین کرنے کا مزہ ہی کچھ  
اور ہے !! دانش نے اپنے گلے میں لٹکتی چین دبا کر ایکسرے کرتی  
- " نظروں سے فیہا کو دیکھے کر انتہائی خباثت سے کہا

خدا کا واسطہ ہے مجھے جانے دو !! میرے گھر والے میرا انتظار کر "  
رہے ہونگے !! مجھے چھوڑ دو !! میں وعدہ کرتی ہوں میں تم دونوں  
کے بارے میں کسی کو کچھ نہیں بتاؤں !! نہ ہیں کبھی تم دونوں کے



سامنے آؤنگی!! پلیز مجھے جانے دو!! فیہا منت کرتے ہوئے مسلسل  
- "اپنا ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی

فیہا بے بی ہم یہاں رہینگے تو ہی تم ہمارے سامنے آ سکو گی نا ہم "  
دونوں ویسے بھی آج رات دو بجے کی فلائٹ سے امریکا جا رہے ہیں  
- "!! عزرا کی بات سن کر دانش نے بھی قہقہہ لگایا

عزرا پلیز میں تمہاری بیسٹ فرینڈ ہوں میرے ساتھ یہ ظلم مت "  
کرو!! خدا کا واسطہ ہے مجھ پر رحم کرو!! میرے والدین مر جائیں  
گے!! پلیز مجھے جانے دو!! فیہا ان دونوں بے غیرت، سفاک  
- "لوگوں سے رحم کی بھیک مانگ رہی تھی  
!! ٹھیک ہے گائز انجوائے یور نائٹ

عزرا فیہا کے رونے کو نظر انداز کر کے دانش کو آنکھ مار کر بولی تو دانش ہنس ہنسا۔۔۔ عزرا فیہا کو اپنے جانور جیسے کزن کے حوالے کر کے دروازہ بند کرتی خود نیچے کلب میں پارٹی انجوائے کرنے چلی گئی۔۔۔

میرے قریب مت آنا!! مجھے ہاتھ مت لگانا!! فیہا دانش کو اپنے " پاس آتے دیکھ کر غرائی دانش قریب تر آ رہا تھا فیہا پیچھے قدم لیتی دروازے سے جا ٹکرائی فیہا نے دروازہ پیٹا لوگوں کو مدد کے لیے پکارا لیکن یہاں کون سننے والا تھا یا تو کچھ لوگ نیچے نشے میں دھت " تھے!! یا پھر اپنی مرضی سے کمروں میں موجود تھے

مجھے ہاتھ بھی لگایا تو تمہیں جان سے مار دوں گی!! دانش کے خود " کی طرف بڑھتے ہوئے ہاتھ پر فیہا نے اس کے منہ پر تھوک دیا۔۔۔

تیری اتنی ہمت کہ تو نے مجھ پر تھوک پھینکا!! اب دیکھ میں " تیرے ساتھ کیا کرتا ہوں!! دانش بھرے ہوئے شیر کی طرح فیہا -" پر جھپٹ کر اس کمزور سی لڑکی کی عزت کو پامال کرنے لگا

----- ﴿ Novels\_of\_Akasha\_ali ﴾ -----

دانش یہ کیا کیا تم نے؟؟ تم اندھے ہو؟؟ دکھائی نہیں دیتا اتنی " کمزور سی تو تھی وہ کیا ضرورت ہی تھی اتنی جانوریت دکھانے کی؟؟ دانش نے اپنی ہوس مٹانے کے بعد نیچے سے عزرا کو بلوایا تو وہ فیہا کو نیم بے ہوشی کی حالت میں دیکھ کر پریشانی سے دانش کو گھور -" کر بولی

میں کیا کرتا تمہاری اس دوست نے میرے منہ پر تھوک پھینکا " -" تھا!! مجھے بھی غصہ آ گیا

اپنا غصہ زرا قابو میں رکھا کرو!! اگر کوئی پولیس کا مسئلہ بن گیا "

- " پھر؟؟ عزرا دانت پیس کر بولی

مجھ پر غصہ کرنے سے بہتر ہے اسے اٹھاؤ!! ہم اسے کسی "

سرکاری ہسپتال میں چھوڑ دینگے کوئی پوچھے گا تو بول دینگے راستے

میں پڑی ہوئی ملی تھی!! ویسے بھی چند گھنٹوں بعد تو ہم نے فلائٹ

لینی ہے!! جب تک یہ نارمل ہوگی ہم امریکا میں ہونگے!! کسی کو

کچھ بھی پتا نہیں چلے گا اور اگر پتا چل بھی گیا تو یہ مڈل کلاس

لوگ ہمارا کیا بگاڑ لینگے؟؟ دانش آرام سے اپنا پلان عزرا کو بتانے لگا

- " فیہا نیم بے ہوش تھی اسے ان لوگوں کی باتیں سنائی آرہی تھی

واہ ڈیر کزن غلط کاموں میں تمہارا دماغ بڑا تیز کام کرتا ہے!! "

عزرا نے فرش پر پڑی فیہا کی چادر سے اس کے وجود کو ڈھکتے

- " ہوئے دانش کو داد دیتی نظروں سے دیکھ کر کہا

تمھارا ہی کزن ہوں !! دانش نے مسکرا کر اپنی بات کو خود ہی " - انجوائے کیا

وہ دونوں پلان کے مطابق فیہا کو سرکاری ہسپتال میں چھوڑ کر " چلے گئے ، جاتے جاتے عزرا نے فیہا کے موبائل سے اپنا نمبر ، میسیجز ، کالز وغیرہ ڈیلیٹ کر کے اس کا فون پھینک دیا لیکن فیہا کے فون سے اس کے والد کا نمبر ایک پرچہ پر لکھ کر اس کے بٹوے میں رکھ دیا تا کہ ہسپتال والے اس کے گھر والوں کو اطلاع دے " - دیں

- " فیہا ساری باتیں فضا کو بتاتے ہوئے بلک بلک کر رونے لگی " فضا میں گندی ہو گئی !! میں ناپاک ہو گئی !! دیکھو میرا وجود پر " گند لگا ہوا ہے !! دیکھو !! فیہا پاگلوں کی سی کیفیت میں اپنے چہرے " - اور بازوؤں کو بری طرح رگڑ رہی تھی تھی

آپی پلیز سنبھالیں خود کو !! فضا کے پاس الفاظ نہیں تھے اپنی " -  
"بہن کو تسلی دینے کے لیے وہ بے بسی سے فیہا کو دیکھنے لگی

آپی !! چلیں اٹھیں دادی کے لیے دعا کریں !! ان کی طبیعت "   
ٹھیک نہیں ہے !! ہمیں دادی کے لیے دعا کرنی ہے !! فضا نے فیہا   
کو سنبھالنے کے لیے اس کا دھیان دادی طرف لگایا تا کہ وہ کچھ   
لمحے ان اذیت بھرے یادوں سے چھٹکارا پاسکے۔۔۔ فضا کی ترکیب   
کام کر گئی تھی فیہا واقعی دادی کی طرف متوجہ ہو چکی تھی وہ اپنا   
" - رونا بھول کر دادی کے لیے دعا کرنے لگی

----- ﴿ Novels\_of\_Akasha\_ali ﴾ -----

دادی کو ہارٹ اٹیک آیا تھا لیکن بروقت ہاسپٹل لے جانے کی "   
وجہ سے ان کی جان بچ گئی تھی ، ڈاکٹر نے انہیں دو دن کے لیے   
ہاسپٹل میں ایڈمٹ کر لیا تھا۔۔۔۔۔ عبید رضا تو ایک دن میں ہی



ضعیف نظر آنے لگے تھے جوان بیٹی کے لٹ جانے کا غم ایک طرف تھا تو ماں کی ہاسپٹل میں دیکھنا دوسری بڑی آزمائش۔۔۔۔۔  
دنیا والوں کو جب فیہا کے ساتھ ہوئے حادثے کا پتہ لگنا تھا تو وہ الگ جینا حرام کر دیتی عبید رضا اس وقت فیہا پر آنے والی آفت کو  
- " سوچ سوچ انتہائی پریشان ہو رہے تھے

ابو جی!! چائے پی لیں!! آپ رات سے اسی طرح بیٹھیں ہیں "  
آپ کی بھی طبیعت خراب ہو جائے گی!! فخر نے کرسی پر ہاتھوں  
میں سر دیے بیٹھے اپنے باپ عبید رضا کی طرف چائے کا کپ بڑھایا  
- "

میرا بالکل دل نہیں ہے فخر تم پی لو!! عبید رضا نے صاف انکار "  
- " کر دیا

ابو جی!! ہمت کریں آپ ہمت ہار جائیں گے تو ہمیں کون "۔  
"سنجھالے گا!! فخر نے ان کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا

اذان ہو رہی ہے!! میں نماز ادا کرنے جا رہا ہوں!! واپس آ کر "۔  
پی لونگا!! تم اپنی امی کو فون کر کے بتا دو کہ دادی طبیعت بہتر ہے  
وہ پریشان ہو رہی ہوں گی!! عبید رضا فجر کی اذان پر کھڑے ہوتے  
"ہوئے فخر سے بولے تو وہ سر ہلا گیا

— Novels\_of\_Akasha\_ali —

ماما بھوک لگی ہے!! رومان ابھی ابھی سو کر اٹھی تھی وہ نیچے اتر "۔  
کر آئی تو لاؤنج میں کھیلتی جویریہ دوڑ کر اس کے پاس آ کر اس کی  
"قمیض کا دامن کھینچتے ہوئے بولنے لگی

جویریہ نوری عانی کے پاس جاؤ وہ آپ کو کھانا کھلا دینگے!! رومان "

- "جویریہ کے گال پر ہاتھ رکھ کر بولی

ماما نوری عانی سے نہیں مجھے آپ کے ہاتھ سے کھانا ہے!! جویریہ "

- "لاڈ سے بولنے لگی

جویریہ مجھے پریشان نہیں کرو پہلے ہی میرے سر میں بہت درد "

ہے!! جاؤ جا کے نوری کو بولو!! رومان جویریہ کے بار بار اسرار پر

تک گئی۔۔۔ رات بھی اسے پارٹی سے واپسی پر کافی دیر ہو گئی تھی

صبح سوید نے اٹھا کر نیند خراب کر دی تھی جس کی وجہ سے اس کا

- "سر بری طرح دکھ رہا تھا

ماما روز نوری عانی ہی کھلاتی ہیں آج میں نے آپ کے ہاتھوں سے "

کھانا ہے!! فاری کی ماما بھی اسے اپنے ہاتھوں سے کھلاتی ہیں آپ

مجھے کیوں نہیں کھلاتی؟؟ آج مجھے بھی آپ کے ہاتھوں سے کھانا

ہے جویریہ ضدی لہجے میں بولی جویریہ ابھی اپنے پڑوس والی سیہلی (فارسیہ) کے گھر سے ہی کھیل کر آئی تھی دوپہر کے کھانے وقت تھا تو فارسیہ کی ماما سے اپنے ہاتھوں کھانا کھلانے لگی یہ دیکھ کر جویریہ کو - "بھی رومان کی یاد آئی تو وہ فوراً گھر چلی آئی

کیا مسئلہ ہے جویریہ کیوں ضد کیے جا رہی ہو ایک بار سمجھ نہیں " آتی بولا ہے نا نوری کے پاس جاؤ!! رومان جویریہ کا ہاتھ اپنے دامن - "جھٹک کر اسے دور کرتی غصے سے بولی

گندی ماما!! آپ گندی ہیں!! فاری کی ماما اچھی وہ ان سے پیار " کرتی ہے آپ بہت گندی ہیں آپ ہم سے بالکل پیار نہیں کرتیں!! جویریہ آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو لیے شکوہ کناں نظروں - "سے ماں کو دیکھ کر بولی

Rafta Rafta Dil Tera Ho Gaya By Akasha Ali

رومان کیا ہو گیا چھوڑو بچی کو!! اماں بی نے جویریہ کو رومان سے " دور کیا تو وہ روتے ہوئے اماں بی کے پیچھے چھپ گئی

یہ کیا حرکت ہے چھوٹی بچی ہے!! کیوں ڈانٹ رہی ہو!! یہ کیا " طریقہ ہے بچوں سے بات کرنے کا!! اماں بی سخت لہجے میں گھور کر "پوچھنے لگیں

اماں بی یہ میرا اور میری بیٹی کا معاملہ ہے!! آپ ہم سے دور ہی " رہیں تو آپ کے لیے بہتر ہے!! یہ میرے بچے ہیں انہیں ماروں ، پیٹوں یا کچھ بھی کروں آپ کو اس سے کوئی غرض نہیں ہونا چاہیے ... ویسے آپ کچھ زیادہ ہی دن سے یہاں نہیں ٹکی ہوئیں --- آپ کے اور بھی بچے ہیں وہاں کیوں نہیں رہتیں!! جب

دیکھو پوتے کے گھر میں پڑی رہتی ہیں!! رومان کی توپوں کا رخ اماں بی کی جانب گھوم گیا۔۔۔ اس کو جو دل میں آیا اماں بی کو سنا کر



تن فن کرتی واپس اپنے کمرے میں چلی گئی جاتے وقت نوری کو  
- "بلیک کافی اور ناشتہ اپنے روم میں لانے کا بول کر گئی

اماں بی اس کی بد لحاظی پر آبدیدہ ہو گئیں رومان کے رویے سے "  
انہیں بہت دکھ پہنچا تھا.. وہ شروع سے اماں بی کے یہاں رہنے پر  
ناخوش ہی رہتی تھی لیکن پہلے بد تمیزی نہیں کرتی تھی لیکن حارث  
کی پیدائش کے بعد سے اس میں صبر کا مادہ کم ہوتا جا رہا تھا اور  
آج تو وہ ساری تمیز بلائے طاق رکھتے ہوئے باتیں سنا کر گئی تھی  
-- اماں بی جویریہ کے آنسوؤں پونچھتے ہوئے اسے اپنے ساتھ اپنے  
- "کمرے میں چلی گئی

----- ❁ Novels\_of\_Akasha\_ali ❁ -----

سوید شام میں ہی گھر آ گیا اسے آج اماں بی کو ڈاکٹر کے پاس لے  
کر جانا تھا۔۔ لاؤنج خالی تھا وہ سیڑھیاں عبور کرتا اپنے کمرے جانا

لگا وہ ہاسپٹل سے آیا تھا اس نے سوچا پہلے فریش ہو جاؤں پھر اماں  
بی کمرے میں جاؤنگا۔۔۔ سوید نے جیسے ہی کمرے کا دروازہ کھولا  
اندر کمرے کا منظر دیکھ کر وہ حواس باختہ ہوا۔۔ سامنے اس کا دو  
سالہ بیٹا حارث فرش سے ایک فٹ کی اونچائی پر دیوار پر نصب  
سوئچ بورڈ کے پلگ میں انگلی ڈالنے والا تھا پلگ کا بٹن بھی اون تھا  
۔۔۔

حارث !! اس نے زور سے حارث کو پکارا تو وہ پلٹ کر باپ کو "  
دیکھنے لگا۔۔۔ سوید بھاگتا ہوا اس تک پہنچا تھا اس نے حارث گود  
میں اٹھا کر اپنے سینے میں بھینچا۔۔۔ آس پاس نظر دوڑائی تو اس  
کا خون کھول گیا۔۔۔ رومان بیڈ پر نیم دراز کانوں میں ہینڈ فری  
ٹھونس کر ہنس کر کسی باتوں میں مصروف تھی۔۔۔ سوید تن

فن کرتا اس کے سر پر پہنچا رومان کے کان سے کھینچ کر ہینڈ فری  
- " نکالی تو وہ چیخ پڑی

- " یہ کیا بد تمیزی ہے سوید؟؟ رومان تپ کر اٹھ بیٹھی "

رومان تم کیسی ماں ہو یار؟؟ تمہیں کچھ ہوش بھی ہے؟؟ حارث "  
سوئچ بورڈ میں ہاتھ ڈال رہا تھا۔۔ خدا نخواستہ اگر اسے کرنٹ لگ  
جاتا تو!! تم اگر فون جارج کرتی ہو تو بٹن تو بند کر دیا کرو پتہ ہے  
اب حارث چلنے لگا ہے۔۔۔ ابھی ایک لمحہ بھی مجھے آنے میں دیر  
ہو جاتی تو پتا نہیں کیا ہو جاتا!! سارا دن تم فارغ ہوتی ہو کم سے کم  
بچوں کو تو دیکھ لیا کرو!! سوید سہی سے اکھڑ گیا تھا اپنے معاملے میں  
تو رومان کی کوتاہیوں کو برداشت کر رہا تھا کیونکہ وہ رومان سے  
محبت کرتا تھا لیکن بچوں کے معاملے میں اس قدر لاپرواہی اسے  
- " ہرگز قبول نہیں تھی

سوید مجھ پر مت چلاؤ!! میں نے حارث کو نہیں کھا تھا سوئچ بورڈ " میں ہاتھ ڈالنے کا!! بچہ ہے چلا گیا ہو گا کھیلتے کھیلتے!! تمہیں تو بس بہانا چاہیے مجھ پر چلانے کا!! اتنی ہی فکر ہے تو اپنے ساتھ ہاسپٹل لے جایا کرو وہاں تمہاری نظروں کے سامنے رہیں گے تو تمہیں اندازہ ہوگا کہ کتنی شیطانی کرتے ہیں یہ دونوں!! خود کو سنبھالنا پڑے گا تو ایک دن میں ہی تمہاری عقل ٹھکانے آجائے گی!! رومان اپنے دل کی بھڑاس نکال کر دوبارہ کان میں ہینڈ فری لگا چکی تھی۔"

سوید جانتا تھا اسے مزید کچھ بھی بولنا فضول ہے!! وہ آیا تو تھا " فریش ہونے کے لیے لیکن ویسے ہی حارث کو گود میں اٹھائے واپس نیچے چلا آیا اب اس کا رخ اماں بی کے کمرے کی جانب تھا۔"

سوید نے دروازے پر دستک دی تو وہ کھلا ہوا تھا وہ اندر چلا آیا " اماں بی اپنے بیگ میں کچھ سامان رکھ رہی تھیں جویریہ بھی ان کے آگے پیچھے چل رہی تھی

اماں بی آپ کہیں جا رہی ہیں کیا؟؟ وہ بیگ کی طرف اشارہ کرتا " "ہوا پوچھنے لگا

ہاں میں ضمیر (سوید کے چچا) کی طرف جا رہی ہوں!! وہ کافی " دنوں سے مجھے بلا رہا تھا کہ اماں میرے پاس آجائیں لیکن میں انکار کر رہی تھی آج سوچا کچھ دن اس کی طرف رہ آؤں!! میرا " بھی دل کر رہا تھا اس سے ملنے کا اماں بی مصروف سی بولیں ایسے اچانک تو کبھی نہیں جاتی؟؟ صبح تک آپ کا ایسا کوئی ارادہ " نہیں تھا پھر؟؟ وہ اماں بی کے چہرے کو کھوجتی نظروں سے دیکھ کر بولا۔۔۔ ضمیر چچا والی بچی کو کون نہیں جانتا تھا وہ انتہائی چالاک

خاتون تھیں بلا وجہ وہ کسی کو پانی کا نہیں پوچھتی تھیں اماں بی کو خود سے اپنے گھر بلانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔۔۔ ضمیر چچا تو خود چچی کے ڈر سے مہینے میں ایک بار اماں بی خیریت معلوم کرنے۔۔۔ یہاں آ جاتے تھے

ارادہ تو میرا کافی دن سے ہے لیکن تمھاری مصروفیات کے باعث " ذکر نہیں کر پا رہی تھی !!! تو مجھے ابھی چیک اپ کے لے کر جائے گا تو راستے میں ہی ان کا گھر پڑتا ہے مجھے وہیں چھوڑ دینا ایک جگہ رہ رہ کر طبیعت میں اکتاہٹ سی محسوس ہونے لگی ہے کچھ دن ماحول تبدیل ہو گا تو بہتر محسوس کرونگی !! اماں بی لبوں پر نرم۔۔۔ مسکراہٹ سجا کر بولی

اماں بی نے عمر گزار رکھی تھی وہ سوید اور رومان کی بڑھتی ہوئی " کشیدگی سے اچھی طرح واقف تھیں رومان انہیں شروع دن سے



اس گھر میں برداشت نہیں کر پا رہی تھی لیکن آج تو اس نے اماں بی سے اچھی خاصی بدتمیزی بھی کی تھی اماں بی جانتی تھیں اگر رومان کی بدتمیزی کی خبر سوید کو ہوگئی تو وہ برداشت نہیں کریگا خامخواہ ہی ان کی وجہ سے سوید کا گھر خراب ہوگا اور وہ اپنے پوتے کا گھر کسی حال خراب نہیں ہونے دینے چاہتی تھیں ( انہوں نے سوید اور مروہ کو ماں بن کر پالا تھا ) اس لیے انہوں نے یہاں جان ہیں مناسب سمجھا حالانکہ ضمیر کے گھر میں رہنا کسی امتحان سے کم نا تھا

لیکن اماں بی آپ کے بنا میں کیسے رہونگا !! آپ جانتی ہیں مجھے "

"!! آپ کی فکر رہتی ہے

او ہو سوید تم کیوں پریشان ہوتے ہو رومان اور بچے ہیں تمہارے "

"!! ساتھ

رومان کا ہونا نہ ہونا ایک جیسا ہے اماں بی !! وہ پاس ہو کر بھی "

میرے ساتھ نہیں ہے !! بیوی ہوتے ہوئے بھی میں بہت اکیلا

ہوں !! ماں ہوتے ہوئے بھی میرے بچے ممتا کے لیے ترستے ہیں !!

- " وہ اپنے دونوں بچوں پر نگاہ ڈالتے ہوئے دکھ سے بول رہا تھا

اداس نہ ہو میرا بچہ تم دونوں مل بیٹھ کر آرام سے بات کرو "

اپنے رشتے کو سلجھاؤ !! تو اسے پیار سے سمجھائے گا تو وہ سمجھ جائے

- " گی !! اماں بی نے اپنی طرف سے سوید کو سمجھایا

آپ چھوڑیں ان سب باتوں کو دیر ہو رہی ہے آپ کا ڈاکٹر چلا "

جائے گا تو پریشانی ہو گی !!! وہ سر جھٹک کر اماں بی کا بیگ لے کر

کمرے سے نکلنے لگا۔۔۔ بچوں کو بھی وہ ساتھ لے جا رہا تھا تاکہ

انہیں گھما سکے ورنہ تو انہیں باہر لے جانے کا وقت ہی نہیں مل پاتا

- " تھا

— Novels\_of\_Akasha\_ali —

دادی کو ہاسپٹل سے ڈسچارج ہوئے دو دن ہو چکے تھے ان کی " طبعیت پہلے سے کافی بہتر تھی۔۔۔۔۔رات کا وقت تھا فیہا خاموشی سے دادی کے کمرے میں چلی آئی دادی آنکھوں پر بازو رکھے کروٹ لیے لیٹی ہوئی تھیں۔۔۔۔۔فیہا خاموشی سے ان کے پیر دبانے لگی۔

دادی جو آنکھیں موندے لیٹی تھی اپنے پیروں پر کسی کے ہاتھ "۔۔۔۔۔محسوس کر کے آنکھیں کھولیں

تم یہاں کیا کر رہی ہو؟؟ دادی اپنے پیر اوپر کھنچتے ہوئے غصے "۔۔۔۔۔سے بولیں

دادی یہاں نہیں آؤں تو کہا جاؤ آپ جانتی ہیں مجھے آپ کے " پاس سونے کی عادت ہے مجھے آپ کے بنائیں نہیں آتی !! دو دن سے سوئی نہیں ہوں فیہا باقاعدہ دو انگلیاں دکھاتی ہوئی بھرائی ہوئی آواز میں بولی۔۔۔ دادی نے اس کے اترے ہوئے چہرے کو دیکھا آنکھوں میں سرخ ڈورے اس کے نیند پوری نا ہونے کی گواہی دے رہے تھے

اپنی اسی سہیلی کے پاس جا جس پر بھروسہ کر کے اپنی عزت گنوا " آئی ہے !! دادی تو بڑھی ہے اسے کیا پتہ آج کے دور کا وہ تو بلا وجہ ہی روک ٹوک کرتی ہے!!۔۔۔ چل اٹھ جا میرے سامنے سے " چلی جا !! دادی فیہا سے منہ موڑ گئی

دادی ایسے مت بولیں !! میں جانتی ہوں مجھ سے بہت بڑی غلطی " ہو گئی ہے !! لیکن خدا کے لیے مجھے معاف کر دیں مجھ سے منہ

مت موڑیں !! میں کہاں جاؤنگی؟؟؟ فیہا دادی کے پیروں پر سر  
- "رکھ کر رونے لگی

تجھے پتہ فیہا مجھے بیٹی کا بہت شوق تھا لیکن اللہ نے مجھے صرف دو "  
بیٹے دیے !! لیکن جب فخر کے بعد تو پیدا ہوئی تو میری تو مانو مراد  
بر آئی تھی۔۔۔۔۔ تیری پیدا ہوتے ہی میں نے تجھ تیری ماں سے  
گود لے لیا تجھے اپنی پوتی نہیں بیٹی بن کر پالا ہر اچھے برے کی تمیز  
سکھانے کی بھرپور کوشش کی لیکن میں ناکام رہے گئی !! دادی کی  
- "آواز میں نمی گھلی ہوئی محسوس ہو رہی تھی

لڑکیوں کی عزت سفید کپڑوں کی مانند ہوتی ہے کہ انسان ہاتھ "  
دھو کر لگانے سے بھی ہچکچاتا ہے کہ کہیں میلانہ ہو جائے !! میں

نے تجھے ہمیشہ عزت کی حفاظت کرنی سکھائی لیکن تو۔۔۔۔۔ اس  
گندی لڑکی کے چکر میں ہماری باتوں نصیحتوں کو فراموش کر کے

عزت لٹوا آئی!! میں نے تجھے کتنا سمجھایا تھا وہ لڑکی اچھی نہیں معلوم ہوتی مگر تو نے میری بات پر کان نہ دھرا!! اپنی من مانی کی تو جا اب یہاں سے چلی جا!! دادی نے اپنے منہ پر کمبل ڈال لیا۔

دادی میں نہیں جاؤنگی!! میں آپ کے پاس ہی رہوں گی!! فیہا "۔ روتی جا رہی تھی

----- ♡ Novels\_of\_Akasha\_ali ♡ -----

مغرب کا وقت تھا جب عبید رضا مغرب کی نماز پڑھانے جانے " کے لیے اپنے کمرے سے نکلے لاؤنج سے آتی لبنا کی آواز پر ان "۔ کے بڑھتے قدم تھمے تھے



نور پھوپھو میں بالکل سچ بول رہی ہوں !!! یہ فیہا رات کو منہ کالا " کروا کے آئی ہے !! عبید پھوپھا خود ہسپتال سے لے کر آئے تھے !!  
!! دادی کو اسی وجہ سے دل کا دورہ پڑا ہے

لبنا رازداری سے اپنی پھوپھو اور فیہا کی بڑی خالہ نور جہاں کو بتا " رہی تھی جو دادی کی طبیعت کا سن کر ان کی خیریت دریافت کرنی آئی تھیں !! شام کا وقت تھا فیہا ماں کے ساتھ کھانا بنوانے میں مشغول تھی ، فضا اپنے ٹیسٹ کی تیاری کر رہی تھی ، دادی اپنے کمرے میں نماز کے بعد تسبیح میں مشغول تھیں۔۔۔ لبنا انہیں لیے " لاؤنج میں اکیلی بیٹھی تھی

اے مذاق نہ کر لبنا میں تو اپنے آصف کے لیے فیہا کا ہاتھ مانگنے " "!!" کا سوچ رہی تھی !! تو ہے کہ نئی خبر سنا رہی ہے

پھوپھو میری مان تو پیچھے ہٹ جا فیہا میڈم چاند چڑھا چکی ہیں۔ تو " کیا آصف کے ساتھ ایسی بے غیرت لڑکی کا رشتہ لے گی جو اپنے ہاتھوں اپنی عزت گنوا چکی ہے۔ تیرے بیٹے کو لڑکیوں کی کمی ہے کیا؟؟ میری مان تو ان دونوں بہنوں کے ساتھ اپنے بیٹے کا رشتہ کرنے کا خیال دل سے نکال دے۔ فیہا تو عزت لٹوا کر آئی کہیں ایسا نہ ہو کل کو وہ فضا بن بیاہی ماں بن کے آ جائے۔ کیا پتہ بڑی بہن ایسی ہے تو چھوٹی تو اس سے چار ہاتھ آگے ہی رہے گی!! باقی تیری مرضی ہے تیری تو بھانجیاں ہیں میں بھلا کیا بول سکتی ہوں!! لبنا پلیٹ میں رکھے لوازمات میں سے چپس اپنے منہ میں ڈالتے ہوئے " بولی

اچھا کیا تو نے مجھے بتا دیا!! اب تو میں غلطی سے بھی ایسا نہیں " کرنے والی!! عبید بھائی تو بڑے اللہ والے بنتے ہیں۔۔ مسجد کے امام

ہیں لوگوں کو تو بڑی تبلیغ کرتے ہیں اپنی بیٹی کو کچھ نہیں کہا؟؟ تو بہ  
تو بہ بھی اللہ بچائے ایسے منافق لوگوں سے اللہ والے بن کر  
گندے کام کرتے ہیں!! نور جہاں بیگم کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے  
- "بولیں

ان دونوں کی زہر اگلتی زبان پر عبید رضا کی آنکھوں سے "   
خاموش آنسوں ٹپکا تھا " اے میرے اللہ تو سب جانتا ہے!! میری  
فیہا بے غیرت نہیں ہے!! میری بچی معصوم ہے وہ تو دوستی کے  
نام پر لوٹی گئی ہے!! لیکن یہ دنیا والے میری بچی کی عزت کا جنازہ  
نکالنے پر لگے ہوئے ہیں!! اے میرے اللہ اس مشکل وقت میں  
مجھے کوئی راستہ دکھا کہ میں اپنی بیٹی کے لیے کوئی صحیح فیصلہ کر  
سکوں!! عبید رضا نے وہیں کھڑے کھڑے دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا  
مانگی۔ عبید رضا فیہا کے لیے دل میں ایک فیصلہ لے کر نماز کے

رفتہ رفتہ دل تیرا ہو گیا از عکاشہ علی

لیے نکلے۔ انہیں آتا دیکھ کر لبنا اور نور جہاں بیگم خاموش ہو گئیں۔  
نور جہاں بیگم نے مسکرا کر عبید رضا سے رسمی حال احوال پوچھا لیا  
جس کا جواب دے کر وہ چلے گئے۔۔۔ تو وہ پھوپھو بھتیجی پھر سے  
۔۔۔ "کھسر پھسر کرنے لگیں

----- ﴿ Novels\_of\_Akasha\_ali ﴾ -----

رومان تم کب بات کرو گی سوید سے؟؟ مام بار بار پریشتر ڈال "  
رہی ہیں میں کب تک انہیں ٹالتا رہوں؟؟؟ میں خود بھی بہانے بنا  
!! بنا کر تھک چکا ہوں۔ اب تو انہیں بھی شک ہونے لگا ہے  
رومان اور باسط اس وقت کار میں بیٹھے تھے آج رومان اس کے  
۔۔۔ "ساتھ شاپنگ پر آئی تھی

باسط تم تھوڑا سا اور رک جاؤ!! میں صحیح موقع دیکھ کر ہی بات " " کر لوں گی۔

کیا تم مجھے بتانا پسند کرو گی کہ یہ صحیح موقع کب آئے گا!! باسط " " آنکھیں چھوٹی کیے پوچھنے لگا۔

یار باسط تمہاری ہی تو غلطی ہے!! تم روز مجھے کہیں نہ کہیں اپنے " " ساتھ لے جاتے ہو!! سوید سے میرا سامنا ہی بہت کم ہوتا ہے تو " " بات کیسے کروں؟؟ رومان الٹا اس سے پوچھنے لگی۔

ٹھیک ہے!! آج میں تمہیں ابھی گھر چھوڑ دیتا ہوں تم گھر جا کر " " اس سے بات کرو ایک دو دن تک اس قصے کو ختم کرو!! نہیں تو " " میں مام کی دی ہوئی آفر قبول کر لوں گا!! وہ گاڑی اسٹارٹ کرنے لگا "۔

تھوڑا دن اور دے دو!! جہاں اتنا انتظار کیا ہے تھوڑا سا اور کر لو "!! رومان ایک دو دن کا سن کر تھوڑا پریشان ہوئی۔ باسط اس بات کو جتنی چھوٹی سمجھا رہا تھا اتنی چھوٹی بات نہیں تھی۔ سوید اور اپنی گھر - " والوں کو قائل کرنے میں اسے وقت لگنا تھا

رومان چھ سال!! وہ باقاعدہ انگلیاں لہرا گیا۔ چھ سال تمہیں کم " وقت لگتا ہے؟؟ اور کتنا انتظار کروں؟؟ تم نے شادی کی میں نے انتظار کیا!! بیٹی پیدا کر لی میں نے انتظار کیا، پھر تم نے بیٹا بھی پیدا کر لیا میں نے انتظار کیا۔ آگے تم نے کہا میرا بیٹا چھوٹا ہے تھوڑا بڑا ہو جائے میں نے مان لیا!! اب تو تمہارا بیٹا حارث بھی دو سال کا ہو چکا ہے!! اگر تم نے مجھے صرف خوار ہی کرنا تو ابھی صاف صاف بتا دو میں ہمیشہ کے لیے تمہارے سامنے سے چلا جاتا ہوں، تم اپنے



شوہر اور بچوں کے ساتھ رہو، کیونکہ میں بھی اپنی مام کو جھوٹ  
- "بولتے بولتے تنگ آ گیا ہوں!! باسط تنگ کر بولا

اچھا اچھا تم غصہ نہیں کرو میں بات کر لوں گی!! رومان اس کے "  
- "بازو پر ہاتھ رکھ کر بے بسی سے بولی

دو دن کا وقت ہے تمہارے پاس!! ورنہ مجھے سے رابطہ کرنے کی "  
کوشش بھی مت کرنا تمہارا راستہ الگ میرا راستہ الگ!! وہ اپنے  
بازو سے رومان کا ہاتھ جھٹک گیا۔ رومان لب بھینچ کر رہ گئی باقی کا  
سارا سفر خاموشی سے طے ہوا تھا باسط نے اسے سوید کے باہر اتارا  
اور بنا اس کی طرف دیکھے چلا گیا۔۔۔ رومان تب تک اسے دیکھتی  
رہی جب تک اس گاڑی نظروں سے اوجھل نہیں ہو گئی پھر ایک  
- "ٹھنڈی آہ بھر کر گھر میں داخل ہو گئی

— Novels\_of\_Akasha\_ali —

ابو جی آپ نے فیہا کے بارے میں کیا سوچا؟؟ وہ لوگ اس " وقت رات کا کھانا کھا رہے تھے جب فخر نے عبید رضا سے سوال کیا!! عبید رضا کے ساتھ ساتھ باقی لوگ بھی کھانے سے ہاتھ روک "۔ کر فخر کو دیکھنے لگے

کس بارے میں؟؟ عبید رضا ایک نظر اسے دیکھ کر دوبارہ اپنی "۔ پلیٹ پر جھک گئے

ابو جی اتنا انجان مت بنیں آپ اچھی طرح جانتے ہیں میں کس " بارے میں بات کر رہا ہوں!! ابو جی ابھی کسی کو کچھ معلوم نہیں ہے لیکن یہ ایسی بات ہے کہ ہم زیادہ دن چھپا نہیں سکیں گے لوگوں سے۔ اور ویسے بھی میں نہیں چاہتا فیہا کی وجہ سے ہم سب ذلیل ہوں گناہ اس نے کیا ہے تو سزا بھی یہی بھگتے گی!! فخر اپنے سامنے بیٹھی فیہا کو سخت نظروں سے گھورتا ہوا بول رہا تھا۔۔۔ لبنا

کے ماموں کا بیٹا ہے نا وہ فیہا کے لیے مناسب ہیں آپ اسے دیکھ لیں اور جلد سے جلد اس کی شادی کر کے اسے گھر سے چلتا کریں ، میری بھی بیٹی ہے خدا نخواستہ کل کو اس کے نقش قدم پر چل پڑی تو !! میں اس کا منحوس سایہ اپنے بچوں پر نہیں چاہتا ہوں !! فخر اس وقت لبنا کی زبان بول رہا تھا یہ سارا خرافات لبنا نے اس کے ذہن میں بھرا تھا ۔

ابو جی میری تعلیم !! فیہا نے ہلکا سا احتجاج کیا ... پڑھائی ہی تو " اس کا سب سے بڑا خواب تھی وہ اپنی غلطی کی وجہ سے اپنی پڑھائی " نہیں چھوڑنا چاہتی تھی

تعلیم کے نام پر عزت تو لٹوا آئی ہو !! اب کیا چاہتی ہو کہ یہ دنیا " والے ہمیں گالی دے دے کر مار دیں !! فخر تو اس کے احتجاج پر " بھڑک ہی اٹھا تھا ۔

بھائی میں نے کچھ بھی جان بوجھ کر نہیں کیا یہ صرف ایک حادثہ "۔  
"تھا جو کسی کے ساتھ بھی ہو سکتا ہے !!! فیہا نے اپنی صفائی دی

ایک تو چوری اوپر سے سینا زوری !! غلطی ماننے کے بجائے زبان "۔  
چلاتی ہے !! فخر نے فیہا کو مارنے کے لیے ہاتھ اٹھایا ہی تھا کہ عبید  
"رضانے اس کا ہاتھ بیچ میں ہی پکڑ کر جھٹک دیا

فیہا بچے اپنے کمرے میں جاؤ !!! عبید رضا آنکھوں میں آنسو "۔  
لیے ڈری سہمی فیہا کو بولے۔۔۔۔۔ فیہا اپنے کمرے میں جاؤ !! اسے  
یونہی خاموشی سے روتے دیکھ عبید رضا سختی سے بولے تو فیہا اپنے  
"آنسو صاف کرتی ہوئی اپنے کمرے کی جانب بھاگ گئی

فخر تمہیں کس نے اجازت دی کہ بہن پر ہاتھ اٹھاؤ؟؟ میری "۔  
بچیوں کے بارے میں کسی قسم کا بھی فیصلہ لینے کے لیے میں ابھی  
زندہ ہوں !! تمہیں یا تمہاری بیوی کو میری بچیوں کی فکر کرنے کی

بلکل کوئی ضرورت نہیں ہے!! اور رہی بات لبنا کے ماموں کے بیٹے کی تو میری فیہا کوئی بھیڑ بکری نہیں ہے جو میں اسے کسی کے ساتھ بھی باندھ دوں!! لبنا کے ماموں کا بیٹا بدنام زمانہ ہے پورے علاقے میں ہر برے کام میں اس کا نام سر فہرست ہوتا ہے!! میں اپنی فیہا کی شادی اس سے ہرگز نہیں کروں گا!! عبید رضا نہایت -" اطمینان سے بولے

معاف کیجئے گا پھوپھا جی لیکن آپ کی فیہا کو بیاہنے کے لیے اب " کوئی شہزادہ نہیں آئے گا!! لوگوں کی کنواری لڑکیوں کو تو رشتے ملتے نہیں ہیں آپ کی فیہا تو عزت گنوا چکی ہے آپ کو تو شکر کرنا چاہیے کہ میرے ماموں کا بیٹا اس سے شادی کرنے کے لیے تیار ہے ورنہ اسے تو کتا بھی نہ پوچھے!! لبنا جو کب سے خاموش تماشائی

بنی مزہ لے رہی تھی اپنے ماموں کے بیٹے کی شان میں گستاخی  
- "بھرے کلمات سن کر بلبلا تے ہوئی بد تمیزی سے بولی

بہو میرا اللہ تو شہزادہ دینے پر بھی قادر ہے!! میں تو صرف اپنے "  
رب پر بھروسہ کرتا ہوں وہ جو کرے گا میری بیٹی کے حق میں  
بہترین ہو گا کیونکہ میں اور اللہ اور اس رسول جانتے ہیں میری بیٹی  
نے جان بوجھ کر کچھ نہیں کیا وہ تو دوستی جیسے مقدس رشتے کے نام  
پر لوٹی گئی ہے وہ دلوں کے حال جاننے والا ہے!! وہی بہتر کرے  
گا!!! عبید رضا طمانیت سے بولے۔۔۔۔۔ فضا تو اپنے ابو جی کے  
- "ہمیشہ کی طرح بیٹیوں کا ساتھ دینے پر خوشی سے مسکرا اٹھی  
کشور کھانے سے فارغ ہو کر زرا اماں کے کمرے میں آنا مجھے تم "  
سے اور اماں سے کچھ مشورہ کرنا ہے!! عبید رضا کشور جہاں کو آنے  
- "کو بول خود اٹھ کر چلے گئے کیونکہ ان کا کھانا ختم ہو چکا تھا



----- ♡ Novels\_of\_Akasha\_ali ♡ -----

سوید اماں بی کو ضمیر چچا کے گھر چھوڑ کر واپسی پر بچوں کو پارک کے کر گیا تھا۔۔۔ وہاں بچوں کے ساتھ اس کا اچھا وقت گزرا تھا۔ پارک میں بہت سارے ماں باپ کو اپنے بچوں کے ساتھ دیکھ کر اسے رومان کی کمی شدت سے محسوس ہوئی تھی !! اس کا دل کیا کاش رومان بھی ان کے ساتھ آتی تو اس کی فیملی بھی مکمل ہوتی۔۔۔ لیکن یہ اس کا محض خواب تھا۔۔۔ کچھ اور وقت گزارنے کے بعد وہ بچوں کو ان کی من پسند چیزیں دلانے کے بعد گھر لے آیا گھر آتے آتے بھی انہیں عشاء کا وقت ہو گیا۔۔۔ گھر میں داخل ہوا تو نوری سے معلوم پڑا کہ آج بھی رومان باسط کہ ساتھ گئی ہے۔۔۔ باسط کے نام پر وہ صبر کے گھونٹ بھر کر رہ گیا۔ لیکن سوید نے بھی سوچ لیا تھا کہ وہ آج تو رومان سے بات کر کے رہے گا وہ

سویڈ کی بیوی ہوتے ہوئے بھی باسط نامی غیر مرد کے ساتھ گھوم کر اس کی عزت کا جنازہ کیسے نکال سکتی ہے!! وہ نماز پڑھ کر واپس آ رہا تھا تب اس نے رومان کو باسط کی گاڑی سے نکلتے دیکھ لیا تھا۔۔۔۔۔ غصہ تو اسے ان دونوں پر بہت آیا تھا دل تو چاہا باسط کی درگت بنا دے لیکن وہ روڈ پر کھڑے ہو کر کوئی تماشا نہیں بنوانا چاہتا تھا اس لیے خاموشی سے باسط کو جاتا دیکھتا رہا۔۔۔۔۔ رومان کا باسط کی گاڑی کو آخر تک حسرت بھری نگاہوں سے دیکھنا سویڈ کو ایک آنکھ نہ بھایا۔۔۔۔۔ وہ مٹھیاں بھینچ کر رومان کے پیچھے ہی گھر۔۔۔۔۔ میں داخل ہو گیا

آج کافی جلدی نہیں واپس آگئی تم؟؟ سویڈ کوشش کے باوجود "۔۔۔۔۔ اپنے لہجے کو طنزیہ ہونے سے باز نہیں رکھ پایا

کیوں تمہیں تکلیف ہو رہی ہے۔ جلدی آگئی ہوں تو تمہیں " تکلیف ہے دیر سے آؤں تو تمہیں مسئلہ ہوتا ہے؟؟ تم واقعی میں ایک پڑھے لکھے ٹیپیکل سوچ رکھنے والے انسان ہو!! رومان پہلے ہی باسط کے رویے سے پتی ہوئی تھی سوید کے طنز پر مزید تنک کر \_" جواب دیتی سیڑھیوں کی جانب بڑھ گئی

ہاں ہوں میں ٹیپیکل مرد!! نہیں برداشت مجھے کہ میری بیوی " رات دیر تک کسی غیر مرد کے ساتھ باہر رہے اور پھر وہی مرد میری نظروں کے سامنے میری بیوی کو میرے گھر چھوڑ کر جائے!! \_" سوید کی بات نے رومان کے بڑھتے قدم روکے تھے

باسط میرا کزن ہے سوید وہ کوئی غیر نہیں ہے!! وہ دانت پر " دانت رکھ کر پر زور لہجے میں بولی

کزن ہے بھائی نہیں ہے کزن نا محرم ہی ہوتے ہیں !! سوید نے " -اسے حقیقت سے آشنا کرا دیا

تم کہنا کیا چاہتے ہو؟؟ وہ بھی آج دو ٹوک بات کرنے کے موڈ " میں تھی باسط نے اسے دو دن کا وقت دیا تھا۔۔۔ سوید نے بات شروع کر کے رومان کی مشکل آسان کر دی تھی۔۔۔ وہ موقع کی -تلاش میں تھی جو سوید خود اسے فراہم کر رہا تھا

میں صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں مجھے تمہارا باسط کے ساتھ گھومنا " پھرنا پسند نہیں ہے !! تم میری بیوی ہو !! ایک مرد کو کسی صورت یہ بات برداشت نہیں کہ اسے وابستہ عورت کسی غیر مرد کے ساتھ سرے عام پھر کر اس کی عزت کی دھجیاں اڑائے !! سوید تلخ لہجے میں بول کر رکا۔۔۔ رومان اسے ہی دیکھ رہی تھی ایک لمحہ ٹھہرنے کے بعد وہ دوبارہ گویا ہوا۔۔۔۔۔ دیکھو رومان میں تمہارا شوہر ہوں !!

تمہیں جہاں بھی جانا ہوتا ہے تم مجھے کہا کرو میں لے جاؤں گا  
تمہیں۔۔۔ میں مانتا ہوں میری جاب ایسی ہے کہ میں تم لوگوں کو  
زیادہ وقت نہیں دے پاتا لیکن اگر تم مجھ سے کوئی فرمائش کرو گی  
یا مجھے کہیں لے جانے کا کہوں گی تو میں اپنی ٹف روٹین میں سے  
بھی تمہارے اور بچوں کے لیے وقت نکال لوں گا!! تم میرے  
لیے بہت اہم ہو میں تم سے بے حد محبت کرتا ہوں!! تم ایک بار  
مجھے پکارو گی میں دل و جان سے تمہاری ہر خواہش کو پوری کرنے  
کی کوشش کروں گا!! بس تم کہہ کر تو دیکھو!! اب کی بار سوید رومان  
- "کا ہاتھ تھام کر محبت بھرے لہجے میں بول رہا تھا  
اگر میں تم سے کچھ مانگوں گی تو دو گے؟؟ رومان نے اس کی "  
- "آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر پوچھا

تم جان مانگ کر دیکھ لو میں وہ بھی دے دوں گا !! وہ مسرور سا " بولا اس کے لیے تو یہ بھی بہت بڑی بات تھی کہ آج رومان اس سے بات کر رہی تھی

"!! مجھے طلاق دے دو سوید "

رومان کے الفاظ پر سوید کی رومان کے ہاتھوں پر گرفت ڈھیلی " پڑی !! وہ ہونق سا اس کی فرمائش پر اسے دیکھنے لگا

"!! پلیر سوید مجھے طلاق دے دو "

بس !!! خبردار جو تم نے اپنے منہ سے اس کے آگے لفظ بھی " نکالا !! تم ہوش میں ہو رومان ??? تمہیں اندازہ بھی ہے تم نے کیا بات کہی ہے ??? سوید غصے سے اس کے بازو جھنجھوڑ کر پوچھنے لگا



اسے رومان کی دماغی حالت پر شبہ ہوا۔۔۔ وہ ایسا سوچ بھی کیسے سکتی  
"۔" تھی

میں ہوش میں ہی ہوں سوید!! میں اچھی طرح جانتی ہوں میں " تم سے کیا بات کر رہی ہوں!! مجھے تم سے طلاق چاہیے۔ میں تمہارے ساتھ نہیں رہنا چاہتی۔ میں باسط سے محبت کرتی ہوں!! وہ  
" چیخ پڑی

رومان کے منہ سے باسط کے لیے اظہار محبت سن کر سوید کا دل " کیا زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے اس کی بیوی اس کے سامنے کھڑی سرے عام اپنے کزن سے محبت کا دعویٰ کر رہی تھی۔ سوید  
"۔" کے لیے ڈوب مرنے کا مقام تھا

ایسی کون سی کمی رہ گئی تھی میری محبت میں جس نے تمہیں " باسط سے دل لگانے پر مجبور کر دیا؟؟ سوید اپنی سرخ انگارا آنکھیں

رومان کے چہرے پر گاڑ کر پوچھنے لگا۔ اس آنکھوں کی سرخی دیکھ کر ایک لمحے کے لیے رومان کو سوید سے خوف سا محسوس ہوا۔ اس نے ہمیشہ سوید میں نرمی دیکھی تھی۔ رومان نے بے اختیار تھوک

– "نگلا

تمہاری محبت میں کوئی کمی نہیں ہے سوید!! تم ایک اچھے شوہر " ہو مگر ان لڑکیوں کے لیے جو مکمل طور پر مشرقی ہوتی ہیں انہیں ایسا ہی محبت کرنے والا بچوں کا خیال رکھنے والا شوہر چاہیے ہوتا ہے !! لیکن مجھے تم نہیں پسند میرے پاپا نے زبردستی میری شادی تم سے کروائی تھی انہوں نے مجھے قسم دی تھی کہ اگر میں نے تم سے شادی نہیں کی تو وہ مجھ سے ہر تعلق ختم کر لینگے میں نے مجبوری میں تم سے شادی کی تھی ورنہ تم مجھے بالکل پسند نہیں ہو!! اس لیے بہتر ہے تم مجھے طلاق دے دو کیونکہ میں

مزید تمہارے ساتھ نہیں رہنا چاہتی!! رومان صاف گوئی سے بول  
- "رہی تھی

ٹھیک ہے تمہیں میں نہیں پسند تو نا سہی لیکن میں پھر بھی "  
تمہیں طلاق نہیں دوں گا کیونکہ تم میرے بچوں کی ماں ہوں۔۔ ہماری  
علحدگی سے میرے بچے رل جائیں گے جو میں کسی صورت نہیں  
ہونے دوں گا!! رومان کے منہ سے اپنے لیے ناپسندیدگی جان کر اس  
کا دل ٹکڑے ٹکڑے ہوا تھا۔ اس کی جگہ کوئی اور مرد ہوتا تو اپنی  
کے منہ سے اتنا سب کچھ سننے کے بعد اسے یا تو مارتا پیٹتا یا پھر  
طلاق دے کے جان چھڑا لیتا لیکن وہ سوید تھا ایک سمجھدار مرد وہ  
اس وقت اپنے بارے میں نہیں بلکہ اپنے بچوں کے بارے میں  
سوچ رہا تھا۔۔۔ وہ اچھی طرح جانتا تھا والدین کی علحدگی کا اثر ان

کے بچوں کی زندگیوں پر ہوتا ہے۔۔۔۔۔ بھلے ہی رومان اسے پسند  
- "نہیں کرتی لیکن وہ تو رومان سے محبت کرتا ہے نا

طلاق تو میں تم سے لے کر ہی رہوں۔۔۔۔۔ گی اگر تم خود مجھے "  
طلاق نہیں دو گے تو میں خلع لے لوں گی کیونکہ اب میں مزید  
تمہارے ساتھ نہیں رہ سکتی مجھے ہر حال میں تم سے جان چھڑانی  
ہے پھر بھلے اس کے لیے مجھے کسی حد تک بھی جانا پڑے !! رومان  
- "اٹل لہجے میں بول رہی تھی

دیکھو سویڈ تم اچھی طرح جانتے ہو میں اکثر باسط کے ساتھ ہی "  
ہوتی ہوں !! پارٹیز، شاپنگ، لہج، ڈنر تقریباً زیادہ تر وقت میرا باسط  
کے ساتھ ہی گزرتا ہے، تم خود سوچو اگر کسی کمزور لمحے میں آکر  
میں اور باسط اپنی حدود پار کر گئے تو؟؟ رومان بے غیرتی کے حد  
- "کر چکی تھی

بس !! رومان کچھ تو خدا کا خوف کرو !! اپنے شوہر کے سامنے " کھڑے ہو کر اس کے منہ پر اتنی گھٹیا بات کہتے ہوئے تمہیں شرم نہیں آئی؟؟ پتہ نہیں کونسی منحوس گھڑی تھی جب مجھے تم سے محبت ہوئی تھی !! جاؤ دفع ہو جاؤ میرے سامنے سے اس پہلے کہ میں اپنی حد بھول جاؤں !! سوید غصے سے دھاڑا تو وہ ڈر کر ایک -" قدم پیچھے ہوئی

یہ طلاق نامی ہے اس پر سائن کر کے بھیج دینا !! ورنہ دوسری " صورت میں خلع کا نوٹس تمہیں مل جائے گا !! رومان نے ہاتھ میں پکڑے اپنے بیگ سے طلاق نامہ نکال کر سیڑھیوں کے بائیں جانب رکھی چھوٹی سی میز پر رکھ دیا ( یہ طلاق نامہ اسے باسط نے ہی بنوا کر دیا تھا۔۔۔ رومان اور باسط کافی وقت سے ساری تیاری مکمل کر چکے تھے بس رومان ہی بات نہیں کر پا رہی تھی)۔۔۔۔ اور خود

اٹے پاؤں واپس گھر سے نکل گئی، سوید نے بھی اسے روکنے کی  
- "ہرگز کوشش نہیں کی

باسط رومان کا تایا زاد تھا لیکن وہ انتہائی عیاش طبیعت کا مالک تھا "   
رومان کے والد خالد صاحب اپنے بھتیجے کی بے غیرتوں سے اچھی   
طرح واقف تھے اس لیے انہوں نے رومان کے لیے سوید کا   
انتخاب کیا تھا۔۔۔ لیکن وہ کہتے ہیں ناکہ اگر مینڈک کو سونے کا   
تاج پہنا کر تخت پر بھی بٹھا دیا جائے تو وہ پھدک کر کیچڑ میں ہی   
جاتا ہے کیونکہ کیچڑ میں رہنا اس کی فطرت ہے !!! یہی حال رومان   
کا بھی تھا جو وہ سوید جیسے انسان کو ٹھکرا کر باسط جیسے کی پیچھے اپنے   
جنت جیسے گھر کو لات مار کر گئی تھی۔۔۔ اس بات سے انجان کے   
- "ایک دن اسے اپنی غلطی پر خون کے آنسو رونا تھا

— Novels\_of\_Akasha\_ali —



فیہا روتے ہوئے کمرے میں آئی تھی .... فخر کے سب کے "

سامنے ہاتھ اٹھانے پر اسے شدید توہین کا احساس ہوا تھا۔۔۔ اس کے والدین ، دادی نے بھی کبھی ان پر ہاتھ نہیں اٹھایا تھا اور اس -" کے ابو جی وہ تو بیٹیوں سے نرمی سے بات کرتے تھے

یا اللہ تو جانتا ہے میں نے کچھ بھی جان بوجھ کر نہیں کیا۔۔۔ "

دھوکا تو عزرا نے مجھے دیا ہے۔ غلط تو میرے ساتھ ہوا ہے لیکن بھابھی اور بھائی ہر وقت مجھے ذلیل کرتے رہتے ہیں ہر وقت طعنہ ، توہین یہ سب سن سن کر مجھے بہت تکلیف ہوتی ہے !! میرا دل کرتا ہے میں مر جاؤ !! میں جب جب اس تاریک رات کو بھولنے کی کوشش کرتی ہوں بھابھی مجھے اور شدت سے یاد دلاتی ہیں !! تو معاف کر دیتا ہے لیکن تیرے بندے نہیں کرتے !! یا اللہ مجھ پر

رحم کر میرے والدین بھی میری وجہ سے آزمائش میں تو رحم کر  
- "مولا!! وہ بیڈ پر اوندھے منہ پڑے پڑے دعا کر رہی تھی

اگر تو نے خود کشی حرام نہ کی ہوتی تو میں اب تک خود کو ختم کر  
چکی ہوتی!! بس میں حرام موت مر کر اپنی آخرت نہیں خراب کرنا  
چاہتی۔۔۔ اب تو ہی مجھ پر رحم کر تو ہی رحم کرنے والا، معاف  
کرنے والا ہے میری انجانے میں کی گئی خطا کو معاف کر دے!!!  
وہ رو کر اللہ کے آگے گڑ بڑا رہی تھی اپنے رب سے مدد مانگ  
- "رہی تھی

— Novels\_of\_Akasha\_ali —

اماں میں نے سوچا ہے کہ فیہا کی شادی کر دوں!! وہ اپنے گھر کی  
!! ہو جائے گی تو لوگوں کی زبانیں بھی بند ہو جائیں گی

عبید رضا اس وقت اپنی ماں کے کمرے میں موجود تھی کشور " جہاں بھی ان کہنے کے مطابق کھانے سے فارغ ہو کر سیدھا یہی آ "۔ گئیں تھیں

سوچا تو تو نے بالکل ٹھیک ہے !! میں بھی یہی چاہتی ہوں۔ لیکن " عبید لبنا کی بات بالکل بھی صحیح ہے لوگوں کی کنواری لڑکیوں کو رشتے نہیں مل رہے ہماری بچی فیہا کے ساتھ تو۔۔۔ دادی بولتے بولتے جملہ ادھورا چھوڑ گئیں۔۔۔۔ ہماری فیہا کو کہاں سے اچھا "۔ رشتہ ملے گا؟؟ دادی خود بھی پریشان ہو رہیں تھیں

اماں آپ کیوں پریشان ہوتی ہیں... بس آپ اللہ سے دعا کریں " کہ اللہ ہماری بچی کے نصیب اچھے کرے۔۔۔ رہی بات رشتے کی تو وہ بھی مل ہی جائے گا انشاء اللہ !! عبید رضا ماں کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ "۔ کر تسلی دیتے ہوئے بولے

ٹھیک ہے پھر میں رشتے والی کو کہتی ہوں کوئی مناسب رشتہ " دکھائے!! لیکن عبید ہم رشتے والی کو کیا بولیں گے؟؟ اگر ہم جھوٹ بھی بولیں گے تو یہ حقیقت کھل کر سامنے آ جائے گی یہ بات چھپانا ناممکن ہے!! اب کی بار کشور جہاں نے بھی گفتگو میں اپنا حصہ ڈالا۔۔۔۔۔ بات جہاں سے شروع ہوئی تھی گھوم پھر کر پھر " وہیں آگئی تھی کہ فیہا سے کون شادی کریگا؟؟

میں نے کب کہا ہے کشور کہ تم رشتے والی سے رشتے کی بات " کرو؟؟ عبید رضا کے سوال پر دادی اور کشور جہاں نے سوالیہ " نظروں سے ان کی جانب دیکھا تو وہ مزید بولنے لگے " اماں آپ دونوں تو جانتی ہیں کہ ہمارے علاقے میں کم پڑھے " لکھے لوگ ہیں اور جو ہیں بھی وہ اس علاقے کے ہی قاعدے قانون کو مانتے ہیں۔۔۔ یہاں صرف فیہا کے لیے لبنا کے ماموں کے

بیٹا جیسا ہی رشتہ ملے گا اور اگر ایسے لوگوں میں فیہا کی شادی کر بھی دوں تو یہاں کے لوگ میری بچی پر طنز و نشتر کے تیر چلا چلا کر اس کا سکون غارت کر دیں گے۔۔۔ اور جھوٹ بول کر رشتہ جوڑنے کا میں قائل نہیں ہوں جھوٹ پر بنے رشتے بے بنیاد ہوتے ہیں۔۔۔ اور تو اور میں عالم دین، کالج میں اسلامیات کا پروفیسر اور مسجد میں امام بھی ہوں میں لوگوں کو جھوٹ سے عار دلاتا ہوں اگر میں خود اپنی بیٹی کے معاملے میں جھوٹ بولوں گا تو کل حشر کے دن اللہ کے آگے کس منہ سے حاضر ہوؤں گا؟؟ عبید رضا نہایت ہی ۔۔۔ سکون سے بات کر رہے تھے

تو پھر آپ کیا کریں گے؟؟ کشور جہاں کو ان کی بات سمجھ میں " نہیں آ رہی تھی کچھ ایسا ہی حال دادی کا بھی تھا۔۔۔ ایک طرف وہ

فیہا کی شادی کرنا چاہ رہے تھے تو دوسری طرف وہ اپنے علاقے  
- "میں رشتہ کرنے کے لیے تیار بھی نہیں تھے

ایک تو تم خواتین میں صبر کا مادہ بہت کم ہوتا ہے!! میری پوری "  
بات تو سن لیتی اللہ کی بندی!! عبید رضا زرا سا مسکرا کر بولے۔۔۔  
اماں میں کل کالج سے واپسی پر شادی کروانے والوں کے دفتر جاؤں  
گا!! میرے کالج کے راستے میں ہی پڑتا ہے۔۔ وہاں میں فیہا کے  
ساتھ ہونے والے حادثے کو پوری سچائی کے ساتھ بیان کر دوں گا  
۔۔۔ ان شادی کروانے والوں کے دفتر میں ہر طرح کے رشتے  
ہوتے ہیں فیہا کے لیے بھی کوئی رشتہ مل جائے!! کشور تم ایسا کرو  
مجھے فیہا کی کوئی مناسب سی تصویر دے دو جو میں وہاں دے سکوں  
- "۔۔۔ آخر میں وہ کشور جہاں سے بولے



عبید بیٹا تمہیں کیسے یقین ہے کہ وہاں فیہا کے لیے اچھا رشتہ مل جائے گا؟؟ دادی جیسے مطمئن نہیں ہوئیں تھیں اس لیے پوچھ پڑیں۔

ارے اماں مجھے اللہ پر یقین ہے!! اور ہمارے کالج میں ایک پروفیسر صاحب کی بیٹی کی بھی دو بار طلاقیں ہوئیں تھیں انہوں نے بھی ان لوگوں سے رابطہ کیا تھا اب تیسری بار جہاں بچی کی شادی کری ہے وہاں وہ آرام سے بسی ہوئی ہے!! ہماری بچی کو بھی مل جائے گا انشاء اللہ.. عبید رضا نرمی سے بولے ان کے لہجے کے اعتماد۔

"پر کشور جہاں اور دادی کو بھی ڈھارس ہوئی

اماں آپ دونوں باتیں کریں میں تب تک آپ کے لیے دودھ گرم کر کے لاتی ہوں!! آپ کی دوا کا وقت ہو رہا ہے!! کشور بیگم اٹھ کر دروازے کی جانب بڑھیں۔۔۔ کمرے سے نکلتے ہوئے کشور

جہاں کو ایسا محسوس ہوا جیسے وہاں کوئی کھڑا تھا۔۔۔ لیکن آس پاس نظریں دوڑانے پر انہیں کوئی نظر نہ آیا تو وہ اپنا وہم سمجھ کر سر جھٹکتی ہوئیں کچن میں چلی گئیں۔

عبید ایک بات تو بتا میرے بیٹے؟؟ فیہا کے ساتھ جو کچھ ہوا ہے " ایسا حادثہ اگر کسی کی بچی کے ساتھ پیش آ جائے تو اس کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت ختم ہو جاتی ہے!! تو کیسے اتنا مطمئن ہے؟؟ دادی نے اپنا پیر دباتے ہوئے عبید رضا سے سوال کیا

اماں میں تو بس امیر المومنین "حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ " " کے قول پر عمل کرنے کی کوشش کر رہا ہوں!! حضرت علی شیر :- خدا کے قول ہے کہ

"!! مصیبت میں گھبرانا بھی ایک مصیبت ہے "

یعنی جب ہم مصیبت میں گھبراتے ہیں تو ہمیں وہ پریشانی زیادہ محسوس ہونے لگتی ہے۔۔ لیکن اگر ہم مصیبت کو صبر و شکر سے گزاریں تو اللہ ہمارے لیے آسانیاں پیدا کرتا ہے !! عبید رضا مسکرا کر بولے تو دادی بھی مسکرا کر ہلانے لگیں۔

ہنہ بڑے آئے یہ لوگ شادی کے دفتر سے اپنی حرافہ، بے غیرت لڑکی کا رشتہ ڈھونڈنے والے !! میں بھی دیکھوں گی کون شادی کر کے لے جاتا ہے ان گندگی کہ ڈھیر کو !! جتنی اڑان بھرنی ہے بھر لو پھوپھا جی آخر میں آپ کو اپنی فیہا کی شادی میرے ماموں زاد سے ہی کرنی پڑ جائے گی دیکھ لینا !! لبنا جس نے عبید رضا کے بلانے پر کشور جہاں کو دادی کے کمرے جاتا دیکھا تھا خود بھی ان کے پیچھے چلی آئی کمرے کی دیوار کے ساتھ کان لگائے ان لوگوں کی ساری بات سن چکی تھی لیکن جیسے ہی کشور جہاں کو دادی

کے لیے دودھ لانے کا سنا تو فوراً وہاں سے ہٹتی سیڑھیوں کے جانب  
بڑھ گئی تھی۔۔۔ اب اپنے کمرے میں آ کر دل کی بھڑاس نکال  
- "رہی تھی

— Novels\_of\_Akasha\_ali —

وہ اس وقت اپنے کیمین میں بیٹھا دو انگلیوں سے پیشانی کو رگڑتے "  
ہوئے نگاہ شیشے کی میز پر مرکوز کسی غیر مرئی نقطے کو گھور رہا تھا  
۔۔۔ دس دن سے زیادہ ہو چکا تھا رومان کو گئے ہوئے لیکن دوبارہ  
اس نے پلٹ کر بچوں کی بھی خبر نہیں لی تھی۔۔۔ سوید نے خود  
بھی اس سے رابطہ کرنے کی کوشش نہیں کی تھی۔۔۔ رومان کے  
الفاظ بار بار اس کے کان میں گونج کر اسے ازیت سے دو چار کر  
- "دیتے تھے

دیکھو سوید تم اچھی طرح جانتے ہو میں اکثر باسط کے ساتھ ہی " ہوتی ہوں !! پارٹیز ، شاپنگ ، لُنج ، ڈنر تقریباً زیادہ تر وقت میرا باسط کے ساتھ ہی گزرتا ہے ، تم خود سوچو اگر کسی کمزور لمحے میں آکر " میں اور باسط اپنی حدود پار کر گئے تو؟؟

رومان کے یہ الفاظ سوید کے دماغ پر ہتھوڑے کی طرح لگ رہے تھے۔۔۔ وہ ہزار ہا کوششوں کے باوجود رومان کی اس گھٹیا بات کو انکور نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔ سوید نے ایک بار پھر سے ان لفظوں کے یاد آنے پر غصے سے ٹیبل پر ہاتھ مارا تھا

سوید میں اندر آ جاؤں !! دروازے کے بیچوں بیچ کھڑی مروہ نے " اس سے اندر آنے کی اجازت مانگی تو سوید نے سر ہلا کر اسے اندر " آنے کا کہا

تم آج لچ کرنے نہیں تو میں یہیں کھانا لی آئی دونوں بہن بھائی " ساتھ کھانا کھاتے ہیں !! ( مروہ سویڈ کی جڑواں بہن ہے وہ بھی سویڈ کی طرح ڈاکٹر ہے ) مروہ نے ہاتھ میں لی کھانے کی پلیٹ کو ٹیبل پر رکھ دی اور خود سویڈ کے سامنے والی کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی ۔

۔ " بھوک نہیں تھی !! وہ بے دلی سے بولا " ۔

سویڈ تم ٹھیک تو ہو؟؟ مجھے تم پریشان لگ رہے ہو !! کوئی " پریشانی ہے تو مجھے بتاؤ !! مروہ اس کا ستا ہوا چہرہ اور سرخ آنکھیں دیکھ کر اس کی پریشانی بھانپ گئی تھی۔۔ لیکن سویڈ ہنوز خاموش ہی بیٹھا رہا ۔



رومان سے پھر جھگڑا ہو ہے تمہارا؟؟ اتنا تو مروہ بھی جانتی تھی "

کہہ رومان کس مزاج کی ہے اور زیادہ تر سوید کی پریشانی کی وجہ

- " بھی وہی تھی

نام بھی مت لو اس گھٹیا عورت کا !! سوید اس کا نام سن کر ہی "

- " بپھر گیا

ہو کیا ہے؟؟ کچھ بتاؤ گے مجھے یا یونہی اکیلے پریشان ہوتے رہو "

- " گے !! رومان اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بھونیں اچکا کر بولی

مروہ وہ گھر چھوڑ کر چلی گئی ہے !! طلاق مانگ رہی ہے !! سوید "

نے گویا بم پھوڑا تھا مروہ کے سر پر وہ حیرانی سے سوید کو دیکھنے لگی

- "

ایسا کیا ہو گیا جو بات طلاق تک جا پہنچی؟؟ مروہ قدرے حیرت سے پوچھنے لگی۔۔۔ لڑائی تو ان کی اکثر ہی ہو جاتی تھی لیکن نوبت -" طلاق تک پہنچ جائے گی اس کا مروہ نے تصور بھی نہیں کیا تھا

وہ اپنے کزن باسط سے شادی کرنا چاہتی ہے!! سوید نے شروع سے لے کر آخر تک اپنے اور رومان کے درمیان ہونے والی بات -" مروہ کے گوش گزاری تو وہ سر پکڑ کر بیٹھ گئی

اف میرے خدایا رومان پاگل ہو گئی ہے کیا؟؟ کون اپنا بسا بسایا " گھر خراب کرتا ہے!! رومان کی بیوقوفی پر مروہ کو شدید افسوس ہو -" رہا تھا

پھر اس مسئلے کا کیا سوچا ہے تم نے؟؟ مروہ نے سوید سے پوچھا " -"

سوچنا کیا ہے؟؟ رومان کی بے ہودہ بات پر مجھے صرف غصہ آ " رھا ہے!! اس کے علاوہ مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا۔۔۔ اگر بچوں کا معاملہ نا ہوتا تو میں اسے اب تک طلاق دے چکا ہوتا۔۔۔ میں صرف بچوں کی وجہ سے چپ ہوں!! میرے بچے ہمارے لڑائی جھگڑوں، اور علیحدگی سے متاثر ہو جائیں گے۔۔۔ مجھے صرف اپنے بچوں کی فکر ہے مروہ!! سوید پریشانی سے بولا

سوید تم کہو تو میں بات کر کے دیکھوں رومان سے۔۔۔ ہو سکتا ہے "۔۔!! اسے میری بات سمجھ میں آ جائے

نہیں مروہ تم رہنے دو۔۔۔ وہ بے حس ہو چکی ہے!! اسے صرف " اپنی پرانی محبت کی پرواہ ہے!! جب وہ میری نہیں سن رہی تو تمھاری کیا سنے گی!! اس وقت اس کے سر پر باسط کے عشق کا

سوار ہو چکا ہے !! بے حسی کی انتہا تو یہ ہے کہ اس نے بچوں کی  
- "!! بھی خیریت دریافت کرنے کی کوشش نہیں کی

پھر تم کیا کرو گے؟؟ ایسے کب تک چلے گا !! اس مسئلے کا کوئی "  
تو حل نکالنا ہی ہو گا نا؟؟ مروہ خود بھی اچھی طرح پریشان ہو چکی  
- "تھی

میں نے سوچا ہے آج خالد انکل (رومان کے والد) کی طرف "  
- "!! جاؤنگا ان سے بات کروں گا۔۔۔ وہی سمجھا سکتے ہیں رومان کو  
میں بھی تمہارے ساتھ چلوں گی!! بلکہ ایسا کرتے ہیں ہم ابھی چلتے "  
ہیں!! تم بھی فری لگ رہے ہو!! مروہ نے دیکھا تھا سوید کا کوئی  
- "بھی پیشنٹ وٹینگ ایریا میں نہیں تھا

- "ہممم!! وہ یک لفظی جواب دیتا ہوا کھڑا ہو گیا "

تم گاڑی نکالو میں اپنے ساتھ والی ڈاکٹر کو انفارم کر دوں !! وہ میر "

پیشنٹ کو دیکھ لیں گی !! مروہ کھانے کی پلیٹ اٹھا کر سویڈ کے کیمین سے نکل گئی۔۔۔ کھانا ویسا کا ویسا ہی تھا ان دونوں نے اسے ہاتھ تک نہیں لگایا۔۔۔ اس لیے مروہ نے سوچا وہ باہر کسی کو دے دے

- "گی ورنہ یہاں پڑے پڑے تو ضائع ہی ہونا تھا

وہ دونوں رومان کے گھر پہنچے تو وہاں الگ ہی تماشا ہوا۔۔۔ خالد "

سب گھر میں ہی موجود تھے سویڈ اور مروہ سے وہ لوگ گرمجوشی

- "سے ملے تھے

سویڈ رومان اور بچوں کو ساتھ نہیں لائے؟؟ رومان کے والدہ "

نے پوچھا۔۔۔ رومان کے گھر والوں کو سویڈ کے ساتھ مروہ کو دیکھ کر شدید حیرانگی ہوئی تھی۔۔۔ عجیب سی بات تھی وہ بیوی بچوں کے

- "بجائے بہن کے ساتھ آیا تھا





رومان تمھاری طرف آئی ہے!! خالد صاحب بنا سلام دعا کے "

کال پک ہوتے ہی بول پڑے۔۔۔ آگے سے جو جواب ملا اس نے

- " وہاں موجود ہر شخص کے پیروں تلے زمین کھینچ لی تھی

جی چاچو رومان آپ دس دن پہلے یہاں آئی تھیں!! باسط کے "

بھائی نے جواب دیا۔۔ خالد صاحب نے رومان سے بات کروانے کا

- "!! کہا تو اس نے بتایا رومان باسط کے ساتھ دوسرے شہر گئی ہے

اتنا سننا تھا کہ سویڈ کا صبر جواب دے گیا۔۔ وہ مروہ ہاتھ پکڑ "

- " کے کھڑا ہو گیا

سویڈ بیٹا میں معذرت چاہتا ہوں لیکن یقین کرو ہم لوگوں کو اس "

بارے میں بالکل علم نہیں تھا۔۔ مگر تم ناراض نہیں ہو!! میں خود

بات کرتا ہوں رومان سے میں اسے سمجھاؤں گا!! خالد صاحب

سوید کے خطرناک تیور دیکھ کر منت کرنے والے انداز میں بولے

۔"

انگل میں آپ کی بہت عزت کرتا ہوں آپ میرے بڑے میں " ہیں !! لیکن رومان کی یہ غلطی ناقابلِ معافی ہے !! بھلے ہی اس نے میرے منہ پر باسط سے محبت کا اظہار کیا تھا لیکن پھر بھی میں اپنے بچوں کی خاطر اسے لینے آیا تھا لیکن اس نے بے غیرتی کی ساری حد پار کر دی ہے !! دس دن سے وہ باسط کے ساتھ ہے اور کسی کو کچھ علم نہیں کہ وہ دونوں کیا کرتے پھر رہے ہیں؟؟ معاف کرے گا لیکن میں ایک عزت دار شخص ہوں میری بیوی دس دن سے کسی غیر مرد کے ساتھ ہے یہ بات میری عزت نفس پر طماچہ ہے !! میں اب رومان کو اپنے ساتھ نہیں رکھوں گا !! کل تک طلاق نامہ آپ لوگوں کو مل جائے گا !! سوید اپنی بات کہنے بعد وہاں رکا

نہیں تھا خالد صاحب اور ان کے گھر والوں نے اسے روکنے کی ہزار کوشش کی تھی لیکن وہ مروہ کو ساتھ لیے وہاں سے نکل گیا۔۔۔

رومان اس کے ساتھ گاڑی میں تھی سوید کا غصہ دیکھ کر اس نے " کچھ بھی بولنے کی زحمت نہیں کی تھی۔۔۔ اگر رومان باسط کے ساتھ نارہ رہی ہوتی تو مروہ پھر بھی رومان کی طرف داری کر لیتی۔۔۔ لیکن رومان نے کسی کو کچھ بھی کہنے کے قابل نہیں چھوڑا تھا مروہ کے شوہر نے مروہ کو کال کر کے پتہ کیا کہ وہ کہاں ہے !! " تو مروہ نے سوید کے ساتھ اس کے گھر جانے کی اجازت مانگی وہ اس مشکل وقت میں سوید کو اکیلا نہیں چھوڑنا چاہتی تھی۔۔۔ لیکن سوید نے بیچ میں مداخلت کرتے ہوئے کہا کہ وہ اپنے گھر چلی جائے کیونکہ اس کے بھی بچے تھے ساس سر والی تھی۔۔۔ مروہ کے

لاکھ کہنے کے باوجود سوید مروہ کو اس کے سسرال چھوڑ کر آیا تھا  
"۔"

----- ♀ Novels\_of\_Akasha\_ali ♀ -----

شام کا وقت تھا جب فیہا لاؤنج میں بیٹھی اپنے بھتیجے حمزہ اور بھتیجی  
"۔ حمزہ کے ساتھ کھیلنے میں مصروف تھی جب لبنا وہاں چلی آئی  
تم دونوں یہاں کیا کر رہے ہو؟؟ لبنا دونوں بچوں سے پوچھنے لگی  
"۔"

مما ہم پھوپھو کے ساتھ کھیل رہے ہیں!! حمزہ نے کھیلے ہوئے  
"۔ جواب دیا

حمزہ حمزہ کو لے کر اوپر جاؤ!! لبنا نے تپ کر دونوں بچوں کو بازو  
"۔ سے پکڑ فیہا سے دور کیا

مما ہم کھیل ابھی کھیل رہے ہیں!! بعد میں اوپر جائیں گے!! "

- حمزہ نے احتجاج کیا

ایک زور کا تھپڑ لگاؤں گی میں تم دونوں کو!! جاؤ اوپر لبنا چیخ کر "

- بولی

بھابھی کیا ہو گیا آپ کو؟؟ بچے ہیں کھیلنے دیں نہ!! فیہا کو لبنا کی "

حرکت سخت بری لگتی تھی زرا زرا سی بات پر وہ بچوں کو مارنا پیٹنا

- شروع ہو جاتی تھی

فیہا تو میرے منہ نا ہی لگا اور بہتر ہو گا میرے بچوں سے دور رہ "

کیونکہ میں نہیں چاہتی تیرے گندے ناپاک وجود کا سایہ بھی

میرے بچوں پر پڑے!! تمہارے حق میں بہتر ہو گا کہ آئندہ حمزہ

اور حمزہ کے آس پاس بھی نظر نا آنا ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں

ہو گا !! لبنا فیہا کو انگلی دکھا کر بولتی دونوں بچوں کو گھسٹتے ہوئے لے  
- "گئی

"!! فیہا "

کشور بیگم جو سارا ماجرا دیکھ چکی تھیں فیہا کے پاس آ کر اس کے "  
کندھے پر ہاتھ رکھ کر بولیں لیکن فیہا سنیں کوئی بھی جواب دیے  
- "بغیر آنکھوں میں آنسوؤں لیے وہاں سے چلی گئی

----- ♡ Novels\_of\_Akasha\_ali ♡ -----

سوید بھائی رومان بھابھی کب آئیں گی؟؟ سوید جیسے ہی گھر میں "  
داخل ہو کر تیزی سے اپنے کمرے کی طرف بڑھ رہا تھا۔ نوری کی  
آواز پر اس قدم تھے۔ نوری حارث کو گود میں اٹھائے کھڑی اس  
" کی ہی منتظر تھی



وہ سوید بھائی وہ۔۔ جویریہ اور حارث بار بار رومان بھابی کا پوچھ " رہے تھے تو۔۔۔ سوید کی سرخ انگارہ آنکھیں اور تنے نقوش پر نوری نے گھبراتے ہوئے اپنا جملہ ادھورا چھوڑ دیا۔۔۔ اس نے کبھی سوید کو اتنے غصے میں نہیں دیکھا تھا۔ وہ تو نرم مزاج کا مالک تھا۔ "۔

رومان اب کبھی واپس نہیں آئے گی!! سوید ایک ایک لفظ چبا کر "۔ بولا

نوری یہاں کچھ پیپرز رکھے ہوئے تھے کہاں گئے؟؟ سوید نے سیڑھیوں کے ساتھ رکھی سائیڈ ٹیبل کی جانب اشارہ کیا جہاں رومان طلاق نامہ رکھ کر گئی تھی۔ سوید نے طلاق نامہ نہیں اٹھایا تھا کیونکہ اس نے غلطی سے بھی تصور نہیں کیا تھا کہ ان کا رشتہ کبھی "۔ طلاق کی نذر ہو جائے گا

بھائی وہ پیپرز تو میں نے دراز میں رکھ دیے تھے!! یہ لیں - "  
نوری نے طلاق نامہ دراز سے نکال کر سوید کی جانب بڑھایا جسے  
تھام کر سوید سیڑھیاں پھلانگتا ہوا اپنے کمرے میں چلا گیا۔ نوری  
جانتی تھی وہ طلاق کے پیپرز ہیں لیکن وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ ان  
کی طلاق ہو جائے گی۔ اس دن اس نے رومان اور سوید کے ساری  
- باتیں سن لی تھیں

سوید نے طلاق نامہ پر دستخط کر دیے تھے جتنی محبت اور چاہ "  
سے اس نے رومان سے شادی کی تھی سوید کے لیے اسے چھوڑنا  
بلکل بھی آسان نا تھا لیکن رومان جس طرح باسط کے ساتھ چلی گئی  
تھی - سوید کو اسے ساتھ رکھنے کا جواز ہی نہیں بنتا تھا سوید نے  
- طلاق نامہ خالد صاحب کے گھر پہنچا دیا تھا

----- ❁ Novels\_of\_Akasha\_ali ❁ -----

باسط مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے!! ڈیڈ بہت غصے میں ہیں!! مجھے "

اس طرح بنا بتائے تمہارے ساتھ نہیں جانا چاہیے تھا۔ باسط رومان کو لے کر خالد صاحب کے گھر آیا تھا خالد صاحب نے فون کر کے ان دونوں کو بلایا تھا وہ بہت غصے میں تھے۔ رومان اس دن جب سوید کے گھر سے نکلی تھی تو اس نے باسط کو فون کر کے بلا لیا تھا۔ وہ باسط کے ساتھ اس کے گھر چلی گئی تھی رومان اچھی طرح جانتی تھی کہ اگر وہ یہاں آتی تو اس کے والدین اسے سمجھا بجھا کر۔ " اسے زبردستی سوید کے واپس بھیج دیتے

تم پریشان مت ہو میں ہوں نا تمہارے ساتھ!! ہم۔ مل کر چاچو "

کو منالیں گے!! باسط اپنے ہاتھ میں پکڑے رومان کے ہاتھ پر دباؤ۔ " ڈالتا ہو بولا

باسط اگر وہ نہ مانیں تو؟؟ رومان اپنے والد کی غصیلی طبیعت سے " اچھی طرح واقف تھی اور جو نازیبا حرکت وہ کر چکی تھی اس کے -" بعد اسے ڈرنا بھی چاہیے تھا

تم اتنا مت سوچو ہم نے مل کر ساتھ رہنے کا وعدہ کیا ہے تو ہم " مل کر ہی اس مشکل سے نکلیں گے!! اگر چاچو نہیں مانے تو میں تمہارے ساتھ ہوں ہم دونوں یہاں سے دور چلے جائیں گے - یہ لوگ ہمیں ایک مرتبہ الگ کر چکے ہیں اب ہم دوبارہ ایسا نہیں -" ہونے دیں گے!! باسط اپنے لفظوں پر زور دیتے ہوئے بولا ہمہم!! رومان نے سر ہلایا وہ دونوں گھر میں داخل ہوئے۔ خالد " صاحب جلے بلی کے پنچوں کی طرح چکر کاٹتے ان کے آنے کا انتظار کر رہے تھے۔ ان دونوں کو اندر آتے دیکھ کر وہ تن فن کرتے -" آگے بڑھے

یہ کیا ہے؟؟ خالد صاحب نے اپنے ہاتھ میں پکڑا طلاق نامہ "

رومان کے منہ پر دے مارا جو آج صبح ہی سوید کی جانب سے سے

انہیں موصول ہوا تھا وہ ہر طریقے سے رومان سے اپنا تعلق ختم کر

چکا تھا۔ بے شرم لڑکی شوہر کے ہوتے ہوئے اس بے غیرت کے

ساتھ جاتے ہوئے تمہیں شرم نہیں آئی۔ تمہاری وجہ سے ہم

سارے خاندان میں منہ دکھانے کے قابل نہیں رہے۔ کتنی چاہ

سے ہم نے تمہاری شادی سوید سے کی تھی اور تم نے اس بے

غیرت کے پیچھے سوید جیسے ہیرے کو ٹھوکر مار دی۔ طلاق دے

چکا ہے وہ تمہیں!! اپنے بچوں کا بھی خیال نہیں آیا تمہیں۔ کیسی

ماں ہو تم؟؟ چھوٹے بچوں کو لاورٹ چھوڑ کر اس بے غیرت کے

ساتھ بنا کسی رشتے کے رہ رہی تھی تمہیں زرا شرم نہیں آئی اس

قدر بے حیائی کرتے ہوئے؟؟ خالد صاحب پے در پے کئی تھپڑ  
- " رومان کے منہ پر مارتے ہوئے بول رہے تھے

چاچو اب آپ یہ زیادتی کر رہے ہیں رومان کے ساتھ - بے "  
شک رومان میرے ساتھ تھی لیکن ہم نے کچھ غلط نہیں کیا ہے -  
اور یہ رومان کی زندگی ہے وہ سوید کے ساتھ کبھی خوش نہیں تھی  
آپ نے زبردستی سوید کو اس کے سر پر مسلط کیا ہوا تھا - اب اگر  
رومان نے اپنا فیصلہ خود لے لیا ہے تو آپ اسے مارنا شروع ہو گے  
ہیں - وہ کوئی چھوٹی بچی نہیں ہے جو آپ اسے تھپڑ پر تھپڑ مارے  
جا رہے ہیں !! باسط بیچ میں آ کر بولا تو اس بار خالد صاحب نے  
- " اس کے منہ پر بھی زور دار تھپڑ دے مارا

یہ سب تمہارا ہی کیا دھرا ہے شروع دن سے ہی میری بیٹی کا "  
گھر خراب کرنے پر تلے ہوئے تھے - تمہیں یہ بات برداشت ہی



نہیں ہو رہی تھی کہ میں نے تمہیں ریجیکٹ کر کے رومان کے لیے  
- سوید کا انتخاب کیا

چاچو اب آپ مجھے بد تمیزی کرنے پر مجبور کر رہے ہیں - آپ "  
نے مجھے تھپڑ مار کر اچھا نہیں کیا مجھے تو آج تک کبھی میرے باپ  
نے مارنے کی جرات نہیں کی !! منہ پر پڑنے والے تھپڑ پر باسط  
- نے پیچ و تاب کھا کر کہا

میرا تھپڑ اتنا ہی برا لگ رہا ہے تو دفع ہو جاؤ یہاں سے !! اول تو "  
تمہیں تو شکر کرنا چاہیے کی میں نے صرف تھپڑ مارا ہے ورنہ دل تو  
کر رہا ہے تمہیں پولیس کے حوالے کر دوں !! خالد صاحب غصے  
- سے پھنکارے

رومان تم !! تمہارے جیسی بے غیرت بیٹی ہی ہوتی ہیں جنہیں "  
رحمت کے بجائے زحمت سمجھا جاتا ہے !! اس باسط کے ساتھ گئی

تھی نا تم ماں باپ کے سر میں خاک ڈال کے میں بھی دیکھوں گا  
یہ کتنی عزت سے تمہیں رکھے گا - جو اولاد والدین کو رسوا کرتی  
ہے نا وہ خود بھی کبھی عزت سے زندگی نہیں گزارتی - اب کی بار  
- "خالد رومان پر قہر بار نگاہ ڈالتے ہوئے بولے

ڈیڈ آپ مجھے بد دعائیں رہے ہیں؟؟ آپ کو تو میرا ساتھ دینا "  
چاہیے - میں صرف آپ کے کہنے پر سوید سے شادی کی تھی آپ  
اچھی طرح جانتے تھے میں اور باسط ایک دوسرے سے کتنی محبت  
کرتے ہیں - پھر بھی آپ نے مجھے سوید کے ساتھ باندھ دیا - چھ  
سال میں ایک زبردستی کے رشتے میں سلگتی رہی اب مزید مجھ سے  
نہیں رہا جاتا تھا - ابھی میری عمر ہی کیا تھی - لیکن اس کے دو دو  
بچے پالوں اس کی اماں بی کی روک ٹوک برداشت کرو - میں نے  
جتنا برداشت کرنا تھا کر لیا اب آپ لوگ مانے یا نامانے میں اور

باسط ایک دوسرے سے شادی کر کے ہی رہیں گے!! اب ہمیں کوئی الگ نہیں کر سکتا!! رومان ہر لحاظ بلائے طاق رکھتے ہوئے چیخی

-

باقی سب گھر والے تنفر سے اس کی ڈھٹائی دیکھ رہے تھے۔۔۔" خالد صاحب کے سامنے کسی کو بھی بولنے کی اجازت نہیں تھی ورنہ تو رومان کے بڑے بھائی کا دل کر رہا تھے کہ دھکے دے کر اسے یہاں سے نکالے رومان کی باسط کے جانے والے بات کی وجہ سے - "وہ لوگ اپنے سرکل میں بہت شرمندہ ہو گئے تھے

تمہیں اس سے شادی کرنی ہے تو شوق سے کرو۔۔۔ ناک تو تم " ہماری کٹوائی ہی چکی ہو - بہتر ہے اس سے شادی کر لینا لیکن اب

میرے گھر میں تمہارے لیے کوئی جگہ نہیں ہے - آج سے تم ہمارے لیے مر گئی ہو۔۔۔ دفع ہو جاؤ!! اور آج کے بعد میری

دہلیز پر قدم بھی نہ رکھنا ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا - خالد  
- "صاحب انگلی دکھا کر طیش بولے

آپ جیسے والدین سے اچھا تھا کہ میں یتیم ہی رہتی - آپ "  
صرف مجھ سے اپنے فیصلے منوانا جانتے ہیں کبھی میری کسی خوشی کو  
آپ نے قبول نہیں کیا تو مجھے بھی کوئی ضرورت نہیں ہے آپ سے  
رشتہ رکھنے کی - جارہی ہوں اور مر کر بھی آپ کی دہلیز پر قدم  
نہیں رکھوں !! چلو باسط !! وہ باپ کو ذلیل کر کے اپنے نام نہاد  
عاشق کے ساتھ چلی گئی تھی - پیچھے اس کے والدین افسوس سے  
"اسے دیکھتے رہے رومان نے خود اپنے لیے دوزخ تیار کر لی تھی

----- ❁ Novels\_of\_Akasha\_ali ❁ -----

فیہا بچے کیا میں اندر آ جاؤں؟؟ عبید رضا نے دروازے کے باہر " سے دستک دے کر پوچھا فیہا جو بیڈ پر اوندھے منہ لیٹی روتے میں - " مصروف تھی باپ کی آواز سن کر آنسوؤں صاف کرتی اٹھ بیٹھی

جی ابو جی آ جائیں - فیہا نے اپنا دوپٹہ سر پر لیتے ہوئے انہیں " -

اندرا نے کہا تو عبید رضا اس کے پاس آ کر بیٹھ گئے

میرا بچہ رو رہا تھا؟؟ عبید رضا نے اس کی پر نم آنکھوں کو دیکھ " سوال کیا - جھوٹ بولنے سے گناہ ملتا ہے - فیہا کو لب کھولتے دیکھ - " کر بولے پڑے

فیہا جو بہانے تلاش رہی تھی ان کی بات پر فوری طور تو کچھ بول " ہی نہیں سکی - ابو جی آپ تو جانتے ہیں نا میں نے کچھ بھی جان - " بوجھ کر نہیں کیا؟؟ وہ آنکھوں میں نمی لیے باپ سے پوچھنے لگی

میں جانتا ہوں میری بیٹی نے کچھ بھی جان کر نہیں کیا - میرا بیٹا " یہ ایک حادثہ تھا جو کسی کے ساتھ بھی پیش آ سکتا ہے !! بس اللہ -" سے دعا ہے وہ سب کی بچیوں کی عزت کی حفاظت فرمائے

ابو جی پھر بھابھی کیوں روز مجھے باتیں سناتی ہیں روز بات بات پر " ذلیل کرتی ہیں؟؟ - اب تو حمزہ اور حمزہ کو بھی میرے پاس نہیں آنے دیتیں - بچوں کے سامنے مجھے گندہ ، ناپاک اور نا جانے کیا کیا بولتی ہیں - فیہا اب قاعدہ رونے لگی تھی - عبید رضا نے اسے سینے -" لگایا

کوئی بات نہیں بیٹا لوگوں کی باتوں کو اتنا دل پر نہیں لیتے تم تو " جانتی ہو نا اپنی بھابھی کی عادت - بس اسے اس کے حال پر چھوڑ دو !! اس کی باتوں پر تمہیں رونے کی بلکل ضرورت نہیں ہے - " عبید رضا نے اس کے آنسو صاف کیے



فیہا بیٹا اگر میں تمہارے مستقبل کے لیے کوئی فیصلہ کروں تو کیا " تم اپنے ابو جی کی بات مانو گی؟؟ وہ فیہا سے اس کی شادی کے لیے - " رضا مندی جاننے ہی آئے تھے

جی ابو جی آپ میرے بارے میں جو بھی فیصلہ کریں گے وہ بہتر " ہی ہو گا - آپ کو مجھ سے اجازت مانگنے کی بالکل ضرورت نہیں ہے - "

فیہا بیٹا میں آپ کی شادی کرنے کا سوچ رہا ہوں میں رشتے کے " - " لیے بات بھی چلا دی ہے - آپ کو کوئی اعتراض تو نہیں ہے؟

ابو جی جو آپ لوگوں کو ٹھیک لگے میں نہیں چاہتی میری وجہ " سے آپ لوگوں مزید کسی پریشانی کا سامنا کرنا پڑے - بس میری آپ سے ایک گزارش سے ہے ابو جی - فیہا ان کے سینے سے سر - " ہٹا کر ان کے چہرے کو دیکھتے ہوئے التجائیہ لہجے میں بولی

کیسی گزارش؟؟ عبد رضا بہ غور فیہا کا چہرہ دیکھتے ہوئے پوچھنے "۔  
لگے

آپ اسی طرح ہمیشہ مجھ پر بھروسہ کریں گے اور ہمیشہ میرا "۔  
ساتھ دیں گے!! وعدہ کریں فیہا نے ان کے آگے ہاتھ پھیلایا  
انشاء اللہ!! عبید رضا نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے کہا "۔  
تو فیہا نے مسکرا کر ان کا ہاتھ چوم کر آنکھوں سے لگا لیا۔ فیہا کی  
اس حرکت سے عبید رضا کے لب مسکرا اٹھے وہ بچپن سے ہی اپنی  
بات منوانے کے بعد اس طرح ان کا ہاتھ چوم لیا کرتی تھی  
میری لاڈلی گڑیا!! عبید رضا نے بھی اسے گلے لگا کر اس کا ماتھا "۔  
چوم لیا

----- ♡ Novels\_of\_Akasha\_ali ♡ -----

بمشکل چند دن ہی سوید کے سکون سے گزر سکے تھے کہ نئی " مصیبت اس کے سر پر آن پڑی۔ اتور کا دن تھا وہ گھر میں ہی تھا وہ لاؤنج میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا جب نوری کی خالہ وہاں آئی تھیں سوید انہیں اچھی طرح جانتا تھا وہ اسی شہر میں رہتی تھی اور "اکثر ہی نوری سے ملنے آ جایا کرتی تھی

نوری تم کہیں جا رہی ہو کیا؟؟ تھوڑی دیر میں نوری اپنا سامان لے "کر وہاں آئی تو سوید نے حیرت سے پوچھا

جی سوید صاحب میں نوری کو اپنے ساتھ لے جانے آئی ہوں؟؟ " آپ کی اجازت ہو تو میں نوری کو ساتھ لے جاؤں؟ نوری کی خالہ "نے سوید کو کہا تو وہ چونک گیا

لیکن کیوں؟؟ مطلب نوری نے تو ایسا کوئی ذکر نہیں کیا کہ وہ آپ کے ساتھ جانا چاہ رہی ہے؟ پھر اچانک۔۔۔۔ سوید بری طرح

پریشان ہو رہا تھا۔ نوری ان لوگوں کی کافی پرانی ملازمہ کی بیٹی تھی نوری کے اور بھی چھوٹے بہن بھائی تھی غریب لوگ تھے پیٹ تو پالنا تھا اس لیے نوری کی ماں نوری کو اماں بی کے پاس چھوڑ کر گاؤں چلی گئی تھی لیکن نوری کی خالہ اکثر ہی اس کی خیریت - "دریافت کرنے آ جایا کرتی تھی

سوید صاحب چھوٹا منہ بڑی بات ہے لیکن نوری جوان ہو گئی ہے " - آپ بھی ماشاء اللہ جوان ہیں - اس طرح نوری کا آپ کے گھر میں اکیلے رہنا مناسب آپ کی بیگم صاحبہ تھیں تب تو نوری کے اکیلے رہنے میں بھی مجھے کوئی مسئلہ نہیں تھا لیکن اب تو آپ کی طلاق ہو گئی ہے - میں کیسے نوری کو یہاں چھوڑ دوں؟؟ یہ بات مناسب نہیں ہے - نوری میری ذمہ داری اس کے ماں باپ نے اسے میری ذمہ داری پر یہاں کام کے لیے چھوڑا تھا مجھے ان کو بھی

جواب دینا ہے !! نوری خالہ نے اسے ساتھ لے جانے کی وجہ بتائی  
"۔"

لیکن آپ اچھی طرح جانتی ہیں - نوری میری بہنوں جیسی ہے -  
آپ اسے یہاں سے لے جائیں گی تو گھر کون دیکھے گا؟؟ سوید کے  
"۔" تو مانوں ہاتھوں سے طوطے اڑ گئے تھے

سوید صاحب بہنوں جیسی ہے بہن تو نہیں ہے نا - میں تو جانتی "  
ہوں کہ آپ اسے اپنی بہن مانتے ہیں - لیکن صاحب یہ دنیا تو  
نہیں مانتی آپ لوگ تو بڑے لوگ ہیں ہو سکتا ہے آپ لوگوں کے  
یہاں یہ بات اتنی بری نا بھی سمجھیں جاتی ہو لیکن ہم غریب لوگ  
ہیں ہمارے لوگوں یہ بات بہت معیوب سمجھی جاتی ہے - ہمارے

پاس عزت کے سوا ہوتا ہی کیا ہے؟؟ آپ تو جانتے ہیں صاحب  
لڑکی کے دامن پر ایک چھینٹا پڑ جائے تو ساری عمر نہیں جاتا - ہم

نے کل کو نوری کا بیاہ بھی کرنا ہے - میں بہت مجبوری کی وجہ سے  
!! اسے لینے آئی ہوں

آپ اماں بی کو بلا لیں تو مجھے اس کے یہاں رہنے پر کوئی "   
اعتراض نہیں ہوگا - نوری کی خالہ نے اماں بی کا تذکرہ کیا تو سوید   
کے دماغ میں جھکا کہ ہوا - بیس دن پہلے وہ اماں بی کو ضمیر چچا کے   
گھر چھوڑ کر آیا تھا اور اس سارے عرصے میں وہ اس قدر پریشانی   
میں الجھا کہ اماں بی کو سرے سے ہی فراموش کر گیا سوید کو   
- " انہیں واپس لانا تو دور انہیں فون کرنا بھی یاد نہیں رہا تھا   
آپ نوری کو یہاں چھوڑ جائیں میں اماں بی کو ایک دو روز تک "   
- " واپس لے آؤں گا۔ سوید نے کہا

صاحب ابھی تو میں اسے لے کر جا رہی ہوں آپ اماں بی کو لے "   
آنا تو میں خود اسے چھوڑ جاؤں گی - ویسے بھی اسے گاؤں جانا ہے



- اس کا چاچا شہر آیا ہوا ہے کہتا ہے اس کی بیٹی کی شادی نوری کو بھی ساتھ لے کر جائے گا - نوری خالہ اسے ساتھ لے جانے پر ہی - "بضد تھیں

ٹھیک ہے پھر آپ لے جائیں آپ کی بچی ہے مجھے بھلا کیا " اعتراض ہو سکتا ہے - سوید نے بھی انہیں دوبارہ کچھ نہیں کہا بلکہ نوری کو کچھ رقم دے کر بھیج دیا - وہ سمجھدار تھا نوری کی خالہ کی بات بالکل جائز تھی نوری جوان ہو گئی تھی اس کا سوید گھر میں اکیلے رہنا واقعی اس کی آنے والے زندگی کی لیے مشکلات کا باعث بن سکتا تھا - سوید نے اسے ہمیشہ اپنی چھوٹی بہن ہی سمجھا تھا وہ کیونکر اپنے مفاد کے لیے اس کی زندگی میں مشکلات پیدا کر سکتا تھا - کسی نے سچ ہی کہا تھا برے وقت میں تو سایہ بھی ساتھ چھوڑ جاتا

ہے وہ تو پھر بھی ایک ملازمہ تھی - سوید کے لیے تو اصل امتحان  
- "اب شروع ہو تھا

سوید اسی شام اماں بی کو لینے پہنچ گیا تھا - وہاں جا کر جو خبر اسے  
سننے کو ملی وہ ایک نئی آزمائش تھی ان بیس دنوں میں اماں بی کے  
گھٹنوں کا درد اتنا بڑھ گیا تھا کہ وہ بچاری چلنے پھرنے قاصر ہو گئی  
تھیں۔ ضمیر چچا کی بیگم تو اسے دیکھ کر بہت خوش ہوئیں وہ جانتی  
تھی سوید اماں بی کو لینے آیا ہو گا ان کی تو جان چھوٹ رہی تھی  
اماں بی سے - لیکن اب اس کے گھر میں اماں بی اور بچوں کا خیال  
رکھنے کے لیے کوئی نہیں تھا - شروع شروع میں تو اس نے خود  
سے ہی گھر سنبھالنے کی کوشش کی لیکن ایک ہفتے بعد ہی اسے  
شدید مشکل کا سامنا کرنا پڑا - الماری سے سارے کپڑے ختم ہو  
چکے تھے - کچن الگ گندہ ہو چکا تھا - پورا گھر بے ترتیب ہوا پڑا تھا

- اماں بی سے جتنا ہو سکتا تھا وہ بے چاری اس عمر میں بھی کر لیتی تھیں لیکن پورا گھر سنبھالنا ان کے بس میں نہیں تھا - جویریہ تو پھر بھی سنبھل جاتی تھی لیکن حارث کو سنبھالنا بہت مشکل ہونے لگا تھا سردیوں کا موسم تھا وہ بار بار کپڑے گندے کر دیتا تھا۔ سوید دن بر کا تھکا رات کو سوتا تو نیند اتنی گھری ہوتی کے حارث کے رونے پر بھی اس کی آنکھ نہیں کھل پاتی تھی ساری رات گیلے بستر پر پڑے رہنے سے حارث کا بھی سینا خراب ہو گیا - اس ایک ہفتے میں سوید گھن چکر ہو گیا - ہسپتال سے بھی اس کی چھٹیاں بڑھتی ہی جا رہی تھی - جاب نہیں کرنے کا مطلب تھا کھانے کے بھی لالے -

"پڑنا

ایک دو بار تو مروہ نے اپنے گھر کی ملازمہ کو بھیج کر سارے گھر " کہ صفائی، کپڑے کی دھلائی وغیرہ کروادی تھی لیکن یہ کوئی

مسلل حل نہیں تھا۔۔۔۔ سوید اس کے بچوں اور اس گھر ایک عورت کی ضرورت تھی جو ان لوگوں کو سنبھال سکے اور سوید اس بارے میں سوچنے بھی لگا تھا۔۔۔۔۔ یہ کوئی فلم یا ڈرامہ ہرگز نہیں تھا کہ وہ ساری عمر رومان کی بیوفائی پر اشک بہاتا رہتا۔ وہ ایک پریکٹیکل انسان تھا وہ اس سارے حالات سے یہی حل نکال سکا تھا۔

۔۔۔۔۔ کہ اسے دوسری شادی کر لینی چاہیے

----- ♡ Novels\_of\_Akasha\_ali ♡ -----

کشور آج شام میں ایک فیملی آ رہی ہے فیہا کو دیکھنے کے لیے۔ " تم ساری تیاری مکمل رکھنا کسی بھی چیز کی کمی نہیں رہنی چاہیے!! عبید رضا جس شادی کے دفتر میں فیہا کے لیے رشتے کے کہہ کر آئے تھے وہاں سے ابھی انہیں فون آیا تھا۔ عبید رضا نے آکر

۔۔۔۔۔ انہیں اطلاع دی

جی ٹھیک ہے - میں ساری تیاریاں مکمل رکھوں گی آپ پریشان "

نہ ہو - کشور جہاں نے انہیں تسلی دی اور خود تیاریوں میں مصروف

- " ہو گئیں

شام کا وقت تھا جب دروازے پر بیل ہوئی دروازہ کشور بیگم نے

ہیں کھولا تھا لیکن آنے والوں کو دیکھ انہیں حیرت کا شدید جھٹکا لگا

- " تھا

----- ♡ Novels\_of\_Akasha\_ali ♡ -----

کشور بیگم کو دیکھ کر مروہ بھی حیران ہوئی تھی وہ اسی لڑکی کی ماں

تھی جس کا ریپ کیس مروہ نے دیکھا تھا۔۔۔ مروہ نے نظروں کا

زاویہ موڑ کر اپنے ساتھ کھڑے سوید کو دیکھا جس کے چہرے کے

- " تاثرات بالکل نارمل تھے

سوید اپنے ساتھ سب کو ہی لے آیا تھا مروہ ، اماں بی ، جویریہ "

- " اور حارث کو بھی

ارے شاہدہ تم یہاں؟؟ فیہا کی دادی کی آواز پر سب چونک " گئے وہ اور اماں بی ایک دوسرے سے ایسے مل رہیں تھی جیسے -" سالوں سے ایک دوسرے کو جانتی ہوں



اماں بی آپ دونوں ایک دوسرے کو جانتی ہیں کیا؟؟ مروہ نے "

- " حیران ہوتے ہوئے پوچھا

ہاں مروہ یہ ناہید ہے میرے بچپن کی پکی سہیلی!! اماں بی فیہا کی "

دادی ناہید بیگم کو دیکھ مسکرا کر بولیں۔

شادی کے بعد تو ہم دونوں ایسے بچھڑی کے کبھی ملنا ہی نہیں ہو "

سکا۔ دیکھو کیسے آج برسوں بعد اپنے پوتے پوتیوں کے لیے ملاقات

- " ہو گئی!! فیہا کی دادی نہایت ہی خوشی سے بولیں

ارے آپ لوگ بیٹھیں تو!! کشور بیگم نے انہیں کھڑا دیکھ کر "

- " بیٹھنے کا کہا تو سب لوگ صوفے پر جا کر بیٹھ گئے

آج تو مروہ، عبید رضا، کشور جہاں کو جھٹکے پر جھٹکے لگے تھے پہلے

فیہا کی وجہ سے ایک دوسرے کو جاننا پھر دادی اور اماں بی کا بچن

کی سہیلیاں نکل جانا۔۔ البتہ سوید کافی پر سکون نظر آ رہا تھا اسے  
فیہا کے والدین کے حوالے سے تو کوئی دھچکا نہیں لگا تھا۔ ہاں  
- "دادی اور اماں بی کی وجہ سے وہ بھی حیرت زدہ ہوا تھا

----- ﴿ Novels\_of\_Akasha\_ali ﴾ -----

آپی یہ کیا آپ ابھی تک تیار نہیں ہوئیں؟ فیہا جو کھڑکی سے  
باہر ڈھلتے سورج کے نظاروں کو دیکھتی کسی سوچ میں محو تھی۔ فضا  
- "کی آواز پر چونک پلٹی

آپی مہمان آچکے ہیں اور آپ یہاں مزے کھڑی ہیں۔ فضا  
اسے بلانے آئی تھی لیکن فیہا کو عام سے حلیے میں دیکھ کر اس نے  
- "خفگی سے کہا

میں تیار تو ہوں فضا - فیہا نے قدرے بیزاریت سے جواب " - دیا

ہاں وہ تو مجھے بھی دکھ رہا ہے آپ کتنی زیادہ تیار ہیں --- فضا " نے سر تا پیر اس کا جائزہ لینے کے بعد کہا - " آپ ایسے جائیں گی مہمانوں کے سامنے؟؟ اس طرح سر جھاڑ منہ پھاڑ کر --- صرف کپڑے بدل ہیں آپ نے - کم سے کم ہلکا سا میک اپ تو کرنا چاہیے - " تھا - فیہا کا سادا سا حلیہ فضا کو ایک آنکھ نہ بھایا

مجھے نہیں کرنا کوئی میک اپ - میں ایسے ہی ٹھیک ہوں - فیہا " نے کوفت سے کہا - اس کے ساتھ جو کچھ بھی ہو چکا تھا اس کے بعد سے فیہا کا ہر چیز سے دل اُچاٹ ہو گیا۔۔۔ وہ تو اپنے گھر والوں کو پریشانی سے بچانے کے لیے شادی کے لیے رضا مند ہوئی تھی - "۔۔۔ ورنہ تو اب اسے کسی چیز میں کوئی دلچسپی رہی نہیں تھی

کیا ہو گیا آپ کی آپ کو؟ ایک تو آپ نے سڑا سا وائٹ کلر کا " سوٹ پہنا ہے اوپر سے تیار بھی نہیں ہوئی ایسے لگ رہا ہے سوگ منا رہی ہیں - جائیں جا کر کپڑے بدل کر آئیں پھر میں آپ کو تیار کرتی ہوں!! فضا نے الماری سے لائٹ پنک کلر کا سمپل سی - " ایمبرائیڈری کا سوٹ نکال کر اسے دیا

مجھے نہیں چینیج کرنا - میں ایسے ہی ٹھیک ہوں!! فیہا نے جھنجھلا " - " کر فضا کا دیا ہوا سوٹ بیڈ پر پٹھا

آپ شرافت سے چینیج کر لیں ورنہ میں امی جی کو بلا کر لے " آؤنگی پھر وہ آپ کے گال لال کرنے کے بعد آپ کو تیار کریں گی تو مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہوگا!! ٹھیک پھر میں امی جی کو بلا لاتی ہوں - فیہا کو اپنی جگہ منجمد دیکھ کر فضا نے کمرے سے باہر جانے کے - " لیے قدم بڑھائے تو فیہا نے اس کا ہاتھ پکڑ کر روکا

بات بات پر امی جی کو بلانے کیوں جانے لگتی ہو؟ جا ہی رہی " تھی میں - فیہا اسے گھور کر بولتی کپڑے اٹھا کر باتھروم میں گھس گئی۔"

اللہ پاک میری آپی کی مشکل آسان کر دیے!! فضا نے دل سے " اس کے لیے دعا کی

----- ﴿ Novels\_of\_Akasha\_ali ﴾ -----

!! اسلام و علیکم

فیہا نے ڈرائنگ میں قدم رکھتے آہستہ آواز میں سب کو سلام کیا - فضا بھی اس کے ساتھ ناشتے کے لوازمات لے کر داخل ہوئی - فیہا کی نظر سامنے بیٹھے سویڈ پر پڑی تو وہ ٹھٹھک گئی۔ لمحے کے

ہزارویں حصے میں بھی وہ سوید کو پہچان چکی تھی۔ یہ وہی ڈاکٹر تھا  
- "جس نے فیہا کو سمجھایا تھا

!! وعلیکم اسلام "

ادھر آؤ فیہا میرے پاس - سلام کا جواب دیتے دادی نے اسے "  
اپنے پاس بلایا تو وہ نروس ہوتی قدم قدم چلتی دادی کے پاس جا  
پہنچی - دادی اور اماں بی نے اسے اپنے درمیان میں جگہ دے کر  
بٹھایا - ڈرائنگ روم میں تین سیٹوں والے تین صوفے رکھے ہوئے  
تھے ایک ایک دائیں بائیں اور ایک درمیان میں - دائیں جانب  
رکھے صوفے پر دادی اور اماں بی بیٹھی ہوئیں تھیں اور ان کے  
بلکل سامنے والے پر مروہ ، کشور بیگم کے ساتھ جویریہ اور حارث  
کو لے کر بیٹھی ہوئی تھی جبکہ سوید عبید رضا کے ساتھ بلکل سامنے  
- "والے صوفے پر بیٹھا ان سے باتوں میں مصروف تھا



شاہدہ یہ میری بڑی پوتی ہے فیہا - اور وہ فضا ہے دادی نے "

- " مسکرا کر اپنی دونوں پوتیوں کا تعارف کرایا

ماشاء اللہ بہت پیاری ہے تمھاری پوتیاں ناہید - اماں بی نے فیہا کو "

گلے لگا کر اس کا ماتھا چوما اور فضا کو بلا کر اس کے سر بھی ہاتھ رکھا

- اماں بی نے فیہا سے کئی سوال کیے جن کا جواب وہ ہوں ہاں میں

دیتی رہی۔۔۔ یہ سب فیہا کے لیے اتنا اچانک کہ تھا کہ وہ بری

طرح کنفیوز ہو رہی تھی - دادی اور اماں بی دوبارہ اپنی باتوں میں

مصروف ہو چکیں تھیں - وہ بے وقوفوں کی طرح دو بڈھیوں کے

درمیان بیٹھی اپنے دونوں ہاتھوں کو مسل رہی تھی - فضا سب کو

چائے دے کر دوبارہ کچن میں چلی گئی تھی

"-

ادھر آؤ فیہا!! مروہ نے اسے آواز دے کر بلایا تو وہ مرے " قدموں سے اس کے پاس جا کر بیٹھ گئی.... مروہ کے ساتھ بیٹھے بچوں کو دیکھ کر اس کی آنکھیں چمکی " یہ آپ کے بچے ہیں؟ اوہ کتنے پیارے ہیں۔۔۔ کیا میں اسے گود میں لے کر تھوڑی دیر کھلا لوں پلیز؟ فیہا نے مروہ کی گود میں بیٹھے حارث کو اٹھا کر چٹا چٹ اس کے گال

چوم لیے۔ اس نے حارث کو ہوا میں اچھالا تو وہ کھکھلانے لگا۔ تمہارا نام کیا ہے لٹل فیری؟ فیہا نے اپنے بالکل برابر میں بیٹھی۔ "جویریہ کے پھولے روئے جیسے گالوں کو کھینچ کر پوچھا

میرا نام جویریہ اور یہ میرا چھوٹا بھائی ہے حارث، اور میرے بابا "

کا نام سوید اور ماما کا نام رومان اور میری فرینڈ کا نام فاریہ ہے!! جویریہ رٹو رٹو کی طرح شروع ہو گئی۔۔ اس کی پٹر پٹر چلتی

زبان پر فیہا کو اس پر بے تحاشا پیار آیا اس نے قہقہہ لگاتے ہوئے جویریہ کے بھی گال چوم لیے۔ اسے ہمیشہ سے ہی بچے بہت پسند تھے۔ وہ تو اپنے بھتیجی بھتیجے کو بھی بہت پیار سے کھلاتی تھی لیکن لبنا اب تو اسے بچوں کے پاس بھی بھٹکنے نہیں دے رہی تھی۔

”جویریہ اور حارث کو دیکھتے اس کی ہچکھاٹ خاصی کم ہو گئی تھی آپ کے بچے بہت پیارے ہیں!! فیہا نے مسکرا کر مروہ سے کہا“

”۔

یہ میرے بچے نہیں ہیں۔ میں ان کی پھوپھو ہوں۔ یہ سوید کے ” بچے ہیں “ مروہ کے مسکرا کر بتانے پر فیہا شرمندہ سی ہو گئی جس شخص کا ساتھ اس کا رشتہ طے ہو رہا تھا اس کے سامنے وہ اس کے بچوں کے ساتھ بچی بنی ہوئی تھی۔ فیہا نے چور نظروں سے سوید کو دیکھا۔ ”شکر ہے!! یہ ڈاکٹر مجھے نہیں دیکھ رہے ورنہ ساری عزت کا

کباڑا ہو جاتا " وہ منہ میں بڑبڑائی۔۔۔ اس بات سے انجان کے اس سے چند انچ کے فاصلے پر بیٹھی کشور کا اپنی لاڈلی بیٹی فیہا کی بیوقوفانہ حرکت پر سرپیٹنے کو دل کیا - مجال تھا کہ فیہا موقع کی - " نزاکت بھانپ لیتی

لگتا ہے تمہیں بچے بہت پسند ہیں !! اسے خاموش اور شرمندہ " - " دیکھ کر مروہ نے خود ہی بات کا آغاز کیا

جی بچے کسے نہیں پسند؟؟ سب کو ہی پسند ہوتے ہیں - مجھے بھی " - " پسند ہیں فیہا مسکرا کر بولی

میں تمہاری بات سے اتفاق نہیں کرتی - چند لوگ ایسے بھی " ہوتے ہیں جنہیں بچے بوجھ لگتے ہیں !! جیسے ان کی ماں اسے دن دونوں سے کوئی لگاؤ نہیں ہے - ان کی ہر چیز کا خیال ہماری ملازمہ

نوری کرتی ہے - ان بچاروں کو تو ماں کی ممتا کا پتا بھی نہیں ہے -  
- "مروہ فیہا کے گود میں بیٹھے حارث کے بال سنوارتے ہوئے بولی  
فیہا کو بھی حارث عام بچوں کے مقابلے بہت اداس سا محسوس وہ "  
جب سے حارث کو دیکھ رہی وہ ایک جگہ ہی بیٹھا ہوا تھا جبکہ آج  
کل کے دو سال کے بچے گھن چکر بنا دیتے ہیں - فیہا کو دونوں  
بچوں پر بے تحاشا ترس آیا اس نے بے اختیار حارث کو سینے سے  
لگایا وہ ایسے ہی تھی حساس طبیعت کی مالک تھی لوگوں کے درد کو  
- "محسوس کرنے والی  
فیہا جاؤ جا کے کھانے کی تیاری مکمل کرو کھانے کا وقت ہو رہا ! "  
کشور بیگم نے اسے وہاں سے بھیجنے کے لیے کہا - فیہا جانے کے  
- "لیے کھڑی ہوئی کہ سویڈ کی آواز پر رک گئی

نہیں آنٹی کھانے کا تکلف کرنے کی بلکل بھی ضرورت نہیں ہے " ! آپ لوگوں نے پہلے ہی بہت کچھ کھلا دیا ہے - سوید نے میز پر رکھے لوازمات کی جانب اشارہ کیا !! اس کی آواز فیہا کو بہت پیاری - " لگی لیکن پلٹ کر سوید کو دیکھنے کی ہمت نہیں ہوئی

اس میں تکلف کیسا؟؟ آپ لوگ پہلی بار ہمارے گھر آئیں ہیں " کھانا کھائے بنا تو ہم کسی حال میں واپس نہیں جانے دیں گے !! جاؤ فیہا تم کھانے کو دیکھو اور اپنے ساتھ بچوں کو بھی ساتھ لے جاؤ انہیں کھلونے دے دیہاں اکیلے بیٹھے پریشان ہو رہے ہیں !!! دادی - " نے سوید کو جواب دینے کے بعد فیہا سے کہا

جی دادی !! آ جاؤ جویریہ !! فیہا نے حارث کو گود میں اٹھائے " جویریہ کے آگے ہاتھ پھیلا کر کہا۔ جویریہ نے فوراً اس کا تھام لیا فیہا



دونوں بچوں کو اپنے ساتھ لے گئی - وہ لوگ اب رشتے کے بارے  
- "میں بات کرنا شروع ہو گئے تھے

----- ♀ Novels\_of\_Akasha\_ali ♀ -----

ارے واہ آج تو بڑی تیاری ہو رہی ہے - لبنانا کچن میں آ کر "  
سلاد بناتی فیہا کو کہا پورا کچن لذیذ کھانوں کی خوشبو سے مہک رہا تھا  
"۔

ویسے رشتہ تمہیں بڑا اچھا ملا ہے دو بچوں کا باپ!! منہ دکھائی "  
میں تو دو بچے ملیں گے تمہیں۔۔۔ ہاہا لبنانا لاؤنج میں کھلتے  
- "بچوں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا

بھابھی پورا دن تو آپ کمرے میں گھسی ہوئیں تھیں - اب بھی "  
کمرے میں ہی رہتیں کیا ضرورت تھی نیچے تشریف لا کر اپنے پیر

تھکانے کی۔۔۔ فضا نے تنک کر کہا۔ لبنا کی بکواس اسے بالکل ہضم نہیں ہوئی۔۔۔ صبح جب سے عبید رضا نے انہیں مہمانوں کے آنے کی خبر دی تھی وہ جل بھن کر اپنے کمرے میں ہی بیٹھی تھی ساری تیاریاں ان ماں بیٹوں نے خود ہی کی تھی۔۔۔ اب رنگ میں بھنگ۔۔۔ ڈالنے چلی آئی تھی

میں اوپر رہوں یا نیچے میری مرضی۔ یہ میرے شوہر کا گھر ہے " جب جہاں میرا دل کرے گا میں آؤں گی تم کون ہوتی ہو مجھے۔۔۔ " روکنے والی!! لبنا نے خونخوار نظروں سے فضا کو گھور کر کہا "کریکشن بھابھی یہ گھر آپ کے شوہر کا نہیں میرے ابو جی کا ہے "۔۔۔ " بار بار اپنا گھر کہہ کر آپ ہمیں کیا جتنا چاہتی ہیں؟؟

تم کیا جتنا چاہتی ہو مجھے؟؟ یہ تمہارے ابو جی کا گھر ہے تو میں " کہیں آ جا نہیں سکتی صرف تم لوگوں کا راج رہے گا؟؟ مت بھولو

اس گھر کی اکلوتی اور بڑی بہو ہوں - تم دونوں کو تو بہت جلدی یہاں سے دفع ہو جانا ہے --- پھر یہ پورا گھر میرا ہی ہو گا --- جس دن یہ گھر میرا ہونا اس تم دونوں کو اس گھر میں گھسنے بھی - "نہیں دوں گی !! لبنا انگلی اٹھا کر بولی

بھابھی جب یہ گھر آپ کا ہو گا جب کی جب دیکھیں گے - فلحال " تو ہمارے باپ کا ہے - اب آپ جائیں ہمیں کام کرنا ہے فضول - " باتیں کر کے ہمارا وقت زائع مت کریں !! فضا نے اکتا کر کہا تم مجھے کچن سے باہر نکلنے کو کہہ رہی ہو؟؟ لبنا نے آنکھیں اچکا " - "کر تپ کر پوچھا

ہاں میں آپ کو جانے کا کہہ رہی ہوں پلیز یہاں سے تشریف " لے جائیے آپ کی بڑی مہربانی ہو گی !! فضا نے آنکھیں پٹ پٹا کر - "جواب دیا تو لبنا مزید بھڑک اٹھی

ابھی تمہارے بھائی کو بتاتی ہوں تم مجھے اس گھر سے نکالنا چاہتی "۔  
"ہو!! لبنا پیر پٹکتی ہوئی کچن سے باہر نکل گئی

فضا کیا ضرورت تھی بھابھی سے بحث کرنے کی تم جانتی تو ہو "۔  
اب وہ بھائی کو بڑھا چڑھا کر بتائیں گی بھائی بلا وجہ شور کریں گے  
گھر کا ماحول خراب ہو گا!! فیہا کب سے خاموشی سے ان دونوں کی  
"۔ بحث سن رہی تھی لبنا کے جاتے ہی پریشانی سے فضا سے بولی

آپی اب آپ ان کی حرکتوں سے ڈرنا چھوڑ دیں۔۔ آپ کی "۔  
شادی کی بات چل رہی ہے۔ انشاء اللہ بہت جلد آپ کی شادی ہو  
جائے گی!! اب آپ صرف اپنے بارے میں سوچیں!! بھابھی کا تو  
کام ہی ایک کی چار لگانا ہے۔ انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیں۔

ویسے آپی

سوید بھائی ماشاء اللہ کافی ہینڈ سم ہیں - ہے نا؟؟ فضا نے بات کے  
- "آخر میں سوید کا ذکر کیا

مجھے کیا پتہ! سوید کے ذکر فیہا کو اس کی آواز یاد آئی وہ سوید کو "  
تو غور سے سے نہیں دیکھ سکی تھی لیکن آس کی آواز فیہا کو بہت  
- "پیاری لگی تھی

کیا مطلب مجھے کیا پتہ!! آپ اتنے دیر سے وہاں بیٹھی ہوئی "  
تھیں آپ نے سوید بھائی کو نہیں دیکھا؟؟ آپ کیا آنکھیں بند کر  
- "کے بیٹھیں تھیں؟؟ فضا نے حیران ہو کر پوچھا

بس میں نے غور نہیں کیا۔۔۔ تم مجھے باتوں میں مت الجھاؤ۔۔۔ "  
جا کر ٹیبل پر پلٹیں لگاؤ سب آتے ہی ہونگے کھانے کے لیے۔۔۔

فضا کو لب کھولتے دیکھ کر فیہا نے اسے ٹوکا تو وہ منہ بنا کر کام میں  
- "مصروف ہو گئی

Rafta Rafta Dil Tera Ho Gaya By Akasha Ali



کوئی بھی جواب دینے سے پہلے ایک بار گھر والوں سے اور خاص کر  
- "فیہا سے پوچھنا چاہے تھے

ابو جی اتنا اچھا رشتہ تو ہے!! فیہا سے پوچھنے کی کیا ضرورت ہے "  
؟ آپ کو انہیں ہاں کر دینی چاہیے تھی ساتھ ساتھ نکاح کی تاریخ  
بھی طے کر دیتے -- ان لوگوں کے جاتے ہی فخر بول پڑا اسے  
- "عبید رضا کا فیہا کی مرضی پوچھنا سخت برا لگ رہا تھا

فخر یہ فیہا کا شرعی حق ہے میں اس کی مرضی کے بنا اس کی "  
- "شادی نہیں کر سکتا

ابو جی اتنا سب کچھ ہونے کے بعد بھی آپ اس سے اجازت "  
لیں گے؟؟ وہ عبید رضا کے بائیں جانب بیٹھی فیہا پر نظر ڈالتا تلملا  
- "کر گویا ہوا

ابو جی مجھے اس رشتے سے کوئی مسئلہ نہیں ہے -- میری رضا " مندی ہے !! میں نے فیصلے کا اختیار آپ کو دیا ہے آپ جو بھی فیصلہ کریں گے مجھے منظور ہے !! فیہا نے عبید رضا سے کہا - وہ جانتی تھی اس کا وجود اس کے بھائی کے لیے ناقابل برداشت ہو -" گیا ہے

بیٹا تم مطمئن تو ہونہ؟؟ میرا مطلب ہے کہ سوید کے دو بچے " ہیں انہیں تمہیں سنبھالنا ہو گا - کیا تم یہ ذمہ داری خوش اسلوبی سے نبھا لو گی؟؟ عبید رضا نے فیہا سے پوچھا

ابو جی اگر آپ لوگوں کو وہ پسند ہیں تو میں سب کچھ بخوشی نبھا " لو گئی مجھے ان کے بچوں سے کوئی مسئلہ نہیں ہے - آپ انہیں ہاں کر دیں - میرا وعدہ ہے میں کبھی بھی آپ کو شرمندہ نہیں ہونے -" دو گئی - وہ سر جھکائے مجرموں کی طرح بول رہی تھی

ٹھیک ہے بیٹا!! اماں میں صبح فون کر کے ہاں کر دوں گا مجھے اس " رشتے میں کوئی برائی نظر نہیں آتی - سوید نے بھی یقین دلایا ہے کہ وہ فیہا کو خوش رکھے گا - عبید رضا دادی سے بولے تو انہوں نے بھی ہاں میں سر ہلایا۔۔۔۔۔ اماں بی نے بھی انہیں فیہا کی - "خوشیوں کی گارنٹی دی تھی اس وجہ سے دادی بھی مطمئن تھیں

----- ♡ Novels\_of\_Akasha\_ali ♡ -----

بابا کیا پھوپھو سچ بول رہیں آپ ہمارے لیے نئی ممالا رہے ہیں " ؟ جویریہ سوید کو آتے دیکھ کر اس کی ٹانگوں سے لپٹی پوچھنے لگی - ابھی کچھ دیر پہلے اماں بی کے پاس فون آیا تھا - فیہا کے گھر والوں نے ہاں کر دی تھی مروہ کے منہ سے نئی ماں کا سن کر وہ خوشی سے قبل کے آنے کا انتظار کر رہی تھی تاکہ اسے یقین ہو کہ اس - "کی پھوپھو سچ بول رہی ہے

ہاں میں آپ کے لیے نئی ممالا رہا ہوں جو آپ دونوں کا بہت " خیال رکھیں گی!! سوید نے جویریہ کو گود میں بٹھا کر اس کے منہ پر لگی چاکلیٹ صاف کرتے ہوئے کہا

بابا مجھے فاریہ کی ماما جیسی ماما چاہیے!! فاریہ کی ماما بہت اچھی ہیں " وہ اس سے بہت پیار کرتی ہیں، اپنے ہاتھوں سے کھانا بھی کھلاتی ہیں، اس کے بال بھی بناتی اور اس کے ساتھ کھیلتی بھی ہیں!! " جویریہ سوید گال پر ہاتھ رکھ کر اسے اپنی پسند بتا رہی تھی "میں فیہا کو آپ کی ماما بنا رہا ہوں آپ کو وہ پسند ہیں؟ " وہ کل ہم جن کے گھر گئے تھے؟؟ جویریہ نے آنکھیں پھیلا کر "تصریق چاہی

جی کل ہم جن کے گھر گئے تھے -- سوید نے اس کی پھیلی ہوئی " آنکھوں دیکھا پہلے تو وہ سمجھنے کی کوشش کرتی رہی پھر چہک کر بولی

"۔

یاہو!! بابا وہ بہت اچھی ہیں انہوں حارث کو مجھے اپنے ہاتھوں " سے کھانا کھلایا تھا - وہ بہت اچھی ہیں مجھے پسند ہیں - جویریہ فیہا کے بارے میں سن کر بے حد خوش ہوئی تھی۔۔۔۔ چلیں بابا ہم جلدی سے فیہا ماما کو لے آتے!! وہ کھڑی ہوتے سوید کی انگلی پکڑ

"۔ کر کھینچتے ہو بولی

جویریہ بیٹا ہم بعد میں لینے جائیں گے فیہا کو ابھی آپ جا کر کھیلو " مجھے آپ کے بابا سے بات کرنی ہے!! مروہ نے پیار سے اسے

"۔ پچکارا

بابا میں تب تک فاری کو بتا کر آتی ہوں کہ میرے بابا ہمارے " لیے نئی ممالا رہے ہیں !!! وہ خوشی سے چہکتی ہو باہر کی طرف بھاگی۔۔۔ پیچھے سے سویڈ نے اسے آوازیں دیں لیکن وہ ان سنی۔ " کرتی باہر نکل گئی۔

۔ "!! سویڈ اب تم زرا مجھے صاف صاف یہ فیہا کا قصہ سنانا " کون سا قصہ؟؟ وہ انجان بنا مروہ نے رات واپسی پر بھی اس " سے سوال کیا تھا لیکن وہ بعد میں بتانے کا کہ کر ٹال گیا تھا زیادہ انجان بننے کی ضرورت نہیں ہے !! مجھے پتہ ہے میری غیر " موجودگی میں تم نے ہی فیہا کو چیک کیا تھا۔۔ میں اتنا جانتی ہوں کہ تم فیہا کے گھر جانے سے پہلے ہی جانتے تھے کہ ہم فیہا کے گھر جا رہے ہیں کیونکہ ہم سب ایک دوسرے کو دیکھ کر حیران ہوئے



تھے سوائے تمہارے!! چلو اب شرافت سے بتا دو تم کیسے جانتے

- "ہو اسے؟؟"

— Novels\_of\_Akasha\_ali —

زیادہ انجان بننے کی ضرورت نہیں ہے!! مجھے پتہ ہے میری غیر " موجودگی میں تم نے ہی فیہا کو چیک کیا تھا -- میں اتنا جانتی ہوں کہ تم فیہا کے گھر جانے سے پہلے ہی جانتے تھے کہ ہم فیہا کے گھر جا رہے ہیں کیونکہ ہم سب ایک دوسرے کو دیکھ کر حیران ہوئے تھے سوائے تمہارے!! چلو اب شرافت سے بتا دو تم کیسے جانتے

- "ہو اسے؟؟"

کیا ہو گیا مروہ تم تو ایسے پوچھے رہی ہو جیسے میں نے پڑوس کی " لڑکی بھاگالی ہو! اس وقت تم ڈاکٹرنی نہیں بلکہ کوئی سیکریٹ ایجنٹ

لگ رہی ہو " سوید نے منہ بنا کر کہا اس کے منہ کے عجیب و غریب  
- " زاویے دیکھ کر رومان کو ہنسی آ گئی

بات کو پلٹنے کا نہیں کہا ہے - جو پوچھا ہے وہ بتا دو !! وہ بھی "  
- " مروہ تھی بنا جانے اسے بھی سکون نہیں آتا تھا

اف میری ماں !! ہاں میں جانتا تھا کہ ہم اس کے گھر جا رہے "  
ہیں بلکہ تم یہ کہہ سکتی ہوں کہ میں نے اپنی مرضی سے فیہا کا  
انتخاب کیا ہے - سوید کے خاموش ہونے پر وہ الجھی نظروں سے  
اسے دیکھنے لگی - مروہ کی سوالیہ نظروں کو خود پر محسوس کرتے وہ  
- " مزید بتانا شروع ہوا

سفیان ( سوید کا دوست ) کی پھوپھو ایک میرتج بیورو چلاتی ہیں - "  
ایک ہفتہ پہلے میں اس کے ساتھ ان کے آفس گیا تھا اس کی پھوپھا  
کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی ان کا چیک اپ کرنے کے لیے وہ وہاں

جا رہا تھا مجھے بھی زبردستی اپنے ساتھ لے کر گیا تھا۔ آفس ان کے گھر نیچے ہی تھا وہ لوگ مجھے آفس میں بٹھا کر چلے گئے تھے۔ میں وہاں بیٹھا ان کے واپس آنے کا انتظار کر رہا تھا جب میری نظر ان کے ٹیبل پر رشتے کے لیے آئے لوگوں کی تصویریں پڑی ساری تصویریں کافی بے ترتیبی سے پھیلی ہوئیں تھیں شاید ہمارے جانے سے پہلے وہ وہاں کچھ ڈھونڈ رہی تھیں۔ غیر ارادی طور پر میری نظر فیہا کی تصویر پر پڑی میں دیکھتے ہی اسے پہچان چکا تھا لیکن یقین دہانی کرنے کے لیے جیسے ہیں میں نے تصویر اٹھائی کہ

۔"سفیان واپس آگیا

کیا ہوا بھائی کوئی لڑکی پسند کر لی کیا؟؟ سفیان نے سوید کے ہاتھ " سے فیہا کی تصویر چھین کر شوخ لہجے کہا۔ سفیان سوید کا کافی پرانا

دوست تھا وہ بھی جانتا تھا کہ سوید اپنی بیوی کو طلاق دے چکا ہے  
- " اور اب وہ دوسری شادی کرنے کا سوچ رہا ہے

ہممم لڑکی تو اچھی لگ رہی ہے !! نام بھی کتنا منفرد سا ہے " فیہا "  
- " پھوپھو آجائیں تو بایو ڈیٹا نکالتے ہیں !! ارمان فیہا کی تصویر کو  
- " پلٹ کر اس پر سے فیہا کا نام پڑھ چکا تھا

تو پاگل ہے کیا سفیان؟؟ میں یہاں رشتہ دیکھنے تھوڑی آیا ہوں "  
!! تیرا کام ہو گیا تو واپس چلتے ہیں - بچے میرا انتظار کر رہے ہوں  
گے - کافی وقت ہو گیا ہے انہیں بھوک لگی ہو گی اماں بی بھی  
پریشان ہو رہی ہوں گی - صرف تیری وجہ سے آیا ہوا اگر مجھے  
معلوم ہوتا کہ تو اتنی دیر کرے گا تو میں ہرگز تیرے ساتھ نہ آتا  
!! سوید نے اس کے ہاتھ سے فیہا کی تصویر لے کر دوبارہ میز پر

رکھ دی - وہ جانے کے لیے کھڑا ہوا - سوید واقعی پریشان ہو گیا تھا  
- "انہیں یہاں آئے کافی وقت گزر گیا تھا

دو منٹ صبر کر اتنی اچھی لڑکی تجھے روز روز نہیں ملے گی!! گھر "  
والی آ جائے گی تو تیری بھ پریشانی کم ہو جائے گی!! اب کھڑا کھڑا  
میرا منہ کیا دیکھ رہا ہے بیٹھ جا!! سفیان نے اس کا ہاتھ کھینچ کر  
- "زبردستی بٹھالیا

پھوپھو اس لڑکی کا رشتہ طے کروا دیا ہے آپ نے؟؟ سفیان نے "  
اپنی پھوپھو کے آتے ہی فیہا کی تصویر ان کی جانب بڑھا کر پوچھا  
- "

فیہا عبید رضا " سفیان کی پھوپھو تصویر دیکھ کر اس کا نام دہرایا! "  
" نہیں سفیان اس بچی کا کہیں بھی رشتہ طے نہیں ہوا - اس کے  
لیے کوئی مناسب رشتہ مل ہی نہیں پا رہا - ایسی بچیوں کے رشتے ملنا

بہت مشکل بات ہوتی ہے !! اوپر سے اس کے والد نے خاص تاکید کی تھی کہ اس کے بارے میں سچ بتا کر ہی رشتہ کروں مگر سچ سننے کے بعد کوئی رشتہ لینے کے لیے تیار ہی نہیں ہوتا - بہ مشکل دو لوگ فیہا سے شادی کرنے کے لیے تیار ہوئے تھے لیکن ان کی عمریں بہت زیادہ تھیں - تم تو جانتے ہو میرے پاس ہر طرح کے ہی رشتے آتے ہیں - وہ دونوں رشتے والے بھی کافی عمر والے تھے ایک تو ان میں سے پینتالیس سال کا تھا, دوسرا تو اس سے بھی زیادہ عمر کا - فیہا بائیس سال کی لڑکی ہے اتنی کمر عمر لڑکی کے لیے وہ رشتہ بہت ہی بے جوڑ تھا - میری اپنی بھی بیٹیاں ہیں میں کیسے - "!! کسی بچی کی بچی کے لیے اتنے بے جوڑ رشتے بتا سکتی ہوں

کیسا سچ؟؟ میرا مطلب ایسا کیا ہوا ہے اس کے ساتھ کہ اس کے " والد صاحب نے آپ کو خاص تاکید کی ہے؟؟ سوید جانتا تھا ہے



کہ اس کے ساتھ کیا ہوا ہے لیکن کیوں؟ اور کیسے ہوا؟ یہ جاننے کے لیے وہ پوچھ اٹھا۔

زیادتی ہوئی ہے اس کے ساتھ!! ارمان کی پھوپھو تفصیل سے فیہا " کے ساتھ ہونے والے واقعے کو بیان کرنے لگیں۔ "خدا ہی جانتا ہے اس نے فیہا کا جوڑ کس کے ساتھ بنایا ہے!! ارمان کی پھوپھو ایک ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے ہوئے میز پر پھیلی ہوئی تصویروں کو سمیٹ کر دراز میں رکھنے لگیں۔

ٹھیک ہے پھوپھو اب ہم چلتے ہیں!! سفیان جانے کے لیے کھڑا " ہوا۔ فیہا کے بارے جاننے کے بعد وہ عام لوگوں کی طرح اس رشتے کو سوید کے لیے قابل قبول نہیں سمجھ رہا تھا۔ (مرد میں

چاہے جتنی بھی خامیاں ہوں۔ بھلے وہ کماتا بھی نہ ہو، شرابی ہو، زانی ہوں، لنگڑا ہو، اور بھی لاکھ قسم کے مسائل ہوں لیکن کوئی

نہ کوئی اسے اپنی بیٹی دے ہی دیتا ہے - لیکن عورت پر صرف  
تہمت بھی لگ جائے تو لوگ اسے اچھوت سمجھ کر دور بھاگتے ہیں  
- " ( - فیہا تو پھر بھی عزت گنوا چکی تھی

روکو سفیان !! سوید نے اس کا ہاتھ پکڑ کر جانے سے روکا ! " "  
آنٹی میں فیہا سے شادی کرنا چاہتا ہوں !! کیا آپ میرا رشتہ اس  
- " کے گھر لے کر جاسکتی ہیں !! سوید نے سفیان کی پھوپھو سے کہا

سوید تو ہوش میں تو ہے ؟ تو یہ سب جان کر اس سے شادی "  
کرے گا !! سفیان نے حیران ہو کر سوید سے پوچھا اسے لگا اس  
- " نے کچھ غلط سن لیا ہے

ہاں میں ہوش میں ہی ہوں تو تھوڑی دیر چپ ہو گا میں آنٹی "  
سے کچھ بات کرنا چاہ رہا ہوں ! سوید نے سفیان کو خاموش رہنے  
- " کہا

آنٹی میں اپنی مرضی سے سب کچھ جاننے کے بعد یہ رشتہ کرنا " چاہتا ہوں !! آپ انہیں میرے بارے میں بھی بتا دیجئے گا کہ میں ہارٹ اسپیشلسٹ ہوں ، میرے دو بچے بھی ہیں بیوی کو طلاق دے چکا ہوں !! " یہ آپ میرا فون نمبر رکھ لیں اگر فیہا کی فیملی ملنا چاہے تو میں اپنی فیملی کو ان سے ملوانے کے لیے بھی تیار ہوں !! - " سوید نے اپنا فون نمبر لکھ کر ان کے حوالے کیا

ٹھیک ہے بیٹا میں فیہا کی فیملی سے بات کر کے آپ کو بتا دوں " گی !! سفیان کی پھوپھو نے سوید کا فون نمبر لے کر فیہا کی تصویر - " کے ساتھ اٹیچ کر کے رکھ دیا

اچھا پھوپھو اب ہم چلتے ہیں !! پھر ملاقات ہوگی۔۔ اللہ حافظ !! " - " سفیان اپنی پھوپھو سے جانے کی اجازت مانگی

سفیان بیٹا چائے تو پی کر جاؤ پہلی بار اپنے دوست کو لے کر آئے " ہو بنا کچھ کھائے پیئے جا رہے ہو مجھے اچھا نہیں لگ !! پھوپھو نے - " ان دونوں کو چائے کی پیشکش کی

نہیں آنٹی ہم پھر کبھی چائے پی لیں گے ! ابھی آپ ہمیں " اجازت دیں ! سفیان کے کچھ بھی کہنے سے پہلے سوید نے معذرت - " کر لی

سوید یار مانا کے فیہا خوش شکل ہے - کم عمر ہے لیکن اتنی بھی " کوئی حور پری نہیں ہے کہ تو دیوانہ بن کے اس سے شادی کر لے ایسی لڑکی کو قبول کرنا بہت مشکل ہے !! بھلے ہی تو دو بچوں کا باپ ہے لیکن تیری اتنی اچھی جاب ہے تو اتنا ہینڈ سم تجھے تو ایک سے ایک لڑکی مل سکتی ہے پھر فیہا کا انتخاب کیوں کیا ؟ ایسا بھی کیا دیکھ

لیا؟؟ وہ لوگ جیسے ہی آفس سے نکلے سفیان نے اس سے پوچھ لیا  
"۔

سفیان نہ تو میں نے فیہا کی خوبصورتی کو دیکھ کر اس سے شادی " کرنے کا سوچا ہے نا ہی اس کی کم عمری سے دیکھ کر۔۔ مجھے تو ان لوگوں کی سچائی اچھی لگی ہے جس لڑکی کا باپ سچ بول کر رشتہ جوڑنا چاہتا ہے - حالانکہ کے سب جانتے ہیں ہمارے معاشرے میں ایسے واقعات کے بات لوگ لڑکیوں کو نہیں اپناتے پھر بھی انہوں نے سچ بولا، مجھے یقین ہے انہوں نے اپنی بیٹی کو بھی سچ بولنے کی تربیت دی ہوگی... سچ بولنے والے لوگ وفادار اور بہت خاص ہوتے ہیں - مجھے ایک سچی اور وفادار بیوی چاہیے جو مجھے اور میرے بچوں کو سچے دل سے اپنا سکے!! خوبصورت اور بے وفا بیوی کے ساتھ میں اپنی زندگی کے چھ سال برباد کر چکا ہوں!! مزید حسن

کی مجھے کوئی طلب نہیں ہے!! سوید دو ٹوک لہجے میں بولا تو سفیان  
- "مزید کچھ بھی بول نہ سکا

سوید تم کہیں فیہا پر ترس تو نہیں کھا رہے!! کم از کم مجھ سے  
جھوٹ نہیں بولنا!! سوید کی ساری بات سننے کے بعد مروہ نے  
- "سنجیدگی سے اس سے پوچھا

بلکل بھی نہیں میں اس پر کیا ترس کھاؤں گا میرا تو خود ایسا حال  
ہے کہ کوئی مجھ پر ترس کھالے!! آج تم واپس چلی جاؤ گی کل  
تک یہ گھر کباڑ کھانے کا منظر پیش کرے گا اب تم بتاؤ مجھے زیادہ  
ترس کی ضرورت ہے یا پھر فیہا کو؟؟ مروہ جو کچھ بھی فیہا کے  
ساتھ ہوا ہے وہ کسی کے ساتھ بھی ہو سکتا ہے - بجائے اس کے

کہ ہم حادثے کو حادثہ سمجھ کر بھول جائیں ہم اس بات کو انا کا  
مسئلہ بنا لیتے ہیں - فیہا کو تو چلو ہم یہ سوچ کر گنہگار مان بھی لیں



کہ وہ اپنی فرینڈ کی باتوں میں کیوں آئی - لیکن تم یہ تو دیکھو چھوٹی  
چھوٹی بچیاں ایسے درندوں کا شکار ہو کر مار دی جاتی ہیں ان میں  
کس کا قصور ہوتا ہے؟؟ چھوٹی نا سمجھ کم سن بچیوں کا؟ مجھے واقعی  
فیہا کے ماضی سے کوئی مسئلہ نہیں ہے جو گزر گیا اسے بھول کر میں  
ایک نئی زندگی شروع کرنا چاہتا ہوں!! وہ اپنی باتوں سے ایک لمحے  
- کے لیے تو مروہ کو لا جواب کر گیا

خیر جو بھی ہو فیہا مجھے بھی بہت اچھی لگی کافی سلجھی ہوئی سیدھی "   
سادھی لڑکی ہے - بس میری دعا ہے "اللہ کرے تمہارا اس بار کا  
-!! انتخاب ہم سب کے حق میں بہترین ثابت ہو  
- "انشاء اللہ!! وہ مسکرا کر بولا "

سوید مجھے ہاسپٹل ڈراپ کر دو!! مروہ اپنا بیگ اٹھاتے ہوئے "   
کھڑی " تم جلد سے جلد اماں بی کے ساتھ جا کر تاریخ لے لو اس

مہینے ہیں شادی ہو جائے تو بہتر ہے پہلے ہی تم ہاسپٹل سے کافی چھٹیاں کر چکے مزید چھٹیاں لو گے تو جاب چلی جائے گی۔ میں بھی۔" کوشش کرونگی وقت نکال کر یہاں چکر لگاتی رہوں گی

ہاں میں واپس آ کر اماں بی سے بات کرتا ہوں!! تم ایزی ہو کر " ہاسپٹل سے اپنے گھر چلی جانا۔۔ مجھے ضرورت ہوئی تو تمہیں کال۔" کر لوں گا

ٹھیک ہے تم جویریہ کو فاریہ کے گھر سے لے آؤ! میں تب تک " اماں بی کو بتا کر آتی ہوں!! مروہ اماں بی کے کمرے کی جانب بڑھی تو سویڈ پڑوس سے جویریہ کو بلانے چلا گیا جو فاریہ کو اپنی نئی۔" ماما کے آنے کا بتانے گئی تھی اور ابھی تک واپس نہیں آئی تھی

----- ♡ Novels\_of\_Akasha\_ali ♡ -----

فخر یہ کیا پھوپھا نے غیروں میں فیہا کا رشتہ دے دیا - محمود ( "

لبنا کا ماموں زاد) کم از کم میرا اپنا تو ہے !! وہ ابھی ابھی سن کر آئی تھی کہ فیہا کا سویڈ سے رشتہ پکا ہو چکا ہے یہ خبر سن کر اس کے سینے پر بچھو لوٹ گئے تھے - جب اس نے دو بچوں کے باپ کا سنا تھا تو اسے بہت خوشی ہوئی تھی لیکن سویڈ کو دیکھنے کے بعد اس کی ساری خوشی ہوا ہو گئی تھی - وہ اتنا پڑھا لکھا ، خوبصورت مرد فیہا - " کے نصیب میں نہیں ہونا چاہیے تھا

محمود اور سویڈ کا موازنہ مت کرو لبنا کہاں سویڈ جیسا پڑھا لکھا "

- " !! انسان کہاں وہ محمود آوارہ بگڑا ہوا انسان پہلے تو تمہیں میرا وہ آوارہ کزن بھی فیہا کے لیے پسند تھا اب "

- " کیا ہوا؟؟ لبنا نے تنک کر پوچھا

لبنا اس وقت میں پریشان تھا۔ مجھے لگا کوئی بھی فیہا کو نہیں " اپنائے گا اس لیے محمود سے رشتے کے لیے تیار ہو گیا تھا لیکن اب -"جانتے بوجھتے تو میں اپنی بہن کو اس کے ساتھ نہیں دوں گا لیکن فخر محمود فیہا کو پسند کرتا ہے بڑے پیار سے رکھے گا اور وہ " ہمارے قریب رہے گی تو ہم بھی اس کا خیال رکھیں گے غیروں کا کیا پتہ وہ فیہا کے ساتھ کیا سلوک کریں؟؟ لبنا نے اپنا آخری پتہ پھینکا وہ کسی صورت فیہا کو اتنے بہترین شخص کے ساتھ بستا نہیں -" دیکھ پا رہی تھی سوید بھی بہت اچھا ہے دادی کی سہیلی کا پوتا ہے انہوں خود فیہا " کی گارنٹی لی ہے!! اور یہ رشتہ ابوجی نے طے کیا میں اس میں کچھ نہیں بول سکتا!! فخر نے جیسے بات ہی ختم کر دی -- لبنا جل بہن -" کر رہ گئی

----- ♡ Novels\_of\_Akasha\_ali ♡ -----

آپی !!! فضا چیختے ہوئی دھاڑ سے دروازہ کھول کر کمرے میں " داخل ہوئی

کیا ہو گیا ہے فضا اتنا شور کیوں مچا رہی ہو؟؟ ابھی میرا ہارٹ " فیل ہو جاتا!! بندہ آرام سے بھی آسکتا ہے!! فیہا سینے پر ہاتھ رکھ -" کر اپنی سانسوں کو ہموار کرتے ہوئے فضا کو گھور کر بولی ہارٹ تو آپ کا فیل ہونا ہی ہے - میں خبر ہی ایسی لے کر آئی " ہوں!! فضا اسے پکڑ کر گول گول گھمانے لگی - " سوید بھائی اور آپ کی شادی کی تاریخ پکی ہو گئی ہے - اب آپ دلہن بنے گی - " فضا کی تو خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا

- " کب کی تاریخ رکھی ہے؟ فیہا نے اسے روک کر پوچھا "

اگلے ہفتے میں پیر والے دن - سوید بھائی سادگی سے نکاح کرنے " کا بول رہیں - اس لیے ابو جی نے پیر والے دن کی ڈیٹ دی ہے !! اب آپ جا کر جلدی سے تیار ہو کر آ جائیں امی جی آپ کو بازار لے کر جائیں گی - سوید بھائی نے جہیز لینے سے منع کر دیا ہے مگر ابو جی آپ کو خالی ہاتھ تو نہیں بھیجیں گے اس کپڑے اور جیولری لینے جانا ہیں -- فضا اسے تفصیل سے بتانے لگی " آپ اب جائیں - " بھی تیار ہو کر آئیں دیر ہو رہی ہے امی جی انتظار کر رہی ہیں فضا میرا دل نہیں کر رہا مارکیٹ میں جا کر خوار ہونے کا تم لوگ " اپنی مرضی سے لے آؤ !! جیسا بھی لاؤ گے میں بالکل شکایت نہیں - " کروں گی پکا --- فیہا نے بچاری سی شکل بنا کر کہا

اچھا ٹھیک ہے آپ گھر میں ہی رہیں - میں ایسا کروں گی آپ " کو چیزوں کی تصویریں واٹس ایپ کر دوں گی آپ کو جو بھی اچھی



لگے گی وہ مجھے فارورڈ کر دینا ہم وہی لے لیں گے !! فضا نے کہا  
"

"ہممم یہ اچھا آئیڈیا ہے !! فیہا کو اس کا مشورہ ٹھیک لگا "

فیہا !! فضا جلدی کرو دیر ہو رہی ہے !! سارا وقت یہیں گزار "

دوگی تو واپس کب آئیں گے؟؟ کشور بیگم کی غصے سے بھری آواز

" ان کے کانوں تک پہنچی تو فضا جلدی سے کمرے سے نکل گئی

----- ❁ Novels\_of\_Akasha\_ali ❁ -----

شام کا وقت تھا فیہا دادی کے کمرے میں بیٹھی ان سے باتیں کر "

رہی تھی - کشور جہاں فضا کو لے کر جیولر کے پاس گئی تھیں کل

فیہا کا نکاح تھا ساری تیاری مکمل ہی تھی بس یہ آخری سیٹ تھا جو

انہوں نے پالش کے لیے دیا وہی لانے کے لیے انہیں آج کے دن  
- "مارکیٹ جانا پڑا تھا

فیہا اپنے بال دیکھ کتنے روکھے بد نما نظر آ رہے ہیں!! تجھے کتنی "  
بار سمجھایا ہے بالوں میں تیل لگا لیا کر تیل سے بال مضبوط اور  
چمکدار ہوتے لیکن مجال ہے جو توں میری کسی بات پر کان دھر  
لے!! چل اٹھ جا کر تیل لے کر آ - میں تیرے بال میں لگاؤ -  
- "دادی کے کہنے پر وہ منہ بناتی تیل لے کر آ گئی

دادی اس کے بالوں میں تیل لگانے کے ساتھ ساتھ اسے "  
سسرال میں رہنے کے طور طریقے بھی سمجھا رہیں تھی جسے وہ بہ  
- "غور سن رہی تھی جب فخر دستک دے کر کمرے میں آیا

فیہا یہ لو یہ میں تمہارے لیے لایا ہوں!! فخر نے ایک جیولری "  
- "باکس فیہا کی جانب بڑھایا

بھائی یہ آپ میرے لیے لائیں ہیں؟؟ اس جیولری باکس میں " سونے کا خوبصورت سا لاکٹ اور ٹاپس دیکھ کر فیہا کی آنکھوں میں تحیر سمٹ آیا۔ جب سے فیہا کے ساتھ وہ حادثہ ہوا تھا فخر نے اس سے بالکل بات چیت بند کر رکھی تھی وہ فیہا کو دیکھ کر ہی غصے سے منہ پھیر لیتا تھا۔ اتنے دنوں بعد وہ خود اس کے لیے کچھ لے کر " آیا تھا

ہاں یہ میں تمہارے لیے لایا ہوں!! میں تمہارے لیے اور بھی " بہت کچھ لانا چاہتا تھا لیکن سویڈ نے جہیز لینے سے صاف انکار کر دیا ہے!! وہ اتنی نرمی سے بول رہا تھا کہ فیہا کو لگا وہ شاید خواب دیکھ رہی ہے

اس طرح مت دیکھو میں جانتا ہوں میں ایک بہت اچھا بھائی " نہیں ہوں۔ میں یہ بھی جانتا ہوں کہ جو کچھ بھی تمہارے ساتھ

ہوا مجھے اس میں تمہارا ساتھ دینا چاہیے تھا جو کہ میں نے نہیں دیا  
- لیکن میں بھی کیا کروں ہم مرد روز باہر نکلتے لوگوں کی باتیں  
جب ہمارے کانوں میں پڑتی ہیں تو غصہ برداشت نہیں ہوتا - ہو  
سکے تو مجھے میرے رویے کے لیے معاف کر دینا !! فخر اس کے  
- " آگے ہاتھ جوڑ کر بولا

بھائی یہ آپ کیا کر رہے؟؟ آپ مجھ سے معافی مت مانگیں - "  
معاف تو آپ مجھے کر دیں میری نادانی کی وجہ سے آپ لوگوں کی  
عزت داؤ پر لگ گئی تھی - بھائی مجھے معاف کر دیں اور اپنی ناراضگی  
- " ختم کر دیں !! فیہا نے فخر کی جڑے ہاتھوں کو تھام کر کہا  
میں تم سے ناراض نہیں ہوں جس دن تم نے سوید سے شادی "  
کے لیے ہاں کی تھی اسی دن میری ناراضگی ختم ہو گئی تھی - " بس  
میں تم سے صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ اپنے گھر میں بسی رہنا -

اب مر کر ہی شوہر کے گھر سے نکلنا - بہن ، بیٹیاں جب اپنے گھر میں رہتی ہیں تو ہی ان کے بھائی اور باپ سر اٹھا کر چل پاتے ہیں - "!!! مجھے یقین ہے تم ہمارے کندھوں کو مزید جھکنے نہیں دوگی

فیہا جو اب تک یہ سمجھ رہی تھی کہ اس کے بھائی کو اس کی قدر " ہو گی ہے !! فخر کی بات سننے کے بعد ساری خوش فہمی ہوا ہو گئی

مطلب صاف تھا وہ ڈھکے چھپے انداز میں فیہا کو واپس نا آنے کا کہ رہا تھا - فیہا کی گرفت فخر کے ہاتھوں پر سے خود بخود ڈھیلی ہو گئی

- "!! وہ چند اور باتیں فیہا کو سمجھانے کے بعد واپس چلا

فخر تم نے فیہا کو سونے کا سیٹ دے دیا اور مجھے بتانے کی بھی " زحمت نہیں کی؟؟ اس کے کمرے میں پہنچتے ہی لبنا کے چیخنے کی

- "آواز آئی جسے فیہا اور دادی نے بھی بخوبی سنی تھی

لبنا چیخ کیوں رہی ہو؟؟ فیہامیری بہن ہے!! بھائی ہونے کی " حیثیت سے مجھے کچھ نا کچھ تو دینا ہی تھا نہ ایسے خالی ہاتھ تو نہیں -" بھیج سکتا - فخر بھی زور سے چلا کر بولا

ہاں اپنی بے غیرت بہن کو اتنا مہنگا سیٹ اٹھا کر لا دیا اور مجھے " - اپنی بیوی کو تو تم نے کبھی نہیں دیا - لبنا مزید زور سے چیخی جھوٹ مت بولو لبنا حمنہ کی پیدائش پر میں نے تمہاری مرضی " سے سونے کا کنگن بنوا کر دیا تھا - وہ تو لبنا کی کچھ نا دینے والی بات سن کر ہی بھڑک گیا - فخر کی ساری کمائی تقریباً لبنا اور اس کے اپنے بچوں پر ہی خرچ ہوتی تھی - عبید رضا اپنی ماں، بیوی اور بیٹیوں کا خرچہ خود اٹھاتے تھے - فخر کے اوپر تو گھر کی کوئی ذمہ داری ہی نہیں تھی - آج ایک تحفہ بہن کو دے دیا تو لبنا کو آگ -" لگ گئی



جو بھی ہو لیکن فیہا کو اتنا مہنگا تحفہ دینے سے پہلے تمہیں مجھ " سے مشورہ کرنا چاہیے تھا - وہ اب بھی ڈھٹائی سے بولی

لبنا میں ابھی ابھی تھکا ہوا آیا ہوں میرا دماغ خراب مت کرو !! " جاؤ جا کر اپنا کام کرو -- فخر اس کے شور شرابے سے اکتا کر بولا "

میں کہیں نہیں جاؤں گی - تم وہ سیٹ فیہا سے واپس لے کر آؤ " -!!" - اور اسے کوئی چھوٹا موٹا سا گفٹ دے دو -!! میں ایسا کچھ نہیں کروں گا "

ٹھیک ہے پھر میں بھی اپنی ماں کے گھر جا رہی ہوں - جب " میری کسی بات کی کوئی اہمیت ہی نہیں ہے تو میں یہاں رہ کر کیا کروں؟؟ شوہر کی وجہ سے بیوی سسرال میں رہتی ہے جب شوہر

ہی نہیں سنتا تو میرے یہاں رہنے کا کوئی جواز نہیں!! تم اپنے بچوں کو خود سنبھالو اور کما کر اپنی ماں بہنوں کو ہی بھرو جب ایک دن سارا ختم ہو جائے گا پھر سر پکڑ کر رونا -- لبنا الماری سے اپنا بیگ نکال کر اس میں کپڑے رکھنے شروع ہو گئی۔ جب بھی فخر -- اس کی کسی بات سے اختلاف کرتا وہ یہی سینٹرے آزماتی تھی لبنا کیا ہو گیا ہے؟؟ تم بات کو کہاں سے کہا لے کر جا رہی ہو! " اگر تمہیں وہ سیٹ پسند ہے تو میں تمہیں بھی ویسا لا دوں گا لیکن پلینز ایسے گھر چھوڑ کر مت جاؤ کل فیہا کی شادی مہمان آئیں گے لوگ تمہارا پوچھیں گے تو میں کیا جواب دوں گا؟؟ فخر پریشان -- " ہوتے ہوئے بولا

فخر یا تو تم وہ سیٹ فیہا سے واپس لے کر آؤ یا میں جا رہی ہوں "؟؟ وہ بیگ کی زپ بند کرتے ہوئے حکمیہ لہجے میں بولی تو فخر چارو - "ناچار پیر پٹختے ہوئے واپس نیچے چلا آیا

فیہا مجھے وہ سی ----- اس سے قبل کے وہ جملہ "

- "مکمل کرتا فیہا نے وہ سیٹ خود اس کی جانب بڑھا دیا

بھائی یہ آپ بھابھی کو ہی دے دیں !! مجھے کچھ نہیں چاہیے مجھے "

میرے ابو جی مجھے بہت کچھ دے رہے ہیں !! اللہ کا شکر ہے

میرے پاس سب کچھ ہے !! آپ کو میرے لیے پریشان ہونے کی

ضرورت نہیں ہے !! اور آئندہ کبھی کسی کو کوئی چیز دینے سے پہلے

بھابھی سے ضرور پوچھ لینا ورنہ لوگوں سے تحفہ واپس لیتے ہوئے

آپ کو ہی شرمندہ ہونا پڑے گا !! فیہا تلخی سے بول کر وہاں سے

چلی گئی دادی بھی ایک افسوس بھری نگاہ فخر پر ڈال کر فیہا کے

ہے اگر پہلی بار میں ہی روک لیا جائے ناجائز فرمائش کو پورا نہ کیا جائے تو کبھی بھی نوبت یہاں تک نہ پہنچے۔۔۔ لیکن شادی کے شروع شروع کے دنوں میں تو محبت کا بخار زیادہ ہی چڑھا ہوا ہوتا ہے اس لیے ساری صحیح غلط باتیں مانی جاتی ہیں اور بعد میں نتیجہ (کچھ اس طرح کا سامنے آتا ہے

لو تمہارا سیٹ اب سنبھال کر رکھنا!! بہن کے سامنے دو کوڑی کی " بھی عزت نہیں چھوڑی تم نے!! فخر خونخوار نظروں سے اسے

ناراضگی سے فلحال کوئی غرض بھی نہیں تھی فخر کو منانا ویسے بھی  
- "اس کے لیے بالکل بھی مشکل نہیں تھا

----- ♡ Novels\_of\_Akasha\_ali ♡ -----

فیہا میرا بچہ تو دل چھوٹا نہ کر میں تجھے اس سے بھی اچھا سیٹ "   
دوں گی !! مجھے تیرے دادا نے دیا تھا میں نے تیرے لیے ہی   
سنجھال کر رکھا تھا۔ دادی نے اسے گٹھنوں میں منہ چھپائے روتے   
- "دیکھ کر پیار سا پچکارا

دادی بات جیولری کی نہیں ہے !! بات محبت کی ہے !! بھائی اول "   
تو کچھ دیتے نہیں ہیں اب اگر انہوں نے کچھ لا دیا تھا تو بھابھی کو   
واپس لینا ضروری تھا؟؟ جب سے بھائی کی شادی ہوئی ہے ان کے   
لیے بھابھی کی بات کی ہی اہمیت ہے بس بھابھی کا دل نا دکھے باقی   
سب بھاڑ میں جائیں !! آپ ہمیں یاد دلا دیں آخری بار انہوں نے

کب ہمیں کوئی چیز کا کر دی تھی؟؟ کیا بھائی کی کمائی میں بہنوں کو تھوڑا سا بھی حصہ نہیں ہوتا؟؟ ان کی ہر چیز پر صرف بھابھی کا ہی قبضہ ہوتا ہے!! بھائی اب صرف لبنا بھابھی کے شوہر ہیں ہمارے بھائی تو اب وہ رہے ہی نہیں ہیں!! وہ پھٹ پڑی تھی برداشت کی۔۔۔ بھی حد ہوتی ہے

اس کی آنسوؤں سے لبریز آنکھیں دیکھ کر دادی کا دل کٹ کر " رہ گیا لیکن ان کے پاس اس سوالوں کا کوئی جواب نہیں تھا۔ فخر واقعی فیہا کے ساتھ بہت زیادہ ناانصافی کر گیا تھا اتنا بھی کیا بیوی کے حکم کا غلام ہونا۔ ان کے پاس اسے دلاسہ دینے کے لیے الفاظوں کا ذخیرہ کم پڑ رہا تھا اس لیے دادی نے نے اسے رونے دیا۔ تاکہ اس کا دل ہلکا ہو جائے

----- ❁ Novels\_of\_Akasha\_ali ❁ -----



صبح سے ہی گھر میں گہما گہمی پھیلی ہوئی تھی - شام میں سوید اور " فیہا کا نکاح تھا ساتھ ہی فیہا کی رخصتی بھی تھی - سوید اپنے قریبی رشتے داروں کو نکاح کے لیے لانے والا تھا - عبید رضا نے بھی چند ہی لوگوں کو مدعو کیا تھا - ساری تیاریاں مکمل ہی تھیں بس سوید کا - " انتظار تھا

فیہا اپنے کمرے میں سرخ اور سنہری رنگ کے امتزاج کے " خوبصورت سے جوڑے میں تیار ہو کر بیٹھی ہوئی تھی - جو بری میں - " سوید کے گھر سے اس کے لیے آیا تھا

چلو بیٹا!! تمہارے ابو جی بلا رہے ہیں سوید آچکا ہے!!! کشور " بیگم اسے خود لینے آئیں تھیں - انہوں نے فیہا کے سر پر گھونگھٹ دے کر اسے اٹھنے میں مدد دی - وہ ماں کا ہاتھ تھامے آہستہ آہستہ چلتی ڈرائنگ روم میں آئی جہاں سب لوگ موجود تھے - کشور بیگم

نے اسے صوفے پر بٹھایا - صوفے کے درمیان میں میں عبید رضا ،  
دائیں طرف سوید اور بائیں طرف فیہا کو بٹھا دیا گیا ان دونوں کا  
نکاح عبید رضا خود پڑھانے والے تھے ( ویسے یہ بھی کتنا خوبصورت  
اور دلفریب احساس ہے نہ کا نکاح آپ کا باپ یا بھائی پڑھائے )  
- " فیہا کے لیے بھی یہ سب سے خوبصورت بات تھی  
عبید رضا نے نکاح شروع کیا پہلے انہوں نے سوید سے پوچھا پھر "  
- " فیہا زرا سا فیہا کی طرف گھن کر اس سے پوچھنے لگے  
فیہا نور بنت عبید رضا آپ کا نکاح محمد سوید ولد عظیم احمد کے "  
ساتھ سکھ رائج الوقت پچاس ہزار حق مہر طے کیا جاتا ہے کیا آپ  
کو یہ نکاح قبول ہے؟؟  
- " !! قبول ہے "

تین بار قبول ہے بولنے کے بعد وہ فیہا عبید رضا سے فیہا محمد سوید " بن چکی تھی - نکاح مکمل ہوتے ہی سب ایک دوسرے کو مبارک - " بعد دینے لگے

----- ♣ Novels\_of\_Akasha\_ali ♣ -----

نکاح کے بعد ہی عبید رضا نے کھانے لگوا دیا تھا - کھانے سے " - "فارغ ہو کر کچھ دیر بعد ہی اماں بی نے رخصتی کا کہا فیہا باری باری دادی ،ماں اور بہن کے گلے مل کر روئی آخر میں " - "سب سے زیادہ باپ کے گلے لگ کر رو رہی تھی فیہا میرا بچہ بس چپ ہو جا !! ہم کونسا تجھے ہمیشہ کے لیے اس " گھر سے جدا کر رہے ہیں ! یہ بھی تیرا ہی گھر ہے جب دل چاہے

یہاں آ جانا - میرے گھر کے دروازے میری بیٹی کے لیے ہمیشہ  
!! کھلے ہیں

عبید رضا انتہائی نرمی سے اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے بولے  
تو اس کے رونے میں مزید روانی آ گئی وہ مزید شدت سے باپ کے  
- " سینے میں منہ چھپا کر رونے لگی

سوید بیٹا میری بیٹی بہت حساس ہے اس کا دل بہت چھوٹا ہے ، "  
چھوٹی چھوٹی بات پر رو پڑتی ہے ! تم میرے جگر کے ٹکڑے کا بہت  
خیال رکھنا ، کوشش کرنا کہ تمہاری وجہ سے اس کی آنکھوں میں  
آنسو نہیں آئے ، میں بہت مان اور بھروسے کے ساتھ تمہیں  
اپنی گڑیا دے رہا ہوں ! امید ہے تم مجھے مایوس نہیں کرو گے !!  
عبید رضا نے فیہا کو خود سے الگ کر کے اس کا ہاتھ سوید کے ہاتھ  
- " میں دے کر بڑے مان سے کہا

انگل میں فیہا کو خوش رکھنے کی پوری کوشش کروں گا - میری "

یہی کوشش ہو گی کہ میں آپ کو شکایت کا موقع نہ دوں ! آپ کی بیٹی اب میری بیوی ہے ، میری عزت ہے - میں اپنی ذات کی وجہ سے اسے کوئی تکلیف نہیں پہنچنے دوں گا آپ بالکل بے فکر رہیں !!

سوید فیہا کے ہاتھوں پر اپنی گرفت مضبوط کرتے ہوئے مضبوط لہجے میں بولا

۔"

آپی اب بس کر دیں ! سارا میک اپ خراب ہو جائے گا !! اتنی "

محنت سے میک اپ کروایا ہے !! کم سے کم سوید بھائی کو تو دیکھ لینے دیں کہ آپ کتنی پیاری لگ رہی ہیں ! اتنا روئیں گی تو سارا میک اپ پھیل جائے گا وہ بچارے دیکھ کر ہی ڈر جائیں گے !! فضا خود بھی رو چکی تھی لیکن اس نے غور کیا کہ بہت زیادہ رونے کی وجہ

سے فیہا کی آنکھوں سے مسکارا بہنے والا ہے تو وہ فوراً ٹشو کی مدد سے اس کا چہرہ صاف کرتے ہوئے آہستہ سے بولی کہ کوئی اور ان کی بات سن نہ لے - اب آپ کی آنکھوں سے آنسو نہ نکلے !

باقی کا رونا آپ کل یہیں سے کنٹینیر کر لینا - آج کے لیے اتنا کافی ہے !! وہ فیہا کے کان میں سرگوشی والے انداز میں بولنے کے بعد -

" پیچھے ہٹ گئی

عبید رضا نے سوید سے گلے مل کر ان لوگوں کو جانے کی اجازت " دی - مروہ نے فیہا کو سوید کے ساتھ آرام سے بیک سیٹ پر بیٹھنے میں مدد دی - ایک گاڑی میں سوید فیہا ، جویریہ ، حارث اور مروہ تھے - باقی دو گاڑیوں میں مروہ کا شوہر اور بیٹا ، اماں بی ، اور ایک دو قریبی رشتے دار تھے وہ لوگ نکاح میں زیادہ لوگ نہیں لائے



تھے باقی خاندان والوں اور دوستوں کو سوید نے ولیمے پر دعوت  
- "دے رکھی تھی

تینوں گاڑیاں آگے پیچھے منزل پر رواں دواں تھیں - گاڑی میں "  
بھی وقفے وقفے سے فیہا کی سوسوسوں کی آواز گونج رہی تھی -  
سوید نے اس کی گود میں پڑے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر اسے چپ  
کرانے کی کمزور سی کوشش کی وہ چپ ہوئی تھی یا نہیں اس بات کا  
سوید کو پتا لگانا مشکل تھا کیونکہ وہ بڑی سی چادر کے گھونگھٹ میں  
تھی - لیکن اب اس کی سوسوسوں کی آواز بند ہو چکی تھی - پندرہ  
- "منٹ کے سفر کے بعد وہ لوگ گھر پہنچے

مروہ بیٹا رات بہت ہو گئی ہے فیہا کو اس کے کمرے میں چھوڑ "  
آؤ!! اماں بی خود بھی بہت تھک گئیں تھی فیہا کو اس کے کمرے  
میں بھیج کر وہ بھی آرام کرنا چاہ رہیں تھیں تھوڑے بہت مہمان جو

نکاح میں گئے تھے وہ راستے میں سے ہی اپنے اپنے گھر ہو لیے -  
جویریہ اور حارث راستے میں ہی سو گئے تھے - مروہ کا شوہر اور بیٹا  
ہی گھر تک آئے تھے لیکن اب وہ لوگ بھی گھر کے لیے نکل  
رہے تھے سوید نے انہیں روکنے کی کوشش کی تھی لیکن مروہ کے  
شوہر کو سسرال میں رہنا معیوب لگتا تھا اپنے بیٹے کو بھی وہ ساتھ  
لے جا رہے تھے کیونکہ وہ باآسانی باپ اور دادا دادی کے پاس رہ  
- " جاتا تھا - سوید انہیں ہی دروازے تک چھوڑنے گیا تھا  
آ جاؤ فیہا!! مروہ نے اس کا ہاتھ تھام کر اسے سیڑھیاں چڑھنے "  
میں مدد دی - مروہ نے اسے کمرے میں لا کر بٹھا دیا - فیہا یہ  
تمہارا کمرہ ہے!! بلکہ آج سے یہ پورا گھر ہی تمہارا ہے! تم اس گھر  
کی ملکہ ہو --- مروہ نے فیہا کی چادر اتار کر اسے کے کپڑے  
- " درست کر کے بیڈ پر بٹھاتے ہوئے کہا

ٹھیک ہے تم آرام سے بیٹھو میں چلتی ہوں !! مروہ بول کر دروازہ " -  
بند کرتی ہوئی چلی گئی

— Novels\_of\_Akasha\_ali —

مروہ کے جانے کے بعد وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی - چار  
پانچ گھنٹوں سے بھاری کپڑوں اور جیولری پہن کر بیٹھنے کے باعث  
اس کی کمر اکڑ گئی تھی - اس کا شدید دل کر رہا تھا کپڑے چینج  
کرے اور سکون سے سو جائے لیکن افسوس وہ ایسا نہیں کر سکتی  
تھی آج اس کی شادی ہوئی تھی اس طرح بیٹھ کر اپنے شوہر کے  
آنے کا انتظار کرنا تو اس کا فرض تھا - وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر  
آنکھیں موندے اس کے آنے کا انتظار کرنے لگی - چند منٹ  
گزرنے کے بعد دروازے کے کھل کر بند ہونے کی آواز پر وہ  
- "سیدھی ہو کر بیٹھ گئی - اندر آنے والا سوید ہی تھا

تم میرے کمرے میں کیا کر رہی ہو؟؟ سوید فیہا کے پاس پہنچ "

- "کر غصے سے چیخا تو وہ سہم سی گئی

م م م م۔۔۔۔۔ مروہ آپنی مجھے یہاں بٹھا کر گئی ہیں! سوید کے "

- "غضب ناک چہرے کو دیکھتے ہوئے وہ بہ مشکل جملہ پورا کر سکی

اچھا ااااا تو مروہ بٹھا کر گئی ہے تمہیں!! وہ اچھا پر خاصہ زور "

دیتے ہوئے بولا - "اب تو مروہ چلی گئی ہے!! اب تم بھی جاؤ!

چلو شاباش اٹھو اور دوسرے کمرے میں جاؤ!! سوید نے اسے ہاتھ

کے اشارے سے اٹھنے کا کہا۔۔۔ فیہا تو بوکھلا گئی اچانک سوید کو کیا

ہو گیا تھا ابھی تو وہ اس کے ابو سے اتنے بڑے بڑے وعدے کر

کے آیا تھا کہ ساری زندگی ساتھ نبھائے گا اور نجانے کیا کیا اور گھر

آتے ہی یہ سلوک! وہ پتھرائی نظروں سے سوید کو دیکھ رہی تھی

- "

تم کیا بھری ہو؟؟ سنائی نہیں دیتا میں کیا کہہ رہا ہوں؟؟ میرے " کمرے سے دفع ہو جاؤ!! فیہا کو بیڈ پر منجمد دیکھ کر وہ مزید تپ گیا

"۔

م م م۔۔۔ میں۔۔۔ ک ک ک ہ ہ ہ۔۔۔ کہاں جا۔۔۔ وں گی۔۔۔ سوید " کی دھاڑ پر وہ کانپتے ہوئے لہجے میں بولی۔۔۔ خوف سے اس کا وجود

" بھی لرزنے لگا تھا

میری بلا سے جہاں دل کرے وہاں جاؤ!! وہ جان چھڑانے والے " انداز میں بول کر فیہا کے برابر میں آ کر بیڈ پر پھیل کر لیٹ گیا۔

سنو جاتے ہوئے لائٹ اور دروازہ بند کر کے جانا۔ " سوید نے اپنے

" بازو آنکھوں پر رکھتے ہوئے کہا

فیہا کو تو سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا اس کے ساتھ ہو کیا رہا تھا -- " شادی کی پہلی رات کو اس کے ساتھ یہ رویہ !! اسے سمجھ نہیں آیا -- "وہ کیا کرے

تم ابھی تک گئی نہیں؟؟ چند لمحے گزرنے کے بعد اپنی آنکھوں " سے ہاتھ ہٹا کر فیہا کو اپنے برابر میں گھٹنوں میں منہ چھپائے دیکھ کر وہ اچھنبے سے گویا ہوا -- بڑی ہی کوئی ڈھیٹ لڑکی ہو ایک بار میں تمہارے دماغ میں کوئی بات نہیں گھستی؟؟ اس کے چیخنے پر فیہا -- " نے اپنا آنسوؤں سے تر چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا

ایسے کیا گھور رہی ہو؟؟ میں نے تمہیں اس کمرے سے جانے " کا بولا ہے یہاں میرے سر پر بیٹھ کر آنسوؤں بہانے کا نہیں کہا --

چلو نکلو میرے کمرے سے -- اس نے فیہا کا بازو دبوج کر اسکے -- " جھٹکے سے کھینچ کر بیڈ سے اتارا



وہ ابھی ٹھیک طرح سے قدم بھی نہیں رکھ سکی تھی کہ سوید " کے کھینچنے کی وجہ سے ماربل کے فرش پر اس کا پیری بری طرح پھسلا تھا۔ اس کے پیر میں درد کی ایک شدید لہر اٹھی تھی --

"مزید اس سے چلانہ گیا وہ وہیں فرش پر بیٹھ گئی

اب کون سا نیا نائک ہے تمھارا؟؟ پیر نہیں ٹوٹ گیا تمھارا جو "

اس طرح بلک بلک کر رو رہی ہو!! وہ اس کے آنسوؤں سے چڑ کر

" بولا

میرے پاؤں میں موج آئی آگئی ہے! مجھ سے اٹھا نہیں جا رہا۔ "

"-- فیہا نے سسکتے ہوئے جواب دیا

تم ایسے نہیں مانو گی کوئی موج نہیں آئی بس یہاں رہنے کے " لیے بہانے بنا رہی ہو!! لیکن تم ابھی مجھے جانتی نہیں ہو میں بھی بہت ڈھیٹ ہوں تمہیں یہاں سے نکال کر ہی دم لونگا!! وہ فیہا کے رونے اور اس کی تکلیف کی پرواہ کرتے ہوئے اسے گھسیٹ کر - "اپنے ساتھ کھینچنے لگا

آپ میرے ساتھ ایسا کیوں کر رہے ہیں؟؟ میں آپ کی بیوی " ہوں پلیز اس طرح کر کے میرے کردار کو مشکوک نا بنائیں!! کمرے سے باہر ناجانے کون کون تھا اس طرح کمرے سے نکلتا دیکھ - " وہ لوگ فیہا کو ہی عیب دار سمجھتے

تمہارا کردار پہلے ہی مشکوک ہے میں کیا بناؤں گا!! رہی بات " بیوی ہونے کی تو یہ شادی میں نے صرف بچوں کے لیے کی ہے!! تمہیں کیا لگا تھا تم جیسی لٹی ہوئی لڑکی کو میں اپنی بیوی کی حیثیت

دوں گا یہ تم نے سوچ بھی کیسے لیا!! تمہارے اوقات اس گھر میں بچوں کی آیا سے زیادہ کچھ نہیں ہے! سوید نے انتہائی سفاکیت کے ساتھ کہا

وہ پھٹی پھٹی نگاہوں سے اسے تک رہی تھی وہ لمحوں میں اس کی " ذات کی دھجیاں اڑا گیا تھا۔ پل میں اسے اس کی اوقات بتا گیا تھا "۔ کیا شادی کی پہلی رات ایسی ہوتی ہے؟؟

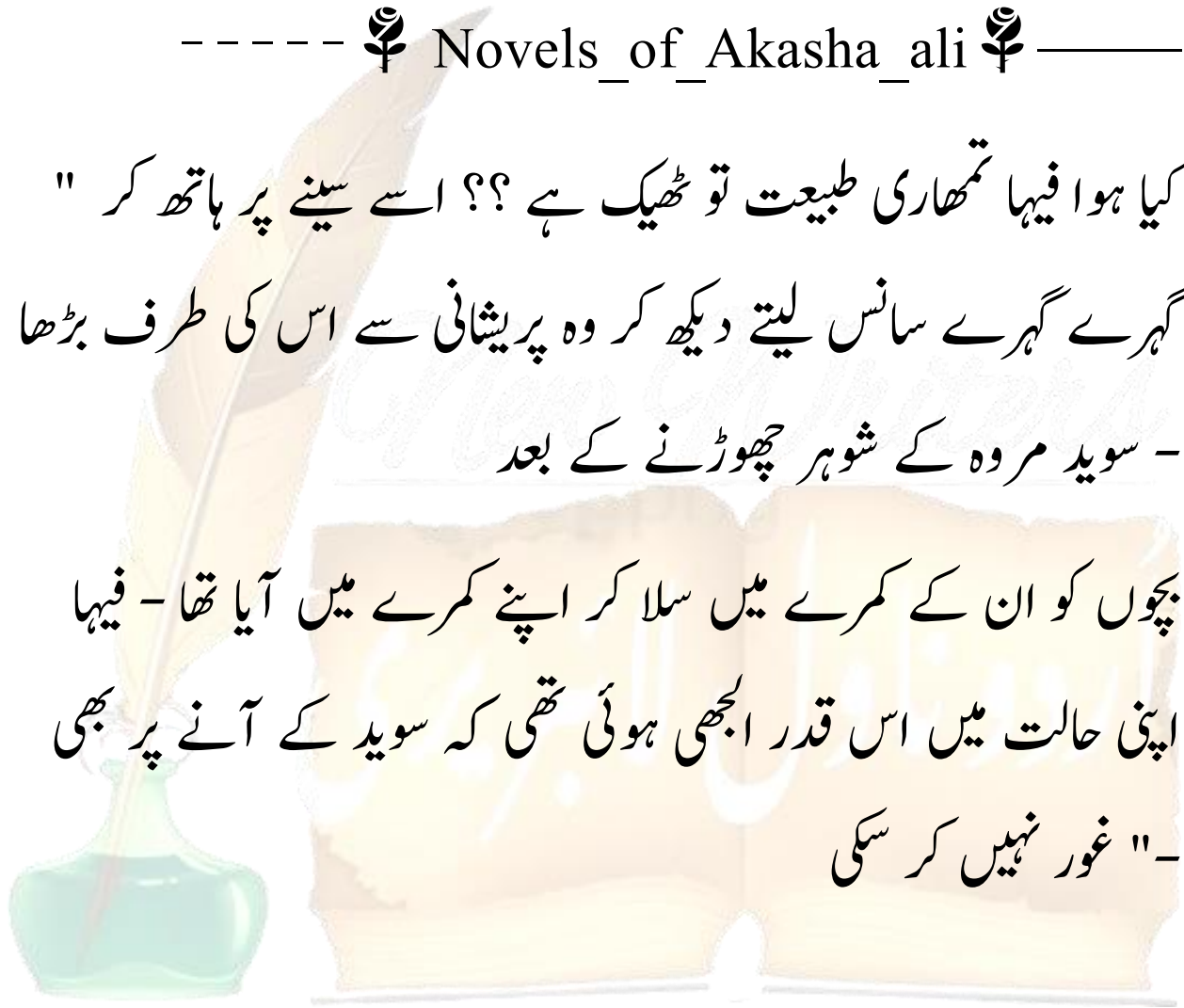
فیہا اپنی ہی سوچوں میں غرق خالی نظروں سے تک ہی رہی تھی " کہ سوید نے کمرے کا دروازہ کھول کر اسے باہر دھکا دیا۔ وہ اپنے " بے جان وجود کے ساتھ دھڑام سے فرش پر گری " فیہا نے پٹ سے آنکھیں کھولیں۔۔۔۔ اس نے گھبرا کر آس " پاس دیکھا وہ اپنے کمرے میں بیڈ پر موجود تھی! "شکر ہے میں

خواب دیکھ رہی تھی! وہ سینے پر ہاتھ رکھ کر گہرے گہرے سانس  
- "لینے لگی

----- ♀ Novels\_of\_Akasha\_ali ♀ -----

کیا ہوا فیہا تمھاری طبیعت تو ٹھیک ہے؟؟ اسے سینے پر ہاتھ کر "  
گہرے گہرے سانس لیتے دیکھ کر وہ پریشانی سے اس کی طرف بڑھا  
- سوید مروہ کے شوہر چھوڑنے کے بعد

بچوں کو ان کے کمرے میں سلا کر اپنے کمرے میں آیا تھا - فیہا  
اپنی حالت میں اس قدر الجھی ہوئی تھی کہ سوید کے آنے پر بھی  
- "غور نہیں کر سکی



سویڈ نے سائیڈ ٹیبل سے گلاس اٹھا کر اس لبوں سے لگایا۔ فیہا " سارا پانی پی گئی۔۔۔ سویڈ نے غور سے اسے دیکھا اتنی ٹھنڈ میں بھی " اس کی پیشانی پر پسینے کی بوندیں واضح نظر آرہی تھی

تم ٹھیک ہو؟؟ سویڈ نے گلاس واپس ٹیبل پر رکھ کر اس کے " برابر میں بیٹھتے ہوئے فیہا کا ہاتھ تھام کر اپنائیت سے پوچھا۔ فیہا کے لیے فیصلہ کرنا مشکل ہو گیا کہ پہلے وہ خواب دیکھ رہی تھی یا اب دیکھ رہی ہے۔۔۔۔۔ سویڈ کی آواز بہت مسحور کن تھی فیہا کا دل " شدت سے دھڑکنے لگا

میں ٹھیک ہوں آپ پریشان مت ہوں!! سویڈ کے چہرے پر " پریشانی بھانپتے ہوئے فیہا نے آہستگی سے جواب دیتے نا محسوس

" انداز میں سویڈ کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ نکالا

یہ تمھاری منہ دکھائی!! فیہا کو نارمل ہوتے دیکھ کر سوید نے اپنی " جیب سے ایک مخملی ڈبہ نکال کر اس کے آگے کھول کر بڑھایا -- ڈبے میں ایک خوبصورت سا بریسلٹ موجود تھا - اس سے پہلے کہ -- " فیہا ڈبہ پکڑتی وہ خود ہی بول پڑا

لاؤ میں پہنا دوں!! سوید نے فیہا کا گود میں پڑا ہاتھ اٹھا کر " پورے حق سے فیہا کے ہاتھ میں بریسلٹ پہنا کر اس کا ہاتھ لبوں سے لگایا - فیہا نے جھرجھری لی جسے سوید نے بخوبی محسوس کیا تھا - اس نے نظر اٹھا کر فیہا کے چہرے کو دیکھا تو دم بخود رہ گیا --- سوید کی بے ضرر سے حرکت پر اسے گال پر سرخی سے بکھر گئی تھی پلکیں شرم سے جھکی ہوئی تھیں -- سوید کے لیے یہ منظر

انتہائی دلچسپ و دلفریب تھا اس نے کبھی کسی کو اس طرح رنگ بدلتے نہیں دیکھا تھا --- " یہ لڑکی کسی مرد کو بھی اپنی طرف مائل



کر سکتی " سوید زیر لب بڑبڑایا -- وہ رومان جتنی خوبصورت ہرگز نہیں تھی لیکن اس کے اس انداز پر سوید کو بے تحاشا پیار آ رہا تھا

۔"

بہت پیاری لگ رہی ہو! سوید نے بات کرنے کے لیے اس کی " تعریف سے آغاز کیا - وہ خاموشی سے اسے سن رہی تھی - " فیہا میرا وعدہ میں تمہیں خوش رکھنے کی پوری کوشش کروں گا! بس تم مجھ سے وفادار رہنا! میں کوشش کروں گا میری وجہ سے تمہیں کوئی تکلیف نہ پہنچے! لیکن پھر بھی اگر کبھی مجھ سے کوئی غلطی یا کوتاہی ہو جائے تو پلیز بڑا دل کر کے معاف کر دینا! تم جانتی ہو میں تمہارا شوہر ہوں - لیکن میں چاہتا ہوں پہلے ہم دوست بنیں تا کہ ہمیں ایک دوسرے سے کوئی بھی بات کرتے ہوئے جھجک محسوس نہ ہو - تم بلا جھجک اپنی ہر بات ہر مجھے بتا سکو - کبھی مجھ

سے جھوٹ مت بولنا - تمہیں پتہ ہے؟؟ میں نے تمہارا انتخاب کیوں کیا ہے؟؟ فیہا نے سوالیہ نظروں سے اس کی آنکھوں میں جھانکا تو وہ مزید بولنے لگا - فیہا کے دوسرے ہاتھ کو بھی وہ اپنے " ہاتھوں میں لے چکا تھا

کیونکہ مجھے یقین ہے تم اپنے والد کی طرح ہمیشہ سچ بولو گی !! " میں تمہاری دل سے عزت کرتا ہوں ! رہی بات محبت کی تو یہ ذمہ داری میں تمہارے نازک کندھوں پر ڈالتا ہوں میرے دل اپنے لیے محبت جگانا تمہارا کام ہے !! وہ فیہا کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے - " بولا

فیہا خاموشی سے اس کا چہرہ دیکھتی رہی - اس کی صرف آواز ہی " خوبصورت نہیں تھی وہ خود بھی کافی ہینڈسم تھا اور شاید رومانٹک - " بھی

ایسے ہی دیکھتی رہو گی! کچھ بولو گی نہیں؟؟ فیہا کو خاموشی سے " خود کو تکتا دیکھ کر وہ اسے اپنی طرف کھینچ کر بولا تو وہ اس کے " سینے سے ٹکراتے ٹکراتے بچی

کیا بولوں؟؟ فیہا لب کچلتی الٹا اسی سے پوچھنے لگی - وہ اس قدر " قریب تھا اس کی تو سانس بھی مشکل سے آ رہی تھی۔۔۔۔۔ فیہا کو یہ سب ایک خوبصورت خواب کی طرح لگ رہا تھا۔۔۔۔۔ اس کے تو " وہم و گمان بھی نہیں تھا کہ سوید اتنا اچھا بھی ہو سکتا ہے

کچھ بھی بولو یا کم از کم تعریف ہی کر دو!! بہت محنت سے تیار " ہوا ہوں! جانتا ہوں کے بہت پیارا لگ رہا ہوں لیکن پھر بھی بیگم کے منہ سے تعریف سننے کی الگ ہی بات ہے! سوید کے شوخ لہجے میں بولنے پر وہ مزید جھینپ گئی - سوید اس کا شرمایا ہوا روپ " دیکھ کر مسکرانے لگا

تم تھک گئی ہو گی!! جاؤ جا کر کپڑے چیلنج کر لو!! سوید کو "

احساس کہ وہ تھک چکی ہو گی رات بھی کافی ہو رہی تھی ----

سوید کے ہاتھ چھوڑنے کی دیر تھی وہ فوراً ہاتھ روم کی طرف بڑھی

۔" تھی

ہاتھ روم میں گھس کر فیہا نے اپنی بے قابو دھڑکنوں کو ہموار کیا "

۔۔۔ ایک نظر آئینے میں سے نظر آتے اپنے عکس پر ڈال کر

۔" سوید کی باتوں کو سوچتی وہ طمانیت سے مسکرا دی

----- ♡ Novels\_of\_Akasha\_ali ♡ -----

دانش یہ کہاں جا رہے ہو تم؟؟ دانش کو اپنے کمرے میں جانے "

کے بجائے گیسٹ روم کی طرف بڑھتے دیکھ کر نصرت بیگم نے بلند

۔" آواز میں پوچھا

کیا ہو گیا ہے؟؟ مام آپ نے تو ڈرا ہی دیا!! دانش گھبرا کر پلٹا " - وہ ابھی ابھی کسی پارٹی میں سے آیا تھا رات کے اس وقت جب - "پورا گھر سو رہا تھا اچانک نصرت بیگم کے پکارنے پر وہ ڈر گیا تھا کہاں جا رہے تھے؟؟ نصرت بیگم نے اس کی بات کو فراموش " - "کر کے اپنا سوال دہرایا

کیا ہو گیا مام رومان آپنی ---- اوپس!!! رومان بھابھی کے " - "!! کمرے میں جا رہا ہوں

اول تو رومان ابھی تمھاری بھابھی نہیں ہے! دوسری بات تم " رات کے اس پہر اس کے کمرے میں کیوں جا رہے ہو؟؟ دانش کا - " رومان کو بھابھی بولنا انہیں سخت ناگوار گزرا

کیا ہو گیا مام آپ اتنے سوال جواب کیوں کر رہی ہیں؟؟ عزرا "

کا ایک پیغام پہنچانے جا رہا ہوں!! دانش نے ان کے سوال پر

- "سوال پوچھنے پر جھنجھلا کر کہا

تم اس وقت رومان کے کمرے میں نہیں جاسکتے!! یہ وقت ہے "

کسی کے کمرے میں جانے کا؟؟ اور تم بھول گئے ہو ابھی وہ عدت

میں ہے!! تمہیں اور باسط کو منا کیا ہے نہ کہ جب تک اس کی

عدت مکمل نہیں ہو جائے وہ تم دونوں سے نہیں مل سکتی!! نصرت

- "بیگم نے خاصے غصے میں جواب دیا

لیکن مام!!! یہ عدت آج کے دور میں کون مانتا ہے؟؟ اس نے "

- "اکتا کر پوچھا

کچھ لیکن ویکن نہیں!! کوئی مانے یا نا مانے لیکن ہمارے مذہب کا "

حصہ ہے - تمہارے یا کسی کے انکار کرنے سے بدلے گی نہیں!!



چلو شرافت سے اپنے کمرے میں جاؤ!! نصرت بیگم کے زور دے  
- "کر بولنے پر دانش پیر پٹختے ہوئے اپنے کمرے میں چلا گیا

----- ♀ Novels\_of\_Akasha\_alī ♀ -----

صبح صبح پورا کچن لذیذ کھانوں کی خوشبو سے مہک رہا تھا - کشور "  
جہاں پراٹھے تلنے میں مصروف تھیں ساتھ ہی فضا نیند سے بو جھل  
ہوتی آنکھوں کے ساتھ اپنی بہن کے گھر جانے والے ناشتے کو  
چیک کر رہی تھی کہ کسی چیز کی کمی تو نہیں رہ گئی - کچن کی  
- "خاموش فضا میں کشور جہاں کی آواز گونجی

فضا جلدی جلدی یہ سارا ناشتہ پیک کرو! اتنی سستی سے ہاتھ "  
چلاؤ گی تو دوپہر ہو جائے گی پہلے ہی کافی دیر ہو گئی ہے ----- وہ  
- "فضا کو سستی سے ہاتھ چلاتے دیکھ کر برہمی سے گویا ہوئیں

امی آپ کو کیا ضرورت تھی اتنا سارا ناشتہ خود سے بنانے کی آپ " بازار سے منگوا لیتی !! رات کو بھی اتنی دیر سے سوئی تھی - کل پورے دن کی تھکن ہے - آپ جانتی ہیں مجھ سے صبح صبح کام نہیں ! ہوتا مجھے بہت نیند آرہی ہے

فضا منہ پر ہاتھ رکھ کر جمائی روکتے ہوئے خاصہ جھنجھلا کر بولی - صبح صبح اٹھنا اسے سخت برا لگتا تھا۔ کالج جانے کے لیے بھی وہ فیہا کو - " دس چکر لگواتی تھی

تقریباً ناشتہ باہر سے ہی آیا ہے ایک دو چیزیں میں نے فیہا کی " پسند کی گھر میں ہی بنالی تمہیں صرف چیک کرنے کا کہا ہے وہ بھی نہیں ہو رہا !! اتنی جلد بازی میں فیہا کی شادی ہوئی کہ میں اپنی بیٹی کو اس کی من پسند چیزیں اپنے ہاتھوں سے بنا کر کھلا بھی نہیں سکی - " ! کشور بیگم افسردہ سی بولنے لگیں

تم رات کو دیر سے کیوں سوئی تھی؟؟ موبائل میں گھسی رہی "

ہوگی میں نے کہا بھی تھا صبح جلدی اٹھنا ہے ہزاروں کام ہیں !!

انہوں فضا کو آڑے ہاتھوں لیا اس کی سست روی پر انہیں سخت

- " غصہ آ رہا تھا

امی کیا ہو گیا ہے ہر وقت فون میں نہیں گھسی ہوتی - رات کو "

اکیلے کمرے میں نیند نہیں آ رہی تھی آپی کی بہت یاد آ رہی تھی

- " اس لیے کافی دیر تک جاگتی رہی !! وہ منہ بسور کر بولی

ایک میری فیہا تھی صبح فجر سے ہی اٹھ جاتی تھی بارہ سال کی "

تھی وہ جب سے میرے ساتھ کچن میں کام کرواتی تھی اور ایک تم

ہو کچن کے کاموں میں مدد کروانا تو دور کی بات فجر کی نماز کے

لیے بھی ہلا ہلا کر بندہ تھک جائے - کشور جہاں نے اس سخت

- " نظروں سے گھورتے ہو کہا

امی بھی آپنی کی ہی ہمت ہے اتنی سی عمر میں صبح صبح اٹھ کر " پورے گھر کے لیے ناشتہ بنانا - مجھ سے نہیں ہوتی اتنی مہربانیاں -"

ہاں وہ تو مجھے پتہ ہی ہے تم کتنی کام چور ہو یہ سب فیہا کے ڈال " پیار کا اثر ہے اس نے ہی تمہیں چھوٹی بنایا ہوا ہے - تمہارے حصے کا کام بھی وہی کر لیتی تھی لیکن اب اس کی شادی ہو چکی اب تم فیہا کے حصے کا کام کرو گی - کل کو ہمیں تمہاری بھی شادی کرنی ہے !! اپنے پھوہڑ پن سے سسرال میں جا کر ہماری ناک کٹواؤ گی -"

امی آپ تو میرے پیچھے ہی پڑ گئیں ہیں - ابھی تو میں چھوٹی بچی " ہوں ! جب بڑی ہو جاؤ گی تو سیکھ جاؤ گی !! فضا نے آنکھیں ٹٹما کر -" معصومیت سے کہا

ہاں ابھی تو تم صرف فیڈر والی بچی ہو مگر سترہ سال پرانی !! کشور " --- بیگم نے اس کی معصوم سی شکل پر اپنی ہنسی دبا کر کہا

اچھا اب زیادہ باتیں بنانے کی ضرورت نہیں ہے !! جاؤ جا کر لبنا " اور فخر کو بلا کر لاؤ تم لوگوں کو دیر ہو جائے گی --- وہ فضا کو --- مزید بولنے کے لیے لب کھولتے دیکھ کر ٹوک گئیں

فضا منو بسورتے ہوئے لبنا کو بلانے جانے کے لیے کھڑی ہی " --- ہوئی تھی کہ لبنا تیار ہو کر خود ہی وہاں آگئی

فضا اور کشور جہاں نے بے اختیار ایک دوسرے کا پھر لبنا کا چہرہ " دیکھا --- آج ناجانے سورج کہاں سے نکل آیا تھا --- لبنا کا کسی کام میں خود سے بڑھ چڑھ کر حصہ لینا فضا کو تو قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی لگی ---- وہ لبنا ہی کیا جو ان لوگوں کا کوئی کام --- کر دے

پھوپھو ناشتہ پیک ہو گیا ہے تم ہم لوگ جائیں؟؟ پہلے ہی کافی " دیر کر دی ہے آپ دونوں نے - دس بجنے کو آ رہا ہے اتنی دیر میں کوئی ناشتہ لے کر جاتے ہیں؟؟ میری اماں نے تو آٹھ بجے ہی بھجوا دیا تھا میری شادی پر آپ لوگ تو بہت سست ہیں بھئی ---

- "لبنا نے خاصہ طنزیہ لہجے میں کہا

جی بھابھی مجھے یاد ہے! ممانی کے گھر سے گیارہ بجے ناشتہ آیا تھا " جب آپ اور بھائی بھی ناشتہ کر چکے تھے!! فضا نے اپنے اہلتے قہقہے کا گلا گھونٹ کر سنجیدگی سے کہا فضا کی بات سن کر لبنا تمللا

- " اٹھی مگر جواب دینے کے بجائے صرف گھورنے پر اکتفا کیا

خدا جانے آج اتنا صبر کہاں سے آگیا لبنا بیگم میں! فضا نے دل " میں سوچا



لبنا بیٹا شادی والے گھر میں انسان کو اٹھنے میں دیر ہی ہو جاتی " ہے!! میں اتنی صبح صبح بھیج کر کیا کرتی؟؟ بس فضا تیار ہو کر آتی ہے!! پھر تم لوگ چلے جاؤ

جاؤ فضا پانچ منٹ میں تیار ہو کر آؤ! کشور بیگم نے لبنا کو کہنے کے بعد فضا سے کہا تو وہ سر ہلاتی ہوئی چلی گئی --- جبکہ لبنا سارے پیک شاپروں کو کھول کھول کر دیکھتی جانے کیا جانچنے میں لگ گئی۔

----- ♡ Novels\_of\_Akasha\_ali ♡ -----

فیہا آئینے کا آگے بیٹھی تیار ہو رہی تھی - سویڈ بیڈ پر بیٹھا اس " کے تیار ہونے کا انتظار کر رہا تھا - فیہا نے دھانی کلر کا فراک پہنا ہوا تھا ہلکے سے میک اپ میں وہ مکمل تیار ہو کر سویڈ کے پاس آئی۔

"۔

چلیں !! سوید نے اسے ستائش بھری نظروں دیکھتے ہوئے پوچھا "

"۔

"جی !! وہ آہستہ سے بولی تو سوید اسے ساتھ لے کر نیچے چلا آیا "

"بابا "

ان دونوں کو نیچے آتے دیکھ کر جویریہ دوڑتی ہوئی اس کے پاس پہنچی وہ لوگ کافی دیر سے ان کے نیچے آنے کا انتظار کر رہے تھے

"۔ سوید نے اسے گود میں اٹھا کر اس کے گال چومے

بابا میں ان کو ممابولوں گی تو یہ ناراض تو نہیں ہونگی؟؟ جویریہ "

نے اس کے کان میں گھس کر پوچھا۔ یہ بات اسے مروہ نے

"سمجھائی تھی کہ پہلے فیہا سے اجازت لینی ہے

ہم یہ تو آپ کو اپنی نئی ماما سے ہی پوچھنا پڑے گا!! سوید نے "

۔" بھی اسی کی طرح کان میں کہا

اچھا پھر آپ مجھے نیچے اتار دیں!! میں خود ہی پوچھ لیتی ہوں!! "

وہ کچھ سوچتے ہوئے بولی تو سوید نے اسے گود سے اتار دیا کیونکہ

۔" حارث بھی اس کی گود میں آنے کے لیے لپک رہا تھا

نئی والی ماما کیا میں آپ کو ماما بلا سکتی ہوں؟؟ جویریہ نے فیہا کی "

قمیض کھینچ کر معصومیت سے پوچھا اس کے انداز پر فیہا کو ہنسی آگئی

وہ پہلے نئی والی ماما بولنے کے بعد ماما بولنے کی اجازت مانگ رہی

۔" تھی

میں آپ کی ماما ہی ہوں!! آپ مجھے ماما ہی بلایا کرو!! فیہا نے "

۔" پنجنوں پر بیٹھ کر جویریہ کے دونوں ہاتھ کو پکڑ کر مسکرا کہا

- "سچی!! جویریہ نے چمکتی آنکھوں سے پوچھا"

پچی!! فیہا نے بھی اس کے انداز میں جواب دیا تو وہ خوشی سے "

- "مسکراتے ہوئے فیہا کے گلے لگ گئی

تھنک کو (تھیک یو) ماما!! جویریہ نے فیہا کے گلے میں باہیں "

ڈالے اس کے گالوں کو چوم کر کہا - فیہا نے بھی مسکرا کر اس کے

- "دونوں گال چوم لیے

چلیں مماناشتہ کرتے ہیں! مجھے بہت بھوک لگی ہے!! جویریہ "

- "نے فیہا کی انگلی پکڑ اپنے ساتھ کھینچا

وہ لوگ ڈائننگ ٹیبل کی طرف بڑھے وہاں اماں بی موجود تھی "

فیہا نے ان سے سلام کیا - انہوں نے مسکرا کر سلام کا جواب

- "دیتے ہوئے فیہا کے سر پر پیار کر کے اسے ڈھیروں دعائیں دیں

!! اسلام و علیکم "

وہ لوگ بیٹھے باتوں میں مصروف مروہ کے ناشتہ لانے کا انتظار کر رہے تھے کہ لاونج میں لبنا اور فضا کی آواز گونجی پیچھے ہی فخر بھی - " آتا دکھائی دیا

وعلیکم اسلام !! سب نے خوش دلی سے جواب دیا سوید نے فخر " - " سے ملنے کے بعد ان لوگوں کو بیٹھنے کا کہا

مروہ بھی کچن میں سے ان لوگوں کی آواز سنتی ملنے آگئی۔ سلام " - " دعا کرنے کے بعد وہ پلٹنے لگی تو فضا نے کہا

مروہ آپنی میں بھی آپ کی مدد کروا دوں؟ فضا نے اسے اکیلے " - " کام کرتے دیکھ کر کہا

نیکی اور پوچھ پوچھ ----- آ جاؤ مروہ نے خوشی دلی سے اجازت "  
- "دی تو وہ دونوں کچن میں چلی گئیں

ارے بیٹا ان تکلفات میں پڑنے کی کیا ضرورت تھی؟ اماں بی "  
- "اتنا سارا ناشتہ دیکھ کر گویا ہوئیں

اماں بی اس میں تکلف کیسا یہ تو بیٹیوں کا حق ہوتا ان کی وجہ "  
سے ہی بیٹیوں کو ان میکے اور اپنے والدین بہن، بھائی کا احساس  
ہوتا ہے!! فخر نے فیہا کی جانب دیکھ کر کہا جو اس دن کے بعد  
- "سے فخر کو دیکھنے کی بھی زحمت نہیں کر رہی تھی

فخر بالکل ٹھیک کہہ رہا ہے اماں بی!! آپ لوگوں نے تو پہلے ہی "  
ہمیں کچھ کرنے کا موقع نہیں دیا سادگی سے فیہا کو رخصت کروالیا  
- ہم تو پہلے ہی آپ لوگوں کے بہت مشکور ہیں کہ سوید نے فیہا کو  
اپنا نام دے کر ہماری عزت بچائی ہے ورنہ جن لڑکیوں کے سر سے



چادر چھن جائے انہیں کون اپناتا ہے - آپ لوگ واقعی بہت بڑے  
دل والے ہیں -- لبنا نے انتہائی تشکر بھرے لہجے میں فیہا کی ذات  
کی ایک بار پھر دھجیاں اڑا دی --- فیہا کے چہرے کی پرسکون  
مسکان اس سے برداشت نہیں ہوئی تھی - وہ اس کے سسرال میں  
- " اسے ذلیل کرنے ہی تو آئی تھی

- " لبنا کی فضول بات نے ماحول میں سکوت پیدا کر دیا "

فیہا کے لبوں سے مسکان سمٹ گئی آنکھوں میں نمی جھلکنے لگی - "  
وہ پلکوں کو تیزی سے جھپک کر اپنے آنسوؤں کو باہر نکلنے کی کوشش  
میں ہلکان ہونے لگی --- اسے اس طرح دیکھ سوید نے اپنے لب  
بھینچ لئے --- اسے بھی لبنا کی بات سخت ناگوار لگی مگر خاموش رہا

کیونکہ کہ شادی کے پہلے دن ہی سسرالیوں سے بحث کرنا اسے  
بہت معیوب لگا --- اس نے فیہا کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا فیہا نے

پر نم نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تو سوید نے مسکرا کر آنکھوں  
اشارے سے اپنے ساتھ کا یقین دلایا --- فیہا نے بہ مشکل اپنے  
- "آنسوؤں کو گلے میں اتارا

لبنا !! فخر نے ماحول میں سکوت طاری ہوتے دیکھ اسے آنکھیں "  
دکھائیں جس پر وہ منہ بنا کر خاموش بیٹھ گئی کیونکہ فیہا کا سکون تو  
- "وہ غارت کر چکی تھی -- اب اسے کچھ کہنا بھی نہیں تھا

اماں بی کچھ حد تک لبنا کی فطرت سمجھ گئی تھیں - انہوں نے "  
ایک عمر گزاری رکھی تھی اور پھر لبنا کے شروع دن کے رویے  
سے بھی انہیں اس کی فطرت کا اندازہ ہو گیا تھا - لیکن کہا انہوں  
نے کچھ بھی نہیں وہ نہیں چاہتی تھیں شادی کے پہلے دن کی  
- "شروعات میں ہی بد مزگی ہو

آپی سوید بھائی نے رونمائی میں کیا دیا؟؟ ڈانگ ٹیبل پر چھائی "

خاموشی کو فضا کی آواز نے توڑا وہ فیہا کے سامنے والی کرسی پر بیٹھنے کے بعد پوچھنے لگی -- فضا نے کچن سے نکلتے ہوئے لبنا کی باتیں سن لی تھیں اسے شدید غصہ آیا وہ سمجھ گئی کہ آج لبنا میڈم خود سے فیہا کے گھر آنے کے لیے کیوں تیار ہوئی تھی - فضا نے ماحول -

"میں چھائی تلخی کو کم کرنے کے لیے یہ سوال پوچھ لیا

- "برسلٹ دیا ہے! فیہا نے مسکرا کر اپنا ہاتھ سامنے کیا "

واہ آپی ماشاء اللہ یہ تو بہت پیارا ہے -- اور آپ کے ہاتھوں میں "

مزید پیارا لگ رہا ہے!! فیہا کی کلائی میں سبجے خوبصورت سے

- "برسلٹ پر انگلی پھرتے ہوئے فضا نے دل سے تعریف کی

دیکھیں نا بھابھی سوید بھائی کی پسند کتنی اچھی ہے؟ فضا نے لبنا کو " خاصہ جتا کر مخاطب کیا۔ سوید کی پسند سے فضا کا اشارہ صاف فیہا کی طرف تھا۔

ہاں بہت اچھی ہے!! لبنا نے لبوں پر زبردستی مسکراہٹ سجا کر " کہا۔۔۔ جب کے فیہا کو سوید کے ساتھ مطمئن دیکھ کر دل میں " مزید آگ بھڑک گئی۔

----- ♡ Novels\_of\_Akasha\_ali ♡ -----

یہ تم منہ اٹھا کر کہاں چل دی؟؟ نصرت بیگم نے اسے خوب " تیار دیکھ کر اس کے راستے میں حائل ہو کر پوچھا۔

تائی امی وہ میں مارکیٹ جا رہی ہوں!! شادی کے لیے جوڑا لینا "۔

" ہے۔۔۔ رومان نے زبردستی مسکرا کر کہا۔

تم عدت میں ہو رومان اور عدت گھر میں گزاری جاتی ہے ! "

- نصرت بیگم نے ایک ایک لفظ پر زور دے کر کہا

تائی امی عدت ختم ہونے میں صرف دو دن باقی ہیں !! مجھے اپنی "

شادی کا جوڑا اپنی پسند سے لینا ہے تو مارکیٹ تو جانا ہی پڑے گا !!

رومان نے شدید کوفت سے کہا نصرت بیگم کا ہر بات میں مداخلت کرنا اسے زہر لگتا تھا --- والدین سے تعلق ختم کرنے کے بعد اس کا کہیں ٹھکانہ نہیں تھا۔۔۔ مجبوراً تایا گھر رہنا پڑ رہا تھا وہ جب سے یہاں آئی تھی نصرت تائی نے اس پر اچھی خاصی پابندی لگائی ہوئی تھی - وہ تو باسط اور دانش کی موجودگی میں اسے کمرے باہر بھی

- " نہیں نکلنے دیتی تھیں

تمھاری کونسی پہلی شادی ہو رہی ہے جو تم خود سے اپنی پسند کا "

شادی کا جوڑا لینے جا رہی ہو ؟ یہ سارے چونچلے پہلی شادی پر ہی

اچھے لگتے ہیں طلاق یافتہ کی تو دوسری شادی بھی ہو جائے تو لوگ غنیمت سمجھتے ہیں !! تم تو طلاق یافتہ ہونے کے ساتھ ساتھ دو بچوں کی ماں بھی ہو !! ابھی دو دن باقی ہیں جب تک عدت مکمل ختم نہیں ہو جاتی تم کہیں نہیں جاؤ گی ! رہی بات شادی کے جوڑے کی تو اس کے لیے تم اپنی بہن کو اپنی پسند بتا دو وہ تمہیں لا دے گی !! نصرت تائی نے کروفر سے کہا۔۔۔۔

نصرت بیگم خود بھی کوئی خاص مذہبی خاتون نہیں تھیں یہ " پابندیاں رومان پر انہوں اس لیے لگائیں تھی تاکہ وہ تنگ آ کر ان کے بیٹے باسط کا پیچھا چھوڑ دے۔۔۔ سوید سے شادی سے پہلے وہ خود باسط کے لیے رومان کا ہاتھ مانگ چکی تھیں - لیکن اب دو بچوں کی ماں انہیں اپنی بہو کی صورت میں بالکل بھی قبول نہیں تھی - وہ کسی صورت اسے باسط کی بیوی نہیں بنانا چاہتی تھیں لیکن باسط کی



بے جا ضد اور اپنے شوہر کی رومان کی طرف داری کی وجہ سے  
مجبور ہو گئیں ورنہ ان کا تو شدید دل کرتا تھا کہ رومان ہاتھ پکڑ کر  
- "اسے گھر سے چلتا کریں

تائی امی شادی پہلی ہو یا دوسری شادی شادی ہی ہوتی ہے !! مجھے "  
اپنی شادی کی شاپنگ اپنی مرضی سے کرنی ہے ! آپ اس طرح  
سے ہر بات میں مجھ پر پابندی نہیں لگا سکتیں !! دو دن بعد میری  
عدت پوری ہو گی اور اسی دن شام میں میرا نکاح ہے تو میں شاپنگ  
کب کروں گی؟؟ رومان نے جھنجھلا کر پوچھا ہر بات میں روک  
- "ٹوک پر وہ زچ ہو گئی تھی

مجھے نہیں پتہ ! میں بس اتنا جانتی ہوں عدت ختم کرنے سے پہلے "  
تم گھر سے باہر نہیں نکلو گی اور یہ میرا حکم ہے !! نصرت بیگم نے  
- "اپنی بات پر زور دے کر کہا

تائی پلیز مجھے جانے دیں میں عزرا کے ساتھ جاؤں گی ہم دونوں " بس ایک گھنٹے تک واپس آ جائیں گے چاہیں تو آپ مجھ سے وعدہ -" لے لیں !! رومان نے اب کی بار منت بھرے لہجے میں کہا

رومان مجھ سے بحث مت کرو !! ایک بار میں تمہیں بات سمجھ " میں نہیں آتی؟؟ جب میں نے کہہ دیا ہے نہیں جاسکتی تو مطلب نہیں جاسکتی !! نصرت بیگم اٹل لہجے میں بولی - " چلو شاباش اپنے کمرے میں جاؤ باسٹ اٹھ گیا ہو گا ناشتہ کرنے کے لیے آتا ہی ہو گا تمہارا اس کے سامنے آنا گناہ ہے !! نصرت بیگم نے بیزاری سے کہا -"

تائی امی یہ آپ بالکل بھی اچھا نہیں کر رہیں میرے ساتھ !! " رومان کھا جانے والی نظروں سے انہیں دیکھتی دل ہی دل میں کئی -" القابات سے نوازتی پیر پٹخ کر اپنے کمرے میں گھس گئی

تائی امی رومان کہاں ہیں؟؟ ابھی رومان ٹلی تھی کہ عزرا آ گئی " اسے دیکھ کر نصرت بیگم کی آنکھوں شدید ناگواری ابھری جسے عزرا - " نے بھی صاف محسوس کیا تھا لیکن وہ سر جھٹک گئی

اپنے کمرے میں ہے!! " نصرت بیگم نے روکھے لہجے میں جواب " دیا -

اوکے میں وہیں چلی جاتی ہوں!! عزرا انہیں بول کر رومان کے " - " کمرے کی طرف بڑھ گئی

----- ❁ Novels\_of\_Akasha\_ali ❁ -----

وہ گنگناتے ہوئے رومان کے کمرے کی طرف بڑھی جیسے ہی " دروازے کھولا - پرفیوم کے بوتل اس کے پیروں کے آگے آ کر گری اچانک افتاد پر وہ گھبرا کر دو قدم پیچھے ہوئی - ایک نظر

کمرے پر ڈالی جو پورا تہس نہس ہوا پڑا تھا - ڈریسنگ ٹیبل کا سارا سامان فرش پر بکھر کر ٹوٹ چکا تھا، تکیے، کشنز یہاں تک کہ بیڈ شیٹ بھی فرش کو بوسہ دے رہی تھی - عزرا فرش پر بکھری - "ٹوٹی پھوٹی چیزوں سے بچتی بچاتی کمرے میں داخل ہوئی یہ کمرہ ہے یا جنگ کا میدان؟؟؟ یہ تم نے کیا حال بنایا ہوا ہے "

کمرے کا؟؟؟ عزرا کمرے پر نگاہ ڈالتے ہوئے ڈریسنگ ٹیبل پر دونوں - "ہاتھوں کے بل جھکی رومان سے پوچھا

عزرا مجھے اس وقت کسی سے بات نہیں کرنی پلینز تم یہاں سے "

- "چلی جاؤ!! رومان نے اپنے غصے کو دبا کر لیکن تیکھے لہجے میں کہا

کیوں چلی جاؤں؟ تم نے خود مجھے فون کر کے بلایا ہے شاپنگ "

- "پے جانے کے لیے!! وہ حیران ہو کر بولی

ہاں میں نے ہی فون کر کے بلایا تھا اور اب میں ہی بول رہی " ہوں واپس چلی جاؤ !! ہم کسی شاپنگ پر نہیں جا رہے !! رومان نے -" اس کی طرف پلٹ کر کہا

رومان کیا ہوا ہے؟؟ سب ٹھیک تو ہے نا تمہارا موڈ بھی آف ہے " تائی امی کا موڈ بھی مجھے ٹھیک نہیں لگا۔۔۔ رومان کی سرخ آنکھیں -" دیکھ کر عزرا نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر پوچھا

تائی امی نے پریشان کر کے رکھ دیا ہے - ہر بات میں اپنی ٹانگ اڑا دیتی ہیں۔ یہ مت کرو! وہاں مت بیٹھو! شاپنگ پر نہیں جانا! گھر سے باہر نہیں نکلنا۔۔۔۔۔ ابھی شاپنگ پر جانے کے لیے نکلنے لگی تو راستہ روک کر باتیں سنائیں اور اپنا سو کالڈ حکم صادر کر دیا ہے کہ جب تک عدت پوری نہیں ہو جاتی کہیں بھی نہیں جاسکتی !!

عزرا یار اس پاگل عورت نے مجھے چار ماہ آٹھ دن سے اس کمرے  
- "میں قید کر دیا ہے!! رومان غصے سے پھٹ پڑی

آرام سے سن لیں گی تو مزید جینا حرام کر دیں گی!! رومان کے "  
- "چیننے پر عزرا نے جھٹ سے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کر کہا

سنتی ہیں تو سن لیں!! مجھے ان سے ڈر نہیں لگتا!! اتنی روک "

ٹوک تو سویڈ اور اس کی اماں بی بھی نہیں لگاتی تھیں مجھ پر جتنا

تائی امی لگا رہی ہیں!! ایک بار شادی ہو جائے پھر میں انہیں اچھی

طرح سبق سکھاؤں گی!! رومان نے اس کے منہ سے ہاتھ ہٹا کر کہا

- "

ویسے رومان تمہیں یہ سب کرنا ہی تھا تو تھوڑا عقل سے کام لے "

لیتی چالاکی دکھا کر سویڈ کو ڈیڈ کی نظروں میں برا بنا دیتی تو وہ خود

آج تمہیں سپورٹ کر رہے ہوتے اور تمہیں تائی امی کو بھی



برداشت نا کرنا پڑتا لیکن تم نے جلد بازی میں اپنا ہی کام خراب کر لیا ڈیڈ بھی تم سے سخت ناراض ہیں انہوں نے مجھے بھی تم سے ملنے سے منا کر رکھا ہے۔ میں ابھی بھی گھر میں یہ جھوٹ بول کر آئی ہوں کہ دوست کے ساتھ شاپنگ پر جا رہی ہوں ورنہ تو وہ آنے۔!! نہیں دیتے

خیر یہ سب چھوڑو!! یہ بتاؤ اب شاپنگ کا کیا کرنا ہے؟؟ عزرا "

۔" نے اسے گہری سوچ میں جاتے دیکھ کر پوچھا

کیا کرنا ہے؟؟ تائی امی نہیں جانے دینگے!! رومان جانتی تھی وہ "۔" کتنی ڈھیٹ ہیں

میرے پاس ایک آئیڈیا ہے!! ادھر آؤ تمہیں بتاتی ہوں! عزرا "

۔" اسے لے کر بیڈ کی جان بڑھ گئی

----- ♡ Novels\_of\_Akasha\_ali ♡ -----

ولیمے کی تقریب اپنے عروج پر تھی - مہمانوں کی تعداد بھی مناسب سی تھی - سویڈ نے صرف خاص خاص لوگوں کی ہی مدعو کیا تھا اس کے ہسپتال میں ساتھ کام کرنے والے کچھ ڈاکٹر بھی - "تقریب میں مدعو تھے - کافی خوشگوار سامان تھا سویڈ اور فیہا اسٹ"

تج پر بیٹھے ہوئے تھے!! سویڈ نے سلور کلر کے سوٹ کے ساتھ بلیک واسکٹ پہنی تھی فیہا نے بھی سلور کلر کی میکسی زیب تن کری تھی اسٹائلش سے کھلے بالوں کے ساتھ برائیدل میک اور جیولری میں وہ سویڈ کے پہلو میں بیٹھی بہت اچھی لگ رہی تھی - سب باری باری انہیں شادی کی مبارک باد دینے آ رہے تھے جنہیں وہ دونوں - "مسکرا کر قبول کر رہے تھے

!! اسلام و علیکم "

- "کشور جہاں نے اسپیج پر آکر خود ہی سلام کیا "

!! وعلیکم اسلام "

" فیہا کے ساتھ سوید نے بھی انہیں مسکرا کر سلام کا جواب دیا "

آئیں آنٹی آپ ادھر بیٹھیں !! سوید نے اپنی جگہ سے اٹھ کر "

- " انہیں بیٹھنے کا کہا

ارے نہیں بیٹا آپ بیٹھے رہو !! آپ دونوں ساتھ میں بہت "

اچھے لگ رہے ہو - اللہ نظر بد سے بچائے -- کشور جہاں نے ان

- " دونوں کے سر پر ہاتھ پھیر کر دعائیں دیں

!! آمین "

آنٹی آپ فیہا کے ساتھ بیٹھ کر باتیں کریں میرا زرا اپنے دوستوں سے مل کر آتا ہوں!! سوید انہیں بیٹی کے ساتھ اکیلا چھوڑ کر چلا۔  
"گیا تاکہ دونوں ماں بیٹی آرام سے باتیں کر سکیں

فیہا سوید کا رویہ تو تیرے ساتھ ٹھیک ہے نا؟؟ کشور جہاں نے " اپنے دل میں چھپے خدشے کو ظاہر کیا وہ ماں تھیں یہ سوال فیہا کو " رخصت کرنے کے بعد سے انہیں بہت پریشان کر رہا تھا

امی آگے زندگی کے بارے میں تو میں کچھ بھی نہیں کہہ سکتی " لیکن ابھی تو بہت اچھے ہیں --- کل سے ہر طریقے سے میرا خیال " رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں!! فیہا نے مسکرا کر کہا

اللہ کرے ہمیشہ ہی اچھا رہے!! فیہا کے چہرے پر سکون اور "

۔" خوشی دیکھ کر ان کے دل میں بھی سکون اترا

میری اللہ سے یہی دعا ہے کہ میری بیٹی ہمیشہ خوش اور آباد " رہے اپنے گھر میں !! انہوں نے فیہا کو سینے سے لگا کر اس ماتھا چوم -" کر محبت سے کہا

----- ﴿ Novels\_of\_Akasha\_ali ﴾ -----

سویڈ کمرے میں آیا تو فیہا اپنے جیولری اتار رہی تھی وہ ایک " نظر اس پر ڈال کر اپنے کپڑے لیے باتھروم میں گھس گیا - دس منٹ بعد وہ فریش ہو کر واپس آیا - وہ اب بھی ڈریسنگ ٹیبل کے آگے ہی بیٹھی ہوئی تھی - سویڈ خاموشی سے آ کر آئینہ کے سامنے -" فیہا کے بالکل پیچھے کھڑا ہو کر اپنے بال بنانے لگا

اف !!! کیا مصیبت ہے !! فیہا کی جھنجھلائی ہوئی آواز نے کمرے " میں چھائی خاموشی کو توڑا -- وہ کافی دیر سے اپنے گلے میں سے

نیکلس کو نکالنے کی کوشش کر رہی تھی جو اس کے کھلے بالوں میں  
- "بری طرح الجھ گیا تھا

لاؤ میں نکال دیتا ہوں! سوید نے اپنا ہاتھ بڑھایا تو فیہا نے اپنا "  
ہاتھ پیچھے کر لیا --- وہ خاموشی سے شیشے میں سے سوید کو دیکھنے لگی  
--- سوید اسے پہلی بار میں ہی بہت اچھا لگا تھا لیکن وہ اس شوہر  
بن جائے گا اس بات کی اسے ہرگز امید نہیں تھی - اسے یہ سب  
کچھ ایک خواب کی طرح لگ رہا تھا ایک خوبصورت خواب جو آنکھ  
- "کھلنے کے بعد ختم ہو جائے گا

لو بھی بیگم آپ کی خوبصورت گردن پھندے سے آزاد ہوئی!! "  
سوید نے اس کی گردن سے ہار نکال کر ڈریسنگ ٹیبل پر رکھتے  
ہوئے کہا --- وہ جانے کے لیے مڑا پھر کچھ سوچ کر رکافیا شیشے  
میں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی -- سوید نے جھک کر اس کے



کندھے سے بال ہٹا کر اپنا نرم سا لمس چھوڑ کر پیچھے ہٹا آئینے میں سے نظر آتی فیہا کو دیکھ کر اس کے لبوں پر تبسم بکھر گیا۔ وہ گزری شب کی طرح آج بھی سرخ ہو گئی تھی پلکیں شرم سے جھک گئی تھیں گال سرخیاں جھلکانے لگے تھے یہی منظر دیکھنے کے لیے تو وہ جاتے جاتے رک گیا تھا اسے فیہا کا یہ رنگ بدلنے والا انداز اسے بے حد اچھا لگتا تھا۔ وہ چند لمحے فیہا کو تنکے کے بعد ایک بار۔۔۔ "پھر اس کی گردن پر اپنا لمس بکھیرتا الماری کی طرف بڑھ گیا اس کے جاتے ہی فیہا نے اپنی رکی ہوئی سانس بحال کی۔ سوید" کی زرا سی نزدیکی پر اس کا دل شدت سے دھڑکتا تھا مانوں ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے پسلیاں توڑ کر باہر آ جائے گا۔۔۔۔ وہ اپنے بالوں کو جوڑے کی شکل میں قید کر کے وہاں سے اٹھی۔۔۔۔۔

الماری کے ساتھ رکھے اپنے بریف کیس سے ایک آرام دہ سوٹ  
- " نکال کر باتھ روم کی طرف بڑھ گئی

کچھ دیر بعد وہ فریش ہو کر کمرے آئی تو سویڈ اپنے کپڑے "  
پریس کر رہا تھا۔۔۔۔۔ وہ پہلے ہی فیہا کو آگاہ کر چکا تھا کہ کل اسے  
- " ہسپتال جانا ہے

فیہا یہ والی الماری خالی ہے! تم کل اپنا سامان اس میں رکھ لینا "  
اور ڈریسنگ ٹیبل پر بھی میرے سامان نے کافی جگہ لے رکھی میں  
کسی وقت وہاں سے بھی اپنا سامان سمیٹ لوں گا پھر تم اپنا میک  
اپ وغیرہ سیٹ کر لینا۔۔۔ ابھی بہت تھکا ہوا ہوں صبح ہا سپٹل بھی  
جانا ہے ورنہ ابھی جگہ بنا دیتا۔۔۔۔۔ وہ سی گرین کلر کی ٹی شرٹ پر  
- " استری پھیرتے ہوئے بول رہا تھا

آپ ہٹیں میں کپڑے پریس کر دیتی ہوں! فیہا نے استری پر " ہاتھ رکھتے ہوئے کہا وہ دیکھ رہی تھی کہ سویڈ کپڑے پریس نہیں کر پا رہا۔

ارے نہیں یار میں کر لوں گا! تم آرام کرو تھک گئی ہو! سویڈ " کو واقعی کپڑے پریس کرنے کا کوئی آئیڈیا نہیں تھا لیکن آج ہی ان کا ولیمہ ہوا تھا اپنی ایک دن کی بیوی سے کام کروانا اسے اچھا نہیں لگا اس لیے مجبوراً انکار کرنے لگا۔

ایک سوٹ ہی تو پریس کرنا ہے پانچ منٹ میں ہو جائے گا آپ " مجھے دیں! وہ سویڈ کے ہاتھ سے زبردستی استری لے چکی تھی۔۔۔ سویڈ اس سے تھوڑے فاصلے پر کھڑا ہو کر اسے مہارت سے استری کرتے ہوئے دیکھنے لگا۔

فیہا تم رہنے دو میں مروہ کو دے آتا ہوں وہ پریس کر دے گی " --- مجھے بالکل بھی اچھا نہیں لگ رہا آج شادی کے دوسرے دن ہی تم سے کام کروانا --- جب سے نوری کام چھوڑ کر گئی ہے سارا گھر الٹ پلٹ ہوا پڑا ہے --- مروہ کی ڈیوٹی بھی بہت ٹف ہے اس کا اپنا گھر بھی ہے لیکن پھر بھی وہ وقت نکال کر میرے اور بچوں کے کام کر دیتی ہے --- میں ابھی مروہ کو کہوں گا کہ سارے کپڑے پریس کر دے --- وہ شرمندہ سا بتانے لگا اتنا تو وہ بھی جانتا تھا کہ شادی بعد لڑکیاں پندرہ دن یا ایک ماہ تک تو --- بالکل بھی کام کو ہاتھ نہیں لگاتی ہیں

آپ مروہ آپنی کو کچھ مت کہیں وہ پورے دن کی تھکی ہیں کل " --- انہیں بھی ہاسپٹل جانا ہے !! وہ بلا وجہ پریشان ہو جائیں گی

یہ لیں کپڑے پریس ہو گئے!! اور بھی کوئی کام ہیں تو بتا دیں " میں کر دیتی ہوں!! فیہا کپڑوں کو ہینگر میں لگا کر سویڈ کو دیتے -" ہوئے پوچھنے لگی

نہیں اب تم اور کوئی کام نہیں کروں گی!! جاؤ جا کر سو جاؤ باقی " کا کام میں خود ہی کر لوں گا۔۔۔ وہ کپڑے لے کر واپس جانے لگا -"

- "سنیں!! فیہا نے آہستہ سے پکارا"

کسے بلا رہی ہو؟؟ سویڈ نے رک کر پوچھا۔۔۔ فیہا لب کچلتی " حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی ان دونوں کے علاوہ کمرے میں تھا ہی -" کون جسے وہ پکارتی

- "آپ کو۔۔۔ وہ قدرے آہستگی سے بولی"

میرا نام سوید ہے سنیں نہیں!! سوید لب دبائے مسکراہٹ روک "   
 کر سنجیدگی سے گویا ہوا۔۔۔ فیہا خاموشی سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔ "   
 کچھ بولنا چاہتی ہو تو بولو ایسے خاموش کیوں ہو جاتی ہو "۔۔۔۔۔   
 سوید محسوس کر رہا تھا وہ اس سے بات نہیں کر پا رہی تھی کل سے   
 صرف وہ ہی بول رہا تھا فیہا بس اس کے سوالوں کا جواب دے   
 رہی تھی۔۔۔ سوید کو یہ بات بری لگ رہی تھی اس کا دل تھا فیہا   
 ۔۔۔ اس سے باتیں کریں لیکن وہ خاموش ہی نظر آ رہی تھی   
 وہ میں یہ کہہ رہی تھی۔۔۔۔۔ اس سے پہلے کہ وہ جملہ مکمل "   
 ۔۔۔ کرتی سوید بول پڑا

پہلے تو تم میرا نام لو!! یہ کوئی پرانا دور نہیں چل رہا جو تم مجھے "   
 سنیں، سنیے، منے کے ابا، اور ناجانے کیا کیا کہہ کر بلاؤ گی!! سوید   
 ۔۔۔ آنکھیں گھما کر بولا اس کے انداز پر فیہا کو ہنسی آ گی



سویڈ نے ہاتھ میں پکڑے کپڑے کو دوبارہ اسٹین پر رکھ کر فیہا کا " ہاتھ پکڑ کر اپنے قریب کیا --- نام لو میرا وہ ضدی لہجے میں بولا  
"۔

سویڈ!! فیہا نے تقریباً منمنا کر کہا لیکن سویڈ کے لبوں پر " " مسکراہٹ بکھر گئی

ہمم گڈ تو مسسز سویڈ اب سے تم مجھے سویڈ ہی پکارو گی --- " "ویسے تم کچھ کہہ رہی تھی؟؟

وہ تو میں خود ہی بھول گئی!! وہ واقعی بھول چکی تھی کہ اس نے " کیوں سویڈ کو روکا تھا -- دماغ پر زور ڈالنے کے بعد بھی اسے یاد نا  
"آیا

"ویسے یہ کافی بری عادت ہے تمھاری!! سویڈ منہ بنا کر گویا ہوا "

کوئی عادت؟ ایک لمحے کے لیے تو فیہا کا دل گھبرانے لگا آج " دوسرا ہی دن تھا اس کا اس گھر میں ایسی بھی کیا غلطی کر دی اس نے جو سوید کو بری لگ گئی!! وہ پریشان نظروں سے سوید کو دیکھتی - " اس کے بولنے کا انتظار کر رہی تھی

بیٹھ کر سکون سے بتاؤں گا --- وہ فیہا کا ہاتھ پکڑ کر اس بیڈ کے پاس لے آیا --- پہلے خود بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا --- فیہا اب بھی کھڑی تھی سوید نے اپنا ہاتھ اس کے آگے پھیلایا جسے فیہا نے بنا کسی توقف کے تھام لیا۔۔۔۔ سوید نے اسے اپنے ساتھ بٹھا کر فیہا کے گرد بازو پھیلاتے ہوئے اسے مکمل اپنے حصار میں لے لیا

تمہاری بری عادت یہ ہے کہ تم مجھ سے بالکل بھی بات نہیں " کرتی - میں کچھ پوچھتا ہوں تو اس کا جواب دیتی ہو لیکن خود سے نہ

کچھ بولتی ہو نہ کچھ پوچھتی ہو -- میرا دل کرتا ہے کہ تم مجھ سے باتیں کرو۔ لیکن تم خاموش ہی رہتی ہو!! اب یہ مت کہنا کہ تم کم گو ہو کیونکہ میں نے دیکھا ہے تم اماں بی، مروہ، بچوں اپنی فیملی اور باقی لوگوں صرف بات ہی نہیں بلکہ بہت زیادہ باتیں کرتی ہوں!! بس میرے سامنے تمھاری زبان کو بریک لگ جاتی ہے ----

اب مجھے بتانا پسند کرو گی کہ میرے سامنے آواز کیوں نہیں نکلتی؟؟  
- "سوید اس کی طرف مڑ ہلکا سا جھک کر پوچھنے لگا

وہ کچھ نہیں بولی اپنے ہاتھوں میں لگی مہندی کے ڈیزائن کو بڑی " توجہ سے دیکھنے لگی جیسے اس وقت اس سے زیادہ ضروری کوئی کام ہی نہیں ہو --- سوید نے ایک ٹھنڈی آہ بھر کر اس کے جھکے

چہرے کو دیکھا - اسے فیہا کا چپ رہنا برا لگتا تھا - مانا ان کی لو میرج نہیں تھی لیکن پھر بھی ---- زیادہ تر لوگوں کی اریخ میرج

--- رومان کے ساتھ اس کی لو میرج ہونے کے بعد بھی شروع دن سے ہی کچ لگی رہتی تھی وجہ رومان کی باسط سے محبت تھی لیکن وہ پھر بھی رومان کے ساتھ اپنے رشتے کو مضبوط کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتا تھا مگر فیہا کی زندگی میں اس سے پہلے کوئی اور نہیں تھا نہ وہ کسی کو پسند کرتی تھی پھر یہ جھجک کیوں؟؟ سوید فیہا کے ساتھ ایک خوبصورت اور مکمل زندگی چاہتا تھا اور اس کے لیے فیہا کی جھجک کو دور کرنا بہت زیادہ ضروری تھا۔۔۔ چند لمحے

ایک بات بتاؤ!! تم صبح اپنی بھابھی کی باتوں پر رونے کیوں لگی "

تھی؟؟ مجھے برا لگا تھا تمہارا رونا -- لوگوں کو تو عادت ہوتی ہے

گڑھے مردے اکھاڑنے کی!! جب جب کوئی تمہیں یاد دلائے گا

تم تب تب روؤں گی؟؟ رونا تمہاری کمزوری ہے یہ جان کر ہر

دوسرے دن کوئی نہ کوئی تمہیں یاد دلانے آ جائے گا --- ایسے تو

تم کبھی بھی اپنے ماضی سے نکل ہی نہیں سکو گی ---- جو گزر گیا

ہے اسے بھول جاؤ --- میں چاہتا ہوں میری بیوی ایک مضبوط

عورت ہو جسے کوئی ایرہ غیرہ نہ ڈرا سکے نارلا سکے ---- ہماری

زندگی میں بہت بار ایسا مقام آتا ہے کہ ہمیں اپنی جنگ خود ہی

لڑنی پڑتی ہمارے آس پاس ہمارے بہت سارے اپنے ہوتے ہیں

لیکن مددگار کوئی نہیں ہوتا ہماری آزمائش ہوتی ہے کہ ہمیں تن

تنہا خود ہی ہر مشکل سے لڑنا پڑتا ہے --- تم سمجھ رہی ہو نا میں  
- "کیا کہہ رہا ہوں؟؟ سوید نے اس کی طرف جھک کر پوچھا  
فیہا نے ہاں میں سر ہلایا --- آج مجھ سے بات نہ کرنے پر میں "  
تمہیں چھوڑ رہا ہوں - کل جب میں ہاسپٹل سے واپس آؤنگا تو تم  
خود مجھ سے میرے سارے دن کی تفصیلات مانگوں گی!! اگر کل تم  
نہیں بولی تو میں تم سے ناراض ہو جاؤں گا!! سوید نے اسے خود  
سے الگ کر کے اس کا چہرہ اپنے سامنے کرتے ہوئے اس کی  
آنکھوں میں دیکھ کر کہا --- اتنے میں دھاڑ سے دروازہ کھول کر  
جویریہ کمرے میں داخل ہوئی --- فیہا جھٹ اس سے دور ہوئی  
--- سوید نے اسے آنکھیں دکھائی لیکن وہ مزید دونوں کے  
درمیان فاصلے بنا گئی۔۔۔۔۔ جویریہ ہاتھ میں اپنا چھوٹا سا تکیے لیے



بیڈ پر چڑھ کر ان دونوں کے درمیان میں فیہا کے ساتھ چپک کر  
- "بیٹھ گئی ---- اس کے پیچھے مروہ بھی آئی

آئی ایم سو سوری فیہا میں جویریہ کو منا کر رہی تھی لیکن یہ "  
بھاگ کر چلی آئی !! مروہ شرمندہ سی بولی اس کے پیچھے ہی حارث  
بھی تھا ---- جویریہ چلو بیٹا ماما بابا کو سونا ہے --- مروہ نے  
- "جویریہ کو پیار سے پچکارتے ہوئے کہا

- "نہیں مجھے ماما کے پاس سونا ہے !! وہ مزید فیہا کے چپک گئی "  
بری بات ہے جویریہ ماما تھک گئی ہیں انہیں آرام کرنے دو آپ "  
کو اور حارث کو میں سلا دیتی ہوں - کہانی بھی سناؤں گی -- آ جاؤ  
- "مروہ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اٹھانے کی کوشش کی

مما مجھے آپ کے اور بابا کے پاس سونا ہے!! جویریہ آنکھوں میں " آنسوؤں لیے پر امید نظروں سے فیہا کو دیکھ کر بولی --- فیہا کی محبت نے ہی اسے یہ مان بخشا تھا کہ اپنے بابا کے بجائے اس سے فرمائش کر رہی تھی --- (بچے تو محبتوں کے بھوکے ہوتے ہیں جن سے محبت ملے ان کے ہی ہو جاتے ہیں

آپی آپ جویریہ کو میرے پاس رہنے دیں میں سلا لوں گی!! فیہا " نے مسکرا کر کہا اس کی بات سن کر جویریہ خوشی سے اس لپٹ گئی --- مروہ سر ہلا کر حارث کو لے کر پلٹنے لگی تو وہ زور و شور سے رونا شروع ہو گیا --- اسے بھی ممبا بابا کے پاس رہنا تھا۔۔۔۔۔ مروہ تو حیران رہ گئی حارث رونے والے بچوں میں سے ہرگز نہیں

تھا وہ تو بہت سیدھا سادہ بچا تھا۔۔۔۔۔ آپی آپ حارث کو بھی دے دیں میں دونوں بچوں کو سنبھال لوں گی آپ بے فکر ہو جائیں!!

فیہا نے بیڈ سے اتر کر حارث کو اپنی گود میں اٹھا کر مسکراتے  
- "ہوئے کہا

- "تم ڈسٹرب تو نہیں ہو گی؟؟ مروہ نے اپنائیت سے پوچھا "  
نہیں میں بالکل ڈسٹرب نہیں ہوئی!! آپ بے فکر ہو کر سو جائیں "  
-

ٹھیک ہے پھر تم لوگ آرام کرو میں چلتی ہوں!! مروہ انہیں "  
- "شب بخیر کہتی واپس لوٹ گئی

فیہا نے دونوں بچوں کو بیچ میں لٹا لیا۔۔۔۔۔ جویریہ اس سے کہانی "  
سننے لگی تھی۔۔۔ سوید مسکراتے ہوئے انہیں دیکھنے لگا اب اسے  
فیملی کا احساس ہوا دونوں بچے فیہا کے پاس کافی خوش نظر آرہے  
تھے۔۔۔۔۔ وہ مطمئن سا انہیں دیکھنے لگا۔۔۔۔۔ کچھ دیر میں ہی بچے سو

چکے تھے۔ "اگر تم اتنی محبت مجھ سے بھی کرو گی تو میں تمہارا فرمانبردار شوہر بن جاؤ گا! سوید نے بچوں کو پیار کرنے کے بعد فیہا کا گال چوم کر کہا اور اپنا تکیہ لے کر صوفے کی طرف بڑھ گیا۔ "کیونکہ بیڈ پر اس کے سونے کے لیے جگہ کم تھی

.....

...

رومان آج بہت خوش تھی آج اس کا اور باسط کا نکاح ہوا تھا۔ "ابھی چند لمحے پہلے ہی باسط اس کا شوہر بنا تھا۔ خوشی اس کے ہر انداز سے جھلک رہی تھی۔۔۔۔۔ اس کے والدین کی طرف سے کوئی بھی اس نکاح میں شریک نہیں ہوا تھا صرف اس کی چھوٹی بہن عزرا ہی آئی تھی وہ بھی کچھ دیر کے لیے۔۔۔۔۔ نصرت تائی کا موڈ بری طرح آف تھا لیکن رومان کو اس سب سے کوئی مطلب

نہیں تھا اس کی شادی باسط سے ہو گئی تھی اس کے لیے یہ کافی تھا  
"۔"

کچھ لمحے بعد وہ باسط کے ہمراہ اپنے نئے کمرے میں چلی آئی جسے "  
باسط نے آج کے لیے سجوایا تھا۔۔۔ فائنلی باسط آج ہم ایک ہو  
گئے مجھے تو یقین نہیں آ رہا!! وہ خوشی سے سرشار کمرے میں گول  
"۔ گول گھومتے ہوئے تھوڑا چیخ کر بولی

یقین کر لو بی بی ہم ایک ہو چکے ہیں!! باسط نے اسے کھینچ کر "  
اپنے قریب کرتے ہوئے اس کے چہرے پر آئی لٹ کو انگلی پر لپٹتے  
"۔ ہوئے بولا

لاؤ میری منہ دکھائی!! رومان نے ایک ادا سے اپنا ہاتھ اس کے "  
"۔ آگے پھیلا دیا

ابھی نہیں منہ دکھائی میں صبح خود دے دوں گا ابھی یہ وقت " جشن منانے کا ہے۔۔۔ وہ رومان کو ساتھ لیے بیڈ کی طرف بڑھ گیا "۔



تم مجھے بار بار کیوں کال کر رہے ہو؟؟ لبنانے گیارہوں بار فون " بجنے پر کال ریسیو کرتے ہی غصے سے پوچھا - دو دن میں اس کی یہ " بیسویں کال تھی

دیکھو مجھے بار بار کال مت کرو!! میں تمہیں پہلے ہی بتا چکی ہوں " میری اس گھر میں نہیں چلتی - تم بار بار مجھے فون کر پریشان نہیں کرو تمہارے کہنے پر میں نے ان سے بات کرنے کی کوشش کی



تھی لیکن تمھاری حرکتیں ہی ایسی ہیں انہوں نے صاف انکار کر دیا تھا اس سے زیادہ میری اس گھر میں اہمیت نہیں ہے!! میں تمھیں آخری بار کہہ رہی ہوں آئندہ مجھے فون نا کرنا!! لبنا نے سامنے

- "والے کی بات سنے بغیر فون کاٹ دیا

کس سے بات کر رہی تھی؟ فخر کی آواز پر وہ ڈر گئی وہ ابھی " بھی کمرے میں آیا تھا لبنا کی پشت دروازے کی طرف تھی اس

- "لیے وہ اسے دیکھ نہیں سکی

کسی سے نہیں!! اس نے اپنی گھبراہٹ پر قابو پاتے جواب دیا " -

جھوٹ کیوں بول رہی ہو؟؟ میں نے خود دیکھا ہے تم نے ابھی " کال ڈسکنیکٹ کی ہے!! فخر نے جانتی نظروں سے دیکھتے ہوئے

"پوچھا

ہاں وہ میں اماں سے بات کر رہی تھی !! لبنا نے تھوڑا سنبھل کر "

۔" کہا

تو اس میں اتنا گھبرانے والی یا جھوٹ بولنے والی کیا بات ہے ان "

۔" سے تو تم روز ہی بات کرتی ہو

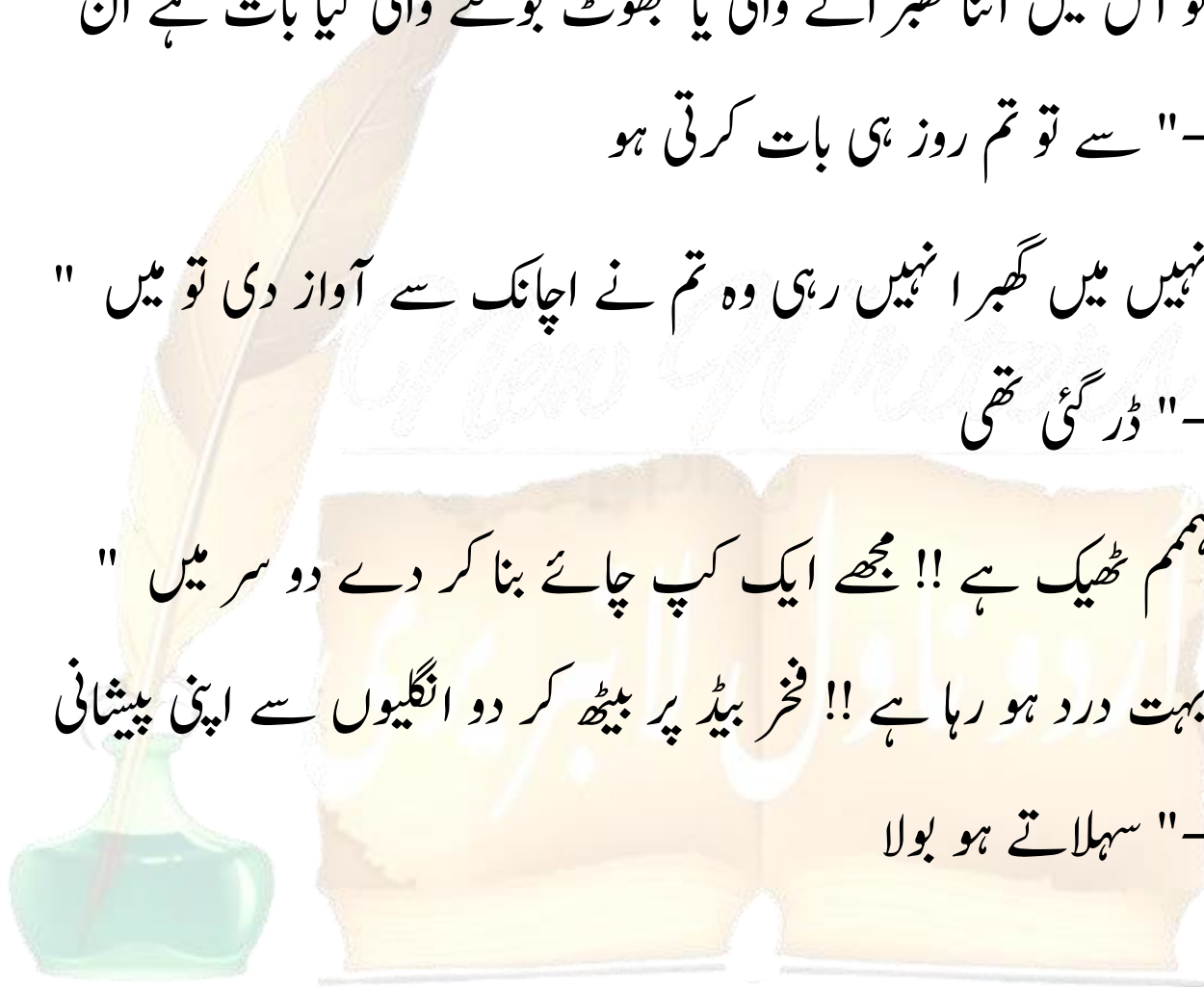
نہیں میں گھبرا نہیں رہی وہ تم نے اچانک سے آواز دی تو میں "

۔" ڈر گئی تھی

ہممم ٹھیک ہے !! مجھے ایک کپ چائے بنا کر دے دو سر میں "

بہت درد ہو رہا ہے !! فخر بیڈ پر بیٹھ کر دو انگلیوں سے اپنی پیشانی

۔" سہلاتے ہو بولا



فخر تم نیچے سے ہی آئے ہو!! فضا یا پھوپھو کو بول دیتے وہ بنا " دیتیں اب ایک کپ چائے بنا کے لیے مجھے نیچے جانا پڑے گا پہلے -" ہی میں بہت تھکی ہوئی ہوں

سب اپنے کمرے میں جا چکے ہیں نہیں تو میں بول دیتا - ویسے " میں تمہارا ہر خرچہ پورا کرتا ہوں تو یہ تمہاری ذمہ داری ہے کہ -" میرے کام کرو

میں ہی کرتی ہوں!! اگر ایک دو کام تمہاری ماں اور بہنیں کر " دیتی ہیں تو یہ کوئی احسان نہیں کرتیں!! بچے چھوٹے ہیں انہیں -" دیکھو یا گھر کے کاموں کو!! وہ تنگ کر بولی

میں نے چاہے بنانے کا کہا ہے بنا کر دے سکتی ہو تو دے دو اور " اگر نہیں دینی تو بحث کر کے مزید سر میں درد نہیں کرو!! فخر -" بیزار ہو کر بولا تو وہ نا چاہتے ہوئے بھی کمرے سے چلی گئی

.....

::

فیہا کی آنکھ اذان کی آواز سے کھلی تھی۔۔۔ وہ فجر کے وقت " سے ہی اٹھنے کی عادی تھی - بچوں پر کمبل درست کرتی وہ باتھروم میں وضو کرنے چلی گئی واپس آ کر اس نے سوید کو نماز کے لیے جگایا۔۔۔ نا جانے وہ ساری رات صوفے پر کیسے سو پایا تھا۔۔۔۔ نماز ادا کرنے بعد سوید تو بیڈ پر چلا گیا تاکہ تھوڑی دیر پیر سیدھے کر سکے۔۔۔ جبکہ فیہا قرآن پاک کی تلاوت میں مشغول ہو گئی۔۔۔ سردیوں کا دن تھا نماز کا وقت ہی سات بجے کے بعد ختم ہوا تھا اس لیے سوید صرف لیٹا ہوا فیہا کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔ فیہا کی ہر عادت اسے حیران کر رہی تھی وہ جب بھی فیہا کا رومان سے موازنہ

کرنے کی کوشش کرتا تو فیہا کا پلڑا ہی بھاری نظر آتا تھا تھوڑی دیر  
- "بعد فیہا قرآن مجید رکھ کر کمرے سے باہر نکل گئی

صبح صبح کا وقت تھا پورا گھر سائیں سائیں کر رہا تھا - فیہا کچن میں "  
چلی آئی مروہ بھی شاید تیار ہو رہی تھی اسے بھی سوید کے ساتھ  
ہی ہاسپٹل جانا تھا ٹائم کم تھا - مروہ آتی پھر ناشتہ بناتی پھر پورا دن  
ہاسپٹل میں سرکھپاتی آج اسے اپنے گھر بھی واپس چلے جانا تھا گھر  
کی بھی ذمہ داریاں تھیں وہ بہت مصروف تھی اس لیے فیہا نے ان  
لوگوں کے لیے خود ہی ناشتہ بنانے کا فیصلہ کیا آج نہیں تو کل یہ  
گھر اس نے ہی سنبھالنا تھا۔۔۔۔۔ اسے کچھ خاص آئیڈیا تو نہیں تھا کہ  
یہ لوگ عام طور پر کیا کھاتے ہیں اس لیے اپنے گھر کے حساب  
- "سے ہی ناشتہ تیار کرنے لگی

ارے فیہا تم صبح کچن میں؟؟ مروہ نے حیرت سے اسے دیکھا وہ " "خود تیار ہو کر ناشتہ بنانے ہی آئی تھی

وہ میں ناشتہ بنا رہی تھی!! وہ آملیٹ کو فرائی کرتے ہوئے مسکرا " "کر بولی

فیہا تمہیں یہ سب کرنے کی ضرورت نہیں ہے!! میں کرتی ہوں " "تم ہٹو

مروہ آپنی سب کچھ تیار ہو چکا ہے آپ بیٹھیں میں بس لے کر " "آتی ہوں

آئی ایم سو سوری فیہا اپنی ٹف روٹین کی وجہ سے میں تمہیں نئی " نویلی دلہن ہونے کا احساس بھی نہیں دلا پا رہی ہوں!! مروہ



شرمندگی سے بولی اسے فیہا کو ویسے کے اگلے دن ہی کچن میں دیکھ  
- "کر شرمندگی ہوئی

ارے آپ کی کچھ نہیں ہوتا میں کروں یا آپ کریں ایک ہی بات "  
ہے - آپ پورا دن مصرف رہیں گی گھر کا کام بھی کریں گی تو تھک  
کر بیمار ہو جائیں گی !! اور آپ نے ہی تو مجھ سے کہا تھا کہ یہ میرا  
- "گھر ہے

یاں یہ تمہاری ہی گھر ہے !! لیکن ---- مروہ کے جملہ پورا "  
- "ہونے سے پہلے ہی وہ بول پڑی

بس پھر بات ہی ختم ہو گئی !! اپنے گھر کا کام کرنے میں پہلا اور "  
آخری دن نہیں ہوتا ---- آپ بے فکر ہو جائی میں گھر ، بچوں  
- "اور اماں بی خیال رکھ لوں گی !! فیہا مسکرا کر بولی

تھینک یو فیہا!! مروہ نے مسکرا کر شکریہ ادا کیا وہ واقعی سوید "  
اور اس گھر کی وجہ سے کافی پریشان تھی لیکن فیہا کی پیش قدمی نے  
- "اسے خاصہ مطمئن کر دیا تھا

.....

آپ ابھی تک تیار نہیں ہوئے؟؟ فیہا ناشتہ ٹیبل پر لگا کر اسے "  
بلانے چلی آئی - اسے لگا شاید سوید دوبارہ سو گیا ہے جب ہی ابھی  
تک نہیں آیا لیکن اس کی توقع کے خلاف وہ ڈریسنگ ٹیبل کی دراز  
- "میں کچھ ڈھونڈ رہا تھا

کیسے تیار ہوؤں کچھ مل ہی نہیں رہا! ساری چیزیں یہاں سے "  
وہاں پھیلی ہے! یہ دیکھو سب کچھ کتنا بے ترتیب پڑا ہے!! وہ

ڈریسنگ ٹیبل کی طرف اشارہ کر کے جھنجھلا کر بولا ایک تو پہلے ہی آج اتنے دونوں بعد ہاسپٹل جا رہا تھا اوپر سے کوئی چیز ملنے کا نام - "ہی نہیں لے رہی تھی

کیا ڈھونڈ رہے تھے مجھے بتائیں میں ڈھونڈ کر دیتی ہوں!! فیہا " اس کے پاس آئی جب ڈریسنگ ٹیبل پر نگاہ گئی تو آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں رات کو اتنا خراب حال نہیں تھا جتنا سوید نے اس وقت کر دیا تھا - ساری درازیں کھلی ہوئیں تھیں --- بچوں کا سامان بھی اسی کمرے میں تھا اس وجہ سے ان کی دوائیں کریم پاؤڈر --- سوید کے پرفیومز، کریم، گھڑیاں -- فیہا نے بھی رات کو اپنی جیولری وہیں اتار کر رکھی تھی وہ اور ناجانے کیا کیا آپس میں گڈ مڈ ہوا پڑا تھا --- ابھی تو فیہا نے اپنا کوئی سامان وہاں سیٹ ہی - "نہیں کیا تھا پھر یہ حال تھا

مجھے گھڑی اور پرفیوم نہیں مل رہا!! سوید تنگ آ کر بیڈ پر جا کر " "بیٹھ گیا

کون سی گھڑی چاہیے آپ کو؟؟ پرفیوم کا نام بھی بتا دیں!! فیہا " " چیزوں کو تھوڑا الگ کرتے ہوئے پوچھنے لگی

بلیک کالر کی واچ ہے!! پرفیوم کا نام تو مجھے بھی یاد نہیں ابھی نیا " " ہی لایا تھا۔۔۔۔۔ ہاں گولڈن کالر کا باکس ہے۔۔۔ اسے جتنا یاد تھا بتا دیا " "۔

سوید ایسے کیسے پتا چلے گا یہاں تو دو تین کالے رنگ کی گھڑیاں " " ہیں!! پرفیومز کا بھی کچھ ایسا ہی حال ہے ایسے میں کیسے ڈھونڈ کر " " دوں؟؟ آپ کوئی نشانی تو بتائیں

مجھے نہیں پتہ تمہیں جو ٹھیک لگے وہی دے دو آج تمہاری پسند " سے تیار ہو جاتا ہوں !! آج سے پہلے بھی اس کمرے کا کچھ ایسا ہی حال ہوا کرتا تھا فرق صرف اتنا تھا پہلے وہ خود ہی جیسے تیسے ڈھونڈ کر تیار ہو کر جاتا تھا آج فیہا ڈھونڈ رہی تھی ----- رومان تو اس ٹائم سو رہی ہوتی تھی اس نے تو چھ سال کے ساتھ میں بمشکل چھ - "بار سویڈ کو صبح سویرے اٹھ کر ناشتہ دے کر روانہ کیا ہوگا

یہ لیں آپ ان میں سے کچھ استعمال کر لیں فلحال !! میں آج ہی " روم سیٹ کروں گی پھر آپ کو ہر چیز اپنی جگہ پر ملے گی !! فیہا نے دس منٹ کی انتھک محنت کے بعد دو کالی گھڑی اور تین گولڈن - "کلر کے فیومز اس کے سامنے پیش کرتے ہوئے کہا

سویڈ نے اپنا مطلوبہ چیزیں لے لیں " فیہا موزے بھی ڈھونڈ دو " - "!! سویڈ نے خود پر پر فیوم چھڑکتے ہوئے کہا

- "وہ کہاں رکھتے ہیں آپ؟؟ فیہا نے موزوں کی جگہ پوچھی "

الماری میں !! سوید اب گھڑی پہن رہا تھا فیہا سر ہلاتی ہوئی "

الماری کی طرف بڑھی جیسے ہی ڈور کھولا ساری کپڑے اس کے اوپر آکر گرے --- سوید نے دانتوں تلے زبان دبائی --- یہ سب بھی اس کا ہی کیا دھرا تھا رات کو اس نے اپنے ٹی شرٹ ڈھونڈنے کے لیے الماری میں تباہی مچائی تھی دراصل اس بار مروہ نے کپڑے دھلوا دیے تھے لیکن شادی کی مصروفیات کی وجہ سے وہ کپڑوں کو پریس نہیں کروا سکی تھی --- سوید نے روم کو صاف رکھنے کے چکر میں سارے کپڑے الماری میں ٹھونس دیے تھے تاکہ فیہا کے - "سامنے امپریشن خراب نہ ہو جائے

آئی ایم سو سوری وہ میں نے رات کو شرٹ ڈھونڈی تھی اس "

- " لیے ---- وہ شرمندگی سے بولتے بولتے جملہ ادھورا چھوڑ گیا



فیہا نے بے بسی سارے کپڑوں پر نگاہ ڈالتے مشکلوں سے موزے " ڈھونڈ کر دیے جنہیں وہ پہننے لگا۔۔۔ فیہا نے تب تک سارے کپڑوں کو اٹھا کر صوفے پر رکھے دیے اس کا ارادہ بعد میں پورا کرہ۔ " سیٹ کرنے کا تھا

آپ تیار ہو کر آجائیں ناشتہ ٹھنڈا ہو چکا ہے میں تب تک دوبارہ " گرم کر دیتی ہوں!! وہ سوید کو بول خود نیچے چلی آئی مروہ کے ساتھ ساتھ اماں بی کا بھی ٹیبل پر اضافہ ہو چکا تھا۔۔۔ وہ اماں بی کو سلام کرتی کچن میں چلی آئی تھوڑی دیر میں ہی سوید آ چکا تھا فیہا نے اس کے آگے ناشتہ رکھا اور واپس پلٹنے لگی تو سوید نے اس کا ہاتھ تھام کر روکا۔ " ہاتھ تھام کر روکا

۔ "!! تم کہاں چل دی؟؟ میرے ساتھ بیٹھ کر ناشتہ کرو "

۔ "!! میں بچوں کو دیکھ لوں وہ اٹھ گئے ہوں گے "

میں دیکھ کر آیا ہوں وہ دونوں ابھی آرام سے سو رہے ہیں !! تم " پہلے ناشتہ کرو پھر دوسرے کام کرنا !! سوید نے اس کے لیے کرسی کھسکا کر اسے زبردستی اپنے ساتھ بٹھایا --- سوید خود اس کے لیے پلیٹ میں ناشتہ ڈالا تھا

میں اتنا نہیں کھاتی !! فیہا اس کا ہاتھ پکڑ کر روکتے ہوئے بولی -- " -- وہ خود ناشتہ کرتے ہوئے کچھ نا کچھ اس بھی دے رہا تھا اتنے سے ناشتے سے تم موٹی نہیں ہو جاؤ گی !! سوید نے ہنس کر " کہا - فیہا جھینپ گئی وہ واقعی اپنی فٹنس کے معاملے میں بہت احتیاط -- " کرتی تھی

سوید تم نوری کی خالہ کو فون کرو کہ نوری کو یہاں چھوڑ جائیں " اب تو اماں بی آ گئی ہیں فیہا بھی آ چکی ہے --- میرا نہیں خیال اب انہیں کوئی مسئلہ ہو گا --- فیہا اکیلے پورا گھر کیسے سنبھالے گی

؟؟ فلحال تو میرا واپس آنا بہت مشکل ہے --- خبیب ( مروہ کے

شوہر) واپس آنے کا کہہ رہے ہیں میری ساس کی طبیعت ٹھیک

- "نہیں ہے !! مروہ نے اپنی پریشانی بتائی

آپی آپ بے فکر ہو کر اپنے گھر چلی جائیں میں سب سنبھال "

- "لوں گی !! مجھے واقعی کوئی مسئلہ نہیں ہوگا

کھانا اور بچوں تک تو ٹھیک ہے فیہا !! لیکن صاف صفائی کے لیے "

نوری ہے - یہ سب تمہیں کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے !!

- "اماں بی نے انکار کر دیا

اچھا اماں بی ہم لوگ چلتے ہیں !! سوید چائے کا آخری گھونٹ بھر "

کے کپ ٹیبل پر رکھ کر کھڑا ہو گیا مروہ بھی ان لوگوں خدا حافظ

- "کہہ کر باہر نکل گئی

فیہا!! ٹیبل پر گاڑی چابی رکھی ہے لا کر دینا "

سوید نے اسے بیرونی دروازے کے قریب جا کر آواز دی - فیہا "   
 نے دیکھا چابی اس کے برابر میں ہی تھی وہ ناشتہ چھوڑتی سوید کی   
 - " طرف بڑھی

یہ لیں!! فیہا چابی دیتے ہی واپس پلٹنے لگی تو سوید نے اس کا "   
 - " ہاتھ پکڑ لیا چابی تو صرف ایک بہانہ تھا فیہا کو بلانے کا

تم سب سے اہم چیز دینا تو بھول ہیں گئی!! سوید نے اسے اپنی "   
 - " جانب کھینچ کر کہا

کیا؟؟ فیہا نے نا سمجھی سے پوچھا - سوید کا دل کیا سر پیٹ لے "   
 اتنی بد زوق بیوی آج کے زمانے کسی کی نہیں ہوگی جتنی اس کی   
 - " تھی

تمہیں واقعی نہیں یاد تم کیا بھولی ہو؟ سوید نے اسے یاد دلانے کی کمزور سی کوشش۔ لیکن فیہا کے نفی میں سر ہلانے پر وہ منہ بناتا ہوا اس پر جھکا "یہ بھول گئی تھی تم وہ نرمی سے اس کے دائیں گال کو چوم کر پیچھے ہوا۔ فیہا سٹپٹا کر ادھر ادھر دیکھنے لگی کہ کہیں اماں بی یا مروہ نے دیکھ تو نہیں لیا۔۔۔۔۔" چلو اب تمہاری باری مجھے کس کرو جیسے میں نے کری ہے!! سوید کی فرمائش پر اس نے منہ کھل گیا۔

۔۔۔۔۔م میں فیہا نے شہادت کی انگلی اپنی جانب موڑ کر پوچھا "نہیں تمہارے پیچھے جو چڑیل کھڑی ہے اسے بول رہا ہوں!!" سوید سنجیدگی سے گویا ہوا

چڑیلیں نہیں ہوتی یہ تو بچوں کو ڈرانے کے لیے بولتے ہیں!! فیہا "۔۔۔۔۔نے اپنی طرف سوید کی معلومات میں اضافہ کیا

جب تمھیں پتہ ہے بیگم کے کوئی چڑیل نہیں ہوتی ہے تو اس کا " مطلب ہے میں تمھیں ہی کس کرنے کو بول رہا ہوں --- " چلو شہابش اب اچھی بیویوں کی طرح مجھے گڈ بائے کس کرو تاکہ میں جا سکوں !! سوید نے اپنا گال اس کے چہرے کے آگے کر دیا --- فیہا جلدی کرو مجھے دیر ہو رہی ہے !! اسے ٹس سے مس نا ہوتے - " دیکھ سوید نے زور دے کر کہا

فیہا جربز کا شکار ہوتی جلدی سے اس کے گالوں پر لب رکھ کر " دو قدم پیچھے ہوئی اس کا ارادہ غائب ہونے کا تھا۔۔۔ لیکن اس کا - " ارادہ بھانپتے سوید نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا

بلکل بھی مزہ نہیں آیا وہ منہ بنا کر بولا - یہ تو بچوں والی کس " ہوتی ہے !! کس اس طرح کرتے ہیں کہ بندے کو محسوس تو ہو وہ



شادی شدہ ہے!! اب کی بار سوید نے زور سے اس کے گال کو چوم  
- "کر کہا

فیہا کی کانوں لو تک سرخ ہو گئیں --- اب روز اس طرح ہی "  
کس کرنی ہے مجھے!! وہ فیہا کا ہاتھ چھوڑ کر دور ہوا تو وہ موقع ملتے  
ہی تیزی سے اندر بھاگی --- اس کی جلد بازی پر سوید کا قہقہہ گونجا  
جسے فیہا نے بھی سنا تھا سوید جانتا تھا وہ اب گھنٹوں تک سرخ رہے  
- "گی - وہ اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا گاڑی کی طرف بڑھ گیا

Novels\_of\_Akasha

Ali

رومان کی آنکھ کھلی تو باسط بیڈ پر نہیں تھا وہ اپنے بال سمٹتی اٹھ "  
بیٹھی باتھروم کا دروازہ کھلا ہوا تھا وہ وہاں بھی نہیں ایک لمحے میں  
رومان کا پارہ ہوئی ہوا تھا شادی کی پہلی صبح وہ اسے کمرے میں سوتا

چھوڑ کر خود پتہ نہیں کہاں چلا گیا تھا۔۔۔ رومان کمبل پرے ہٹاتی اپنے کپڑے لے فریش ہونے چلی گئی کچھ دیر میں وہ واپس آئی باسٹ اب بھی نہیں آیا تھا وہ اپنے بال سکھا کر تیار ہونے لگی جب ۔۔۔ دروازہ کھول کر باسٹ اندر آیا

تم صبح صبح کہا چلے گئے تھے مجھے چھوڑ کر؟؟ وہ کان میں جھمکے "۔۔۔ پہنتی ہوئی شیشے کے سامنے سے ہی پوچھنے لگی

۔۔۔ تمہارے لیے منہ دکھائی لینے!! باسٹ اس کے پیچھے آ کر رکا " کیا مطلب! تم نے ابھی تک میرے لیے منہ دکھائی نہیں لی؟ "۔۔۔ وہ قدرے حیرانگی سے گویا ہوئی

ہاں مجھے سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا تمہارے لیے کیا لوں؟؟ تم اتنی " خاص ہو تو تحفہ بھی تمہاری طرح خاص ہی ہونا چاہیے!! باسٹ زو

معنی الفاظ میں بولا -- رومان کو اس مسکراہٹ کافی عجیب سی محسوس ہوئی اس آنکھوں میں آج ایک انجانا سا تاثر تھا لیکن رومان -- "نہ یہ سوچ کر دھیان نہیں دیا کہ وہ شادی کی خوشی میں ہے دیکھاؤ کیا لائے ہو میرے لیے؟؟ ویسے باسط اس ٹائم تو شاپ " نہیں کھلی ہوتی تم کہاں سے لانے گئے تھے؟؟ رومان نے اس کے -- "خالی ہاتھوں کو دیکھ کر تفتیشی انداز میں پوچھا

بس کہیں نہ کہیں سے لے آیا!! وہ رومان کے چہرے پر آئے " بالوں کو کان کے پیچھے اڑتے ہوئے بولا اپنے چہرے پر اس کے ہاتھوں کے لمس کو محسوس کر کے رومان آنکھیں بند کر لیں --- اگلے ہی لمحے باسط نے ایک زوردار تھپڑ اس کے منہ پر دے مارا -- یہ ہے تمہاری منہ دکھائی!! وہ رومان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر ایک ایک لفظ چبا کر بولا --- تھپڑ اتنا شدید تھا کہ رومان

کا دماغ ہی سن ہو گیا وہ بے یقینی کی سی کیفیت میں باسط کو دیکھے  
- "گئی

باسط !! وہ ورطہ حیرت میں مبتلا ہو کر بولی اسے یقین ہی نہیں آ "   
- "رہا تھا کہ باسط نے اس کے منہ پر تھپڑ مارا ہے

کیا باسط؟؟ ہاں کیا باسط؟؟ تم نے سوچ بھی کیسے لیا کہ میں تم "   
سے محبت کرتا ہوں؟؟ میری لغت میں محبت نام کا کوئی لفظ ہے ہی   
نہیں! مجھے فقط تمہاری اس خوبصورتی سے دلچسپی تھی ---- اسی   
خوبصورتی کو محسوس کرنے کے لیے مجھے محبت اور شادی کا ڈرامہ   
کرنا پڑا ---- سوید سے شادی سے پہلے میں پھر بھی تھوڑا بہت   
تمہیں پسند کرتا تھا لیکن چاچو نے مجھے ریجیکٹ کر کے میری انا پر   
وار کیا تھا -- میرے آگے اس دو کوڑی کے ڈاکٹر کو اہمیت دی اور   
تم نے --- تم نے تو ساری فرمانبرداری کی حد ہی پار کر دی تھی کیا

کہا تھا اس وقت تم نے مجھے --- باسط جیسا ڈیڈ کہیں گے میں ویسا ہی کروں گی ورنہ وہ مجھ سے ناراض ہو جائیں گے میں اپنے ڈیڈ کو ناراض نہیں کر سکتی !! --- بے بی اب بھی تم نے اپنے ڈیڈ کی ناراضگی مول لے کر ہی مجھ سے شادی کی ہے !! باسط نے ہونٹوں پر طنزیہ مسکراہٹ سجا کے کہا

باسط تم مذاق کر رہے ہو نا؟؟ مجھے پتہ تم مجھ سے مذاق کر رہے " ہو !! میں جانتی ہوں تم مجھ سے کتنا پیار کرتے ہو !! رومان اس کے دونوں بازوؤں کو پکڑ کر بولی وہ باسط سے پوچھنے سے زیادہ خود کو --- دلا سے دے رہی تھی کہ وہ مذاق کر رہا ہے

میں کوئی مذاق نہیں کر رہا !! اب تک جو میں کرتا آیا ہوں وہ " مذاق تھا یہ حقیقت ہے !! تمہیں کیا میں پاگل نظر آتا ہوں؟ جو ساری دنیا کی ایک سے ایک خوبصورت لڑکی کو چھوڑ کر دو بچوں کی

ماں سے شادی کروں گا؟؟ اب میرا اتنا بھی برا وقت نہیں آیا --

-- "اس نے رومان کے بازو جھٹک کر انتہائی حقارت سے کہا

تم نے میرے ساتھ ایسا کیوں کیا؟؟ رومان نے سچ سن کر اس کا "

گریبان دبوچتے ہوئے چیخ کر کہا آنکھیں غم و غصے سے سرخ ہو

-- "رہیں تھیں

تمہارا نٹ ڈھیلا ہے کیا؟؟ وہ رومان کی پیشانی پر انگلی رکھ "

بھونیں اچکا کر پوچھنے لگا----- عجیب پاگل لڑکی ہو ابھی ابھی بتایا

ہے یہ محبت کا ڈرامہ میں نے تم سے اور چاچو سے اپنی بے عزتی کا

بدلہ لینے کے لیے کیا ہے پھر بھی پوچھے جا رہی ہو کیوں کیا؟؟ --

-- "وہ نہایت کدورت سے بول رہا تھا

دل تو کر رہا ہے ابھی کے ابھی تمہیں طلاق دے دوں!! لیکن "

پھر سوچتا ہوں کہ اب جب اتنے مشکل جھیل کر اپنے پیسے خرچ کر



شادی کر ہی لی ہے تو کچھ دن حلال کے رشتے کا مزا لینا تو بنتا ہے -  
-- اس لیے فلحال کے لیے طلاق ملتوی وہ ایک آنکھ دبا کر معنی  
- "خیزی سے بولا

تم دھوکے باز!! تمہیں تو میں چھوڑوں گی نہیں!! رومان بھری "  
ہوئی شیرنی کی طرح جھپٹ پڑی --- باسط نے فوراً اس کے دونوں  
- "ہاتھوں کو قابو کیا

اگر میں دھوکے باز ہوں تو تم بھی پارسا نہیں ہو!! تم تو وہ بے "  
غیرت عورت ہو جو اپنے شوہر کے نکاح میں ہوتے ہوئے بھی مجھ  
سے انفر چلا کر اس کی آنکھوں میں دھول جھونکتی رہی!! مجھے  
دھوکے باز کہنے سے پہلے اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھو!! اور  
آئندہ اگر تم نے مجھ پر ہاتھ اٹھانے کی کوشش کی تو تمہارا وہ حشر  
کروں گا کہ خود کو بھی پہچان نہیں پاؤ گی!! باسط نے ایک ہاتھ سے

اس کے دونوں ہاتھوں پکڑا ہوا تھا دوسرے ہاتھ سے رومان کا گال دبوچتے ہوئے غرا کر بولا۔۔۔۔۔ اس پکڑا اتنی سخت تھی کہ رومان کو لگا اس کے دانت ہی ٹوٹ جائیں گے۔۔۔۔۔ رومان اس کی قید میں بے آب ماہی کی طرح تڑپ رہی تھی آنکھیں تکلف سے بہنے لگیں۔۔۔۔۔

ہنہ!! بڑی آئی مجھ سے مقابلہ کرنے والی!! باسط ایک جھٹکے میں " اس کا چہرہ جھٹک کر ایک تنقیدی نگاہ اس پر ڈال کر گنگناتے ہوئے۔۔۔۔۔ اپنے کپڑے لیے ہاتھروم میں بند ہو گیا رومان کی حالت تو ایسی تھی "کاٹو تو لہو نہیں" اسے یقین نہیں آ " رہا تھا کہ اس کے ساتھ ہوا کیا ہے۔۔۔۔۔ بے اختیار اس کے کانوں۔۔۔۔۔ میں اپنے ڈیڈ کے الفاظ گونجنے لگے

والدین کو رسوا کرنے والی اولادیں کچھ خوش نہیں رہتیں " ---- "

"!! - سوید ہیرا ہے ایک دن تم بہت پچھتاؤ گی

وہ سر پکڑ کر بیٹھ گئی جس باسٹ کے پیار میں اندھے ہو کر اپنے "

والدین کو رسوا کیا، سوید جیسے محبت کرنے والے شوہر کر دکھ دیا

اسے ذلیل کیا اس باسٹ نے کیا کیا؟؟ یہ اس کی نئی زندگی کی

- "شروعات تھی جو اس نے خود اپنے لیے چنی تھی

Novels\_of\_Akasha

\_Ali

سوید کے جانے کے بعد اماں بی اپنے کمرے میں چلی گئی تھی ان "

کے گٹھنوں کی تکلیف بڑھتی ہی جا رہی تھی نا انہیں بیٹھے سکون تھا

نا ہی لیٹے پر وہ بچاری بہت پریشان رہنے لگیں تھیں ---- ان کے

جانے بعد فیہا نے برتن سمیٹ کر دھو کر رکھ دیے پہلے اس نے

روم کو سیٹ کرنے کا فیصلہ کیا --- وہ روم میں آئی تو حارث اٹھ چکا تھا فیہا نے جویریہ کو بھی اٹھا دیا ان دونوں کو برش کروایا،  
- "کپڑے تبدیل کروائے، ناشتہ کروایا

مما میں فاری کی ساتھ کھیلنے جاؤ گی!! فیہا اس کے بال بنا رہی "  
- "تھی جب وہ بول پڑی

فاری کہاں رہتی ہے!! فیہا کو اس نے پہلی ملاقات میں ہی اپنے "  
سہیلی فاریہ کے بارے میں بتایا تھا لیکن فیہا یہ نہیں جانتی تھی کہ  
- "وہ کہاں رہتی ہے

مما وہ برابر میں ہی رہتی ہے!! میری بیشٹ فرین (بیسٹ "  
- "فرینڈ) ہے میں روز کھیلنے جاتی ہوں!! اس نے فیہا کو بتایا

پہلے اماں بی سے پوچھ کر آتے ہیں پھر جانا!! فیہا نے اماں بی " سے پوچھنے کا سوچا اسے نہیں پتہ تھا جویریہ کو اکیلے جانے کی اجازت دینے ہی کہ نہیں۔۔۔۔۔ وہ جویریہ کو لے کر اماں بی کے پاس چلی آئی۔۔۔ اماں بی نے اسے جانے دیا تو فیہا حارث کو گود میں اٹھا کر کمرے میں چلی آئی۔

سب سے پہلے اس نے بیڈ سیٹ کیا حارث کو کھلونے دے کر بیڈ " پر بٹھا دیا۔ حارث کے یہ بات بہت اچھی تھی وہ روتا کم تھا۔۔۔۔۔ جہاں بٹھا دو بیٹھ جاتا تھا۔۔۔۔۔ ابھی وہ سوچ ہی رہی تھی کہ کہاں سے شروع جب جویریہ واپس آتی دکھائی دی وہ خاموشی سے بیڈ پر۔۔۔۔۔ جا کر بیٹھ گئی فیہا نے غور سے دیکھا وہ اداس تھی

کیا ہوا جویریہ آپ تو فاریہ کے ساتھ کھیلنے گئی تھی نا پھر واپس "۔۔۔۔۔ کیوں آگئی؟؟ فیہا اس کے برابر میں بیٹھ کر استفسار کیا

- "!! ماما فاری کہ ماما کہتی ہیں وہ اب نہیں کھیلے گی "

- "کیوں ؟ "

اس کی ماما کہتی ہیں وہ اب اسکول جائے گی !! وہ آج بھی اسکول " گئی ہوئی ہے !! ماما اب میں کس کے ساتھ کھیلوں گی ؟؟ وہ آنکھوں میں موٹے موٹے آنسوؤں بھر کر فیہا کا ہاتھ ہلا کر پوچھنے لگی -

یہ تو بہت اچھی بات ہے جویریہ سب بچے اسکول جاتے ہیں !! " آپ کو بھی اسکول جانا چاہیے !! آج آپ کے بابا آئیں گے پھر ہم ان سے کہیں گے کہ آپ کو اسکول میں داخل کروا دیں پھر آپ بھی اسکول جانا وہاں آپ کو اور بھی بہت سارے دوست ملیں گے !! اور آپ کو فاریہ کے ساتھ کھیلنا ہے تو جب وہ اسکول سے آئے گی پھر آپ کے ساتھ کھیلے گی !! ابھی آپ حارث کے ساتھ کھیل



لو دیکھو وہ بھی تو اکیلا ہے اس کا بھی تو کوئی فرینڈ نہیں ہے!! فیہا نے اداس سی شکل بنا کر کہا۔۔۔ اس کی بات پر جویریہ نے گردن موڑ کر حارث کی جانب دیکھا جو ہاتھ میں کھلونا پکڑے ٹکڑے ٹکڑے ان۔۔۔ دونوں کو ہی دیکھ رہا تھا

ٹھیک ہے آج میں حارث کے ساتھ کھیلوں گی کل سے مجھے بھی " اسکول جانا ہے!! جویریہ نے فیہا سے کہا تو اس نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا۔۔۔۔۔ جویریہ کو حارث کے ساتھ کھیلتے دیکھ کر فیہا نے بھی سکھ کا سانس لیا اب وہ آرام سے اپنا کام کر سکتی تھی۔۔۔

Novels\_of\_Akasha

\_Ali

تم مجھے بار کال کر کے پریشان کیوں کر رہے ہو؟؟ میں اب کچھ " نہیں کر سکتی اس کی شادی ہو چکی ہے!! خدا کا واسطہ ہے میری جان چھوڑ دو!! وہ زچ آچکی تھی محمود سے وہ لبنا کو ملنے کے لیے -" بلا رہا تھا

اس شخص نے لبنا کی ناک میں دم کر دیا تھا۔۔۔۔۔ فیہا کی شادی " سے لے کر اب تک وہ ان گنت مسڈ کالز، میسیجز کر چکا تھا اب تو نوبت یہاں تک پہنچ گئی تھی کہ وہ لبنا کو ڈرانے کی خاطر فخر کو میسج کرنے لگا تھا اس میسج میں اس نے صاف صاف کہا کہ وہ لبنا کا پرانا عاشق ہے وہ تو شکر یہ تھا کہ وہ میسیجز فخر کے دیکھنے سے پہلے خود لبنا نے دیکھ لیا تھا اس نے فوراً محمود کا نمبر بلاک کر دیا ورنہ تو قیامت آ جاتی --- فخر ویسے تو اس کی ہر بات آنکھ بند کر کے مان لیتا تھا لیکن عزت پر بات آ جائے تو وہ کسی کی بھی نہیں سنتا

تھا ---- پھر فیہا کے ساتھ فخر کا رویہ دیکھ کر لبنا مزید خوف زدہ  
- " ہو گئی تھی

محمود ایسا مت کرو !! میں ملنے نہیں آ سکتی اس گھر کا ماحول "  
ہمارے گھر کے ماحول کی طرح نہیں ہے !! ان کا یہاں بے دھڑک  
آنے جانے کی اجازت نہیں ہے تم جانتے تو ہو یہ مولویوں کا گھر  
- " ہے - لبنا اپنی بات زور دیتے ہوئے بول رہی تھی

میں کچھ نہیں جانتا اگر تم ملنے نہیں آئی تو میں تمہارے گھر آ "  
جاؤں گا پھر اپنے شوہر کو جواب دیتی رہنا۔۔۔۔۔ آج شام تک کا  
وقت ہے تمہارے پاس میرے بھیجے ہوئے پتے پر آ جاؤں ورنہ  
رات کو میں تمہارے گھر پر موجود ہوں گا پھر تم جاننا اور فخر !!  
محمود نے اپنا حکم سنا کے کھٹاک سے فون بند کر دیا۔۔۔۔۔ لبنا نے  
گھور کر فون کو دیکھا اور دل ہی دل میں محمود کو گالیوں سے نوازا

ماضی میں کی گئی غلطی اب اس گلے آ رہی تھی --- اس نے فیہا کو کشتی سمجھ کر خود کو پار لگانے کا سوچ رکھا تھا لیکن سوید نے آ کر - "سارا کام الٹا کر دیا تھا

کیا کروں؟؟ کہاں پھنس گئی!! اب اس مصیبت سے کیسے نکلوں "؟؟ اس نے گھڑی پر نگاہ دوڑائی جو بارہ بج رہی تھی -- "فخر ایک بجے آتا ہے اس کے بعد عصر تک گھر میں ہوتا ہے--- عصر کے بعد شام کا کھانا بنانا ہوتا ہے سب گھر میں ہی ہوتے ہیں اس وقت نکلنا ناممکن ہے

اس کا مطلب مجھے ابھی جانا پڑے گا -- ہاں میں ابھی چلی جاتی - ہوں ایک بجے سے پہلے پہلے واپس آ جاؤں گی!! وہ ذہن میں وقت - "ترتیب دے رہی تھی

اپنے بچوں کو اس نے دادی کے کمرے میں بھیج دیا اور خود دبے " پاؤں نیچے چلی آئی دوپہر کے کھانے کا وقت تھا اس لیے کشور جہاں اکیلی کچن کے کاموں میں مصروف تھیں۔ فضا آج کالج گئی ہوئی تھی۔ " وہ نظریں بچاتی خاموشی سے گھر سے نکلی گئی۔

---

---

اماں بی آپ اسی طرح روزانہ اپنے پیروں کی مالش کروائیں گی " اور باقاعدگی سے واک کریں گی تو انشاء اللہ آپ کے جوڑوں کا درد !! بالکل ٹھیک ہو جائے گا

شام کا وقت تھا وہ اماں بی کو لے کر گھر کے بیرونی حصہ میں " بنے چھوٹے سے گارڈن میں لے آئی چونکہ سردی کم ہونے لگی تھی تو موسم کافی خوشگوار تھا۔۔۔۔۔ اماں بی وہیل چیئر پر بیٹھیں تھیں فیہا

گھاس پر بیٹھی ان کے پیروں میں تیل لگا کر مالش کر رہی تھی ان دونوں سے کچھ فاصلے پر دونوں بچے فٹ بال سے کھیلنے میں مصروف تھے --- ایسا نہیں تھا کہ اماں بی مستقل وہیل چیئر پر ہی رہتیں تھیں اگر کوئی ان کا ہاتھ پکڑ کر چلنے میں مدد دیتا تھا تو وہ چل بھی لیتی تھیں ہر وقت تو کوئی بھی ساتھ نہیں رہ سکتا تھا اس لیے اپنے چھوٹے چھوٹے کام خود سے کرنے کے لیے وہ وہیل چیئر پر منحصر رہ گئیں تھیں۔

فیہا بیٹی سچ کہوں تو مجھے اس وقت واقعی بہت آرام مل رہا ہے۔  
- اتنے دنوں بعد درد میں آرام محسوس ہو رہا ہے --- اماں بی نے  
- سکون سے کہا

اماں بی مالش کے بعد آپ واک کریں گی مسلسل بیٹھے رہنے کی  
وجہ سے آپ کا وزن بھی بڑھ گیا اس وجہ سے بھی آپ کو چلنے



پھرنے میں زیادہ مسئلہ ہو رہا ہے !! فیہا ان کے گٹھنوں پر نرمی سے  
- "مالش کرتے ہوئے بولنے لگی

کیا کروں بیٹا گھر میں کوئی تھا ہی نہیں مروہ اپنے گھر کی ہے اوپر "  
سے ڈاکٹرنی ہے اس بچاری کو زرا وقت نہیں -- پہلے سوید روزانہ فجر  
کے بعد واک کرواتا تھا لیکن جب سے نوری گئی ہے ناگھر اور بچوں  
کی وجہ سے اسے زرا وقت نہیں ملتا --- اماں بی نے افسردگی سے  
- "کہا

کوئی بات نہیں اماں بی آپ بالکل بھی پریشان نہ ہو !! اب تو میں "  
ہوں نہ آپ کا بچوں اور اس گھر کا خیال رکھنے کے لیے !! اب سے  
میں روز آپ کے پیروں کی مالش بھی کروں گی اور دن میں دوبار  
واک بھی کروایا کروں گی پھر آپ بہت جلد دوبارہ سے اپنے پیروں  
- "پر چلنے لگیں گی !! فیہا نے مسکرا کر کہا

اماں بی کا خیال تم رکھو گی بچوں کا اور اس گھر خیال بھی تم ہی " رکھو گی لیکن میرا خیال کون رکھے گا؟؟ میرا تو تم نے نام ہی نہیں -!!" لیا

سوید کی آواز پر چونک کر پلٹی وہ اس سے چند قدم کے فاصلے پر " کھڑا منہ بسور کر اسے ہی دیکھ رہا تھا --- وہ کب آکر اس کے پیچھے کھڑا ہوا فیہا کو محسوس بھی نہیں ہوا البتہ اماں بی نے اسے آتے ہوئے دیکھ لیا تھا لیکن سوید نے انہیں خاموش رہنے کا اشارہ -" کیا تو وہ کچھ نہیں بولیں تھیں

آپ اتنی جلدی آگئے؟؟ فیہا حیرانگی سے گویا ہوئی جہاں تک " اسے یاد تھا اس نے سوید کو رات دس بجے ہاسپٹل میں دیکھا تھا -- -" اس کا خیال تھا وہ اتنے بجے ہی واپس آئے گا

میں روز اسی ٹائم پر آتا ہوں !! صبح آٹھ سے شام چھ میری " جاب کا ٹائم ہے کبھی کبھی کسی ایمر جنسی کی وجہ سے دیر ہو جاتی ہے " سوید نے اس کے چہرے پر الجھن دیکھ کر مسکرا کر بتایا

بابا !! اسے گھر میں دیکھ کر حارث خوشی چیخ اٹھا جویریہ بھی " حارث کے پیچھے دوڑی آج صبح سوید ان دونوں کے اٹھنے سے پہلے چلا گیا تھا اب جب انہوں نے باپ کو دیکھا تھا تو فوراً کھیل چھوڑ کر " بھاگے تھے

ابھی نہیں پہلے بابا نہیں گے پھر آپ کو پیار کریں گے !! ابھی " بابا ہاسپٹل (ہاسپٹل) سے آئے ہیں ان کو جاشیم (جراثیم) لگے ہیں آپ کو بھی لگ جائیں گے !! حارث کو سوید کی گود میں چڑھنے کے لیے بے تاب دیکھ کر جویریہ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر سوید کا یاد کروایا ہوا جملہ حارث کے سامنے دہرایا --- بچارہ دو سالہ حارث

نا سمجھی سے کبھی باپ کا چہرہ دیکھتا تو کبھی اپنی آپنی کا اب اسے کیا  
- "پتہ جراثیم کیا ہوتے ہیں

ویری گڈ میری پرنس کو یاد ہے!! میں ابھی نہا کر آتا ہوں "  
پھر آپ کو گود میں اٹھاؤں گا وہ باری باری دونوں بچوں سے  
- "مخاطب ہوا

فیہا یار اچھی سے چائے بنا کر دے دو!! میں تب تک فریش ہو "  
آتا ہوں - تم چائے یہیں لے آنا۔۔۔ سوید اندر جاتے جاتے رک  
- "کر بولا

میں اماں بی کو واک کروا کے پھر چائے بنا لاتی ہوں تب تک "  
آپ فریش ہو کر آجائیں!! اماں بی پیروں کی اچھی سی مالش وہ کر  
چکی تھی بس اب انہیں واک کروانی تھی اس لیے اس نے سوچا  
- "جب تک وہ نہا کر آئے گا تب تک وہ واک ہی کر والے

ٹھیک ہے!! وہ دو لفظی جواب دے کر اندر کی جانب بڑھ گیا "

"\_

کمرے میں قدم رکھتے ہی اسے خوشگوار حیرت ہوئی تھی اپنے " قول کے مطابق وہ پورا کمرہ سیٹ کر چکی تھی --- سوید نے کپڑے لینے کے لیے الماری کھولی تو اس کی آنکھوں میں ستائش ابھری فیہا سارے کپڑے پریس کر کے رکھ چکی تھی --- وہ فریش ہو کر آیا تو ڈریسنگ ٹیبل کو دیکھ کر اس کے لبوں پر مسکراہٹ بکھر گئی فیہا نے ہر دراز پر ان لوگوں کے ناموں کے پہلے حروف کی چٹ لکھ کر لگا رکھی تھی تاکہ پہچانے میں آسانی ہو سوید نے باری باری ساری درازیں چیک کی - ایک میں سوید کا سامان دوسرے میں فیہا کا تیسری دراز میں جوریہ اور چوتھی میں حارث کا --- ایسا نہیں تھا کہ اس گھر میں جگہ یا فرنیچر کی کمی تھی - بس وہ اپنے بچوں کو

فلحال اپنے پاس ہی رکھنا چاہتا تھا کیوں کہ حارث ابھی بہت چھوٹا تھا اور جویریہ فیہا کے بنا رہنے پر رضا مند نہیں تھی۔ البتہ اگر فیہا کوئی۔۔۔ "اعتراض کرتی تو پھر مجبوراً اسے کچھ نہ کچھ سوچنا پڑتا

ہممم تو میڈم بہت نفاست پسند ہیں!! وہ فیہا کو سراہے بنا ناراہ سکا "۔۔۔ جس نے بھی کہا ہے بالکل سہی کہا ہے عورت کے بنا گھر قبرستان جیسا ہے!! وہ خود کلامی کرتا نیچے چلا آیا جہاں چائے کے ساتھ اسنیکس اس کی منتظر تھی۔۔۔ اسے بہت خوشی ہو رہی تھی فیہا نے دو دن میں ہی سویڈ کے دل میں اپنے لیے جگہ بنانی شروع۔۔۔ کر لی تھی



تم کہیں جا رہی ہو؟؟ باسط اس وقت باہر سے آیا تھا رومان کو "

- "تیار دیکھ کر وہ پوچھے بنا نا رہ سکا

- "تم سے مطلب؟ اس کا پوچھنا رومان کو تپا گیا "

- "ہاں کیوں کہ تم میری اجازت کے بنا کہیں نہیں جا سکتی "

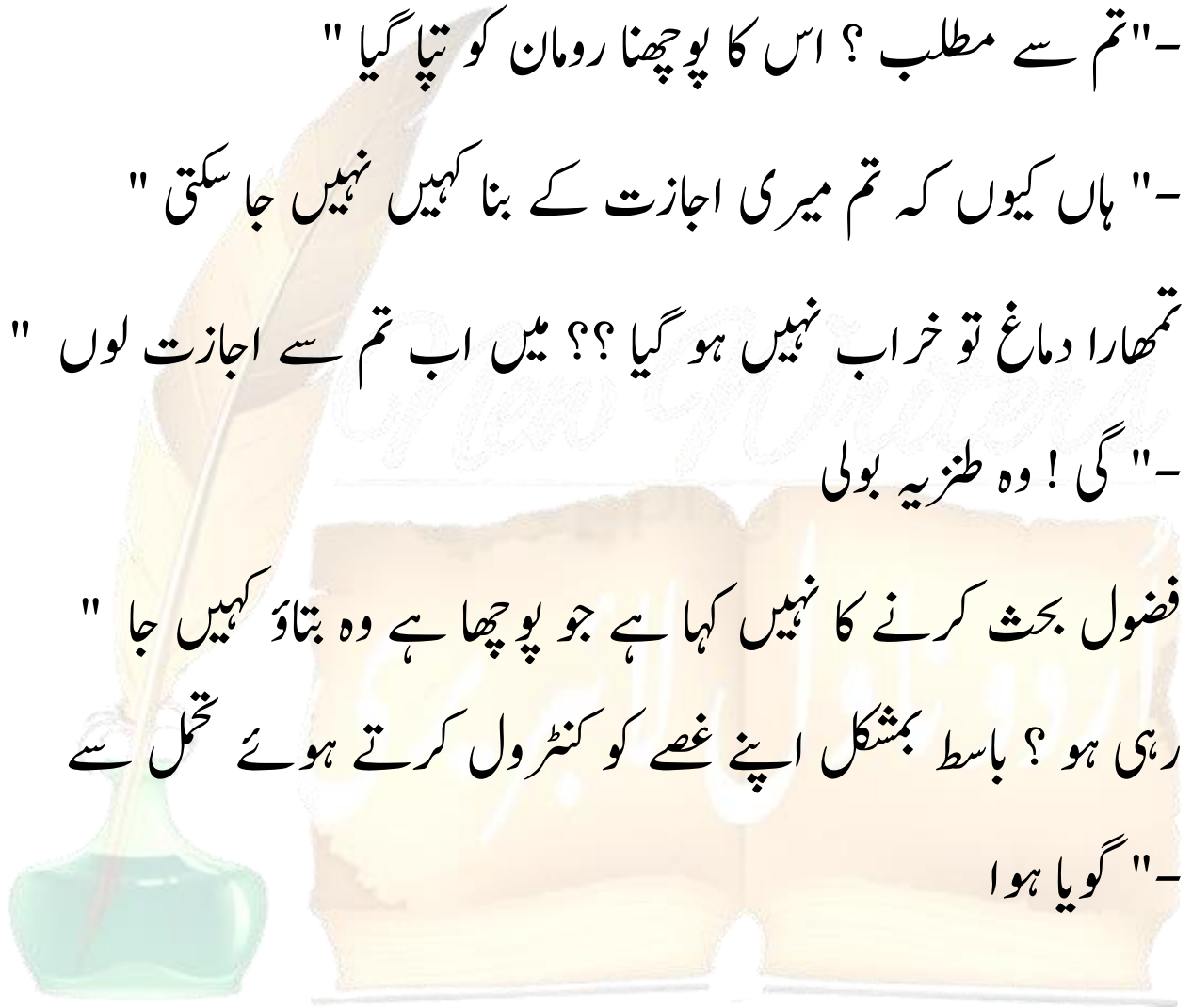
تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا؟؟ میں اب تم سے اجازت لوں "

- "گی ! وہ طنزیہ بولی

فضول بحث کرنے کا نہیں کہا ہے جو پوچھا ہے وہ بتاؤ کہیں جا "

رہی ہو؟ باسط بمشکل اپنے غصے کو کنٹرول کرتے ہوئے تھل سے

- "گویا ہوا



شہرین نے ہماری شادی کی خوشی میں میرے لیے پارٹی رکھی ہے " -  
تمہیں بھی انوائٹ کیا ہے دل کرے تو آ جانا -- اس نے جان  
- "چھڑانے والے انداز میں بتایا

تم کسی پارٹی میں نہیں جاؤ گی جاؤ جا کر چلیج کرو !! مام کچن میں " -  
اکیلی ہیں ان کی مدد کرو -- باسط نے آرام سے جانے سے انکار کیا  
- "تو رومان کے ماتھے پر لکیریں ابھریں

تم کون ہوتے ہو مجھے کہیں جانے سے روکنے والے؟؟ رومان " -  
نے دانت پیستے ہوئے پوچھا

تمہارا شوہر ہوتا ہوں !! باسط نے بھی اس کے انداز میں جواب " -  
دیا

- "میں نہیں مانتی تمہیں "

تم مانو یا نا مانو مجھے اس سے کوئی غرض نہیں ہے - میں نے کہہ دیا ہے کہ تم کہیں نہیں جاؤ گی تو مطلب نہیں جاؤ گی --- شرافت سے کچن میں جا کر مام کی مدد کرو !! وہ ایک لفظ چبا چبا کر بولا

میں کوئی نوکرانی نہیں ہوں جو گھر کے کام کروں گی !! رومان " -  
تک کر بولی باسط کا روعب جھاڑنا اسے سخت برا لگا تھا

میری مام بھی کوئی نوکرانی نہیں ہے جو تمہیں پکا کر کھلائیں " پانچ چھ ماہ سے تم یہاں مفت کی روٹیاں ہی توڑ رہی ہو - اب اس گھر کی بڑی بہو ہو تو تمہارا بھی کچھ فرض بنتا ہے کہ گھر کے کاموں -  
میں ہاتھ بٹاؤ

دیکھو باسط اس وقت میرا موڈ بہت اچھا ہے !! اپنے یہ فضول "

بکواس کر کے میرا دماغ خراب نہ کرو !! اس گھر میں اتنے ملازم ہیں کام کرنے کے لیے تو مجھے کام کرنے کی بالکل ضرورت نہیں

ہے۔ رہی بات تائی امی کی تو وہ اپنی مرضی سے کچن میں گھسی رہتی ہیں۔ نا میں نے اپنے ڈیڈ کے گھر میں کسی کام کو ہاتھ لگایا ہے اور نا سویڈ کے گھر میں!! نا ہی میں یہاں کروں گی!! وہ خاصہ جتا۔" کر بولی

تم نے اپنے گھر میں کام کیا ہو یا نہیں یہ میرا مسئلہ نہیں ہے۔" لیکن ہمارے گھر میں شوہر کے کام بیوی ہی کرتی ہے۔۔ میرے۔" کام بھی تم ہی کرو گی

تمہیں جو بولنا ہے بولتے رہو میرے کان میں آواز نہیں آرہی " میں جا رہی ہوں رات کو دیر سے آؤں گی!! وہ ڈھٹائی سے بول کر صوفے پر رکھا اپنا بیگ اٹھانے کے لیے آگے بڑھی ہی تھی کہ۔" اس کی کلائی باسٹ کے مضبوط ہاتھوں میں تھی

چاچو چچی نے تمہیں بالکل تمیز نہیں سکھائی ہے شوہر سے بات کرنے کی۔ جب میں نے کہا ہے کہ تم نہیں جاؤ گی تو مطلب نہیں جاؤ گی!! باسط نے اپنے دائیں ہاتھ سے اس کی کلائی بری طرح - " مروڑ کر کمر کے ساتھ لگائی کہ وہ بلبلا اٹھی

چھوڑو مجھے جاہل انسان!! میرا ہاتھ توڑو گے کیا؟؟ رومان درد " سے کراہتے ہوئے چیخ رہی تھی

مجھے سوید سمجھنے کی غلطی ہرگز نہ کرنا میں اس کی طرح آنکھیں " موند کر تمہاری بے غیرتیاں برداشت نہیں کر سکتا مجھ سے اور میرے گھر والوں سے بات کرتے ہوئے اپنی آواز نیچی رکھا کرو ورنہ اٹھا کر باہر پھینک دوں گا پھر پڑی رہنا سڑک پر کیونکہ تمہارا باپ تو اب کسی صورت تمہیں اپنے گھر میں نہیں گھسنے دے گا!! - "وہ ایک ایک لفظ چبا کر بول رہا تھا

یہ لیپا تھوپی ہٹاؤ اور جا کر مام کی مدد کرو!! باسط نے اس کے " لبوں پر لگی لپسٹک کو اپنے ہاتھ کی پشت سے بے دردی صاف کرتے ہوئے کہا اور ایک جھٹکے میں اس کا بازو چھوڑ دیا وہ لڑکھڑاتی ہوئی "فرش پر گر گئی۔

میں کچن میں نہیں جاؤں گی!! وہ اب بھی چیخنے سے باز نہیں آئی " "تھی --- اس کی یہ حرکت باسط کو آگ لگا گئی

اٹھو!! باسط نے اس کا بازو پکڑ کر زبردستی اٹھایا اسے زبردستی " اپنے ساتھ گھسیٹنے لگا۔ رومان مسلسل اپنا آپ اسے کی پکڑ سے چھڑوانے کے لیے جدوجہد کر رہی تھی لیکن باسط اس کے چیخنے چلانے کی پرواہ کرے بغیر اسے کچن میں لے آیا جہاں نصرت بیگم "ملازموں سے کام کروا رہی تھیں



مام آج سے یہ کچن کے کام میں آپ کی مدد کرے گی!! باسط "

- "نے اسے کچن میں لا کر دھکا دیتے ہوئے اپنی ماں سے کہا

کہیں کر ہی نہ لے!! نصرت بیگم نے تنفر سے رومان کی جانب "

دیکھتے ہوئے کہا جو کھا جانے والی نظروں سے ان ماں بیٹوں کو گھور

- "رہی تھی

اگر نہیں کرے تو کھانا مت دینا - یہ اس کے باپ کا گھر نہیں "

ہے جو ہم نکھرے برداشت کریں گے۔۔۔۔۔ اگر اسے یہاں رہنا

ہے تو تمیز سے رہے گی اور اگر نہیں رہنا تو جہاں مرضی دفعہ ہو

جائے!! وہ رومان کو گھورتے ہوئے بول رہا تھا اپنی بات مکمل کر

- "کے وہ اٹے پیر واپس چلا گیا

سن لیا ہے باسط نے کیا کہا ہے؟؟ اس گھر میں رہنا ہے تو کام "

بھی کرنا پڑے!! اب کھڑے کھڑے میرا منہ کیا دیکھ رہی ہو جاؤ

جا کر سلاد بناؤ!! باقی کام تو ہم کر ہی چکے ہیں!! نصرت بیگم نے  
- اپنا حکم سنایا

کچھ دیر رومان وہیں کھڑی انہیں گھورتی رہی۔۔۔ پھر پیر پٹختے "  
ہوئے فرتج سے سبزیاں نکالنے لگی کیونکہ باسط کمرے میں قبضہ  
جمائے بیٹھا تھا وہاں جاتی تو اب نا جانے وہ کیا سلوک کرتا۔۔۔  
- رومان کی تو سہی مانوں میں قسمت ہی پھوٹ گئی تھی

کیوں بلایا ہے تم نے مجھے؟؟ لبنا اس وقت ایک چھوٹے سے کیفے "  
کے باہر لگی کرسی پر اپنے سامنے بیٹھے ہوئے محمود سے پوچھ رہی  
تھی جو کرسی سے ٹیک لگائے مسکرا کر اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔ لبنا کو  
- اس وقت اس کی مسکراہٹ زہر لگ رہی تھی

بہاروں پھول برساؤ میرا محبوب آیا ہے ، میرا محبوب آیا ہے !! "

- محمود نے لبنا کی طرف دیکھتے ہوئے اپنی بے سری آواز میں گایا

ہو گیا تمہارا اب مجھے بھی بتادو کیوں بلایا ہے !! لبنا نے بیزاریت "

- "سے پھر پوچھا

بتا دوں گا بتا دوں گا اتنی بھی کیا جلدی ہے؟؟ برسوں بعد اس "

طرح کسی کیفے میں ملے ہیں پرانی یادیں تازہ ہوئیں ہیں !! کچھ وقت

- "!! دیدار تو کر لینے دو

میں تمہاری طرح فارغ نہیں ہوں بڑی مشکل سے وقت نکال کر "

آئی ہوں اس لے شرافت سے بولو کیا کام ہے؟ کیوں بار بار مجھے

میج کر رہے ہو؟ میں تمہیں ہزار بار بتا چکی ہوں میری اس گھر

میں نہیں چلتی لیکن تم ہو کہ بار بار مجھے فون کر کے پریشان کر

- "رہے ہو

- "مجھے پانچ لاکھ روپے چاہیے ہیں!! محمود نے آرام سے بتایا "

تو تم مجھے پیسوں کے لیے فون کر رہے تھے؟ لبنانے حیرانگی سے پوچھا۔ وہ تو اب تک یہ سمجھ رہی تھی کہ محمود اسے فیہا کے - "حوالے سے فون کر رہا ہے

تم کیا سمجھ رہی تھی میں تمہاری نند کی وجہ سے فون کر رہا " ہوں؟؟ محمود نے اس کے آگے جھکتے ہوئے پوچھا۔۔۔ میں تو پیسے مانگنے کے لیے کال کر رہا تھا۔ کیوں کہ تم مجھے پیسے دو گی وہ بھی "پورے پانچ لاکھ روپے!! وہ مزے سے بولا

او باؤلے کونسے پیسے؟ کیسے پیسے؟ اور میں کیوں دو گی تم کو پیسے " - "؟؟ لبنانے تنک کر پوچھا

کیونکہ تم نے میرے اچھے خاصے پیسے کھا رکھے ہیں اب مجھے ان " پیسوں کی ضرورت ہے اس لیے شرافت مجھے پانچ لاکھ دے دو

۔" کک کون سے پیسے؟ لبتا نے لڑکھڑاتی ہوئی آواز میں پوچھا

ارے واہ تم تو بڑی جلدی بھول گئی!! وہی پیسے جو تم اپنی اور فخر کی شادی سے پہلے مجھ سے لیتی رہی ہو!! کبھی ہوٹل کا کھانا کھلا دو، شاپنگ کروا دو، جیولری لے کر دے دو اور پتہ نہیں کیا کیا۔۔

۔" محمود نے اسے یاد دلایا

"!! وہ سب ملا کر اتنے پیسے نہیں جتنے تم نے مانگے ہیں

مجھے پتہ ہے لیکن تم نے دو بار مجھے دھوکہ بھی تو دیا ہے اس کی بھی تو قیمت لگے گی نامیری جان!! پہلے تم نے مجھ سے شادی کا وعدہ کیا لیکن میں کچھ دنوں کے لیے اپنے کام کے سلسلے میں

دوسرے شہر کیا گیا تم نے میرے پیچھے فخر سے جھٹ پٹ شادی رچالی بعد میں تم نے مجھے یہ کہہ کر ٹال دیا کہ تم اپنی نند فیہا سے میری شادی کروا دو گی میں مان گیا لیکن تم نے کیا کیا؟ مجھے کہتی رہی ابھی فیہا چھوٹی، پھر پڑھ رہی ہے اور آخر میں کیا ہوا اس کی بھی شادی ہو گئی!! میں ایک بار پھر تمہارے ہاتھوں بیوقوف بن گیا۔

دیکھو میرے پاس کوئی پیسے ویسے نہیں ہیں!! بہتر ہے تم مجھے " آئینہ کال نہ کرنا!! اب میں چلتی ہوں!! لبنا اپنا بیگ اٹھا کر جانے کے لیے کھڑی ہوئی۔

اگر تم نے پیسے نہیں دیے تو میں ہم دونوں کی ساری تصویریں " تمہارے فخر کو دے دوں گا پھر دیکھوں گا وہ غیرت مند شخص "!! اپنی بیوی کو اس کے محبوب کے ساتھ دیکھ کر کیا کرتا ہے



- "تم مجھے دھمکا رہے ہو؟؟ لبنا کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں "

ہاں کیوں کہ مجھے پیسے چاہیے جو کہ صرف تم ہی دے سکتی ہو !! "

جہاں تک میں تمہیں جانتا ہوں تم جیسی عورت بھکاریوں کو بھی بلا وجہ ٹکانہ دے پانچ لاکھ کیسے دے گی مجھے مجبوراً دھمکی کا سہارا لینا

- " پڑا !! وہ دوبارہ کرسی سے لیٹ لگا کر انگریزی لیتا ہوا بولا

- " محمود یہ تم ٹھیک نہیں کر رہے ہو؟؟ لبنا نے بے بسی کہا "

ٹھیک تو میں ویسے بھی کوئی کام نہیں کرتا !! میں بندہ ہی غلط " ہوں !! مجھ سے اچھے اور ٹھیک کام کی امید کرنا سراسر بیوقوفی ہے

--- خیر میں چلتا ہوں مجھے بڑا کام ہے پیسوں کا انتظام ہو جائے تو

کال کر دینا لیکن خیال رہے زیادہ دیر نہیں ہونی چاہیے !! محمود اس

کی آنکھوں آنکھیں ڈال کر بولتا ہوا وہاں سے چلا گیا ---- پیچھے

- " لبنا سوچ میں پڑ گئی کہ اس مصیبت سے کیسے نکلے

فیہا چلو نہ آئس کریم کھانے چلتے ہیں !! اتنا اچھا موسم ہے کچھ " دیر واک بھی کر کے آئیں گے !! رات کے کھانے سے فارغ ہو کر - " وہ کچن سمیٹنے آئی تھی کہ سویڈ بھی پیچھے چلا آیا اس وقت کون آئس کریم کھانے جاتا ہے ؟؟ فیہا انتہائی بیوقوفانہ " - " سوال پوچھا تھا --- سویڈ نے آنکھیں گھما کر اسے دیکھا کیا مطلب اس وقت ؟ اس وقت ہی فوڈ اسٹریٹ پر بہار ہوتی " ہے یہی ٹائم تو ہوتا جب انسان اپنے گھر والوں کے ساتھ وقت گزارتا ہے !! اب مزید کوئی فضول بات مت کرنا جاؤ جا کر اپنا شال لے کر آؤ میں گاڑی میں انتظار کر رہا ہوں !! فیہا کو مزید

بہانوں کے لیے لب کھولتے دیکھ کر اس نے بیچ میں ہی ٹوک دیا  
"۔"

صبر کریں بچوں کو تیار کرنے میں ٹائم لگتا ہے !! آپ تو گھوڑوں "  
"۔ پر سوار ہو گئے ہیں

تم سے کس نے کہا بچے ہمارے ساتھ جا رہے ہیں؟؟ صرف تم "  
"۔ اور میں جا رہے ہیں

"۔ تو بچے کہاں رہیں گے؟؟ فیہا نے الٹا اس سے پوچھا "

بچے اماں بی کے پاس رہیں گے !! ہم کون سا قیامت تک کے "  
لیے جا رہے ہیں !! ایک گھنٹے تک واپس آ جائیں گے بچوں کو ساتھ  
لے کر جائیں گے تو وہ بھی آئیں کریم مانگیں گے اور اس وقت  
آئیں کریم کھانے سے ان کا سینہ خراب ہو جائے گا --- خیر یہ

سب تو ہو گئے بہانے بات صرف اتنی ہے میں یہ وقت صرف  
تمہارے ساتھ گزارنا چاہتا ہوں!! تم یہ سب بعد میں کر لینا ابھی  
چلو!! سوید نے اس کے ہاتھ سے پلیٹ لے کر واپس کاؤنٹر پر رکھ  
- "دی -- فیہا کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ کھینچا

عبایا تو لگانے دیں!! اماں بی کو تو بتا دوں!! فیہا نے اس کی جلد "  
- "بازی پر اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا

اماں بی کو میں پہلے ہی بتا چکا ہوں!! میری شال گاڑی میں پڑی "  
ہے تم وہ اوڑھ لینا ابھی بس چلو!! سوید تو تیاری ہی نہیں تھا اس کا  
ہاتھ چھوڑنے کے لیے وہ اسے اپنے ساتھ لے آیا فیہا کے گاڑی  
میں بیٹھتے ہی اس نے گاڑی اسٹارٹ کر دی -- سوید اپنے اور فیہا  
- "کے رشتے کی جھجک ختم کرنے کی ہر ممکن کوشش کر رہا تھا

گاڑی میں رومانٹک ماحول بنانے کی خاطر سویڈ نے میوزک اون " کر لیا۔۔۔ فیہا سویڈ کی شال اوڑھے کھڑکی سے باہر نظارے دیکھنے میں مصروف تھی ہلکی ہلکی سرد ہوائیں ماحول کو خوبصورت بنا رہی تھی۔۔۔۔۔ سویڈ گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے گاہے بگاہے نگاہ اس پر ڈال رہا تھا جو ہمیشہ کی طرح بالکل خاموش تھی۔۔۔۔۔ یہی خاموشی سویڈ کو چبھتی تھی۔۔۔۔۔ فیہا کو اپنی جانب متوجہ کرنے کے لیے اس نے فیہا کی گود پڑا ہاتھ پکڑ کر لبوں سے لگایا تو وہ چونک کر اس کی "جانب پلٹی۔

"آج سارا دن کیا کیا تم نے؟؟ سویڈ نے ہی خاموشی توڑی "

کچھ خاص نہیں بس روم سیٹ کیا، کھانا بنایا اماں بی کے ساتھ "

وقت گزارا۔۔۔۔۔ وہ تفصیل سے اپنے پورے دن کی مصروفیات

"بیان کرنے لگی۔

- "مجھے کتنا مس کیا؟؟"

آپ کو --- وہ "

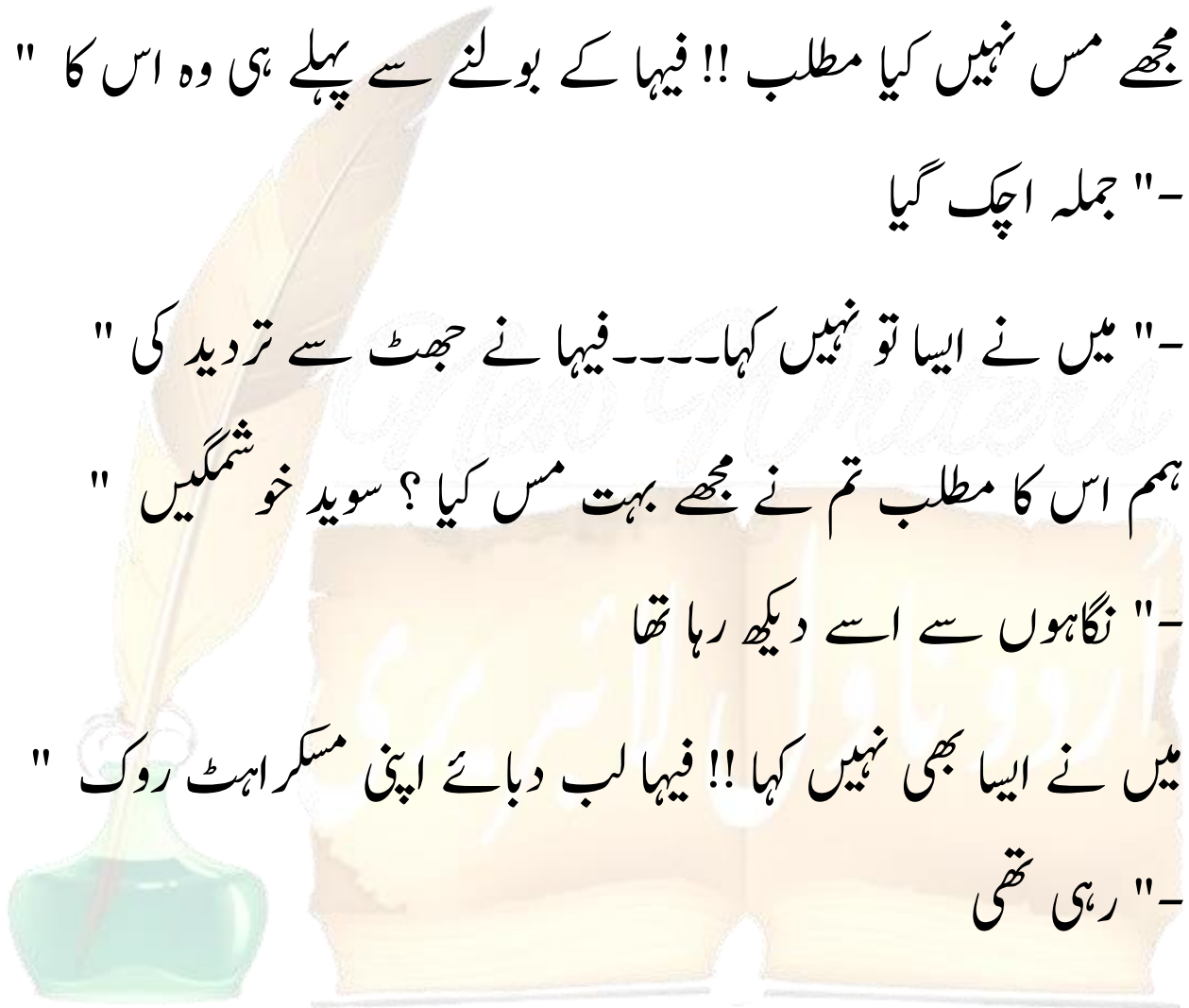
مجھے مس نہیں کیا مطلب !! فیہا کے بولنے سے پہلے ہی وہ اس کا "  
- "جملہ اچک گیا

- "میں نے ایسا تو نہیں کہا۔۔۔۔۔ فیہا نے جھٹ سے تردید کی "

ہم اس کا مطلب تم نے مجھے بہت مس کیا؟ سوید خوشمگیں "

- "نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا

میں نے ایسا بھی نہیں کہا!! فیہا لب دبائے اپنی مسکراہٹ روک "  
- "رہی تھی





خیر میں نے تو تمہیں بہت مس کیا --- میرا تو دل ہی نہیں لگ " رہا تھا تمہارے بنا بہت یاد آرہی تھی تمہاری ---- سوید نے بچوں -" کی طرح منہ بنا کر کہا تو فیہا کا منہ کھل گیا

آپ تو ایسے بول رہیں ہیں جیسے کہ پیدا ہوتے ہی میرے ساتھ " تھے !! ابھی تیسرا دن ہے ہماری شادی کا اور آپ ابھی سے مجھے بیوقوف بنانے لگے ہیں ---- ہنہ بڑے آئے دل نہیں لگ رہا تھا --- فیہا خاصہ کیوٹ سا منہ بنا کر بولی کہ سوید کی ہنسی آگئی ---- - اتنا ہی دل نہیں لگ رہا تھا تو فون کیوں نہیں کیا؟؟ اس نے -" آنکھیں چھوٹی کر کے پوچھا

آہاں تو مطلب میڈم میرے کال کرنے کا انتظار کر رہی تھیں !! " سوید نے آنکھوں میں چمک لیے کہا اسے اچھا لگا سن کر کہ فیہا اس

کے فون کا انتظار کر رہی تھی --- میں نے کال نہیں کی تو تم کر  
-!! لیتی

میں کیوں کرتی؟؟ ویسے بھی میرے پاس فون نہیں ہے!! ہوتا "  
-!!" تو بھی میں نہیں کرتی

کیوں بھی تم فون کیوں نہیں کرو گی؟؟ سوید نے نگاہ روڈ پر "  
- رکھتے ہوئے پوچھا وہ بازار میں داخل ہو چکے تھے

کیوں کے سالار ہی امامہ کو فون کرتا تھا!! اس حساب سے آپ "  
پر فرض ہے کہ آپ مجھے روز فون کیا کریں!! فیہا نہایت آرام سے  
- بولی

- اب یہ سالار اور امامہ کون ہیں؟؟ سوید نے الجھ کر پوچھا "

آپ کو سالار اور امامہ کا نہیں پتہ؟؟ اوہ ہاں کیسے پتا ہو گا لڑکے " ناول جو نہیں پڑھتے۔۔۔۔۔ فیہا نے اپنے سوال کا جواب خود ہی دیا۔ " تھا

یہ تم کیا منہ ہی منہ بڑبڑا رہی ہو؟ سوید نے اسے اپنے آپ " سے باتیں کرتے دیکھ کر پوچھا

سالار ناول کا ہیرو ہے۔۔ اور ناول پڑھنے والی لڑکیوں کا بھی۔ " بہت اچھا ہے وہ اتنا پیار کرنے والا ہر لڑکی کا کرش۔۔۔۔۔ فیہا ناول کی دنیا میں ہی گم ہونے لگی۔۔۔۔۔ لیکن اس کے منہ سے سالار کا نام " سوید کو جلن میں مبتلا کر گیا

چلو اترو آگئے ہم اپنی منزل پر!! سوید نے گاڑی پارک کر کے " اسے ہلایا جو اپنی ہی فینٹسی میں گم تھی

سوید اس کا ہاتھ تھامے چلنے لگا فیہا بھی اتنے دنوں بعد گھر سے " نکلی تھی اسے بھی کافی اچھا لگ رہا تھا بازاروں میں رونق لگی ہوئی تھی۔۔۔۔۔ ان کی طرح بہت سارے کیل ایک دوسرے کے ساتھ خوبصورت لمحوں کو سمیٹ رہے تھے۔۔۔۔۔ سوید نے ایک آنس کریم پارلر سے فیہا کی پسند کی آنس کریم کی جسے کھاتے کھاتے وہ دونوں کافی آگے نکل آئے سوید اس سے ہلکی پھلکی باتیں بھی کر رہا تھا جن کے جواب فیہا خوش دلی سے دے رہی تھی۔

فیہا وہ دیکھو کتنی پیاری رنگ برنگی چوڑیاں ہیں آ جاؤ تمہارے " لیے لیتے ہیں !! ایک چوڑیوں کے اسٹال دیکھ کر سوید نے فیہا کو اس طرف چلنے کا کہا جو روڈ کی دوسری جانب تھا۔۔۔۔۔ سوید کو چوڑیاں بہت پسند تھی وہ رومان کے ہاتھوں میں بھی چوڑیاں دیکھنے کا خواہش مند تھا لیکن رومان کو چوڑیوں سے چڑھ تھی بقول اس

کے چوڑیاں گوار ٹائپ کی تھرڈ کلاس خواتین پہنتی ہیں جبکہ رومان  
- "ماڈرن ایلٹ کلاس کی تھی

سویڈ میرے پاس بہت ساری چوڑیاں ہیں !! آپ کو اچھی لگتی "   
ہے تو میں ان میں سے ہی پہن لوں گی مزید خریدنے کی ضرورت  
- "!! نہیں ہے

مجھے پتہ ہے تمہارے پاس ہیں لیکن میرا دل کر رہا میں خود "   
تمہیں لے کر دوں وہ بھی اپنی پسند کی --- وہ دونوں روڈ پار کر  
کے چوڑیوں کے اسٹال پر پہنچے سویڈ نے اس کے لیے اپنی پسند کی  
- "سرخ چوڑیاں لی

بھائی صاحب میں پہنا دوں؟؟ چوڑیوں والے نے سویڈ سے "   
- "پوچھا وہ خواتین کو چوڑیاں پہنانے کا کام بھی کر رہا تھا

نہیں بھائی آپ بس پیک کر دو میں خود پہنا لوں گا!! سوید کو یہ " بات کسی صورت گوارا نہیں تھی کہ اس کی بیوی کا ہاتھ کوئی غیر " مرد پکڑے --- سوید نے اسے پیسے دے کر چوڑیاں لے لیں

سوید اب گھر چلتے ہیں بچے پریشان ہو رہی ہونگے؟؟ وہ لوگ " ابھی کچھ قدم چلے ہی تھے کہ فیہا نے اس کا بازو ہلایا

ہم تم ٹھیک کہہ رہی ہو کافی وقت ہو گیا ہے!! سوید نے گھڑی " پر نگاہ ڈالتے ہوئے کہا ---- فیہا تم یہاں کھڑی ہو جاؤ میں گاڑی "!! ریسورس کر کے یہیں لے آتا ہوں

نہیں میں بھی آپ کے ساتھ چلتی ہوں!! وہ اکیلے کھڑے ہونے " " کا سن کر کانپ گئی تھی



پانچ منٹ کی بات ہے میں جلدی جلدی جاؤں گا اور گاڑی لے " آؤں گا اب تم بھی ساتھ چلو گی تو کافی وقت لگ جائے پھر وہاں سے راستہ بھی لمبا پڑے گا -- اس روڈ سے ہم جلدی گھر پہنچ جائیں گے ---- بس پانچ منٹ لگیں گے --- وہ فیہا کے انکار کے - "باوجود بھی اسے چھوڑ کر چلا گیا تھا

فیہا سوید کی شال کو مضبوطی سے خود کے گرد لیٹ کر کھڑی ہو " گئی دل سوکھے پتے کی طرح لرز رہا تھا --- ناچاہتے ہوئے بھی ذہن میں وہ منحوس سیاہ رات منڈلانے لگی تھی --- کچھ ایسا ہی منظر تو تھا اس رات بھی اپنے ڈر پر قابو پانے کے لیے اس نے - "قرآنی آیات کا ورد شروع کر دیا

دانش یہ باسط بھائی کو کیا ہو گیا ہے؟ وہ رومان کے ساتھ اتنا برا "سلوک کیوں کر رہے ہیں؟؟ عزرا نے اپنے ساتھ چلتے دانش سے -" پوچھا وہ دونوں ابھی ابھی ہوٹل سے کھانا کھا کر نکلے تھے

مجھے کیا پتہ!! ان دونوں کا ذاتی معاملہ ہے مجھے تھوڑی ہر بات -" بتاتے ہیں وہ دونوں!! دانش نے بیزاریت سے جواب دیا

تمہیں پتہ نہیں ہو گا تو کسے پتہ ہو گا؟؟ تمہارا بھائی ہے پوچھو "اس سے پہلے تو اس نے محبت کا راگ الاپ کر رومان کی طلاق کروائی اب خود اس کے ساتھ ظلم کر رہا ہے!! تمہیں پتہ ہے رومان کتنا رو رہی تھی؟ باسط کی وجہ سے اس نے ڈیڈ کی ناراضگی مول لی ہے اب وہ ہی اس کے ساتھ اتنا برا رویہ رکھے گا تو کہاں -" جائے گی وہ؟؟ عزرا نے تلخی سے پوچھا

تو میں کیا کروں؟؟ تم ہی مجھے بتا دو؟؟ تم ان دونوں کی وجہ "

سے مجھ سے کیوں جھگڑ رہی ہو؟؟ دانش نظریں گھما کر بولا جب

- "اس کی نظر سامنے کھڑی ڈری سہمی فیہا پڑی تو ٹھٹھک گیا

عزرا وہ دیکھو وہ تمہاری دوست نہیں ہے؟؟ دانش نے عزرا کا "

- "رخ بھی اس جانب موڑ کر کہا

- "ارے ہاں یہ تو فیہا ہے!! عزرا پہلی نظر میں پہچان گئی تھی "

تم تو کہتی تھی مولویوں کے گھر کی ہے پارسا ہے تو یہ رات کے "

- "اس وقت اکیلی یہاں کیا کر رہی ہے؟؟

- "مجھے کیا پتہ کیا کر رہی ہے!! عزرا جل بھن کر کہا "

- "تو چلو آؤ چل کر پوچھتے ہیں!! دانش فیہا کے طرف بڑھنے لگا "

تمہارا کیا دماغ خراب ہے!! اس نے ہمیں دیکھ لیا تو لینے کے " دینے بھی پڑ سکتے ہیں مت بھولو ہم نے اس کے سامنے امریکا جانے کا ڈرامہ کیا تھا --- عزرا نے اس کا ہاتھ پکڑ کر جانے سے روکا -" اسے دانش کی دماغی حالت پر شبہ ہوا

کچھ نہیں ہوتا یہ مڈل کلاس کے لوگ عزت کے نام پر مر جاتے " ہیں اور ان کے پاس اتنا پیسہ نہیں ہوتا کہ ہم جیسے امیروں سے ٹکر لیں!! تم چلو بس!! ویسے بھی اگر یہ اتنی پارسا ہوتی تو اسوقت یہاں اکیلی نہیں ہوتی یقیناً اپنے کسی یار کے ساتھ آئی ہو گی!! آ جاؤ سلام دعا کرتے ہیں تمہاری بیسٹ فرینڈ ہے!! دانش اس کا ہاتھ -" پکڑ کر کھینچتے ہوئے اپنے ساتھ لے کر چلنے لگا

ہیلو بیوٹی فل!! دانش نے فیہا کے پاس پہنچ کر فیہا کے کان کے " -" قریب اونچی آواز میں کہا

فیہا جو دوسری ی طرف سوید کو دیکھنے میں مگن تھی اپنے اتنے " قریب ایک انجانی آواز سن کر بدک گئی --- وہ تو پہلے ہی کافی گھبرائی ہوئی تھی مزید گھبرا کر پلٹی لیکن اپنے سامنے کھڑے عزرا اور فیہا کو دیکھ کر اس کے ہاتھ پیر پھول گئے --- ہاتھ میں پکڑی - " ہوئی چوڑیاں فرش پر جا گریں

پہچان تو لیا ہی ہو گا؟؟ دانش نے کمینگی سے مسکراتے ہوئے " - " پوچھا فیہا کی حالت دیکھ کر اسے بہت مزہ آ رہا تھا

کیسی ہو فیہا؟؟ تم تو مجھے بھول ہی گئی!! عزرا نے زبردستی اس " - " کے گلے لگتے ہوئے کہا

فیہا نے اسے خود سے دور کیا --- اس کا دل کر رہا تھا یہاں " سے بھاگ جائے اور بھاگنے بھی لگی تھی لیکن دانش نے اس کا ہاتھ

پکڑ کر روک لیا۔۔۔ ڈر کے مارے فیہا کی آنکھیں برسنے لگی ماضی  
- "ایک بار پھر اس کے سامنے حقیقت بن کے کھڑا ہو گیا تھا  
ارے اتنی بھی کیا جلدی ہے جانے کی اتنے دنوں بعد ملی ہو "  
ایک کپ کافی تو بنتی ہے؟ کیوں عزرا صبح کہہ رہا ہوں نا میں؟؟  
دانش نے عزرا کہا تو اس نے ہاں میں سر ہلا کر فیہا کا دوسرا ہاتھ  
- "پکڑ لیا

مم۔۔ مم مجھے۔۔۔ کک کہیں نہیں جانا مجھے چھوڑ دو مجھے جانے "  
دو!! فیہا روتے ہوئے مسلسل اپنا ہاتھ ان دونوں سے چھڑوانے کی  
- "کوشش کر رہی تھی۔۔۔ سوید نا جانے کہا رہ گیا تھا  
ایسے کیسے چھوڑ دیں ہم تو کافی پلا کر ہی جانے دیں گے ایسے اچھا "  
نہیں لگتا ویسے بھی تو یہاں اپنے کسی یار کے ہاتھ گھوم رہی ہو  
تھوڑی دیر ہمارے ساتھ بیٹھ جاؤ گی تو کچھ نہیں ہو گا!! دانش نے



خباثت کہتے ہوئے فیہا کو زبردستی اپنے ساتھ کھینچنے لگا۔۔۔ وہ مسلسل روتے ہوئے نفی میں سر ہلا رہی تھی۔۔۔۔۔ فیہا کا ذہن بالکل ماؤف ہو چکا تھا اس کے سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ اسے شور مچانا چاہیے تا۔۔۔ کہ لوگ اس کی مدد کریں

ابھی وہ لوگ دو تین قدم چلے ہیں تھے کہ اپنے قریب گاڑی کو "رکتے دیکھ کر گھبرا کر کا فیہا کا ہاتھ چھوڑ کر بھاگ نکلے سوید جلدی سے گاڑی سے نکلا وہ دانش اور عزرا کو دیکھ چکا تھا وہ فوری طور فیہا کے پاس آیا۔۔۔

فیہا کیا ہوا؟ یہ لوگ کیا کہہ رہے تھے اور تم رو کیوں رہی ہو "؟؟ سوید نے گھبرا کر پوچھا وہ فیہا کو اچھا خاصہ چھوڑ کر گیا تھا پانچ دس منٹ میں ایسا کیا ہو گیا جو وہ بری طرح رو رہی تھی۔۔۔۔۔

۔۔۔ سوید کو جواب دینے کے بجائے وہ سوید کے سینے سے لگ گئی

محمود کے جانے کے بعد وہ کچھ دیر وہیں کھڑی سوچتی رہی کہ " اس مصیبت سے کیسے نکلے؟ وہ کیفے کے باہر کھڑی اپنی ہیں سوچوں میں غرق تھی جب گاڑی کے بجتے ہارن پر اسے ہوش آیا کہ اسے گھر بھی جانا ہے۔ فخر کے گھر پہنچنے سے پہلے اسے ہر حال میں گھر پہنچنا تھا کیونکہ وہ بنا بتائے آئی تھی۔ کشور جہاں اور دادی کا خوف تو اسے بالکل بھی نہیں تھا اگر انہیں اس کی غیر موجودگی کا پتہ چل بھی جاتا تو اس کے لیے کوئی مصیبت یا پریشانی والی بات نہیں تھی وہ فخر کو آرام سے اپنی باتوں کے جال میں پھنسا لیتی لیکن اگر فخر خود اسے باہر سے آتا دیکھ لیتا اور دادی اور کشور جہاں لا علمی کا اظہار کرتیں تو وہ بری طرح پھنس سکتی تھی۔ لبنا اپنی ہی سوچ کے - " تانے بانے بنتی تیز تیز قدم اٹھانے لگی

کہاں گئی تھی تم؟؟ ابھی اس نے گھر کے اندر قدم رکھا ہی تھا " کہ فخر کی چیختی ہوئی آواز نے اس کا استقبال کیا - ساتھ ہی کشور جہاں بھی اسے غصیلی نظروں سے دیکھ رہیں تھیں۔ ایک لمحے کے لیے تو فخر کی اچانک آواز پر وہ ڈر گئی - لبنانے گھبرا کر اپنے ہاتھ میں پکڑے موبائل پر نگاہ ڈالی موبائل کی گھڑی کے حساب سے ابھی فخر کو گھر آنے میں پورے آٹھ منٹ باقی تھے!! تو کیا آج وہ جلدی گھر آ گیا تھا؟؟ ابھی وہ مزید اس غلط فہمی میں رہتی کے فضا اور عبید رضا بھی گھر میں آتے ہوئے دکھائی دیے لبنانے بے اختیار دیوار پر لگی گھڑی کی طرف دیکھا تو اسے سارا معاملہ سمجھ آ گیا --- فخر جلدی نہیں آیا تھا بلکہ وہ دیر میں آئی تھی اور اس کے موبائل میں جو ٹائم سیٹ تھا وہ پورے بیس منٹ لیٹ تھا اسی وجہ سے وہ لیٹ ہو گئی -

میں تم سے کچھ پوچھ رہا ہوں؟؟ کہاں گئی تھی تم وہ بھی بنا "

بتائے؟؟ لبنا کو بت بنے دیکھ کر فخر نے بلند آواز میں پوچھا - لبنا

نے بڑی مشکل سے تھوک نگلا وہ بری طرح پھنس چکی تھی - شور

کی آواز سن کر دادی بھی اپنے کمرے سے نکل آئیں۔ پیچھے فضا اور

عبید رضا بھی گھر میں لگی کچہری کو سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے -

عبید رضا اپنے کالج سے واپسی پر فضا کو ساتھ لے کر آئے تھے -

پہلے فیہا تھی تو وہ دونوں بہنیں آرام سے رکشہ سے آیا جایا کرتی

تھی لیکن اب فضا اکیلی تھی تو اسے چھوڑنے اور لانے کے ذمہ

- "داری عبید رضا نے خود سنبھال لی تھی

وہ م م م۔۔۔ میں لبنا کو سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا کیا جھوٹ بولے - "

-- ہاں وہ میں اماں کی طرف گئی تھی !! وہ جلدی سے سوچ کر بول

- "پڑی

- "کیوں؟ فخر نے اسے گھورتے ہوئے پوچھا"

کیا مطلب کیوں؟ میری ماں ہے ملنے بھی نا جاؤں کیا؟؟ بجائے "

- "ڈرنے کے وہ الٹا تنک کر پوچھنے لگی

بنا بتائے کیوں گئی تھی؟ تمہیں اندازہ بھی ہے تمہاری لاپرواہی "

کی وجہ سے کیا ہوا ہے؟ فخر سے دانت پیستے ہوئے سوال کیا۔ لبنا

- "کے تنک کر جواب دینے پر وہ مزید بھڑک گیا

وہ میں اماں سے فون پر بات کر رہی تھی کہ اماں کی اچانک "

طبیعت خراب ہو گئی پتہ نہیں انہیں کیا ہو گیا تھا مجھے تو کچھ سمجھ

میں ہی نہیں آیا میرے تو ہاتھ پیر ہی پھول گئے تھے۔ میں سب

کچھ چھوڑ چھاڑ کر ان کی طرف چلی گئی!! لبنا نے آنکھوں میں

- "زبردستی جھوٹے آنسو سجا کر من گھڑت کہانی سنا دی

تمہیں جانا ہی تھا تو تم بتا کر بھی جاسکتی تھی امی جی اور دادی " گھر میں ہیں تھیں - اس طرح چوری چھپے جانے کی کیا تک بنتی ہے - "؟؟ فخر کا غصہ اب بھی ٹھنڈا نا ہوا

بتا تو رہی ہوں سب کچھ اتنی اچانک ہوا مجھے کچھ بھی سمجھ میں " - "نہیں آیا !! لبنا نے دوپٹہ سے اپنے آنسوؤں پونچھتے ہو کہا پھر بھی آئندہ تمہیں کہیں بھی جانا ہو تو گھر میں بتا کر جانا !! تم " اچھی طرح جانتی ہوں ہمارے گھر کی خواتین بنا اجازت کے گھر سے نہیں نکلتی اور تم بنا بتائے چوروں کی طرح نکل گئی !! تمہیں کچھ پتہ بھی ہے تمہارے پیچھے کیا ہوا ہے؟؟ فخر نے بمشکل غصہ ضبط کرتے ہوئے کہا -

تم تو میرے پیچھے ہی پڑ گئے ہو !! انسان ہو ماں کو تکلیف میں " جان کر بے چین ہو کر چلی گئی - لیکن تمہاری سوئی تو ایک بات پر



ہی اٹک گئی ہے کہ چوروں کی طرح نکل گئی!! حد ہی ہو گئی بھئی  
میں کوئی چور ہوں کیا جو تم نے کٹھرے میں کھڑا کر رکھا ہے ایک  
تو میں پہلے ہی اتنی پریشان ہوں اوپر سے تم مزید ٹینشن دے رہے  
ہو!! لبنا نے جل کر کہا۔ وہ تو فخر کے "چوروں کی طرح نکل گئی"  
۔" والے جملے پر بلبلا ہی اٹھی تھی

میں تمہیں ٹینشن نہیں دے رہا۔ سمجھا۔۔۔۔۔ اس پہلے کے فخر "  
۔" اپنا جملہ مکمل کرتا کشور جہاں نے بیچ میں ہی اسے ٹوک دیا  
ارے فخر چھوڑو بھی لبنا کہہ تو رہی ہے کہ بھابھی کی طبیعت "  
خراب ہو گئی تھی اس لیے بچاری پریشانی میں چلی گئی۔۔۔ لبنا کیا ہوا  
تھا اچانک بھابھی کو؟؟ اب کیسی طبیعت ہے بھابھی کی؟؟ کشور  
۔" جہاں نے فخر کو چپ کروا کر خود لبنا سے پوچھا

پھوپھو وہ اماں کو کمزوری سے چکر آگئے تھے - لیکن تم پریشان "

نہ ہو اب وہ بہتر ہیں میں کھانا اور دوائیں کھلا کر آئی ہوں !! لبنا

- " نے مصنوعی پریشانی سے کہا

یہ سب کیا ہو رہا ہے؟؟ تم لوگوں نے شور کیوں مچا رکھا ہے "

؟؟ عبید رضا جو کافی دیر سے معاملہ سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے

- " تنگ آ کر خود ہی پوچھ لیا

ابو جی وہ لبنا بتائے ماموں کے گھر چلی گئی بچوں کو چھوڑ کر "

پیچھے حمہ کا ہاتھروم میں پیر پھسل گیا اسے چوٹ لگی ہے دو ٹانگے

آئیں ہیں !! امی جی اسے آوازیں دیتی رہیں یہ گھر میں ہوتی تو سنتی

نا آخر کار امی جی خود ہی حمہ کو ہسپتال لے کر گئیں ٹانگے لگوانے

وہ بھی حیدر ( پڑوسیوں کا بیٹا ) کے ساتھ !! اس قدر لا پرواہی

اسے جانا ہی تھا تو کم از کم بتا کر چلی جاتی تاکہ امی کو پتہ تو ہوتا

بچے امی کی ذمہ داری ہیں!! فخر کا غصہ پھر سے سوا نیزے پر پہنچ گیا تھا۔ جبکہ حمہ کی چوٹ کا سن کر لبنا کے کان کھڑے ہو گئے۔

ہائے کیا ہوا میری بچی کو کیسے گر گئی وہ؟؟ کہاں ہے میری حمہ "؟؟ زیادہ چوٹ تو نہیں لگی اسے؟؟ لبنا نے ایک بار میں ہی کئی سوال پوچھ لیے۔

اماں کے کمرے میں سو رہی ہے! ڈاکٹر نے درد کم کرنے کا "انجیکشن لگا دیا تھا اس لیے سو رہی ہے!! کشور بیگم نے اسے بتایا۔

پھوپھو میں دادی کے کمرے چھوڑ کر گئی تھی!! تم دو لوگوں سے "میری تین سال کی بچی نہیں سنبھالی گئی؟؟ کیسے گر گئی وہ دادی۔" کہاں تھیں تم کہاں تھی!! لبنا نے شکایتی انداز میں کہا۔

فضاناگوار نظروں سے لبنا کو دیکھا کتنی چالاک عورت اپنا کیا " -  
دھرا جلدی سے دوسروں کے سر ڈال دیتی تھی

جھوٹی مکار کہیں کی !! فضا نے دل ہی دل میں کہا لبنا کے منہ پر " -  
بول دیتی تو قیامت ہی آ جاتی

تمہیں شرم آتی ہے؟؟ پتہ بھی کیا بول رہی ہو؟ ایک تو تم " -  
بچوں کو چھوڑ کر چلی گئی امی جی کو بتایا بھی نہیں وہ کھانا بنا رہیں  
تھیں اور دادی کے عمر ہے کہ بچوں کے پیچھے دوڑتی پھریں؟؟ پھر  
بھی انہوں نے ہی سنبھالا!! بجائے شرمندہ ہونے کے تم اپنی  
کو تاہیوں کا الزام دوسروں پر ڈال رہی ہو! فخر ایک بار پھر آپے  
- " سے باہر ہو کر گر جنے لگا

بس کرو تم دونوں!! کب سے جانوروں کی طرح چیخ رہے ہو - " -  
تم دونوں کو احساس بھی ہے اس بات کا کہ ساری آوازیں آس

پڑوس میں جا رہی ہیں - کچھ تو شرم کرو پڑھ لکھ کر بھی جاہلوں کی طرح چیخ رہے ہو!! لبنا جاؤ جا کر بچی کو سنبھالو! اور تم فخر اب شور مچانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے یہ ساری آزادی تمھاری ہی دی ہوئی ہے! کبھی بیوی پر کسی کام کی ذمہ داری تم نے ڈالی ہی نہیں تو ایسا ہی ہو گا۔۔۔ لبنا آج بنا بتائے گئی تھی لیکن پہلے بھی وہ اسے اچانک سرسری سا آگاہ کر کے چلی جاتی تھی اجازت لینے کی تو اس نے کبھی زحمت ہیں نہیں کی - وہ تو فیہا تھی جو بچوں کو سنبھال لیتی تھی ورنہ تمھاری بیوی شروع سے ہی لاپرواہ تھی!! عبید رضانے ان دونوں کے چیخنے چلانے سے تنگ آ کر کہا۔ لبنا تو ان کے بولتے ہی دادی کے کمرے میں حمنہ کے پاس چلی گئی جبکہ فخر سر جھکائے

- "کھڑا تھا

آپ کہاں جا رہے ہیں؟ کھانا نہیں کھائیں گے کیا؟؟؟ کشور جہاں "

- " نے عبید رضا کو واپس پلٹتے دیکھ کر پوچھا

اب کھانا کھانے کا وقت نہیں بچا نماز کا وقت ہو رہا ہے!! واپس "

آکر کھاؤں گا!! عبید رضا انہیں جواب دے کر آگے بڑھ گئے --

- چونکہ کہ وہ امام تھے تو انہیں وقت کی بہت پابندی کرنی پڑتی

تھی وہ کالج سے آکر کھانا کر نماز پڑھانے جاتے تھے پھر واپس آ

کر آرام کرتے تھے لیکن آج ہوئے شور شرابے کی وجہ سے ان کا

- " وقت ضائع ہو گیا تھا



فیہا کیا ہوا ہے؟ کچھ بتاؤ گی بھی یا بس روتی رہو گی!! کچھ بولو "

گی نہیں تو مجھے کیسے پتہ چلے گا؟؟ سوید نے کوئی دسویں بار فیہا سے



یہ سوال پوچھا تھا لیکن وہ ٹس سے مس نہیں ہوئی اپنے دونوں پیروں کے گرد بازو لپیٹے گھٹنوں پر سر رکھ کر رونے میں مصروف تھی --- بازار میں بھی وہ سوید کے گلے لگ کر روتی رہی سوید نے آنے جانے والے لوگوں کی نظروں کا احساس کرتے ہوئے اسے خود سے الگ کر کے بڑی مشکل سے گاڑی میں بٹھایا تھا --- سارے راستے وہ گاڑی کے دروازے سے چپک کر بیٹھی سسکیاں لیتی رہی سوید نے محسوس کیا تھا جیسے وہ سوید سے بھی ڈر رہی ہو !! گھر پہنچتے ہی وہ سیدھا کمرے میں آئی تھی۔ اماں بی جو لاونج میں بچوں کے ساتھ بیٹھی ان کے واپس آنے کا انتظار کر رہیں تھیں فیہا کو اس طرح روتے دیکھ کر پریشان ہو گئیں تھیں سوید نے اب تک کی ساری صورتحال بتادی تھی لیکن اصل بات تو اسے خودی

بھی پتا نہیں تھی -- فیہا جب سے کمرے میں آئی تھی اسی حال  
- "میں بیٹھی روئے چلی جا رہی تھی

فیہا چپ ہو جاؤ یار !! اب کی بار سوید نے اسے اپنے حصار میں "  
لینے کے لیے اس کے گرد ہاتھ پھیلایا تو وہ بدک کر اس سے دور  
- "ہٹی اور چیخنے لگی

پ پ پلینز میرے پاس مت آئیں !! مجھے ہاتھ مت لگائیں !! "  
دور رہیں مجھ سے مجھے گندا نہیں کریں !! مجھے میرے گھر جانے  
دیں مجھے اپنی امی ابو کے پاس جانا ہے !! فیہا پاگلوں کی طرح چیخنے  
لگی وہ ڈر کے مارے بیڈ کراؤن سے چپک گئی - خوف سے اس کا  
پورا وجود لرز رہا تھا - مسلسل رونے کے باعث اس آنکھیں سرخ  
ہو رہیں تھی چہرہ آنسوؤں سے تر تھا - سوید کو اس پر بے تحاشا ترس  
- "آ رہا تھا

فیہا میں سوید ہوں تمہارا شوہر ہوں!! مجھے سے کیوں ڈر رہی ہو "

!! فیہا کا اس طرح خود سے ڈرنا سوید کو بہت برا لگا تھا اس نے

ایک بار پھر فیہا کی طرف بڑھنے کی کوشش کی تاکہ اسے اپنے

ساتھ کا یقین دلا سکے اسے یہ احساس دلا سکے کہ وہ محفوظ ہے لیکن

- " وہ پہلے سے زیادہ چیخنے لگی - سوید بے بسی سے اسے دیکھنے لگا

مجھے ہاتھ نہیں لگائیں اپنے ہاتھ مجھے سے دور رکھیں!! آپ کو "

میری بات سمجھ نہیں آ رہی دور کریں اپنے ہاتھ آپ مجھے گندہ کرنا

چاہتے ہیں!! جائیں چلے جائیں یہاں سے مجھے چھوڑ دیں!! وہ پھر

سے چیخنے لگی اس وقت اس کا ذہن بالکل کام نہیں کر رہا تھا۔ وہ

- " سوید سے بھی خوف کھا رہی تھی

اوکے اوکے ریلیکس میں تمہیں ہاتھ نہیں لگا رہا!! میں جا رہا "

ہوں!! فیہا کو آپے سے باہر ہوتے دیکھ کر سوید بیڈ سے اٹھ کر

صوفے کی طرف بڑھ گیا -- اس وقت فیہا کو اکیلے چھوڑنا خطرناک ہو سکتا تھا کیا پتہ وہ خود کو کوئی نقصان پہنچا لیتی -- سوید کے دور ہوتے ہی وہ پھر سے گھٹنوں پر سر رکھ کر رونے لگی - وہ خاموشی - "سے صوفے پر سر پکڑ کے بیٹھ گیا

بابا ماما کو کیا ہوا ہے؟؟ سوید جو صوفے پر ہاتھوں میں سر " گرائے بیٹھا ہوا تھا جویریہ کی آواز پر سر اٹھا کر دیکھا - وہ دونوں بہن بھائی اماں بی سے ضد کر کے اوپر اپنے کمرے میں سونے کے لیے آئے تھے۔ لیکن فیہا کو

اس طرح روتے دیکھ کر جویریہ فیہا کے پاس جانے کے بجائے سوید کے پاس آ کر پوچھنے لگی - اماں بی نے جویریہ کو آج اپنی پاس ہی سونے کہا لیکن وہ کسی صورت نہیں مانی اوپر چلی آئی حارث بھی

اس کے پیچھے چلا آیا اماں بی فلحال سیڑھیاں چڑھنے سے قاصر تھیں  
- "تو وہ وہیں رہ گئیں

جویریہ میں نے آپ کو کہا تھا نا ماما کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے "  
آج دادو کے پاس سونا ہے پھر آپ اوپر کیوں آئیں؟؟ سوید نے  
جویریہ سے پوچھا وہ انہیں سمجھا کر آیا تھا ہر بھی وہ خود تو آئی ہی  
- "حادث کو بھی لے آئی

مجھے ماما کے پاس سونا ہے!! جویریہ نے ہلکی آواز میں کہا فیہا کو "  
- "اس طرح دیکھ کر وہ تھوڑی سہم گئی تھی

مم۔۔۔ ماما!! جویریہ اور سوید اپنی ہی باتوں میں مصروف تھے "  
جب حادث کی آواز نے انہیں متوجہ کیا وہ فیہا کے پاس کھڑا اس  
کی قمیض پکڑ کر کھینچتے ہوئے اسے ہلا رہا تھا۔ اس کے پکارنے پر فیہا  
نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔۔ کوئی اور وقت ہوتا تو سوید حادث کے

پہلی بار فیہا کو ماما کہنے پر ضرور خوش ہوتا لیکن ابھی صورتحال کافی  
-- "مختلف تھی

ممانینی (نیند) وہ اپنی ہی جملے میں فیہا سے سونے کا کہہ رہا تھا "   
-- اس کی بات پر فیہا نے اپنے آنسوؤں صاف کرتے ہوئے اسے   
گود میں اٹھا اس کے گال چومتے ہوئے اپنے پاس بیڈ پر لٹایا لیا۔۔۔   
سوید حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا کہاں تو وہ سوید کی بات نہیں سن   
رہی تھی اس سے ڈر رہی تھی لیکن حادث کے ایک بار پکارنے پر   
وہ نارمل ہو گئی تھی۔۔۔ سوید کو اس کی بالکل سمجھ نہیں آئی لیکن   
اس نے سکھ کا سانس لیا کہ کم از کم وہ چپ تو ہوئی۔۔۔ فیہا کو   
نارمل ہوتے دیکھ کر جویریہ بھی خوشی سے اس کے پاس جا کر لپٹ   
-- "گئی



سوید صوفے پر بیٹھا انہیں دیکھتا رہا آج وہ بچوں کو کہانی نہیں سنا " رہی تھی بس خاموشی سے سر تھپک رہی تھی --- کچھ ہی دیر میں بچے سو گئے تھے -- فیہا ان پر کمبل درست کرتی باتھروم میں چلی گئی کچھ دیر بعد وہ کپڑے تبدیل کر کے باہر آئی تو سوید نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ صوفے پر بٹھالیا اس بار اس نے بالکل بھی - " احتجاج نہیں کیا

کیا ہوا تھا کیوں اتنا رو رہی تھی ؟ دیکھو تمہاری آنکھیں سوچھ " گئیں ہیں ؟ میں نے تمہیں پہلے بھی کہا تھا مجھے تمہارا رونا اچھا نہیں لگتا !! سوید اس کے گرد بازو پھیلا کر نرمی سے بول رہا تھا۔۔۔ فیہا اس کے سینے سے لگ کر اس کی شرٹ کو مٹھیوں میں دبوج کر پھر - " سے آنسو بہانے لگی

پلیز مجھے بتاؤ وہ دونوں کیوں تمہیں کھینچ کر اپنے ساتھ لے کر جا " رہے؟؟ کیا تم انہیں جانتی ہو؟؟ میں نے تم سے کہا تھا نا شوہر ہونے سے پہلے میں تمہارا دوست بننا چاہتا ہوں!! فیہا تم مجھ پر بھروسہ کر سکتی ہو!! میرا وعدہ ہے میں تمہارا ساتھ دوں گا تمہاری باتوں پر یقین کروں گا لیکن تم مجھے بتاؤ تو سہی کے کیا ہوا ہے؟؟ سوید نے اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے پوچھا تھا۔۔۔ عزرا اور دانش کو تو وہ دیکھ ہی چکا تھا لیکن فیہا کو وہ کیوں تنگ کر رہے تھے یہ سوال اسے الجھا رہا تھا

سوید کا دیا ہوا اعتبار ہی تھا کہ وہ عزرا اور اپنی دوستی سے لے کر " آج والے واقعے کی ساری باتیں اسے بتاتی چلی گئی۔۔۔ وہ جیسے جیسے بتا رہی تھی سوید کی دماغ کی رگیں تن رہی تھیں وہ مٹھیاں بھینچے اپنا غصہ ضبط کر رہا رومان اور باسط نے بے غیرتی کی حد کی تھی

لیکن عزرا اور دانش تو ان سے بھی دو ہاتھ آگے نکل گئے سوید کے دل میں ان لوگوں کے لیے نفرت مزید بڑھ گئی۔۔۔۔۔ فیہا کے خاموش ہوتے ہی سوید نے اسے خود سے الگ کر کے اس کے آنسوؤں نرمی کے ساتھ اپنی انگلی کی پوروں سے صاف کیے اور اس کے ماتھے پر بوسہ دے کر دوبارہ اپنے سینے سے لگایا۔

فیہا اب تمہیں رونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے!! اب تم ان " بے حس اور گھٹیا لوگوں کی وجہ سے کبھی نہیں روؤں گی!! ہم ان کے خلاف کیس کریں گے انہیں سزا دلوائیں گے اب تم نہیں وہ لوگ روئیں گے!! سوید نے ایک ایک لفظ چبا کر کہا۔۔۔۔۔ اس کی " آنکھیں غصے سے لال انگارہ ہو رہیں تھیں

نہیں سوید مجھے کوئی کیس نہیں کرنا!! وہ لوگ بہت امیر ہیں " میری اور میرے والدین کی بہت بدنامی ہو گی جن لوگوں کو ابھی

اس بارے میں نہیں پتہ انہیں بھی پتہ لگ جائے گا!! میں ساری دنیا کے سامنے رسوا ہو جاؤں گی!! فیہا روتے ہوئے نفی میں سر ہلا کر اسے منا کرنے لگی۔۔۔ اسے اپنی اور اپنے گھر والوں کی عزت کی۔۔۔ "بہت پرواہ تھی جیسے ہر عزت دار لڑکی کو ہوتی ہے

تمہارا شوہر بھی بہت امیر ہے فیہا!! تمہیں بالکل بھی پریشان " ہونے کی ضرورت نہیں ہے تم اب میری عزت ہو اور میں اپنی عزت پر ایک حرف بھی نہیں آنے دوں گا!! سزا تو انہیں ملے گی اور ایسی سزا کے ان کی آنے والی نسلیں بھی کسی لڑکی کی عزت پر ہاتھ ڈالنے سے پہلے ہزار بار سوچیں گی!! سوید نے فیہا کے گرد۔۔۔ "حصار تنگ کرتے ہوئے فیہا سے زیادہ خود سے عہد کیا تھا

تمھاری بیوقوفی کی وجہ سے ہم دونوں پھنس جاتے!! عزرا نے "

--- دانت پیستے ہوئے کہا --- اسے رہ رہ کر دانش پر غصہ آ رہا تھا

تم تو ایسے پارسا بن رہی ہو جو جیسے سارا قصور ہی میرا ہے!! "

مت بھولو عزرا میرے ساتھ تم بھی برابر کی شریک ہو!! دانش نے

--- بھی تپ کر جواب دیا

میں نے تمھاری طرح اس کی عزت پر ہاتھ نہیں ڈالا یہ سارا "

کمینہ پن تمھارا ہے مجھ پر الزام ڈالنے کی بالکل ضرورت نہیں ہے!!

--- عزرا کہاں خود پر الزام برداشت کرنے والوں میں سے تھی

اچھا میں کمینہ ہوں!! تم تو دودھ کی دھلی ہوئی ہو نہ میں نے "

اس کی عزت خراب کی تو بے بی تم بھی اپنی زہن پر زور ڈالو اور

یاد کرو میری اسپورٹس کار کی لالچ میں اسے لایا کون تھا؟؟ اگر تم

اتنی ہی اچھی تھی تو نالاتی اسے - میں نے تمھارے سر پر گن رکھ

کر تو نہیں کہا تھا لانے کو - تم نے اپنی شرط جیتنے کے چکر میں میرے سامنے فیہا کو پیش کر دیا !! دانش نے بھڑک کر کہا کتنی چالاک لڑکی تھی سارا قصور اس کے سر ڈال کر خود پارسا بن رہی - " تھی

یہ تو تمہیں پتہ ہے نا جب کوئی مجھ سے پوچھے گا تو میں سرے " سے مکر جاؤں گی میں تو صرف ملوانے کے لیے لائی تھی - لڑکیوں کو دیکھ تمہاری ہی رال ٹپکتی ہے !! تم ویسے بھی پتہ نہیں کتنی لڑکیوں کی زندگی برباد کر چکے ہو - ناجانے کتنی لڑکیوں سے تم نے شادی کا وعدہ کر کے اپنے مطلب پورا کرنے کے بعد بیچ راستے میں - " چھوڑ دیا !! عزرا نے دل جلانے والی مسکراہٹ کے ساتھ کہا

عزرا تم کتنی خود غرض اور چالاک ہو !! کیسے سارا الزام میرے " سر پر ڈالنے کے لیے تلی ہوئی ہو - ابھی تو کسی کو کچھ علم نہیں ہے



لیکن اگر کبھی مجھ پر مصیبت آئی تو تم سب سے پہلے بھاگو گی !!  
میں نے ہر جگہ تمھاری مدد کی یاد کرو تمھیں کسی کالج میں ایڈمیشن  
نہیں مل رہا تھا تمھاری انہیں کرتوتوں کی وجہ سے میں نے اپنے  
جان پہچان کے لوگوں سے کہہ کر تمھیں گورنمنٹ کالج میں داخلہ  
دیا تا کہ چاچا کو تمھاری حرکتوں کا پتہ نا چلے !! تم نے صرف فیہا کو  
میرے حوالے کیا باقی لڑکیاں اپنی مرضی سے میرے ساتھ جاتی  
تھیں لیکن تم فیہا کی طرح اپنے کالج کی لڑکیوں کو بیوقوف بنا کر  
اپنے بوائے فرینڈز کے حوالے کرتی رہی ان کی زندگیاں برباد کرتی  
رہی !! میں نے تمھاری اتنی مدد کی لیکن تم ہو کہ مجھ سے ہی لڑ  
رہی ہو !! دانش نے اسے آئینہ دکھایا جو اس وقت اچھائی کی مورت  
- "بنی ہوئی تھی

جو بھی ہو لیکن تمہارے وجہ سے ہم مصیبت میں پر سکتے تھے نا "

جانے وہ گاڑی والا کون تھا اگر کوئی ہم سے بھی زیادہ اونچا ہوتا تو ہم مشکل میں پڑ جاتے میرے ڈیڈ کا تمہیں پتہ ہے وہ تو کبھی مر کر بھی ہمیں اس مشکل میں سے نازکالیں تم جانتے ہو ڈیڈ کو اپنی عزت بہت پیاری ہے !! سونیکسٹ ٹائم بی کیر فل !! عزرا نے کچھ سوچ کر اس بار زرا تحمل سے کہا - دانش سے جھگڑا اسے مہنگا پڑ سکتا تھا آئے دن اسے دانش کی مدد کی ضرورت پیش آتی رہتی تھی اس لیے وہ دانش کے ساتھ اپنے تعلقات خراب نہیں کر سکتی تھی --- جبکہ دانش کا موڈ اب کافی حد تک بگڑ چکا تھا تو وہ خاموش ہی رہا -"



کشور فیہا اور سوید کو کھانے پر بلا لو !! جب سے گئی ہے میں نے " ایک بار نہیں دیکھا بہت یاد آ رہی ہے فیہا کی !! دادی نے اپنے ساتھ بیڈ پر ریٹھی کشور جہاں سے کہا - فضا بھی ساتھ بیٹھی دادی کے پیر دبا رہی تھی

جی اماں میں خود سوچ رہی تھی ان لوگوں کی دعوت رکھ لوں !! " لیکن پہلے سوید سے پوچھ لوں جب اس کی ہسپتال سے چھٹی ہو اس دن دعوت رکھوں کل فیہا کو کال کر کے پوچھوں گی !! کشور جہاں نے کہا

امی دادی بھابھی جھوٹ بول رہیں تھی مامی کی کوئی طبیعت خراب " نہیں ہے !! کالج سے واپسی پر میں نے دیکھا تھا وہ تو بازار سے سودا لے کر گھر کی طرف جا رہیں تھیں !! بھابھی کہیں اور گئیں تھیں

- " فضا نے گویا بم پھوڑا تھا ان لوگوں کے سروں پر

فضا اب یہ بات گھر میں کسی کو بتانے کی ضرورت نہیں ہے " تمہیں پتہ ہے لبنا کی فطرت کا وہ سرے سے ہی مکر جائے گی بلا وجہ گھر میں فساد برپا ہو گا ویسے بھی آج دوپہر میں جتنا شور ہوا ہے تمہارے ابو جی سخت ناراض ہیں!! کشور بیگم نے فضا کی بات - "سن کر اسے خاموش رہنے کا کہا

تمہاری ماں بالکل ٹھیک کہہ رہی ہے کوئی ضرورت نہیں اسے کچھ " بھی بولنے کی ورنہ تم سے بھی بیرباندھ لے گی جیسے میری فیہا کو تنگ کرتی تھی تمہارا جینا بھی اجیرن کرے گی!! کیسے طعنے دے دے کر فیہا کو رلاتی تھی - ہم لوگ تو اس عورت کو سمجھا سمجھا کر تھک گئے لیکن بہت ہی کوئی چالاک عورت ہے!! تم کچھ نا بولنا جیسا کرے گی خود ہی بھگتے گی!! دادی نے بھی فضا کو سمجھایا تو وہ - "سمجھنے والے انداز میں سر ہلا گی

صبح الارم کی آواز پر اس نے نیند سے بوجھل آنکھیں بمشکل " کھولیں تھیں۔ نظر دوڑا کر اس نے بیڈ کی دوسری جانب دیکھا تو فیہا اپنی جگہ پر موجود نہیں تھی۔ بچے سو رہے تھے لیکن وہ نہیں تھی باتھروم کا دروازہ بھی تھوڑا سا کھلا ہوا تھا مطلب وہ وہاں بھی نہیں تھی سوید اٹھ کر بیٹھ گیا۔ منہ پر ہاتھ کر اس نے جمائی روکنے کے ساتھ ٹائم دیکھا تو ساری نیند فوراً اڑ گئی گھڑی ساڑھے سات بجا رہی تھی آدھے گھنٹے میں اسے ہاسپٹل کے لیے نکلنا تھا۔ رات فیہا کی وجہ سے وہ بھی دیر تک جاگتا رہا تھا اسی وجہ سے اس کی نماز کے لیے بھی آنکھ نہیں کھل سکی۔ شاید اسی وجہ سے اسے اٹھانے کے لیے فیہا الارم لگا کر گئی تھی۔ سوید اٹھنے لگا تو ایک بار پھر الارم بجنے لگا تھا دوبارہ الارم کے شور کی وجہ سے حارث کی نیند میں مداخلت ہوئی تھی وہ کسمسانے لگا سوید نے جلدی الارم بند کر

اسے تھپکا تو وہ دوبارہ سو گیا۔ وہ آہستگی سے اٹھ کر اپنے کپڑے لے کر باتھروم میں چلا گیا۔

فیہا تمہیں کیا ضرورت تھی صبح صبح اٹھنے کی؟ سوید تیار ہو کر نیچے آیا تو وہ توقع کے عین مطابق کچن میں ناشتہ بنانے میں مصروف تھی۔

آپ نے مجھے ڈرا دیا!! فیہا دل پر ہاتھ رکھ کر خفگی سے بولی۔ وہ اپنے کام میں اتنی منہمک تھی کہ سوید کی آمد کو محسوس نہیں کر سکی اس لیے اس کے پکارنے پر ڈر گئی۔

اوہ سوری مجھے علم نہیں تھا کہ تم میری آمد سے بے خبر ہو!! میں صرف یہ کہہ رہا تھا تم اتنی جلدی کیوں اٹھ گئی؟ رات میں بھی دیر ہو گئی تھی آج تھوڑا آرام کر لیتی!! سوید نے اس کے چہرے پر آئے بالوں کو ہٹا کر مسکرا کر کہا۔



مجھے جلدی اٹھنے کی عادت ہے!! جتنی بھی دیر سے سوؤں نماز " کے وقت آنکھ کھل جاتی ہی جاتی ہے - آپ کے لیے ناشتہ بھی بنانا تھا دوبارہ لیٹی تو آنکھ لگ جاتی پھر آپ کو بھوکے پیٹ ہی ہاسپٹل - " جانا پڑتا!! سوید کی فکر مندی اس نے مسکرا کر کہا

کیا ہو جاتا اگر ایک دن بھوکے پیٹ چلا جاتا؟؟ تمہارے آنے " سے پہلے بھی میں زیادہ تر بنا ناشتے کے ہی جاتا تھا آج ایک دن اور چلا جاتا تو کوئی مسئلہ نا ہوتا - میں باہر سے ہی کچھ کہا لیتا!! سوید نے اس کی آنکھوں کے پوٹوں پر نرمی سے اپنی شہادت کی انگلی پھیرتے ہوئے کہا - رات کو بہت زیادہ رونے کے باعث اس کی آنکھیں سو جھی ہوئیں تھی اور نیند پوری نا ہونے کی وجہ سے آنکھوں میں خماری بھی تھی جس کے زیر اثر سوید کو وہ اس وقت - " بہت پرکشش محسوس ہو رہی تھی

پہلے کی بات اور تھی اب تو میں ہوں نا آپ خالی پیٹ گھر سے " جاتے تو مجھے آپ کی فکر ہوتی - اور دوپہر کا کھانا تو ویسے بھی آپ وہیں سے کھاتے ہیں زیادہ باہر کا کھانا کھائیں گے تو صحت خراب ہو جائے گی !! فیہا سوید کو جواب دے کر واپس کاؤنٹر کی طرف مڑ کر اپنے کام میں مصروف ہو گئی کیونکہ سوید کی لو دیتی نگاہوں کا سامنا کرنا اس کے بس سے باہر تھا - جبکہ فیہا کے لہجے میں اپنے لیے فکر مندی کا عنصر محسوس کر کے سوید لبوں جاندار مسکراہٹ پھیلی تھی -

- " چلیں !! سوید کو وہیں کھڑے دیکھ کر فیہا نے اس چلنے کا کہا "

ہمم چلو !! وہ فیہا کے ساتھ کچن سے نکل آیا - ڈانگ ٹیبل پر "

آج صرف وہ دونوں ہی تھے اماں بی بھی ابھی تک کمرے سے باہر - " نہیں آئیں تھیں شاید وہ بھی سو رہیں تھیں

منہ کھولو!! فیہا کو چائے کے کپ کو گھورتے دیکھ کر سوید نے " اس کی جانب لقمہ بڑھاتے ہوئے کہا

سوید میرا بالکل بھی دل نہیں کر رہا ابھی ناشتہ کرنے کا۔ میں " بعد میں کر لوں گی آپ کھالیں!! فیہا نے منہ کے عجیب و غریب " زاویے بنا کر سوید کا ہاتھ پیچھے کرتے ہوئے کہا

مجھے پتہ ہے تمہارا کیوں دل نہیں کر رہا؟؟ تم نے رات والے " واقعے کو خود پر سوار کر لیا ہے!! اب تم سارا دن اسی بارے میں سوچ سوچ کر ہلکان ہوتی رہو گی اور پھر ٹھیک سے کھانا بھی نہیں کھاؤ گی!! اس لیے میں خود تمہیں کھلا کر جاؤں گا!! چلو جلدی سے اچھے بچوں کی طرح منہ کھولو!! سوید نے دوبارہ اس کے منہ کے آگے لقمہ بڑھایا۔۔۔ فیہا نے دیکھا کہ بنا کھلائے نہیں مانے گا

تو خاموشی سے منہ کھول دیا - سوید خود بھی ناشتہ کر رہا تھا ساتھ  
- "ساتھ فیہا کو بھی کھلا رہا - فیہا بھی خاموشی سے کھانے لگی

جو ہو چکا ہے اسے بھول جاؤ!! کسی بات کی ٹینشن لینے کی "  
ضرورت نہیں ہے!! میں ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں تمہیں کسی سے  
ڈرنے کی ضرورت نہیں میں ان لوگوں سے خود ہی نمٹ لوں گا!!  
تم صرف خود پر بچوں پر اور سب سے زیادہ مجھ پر دھیان دیا کرو  
- "!! وہ نرمی سے فیہا کو سمجھاتے ہوئے آخر میں شوخ ہوا

فیہا کے چہرے اطمینان بھری مسکراہٹ پھیلی تھی!! سوید ہر "  
گزرتے دن کے ساتھ اس کے دل میں اپنے لیے چاہت کے دیپ  
جلا رہا تھا - رات بھی وہ بہت ڈر رہی تھی اسے لگا تھا کہ سوید اس  
کے منہ سے ان لوگوں کے بارے جان کر ناراض ہو گا - اس نے  
ان لوگوں کو فیہا کو اپنے ساتھ گھسیٹنے ہوئے دیکھا تھا سوید کی جگہ

اگر کوئی مرد ہوتا تو یقیناً وہ فیہا کو ہی قصور وار ٹھہراتا - لیکن اس کی توقع کے خلاف سوید نے اسے اتنی محبت سے سمیٹا تھا کہ فیہا کو اپنی قسمت پر رشک آیا تھا --- شادی سے پہلے وہ لبنا کے طنز پر دل برداشتہ ہو کر سوچا کرتی تھی کہ اس کی قسمت کتنی بری ہے جو اسے دو بچوں کا باپ کا مل رہا ہے شوہر کے روپ میں - لیکن آج ہر گزرتے دن کے ساتھ سوید کی محبت اور سب سے بڑھ کر اس کے اعتبار دینے پر وہ خود دنیا کی خوش قسمت ترین لڑکی تصور کرنے لگی تھی - وہ کس قدر اس کا خیال رکھتا تھا - کتنی نرمی سے بات کرتا تھا - وہ ہر لحاظ سے بہترین تھا اللہ نے اسے بہترین سے نوازا تھا (محبت کے ساتھ اعتبار کرنے والا ہمسفر کسی نعمت سے کم - ) نہیں ہوتا

کیا ہو بیگم آج زیادہ ہی پیارا لگ رہا ہوں؟ یا آج آپ کو زیادہ " ہی پیار آ رہا ہے مجھ پر؟ سوید نے ہنستے ہوئے کہا - فیہا جو اپنی ہی دھن میں سوید کو تکتے ہوئے مسکرائے جا رہی تھی سوید کے بولنے پر گڑبڑا گئی -

اچھا اب میں چلتا ہوں!! تم بھی جا کر اپنی نیند پوری کرو ابھی " اماں بی اور بچے بھی سو رہے ہیں!! سوید ہاتھ صاف کرتے ہوئے کھڑا ہوا - اس نے جھک کر فیہا کے ماتھے پر اپنا لمس چھوڑ کر کہا -

سوید!! وہ جانے کے لیے آگے بڑھا ہی تھا کہ فیہا کے پکارنے پر رک کر اسے دیکھنے لگا جو کرسی سے اٹھ کر اس کی طرف ہی آ رہی تھی -



آپ کچھ بھول گئے ہیں!! فیہا نے پاس آ کر کہا تو وہ اپنی جیبیں " ٹٹولنے لگا۔ چابی، والٹ سب کچھ تو تھا پھر وہ کیا بھولا تھا وہ ابھی پوچھنے ہی لگا تھا کہ فیہا پنچوں کے بل اونچا ہو کر اس کا گال چوم کر پیچھے ہوئی۔ جب سوید اس کا اتنا خیال رکھتا ہے اس سے اتنی محبت کرتا ہے تو وہ کیوں پیچھے رہتی وہ اس کا شوہر تھا اس کا فرض۔ "تھا اپنے شوہر کی خوشیوں کا خیال رکھنا

ہم ویری گڈ تو تمہیں یاد تھا!! واقعی آج میں سب سے ضروری " چیز تو میں بھول ہی گیا تھا!! فیہا کی پیش قدمی پر وہ دل و جان سے خوش ہوا تھا اسے اچھا لگتا تھا کہ وہ کس طرح اس کی ہر چیز، ہر۔ "بات کا خیال رکھتی تھی

اللہ حافظ!! سوید نے بھی باری باری اس کے دونوں گال چوم کر " کہا تو وہ مسکراتے ہوئے اسے ہاتھ ہلا کر خدا حافظ کہنے لگی۔۔۔

سوید کے جاتے ہی وہ برتن سمیٹنے لگی کیونکہ ناشتہ کرنے کے بعد اب اس کی نیند اڑ چکی تھی -- اب اس کا ارادہ دوپہر میں سونے کا تھا۔

باسط میرے اکاؤنٹ میں پیسے ٹرانسفر کر دو!! رومان نے بیڈ پر لیٹے باسط سے کہا جو موبائل میں مصروف تھا۔ وہ ابھی ابھی کچن میں سے ہی آئی تھی --- نصرت بیگم نے اسے اچھی طرح گھر کے کاموں پر لگا لیا تھا۔

کیوں؟ باسط نے پوچھا وہ اب بھی موبائل میں ہی مصروف تھا۔ " رومان کو دیکھنے کی اس نے زحمت نہیں کی تھی

کیا مطلب کیوں؟ مجھے پیسوں کی ضرورت ہے میرا اکاؤنٹ خالی ہے۔ " رومان کو اس کا کیوں زہر لگا تھا

اکاؤنٹ خالی ہے تو میں کیا کروں؟ ابھی پچھلے ہفتے میں نے " تمہیں جیب خرچ کے نام پر اچھے خاصے پیسے دیے تھے!! کہاں -" گئے وہ؟ باسط نے پوچھا

اب تم مجھ سے ایک ایک پیسے کا حساب مانگو گئے؟ صرف دس " ہزار روپے ہی دیے تھے ختم ہو گئے!! رومان نے بمشکل غصہ ضبط کرتے ہوئے کہا

دس ہزار روپے تم نے اتنی جلدی کیسے ختم کر دیے؟ نا تو " تمہیں ان پیسوں سے کوئی کھانے پینے کی چیزیں منگانی ہوتی ہے، نا ہی شاپنگ کرنی ہوتی ہے، تمہاری ضرورت کی ہر چیز اس کمرے میں موجود ہے پھر تم نے پیسے کہا اڑا دیے!! کہیں تم کسی پارٹی میں تو نہیں گئی تھی؟؟ باسط نے فون سے نگاہ ہٹا کر رومان کو جانتی -" نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا

میں کسی پارٹی میں نہیں گئی تم اور تائی امی مجھ پر سے نگاہ ہٹاؤ " گے تو کہیں جاؤں گی نا؟ مجھے پالر جانا ہے پیسے کم پڑ رہے ہیں تم مجھے دو تاکہ میں اپنا حلیہ درست کر سکوں تم نے اور تائی امی نے تو مجھے ماسی ہی سمجھ لیا کھانا بناؤ، صفائی کرو، دیکھو ان سب فضول کاموں کی وجہ میری اسکن کتنی خراب ہو گئی ہے!! رومان نے خود -" کو آئینے میں دیکھتے ہوئے افسوس سے کہا

تم دنیا کی پہلی عورت نہیں ہو جو کچن کے کام کرتی ہو! ساری " خواتین بھی روز یہ کام کرتی ہیں ان کی تو اسکن نہیں خراب ہوتی - تمہاری ساتھ ہی ہزار مسئلے ہیں!! تمہاری شہہ خرچیوں کے لیے میرے پاس پیسے نہیں ہے!! باسٹ پیسے دینے سے صاف انکار کر دیا -"

اتنے پیسے کیا قبر میں لے کر جاؤ گے؟؟ پچھلے ہفتے دس ہزار " روپے دے کر تم ایسے احسان جتا رہے جو جیسے قارون کا خزانہ میرے ہاتھ میں رکھ دیا ہو!! رومان نے تپ کر کہا باسط کا انکار کرنا -" اسے اندر تک سلگا گیا تھا

میرے پیسے میری مرضی جہاں دل کرے گا وہاں لے کر جاؤں " گا تم سے مطلب؟؟ تمہیں تو ہر چیز مل رہی ہے نا اس گھر میں!! اور جہاں تک بات ہے قارون کے خزانے کی تو میرا ماننا ہے جس طرح تم فضول خرچیاں کرتی ہو نا ایک دن قارون کا خزانہ بھی ختم کر ہی دوں گی!! باسط نے دل جلانے والی مسکراہٹ کے ساتھ کہا -"

باسط انتہائی بے حس انسان ہو!! میں تمہاری بیوی ہو لیکن تم نے " مجھے ایک ایک کوڑی کا محتاج بنایا ہوا ہے!! تم سے لاکھ درجے اچھا

سویڈ تھا ہر ہفتے میرے کہنے سے پہلے میرے اکاؤنٹ میں پیسے  
ٹرانسفر کروا دیتا تھا۔ ہر چیز کی آسائش دے رکھی تھی اس نے  
مجھے۔ ہر کام کے لیے ملازمہ رکھی ہوئی تھی میں کسی کام کو ہاتھ  
نہیں لگاتی تھی پھر بھی وہ مجھ پر جان چھڑکتا تھا۔ اور یہاں تم  
لوگوں نے اتنے ملازم ہونے کے باوجود مجھے نوکرانی بنایا ہوا ہے!!  
میرا ہی دماغ خراب تھا جو سویڈ کے ساتھ اپنی آزادی بھری زندگی  
چھوڑ کر تم سے شادی کر لی!! رومان غصے کی زیادتی سے اپنے دل  
کی بھڑاس نکالتی چلی گئی یہ دیکھے بغیر کہ اس کی بات پر باسط کے  
- "چہرے کے نقوش تننتے جا رہے ہیں

آج تمہیں اپنا سابقہ شوہر سویڈ کچھ زیادہ ہی یاد نہیں آ رہا؟ "  
ویسے تم انتہائی کوئی بے شرم عورت ہو!! جب سویڈ کے نکاح میں  
تھی تو میرے ساتھ گھومتی تھی اب میری بیوی ہو کر سویڈ کو یاد کر



رہی ہو؟ باسط نے بیڈ سے اتر کر اس کا بازو دبوچ کر کڑے

۔" تیوروں سے گھورتے ہوئے پوچھا

ہاں آ رہا ہے وہ مجھے یاد کیوں وہ مجھے تمہاری طرح ذلیل نہیں "

کرنا ہی تمہاری طرح ہر وقت شوہر ہونے کا رعب جھاڑتا تھا۔

اس کے گھر میں مہارانی تھی لیکن یہاں آ کر نوکرانی بن گئی ہوں

ہر وقت تم اور تائی امی بس حکم چلاتے رہتے ہو۔ وہ ہمارے

خاندان کا نہیں تھا پھر بھی یہ بات جانتا تھا کہ میں اپنے باپ گھر

میں شہزادی کی طرح رہی ہوں تو وہ بھی مجھے شہزادی کی طرح ہی

رکھتا تھا۔ لیکن تم لوگ میرے اپنے ہو کر بھی میرے ساتھ

نوکروں والا سلوک کر رہے ہو!! ڈیڈ بلکل ٹھیک کہتے تھے وہ ہیرا

تھا لیکن بس میرے ہی عقل پر پتھر پڑ گئے تھے جو میں نے

ہیرے کو ٹھکرا کر کوئلے کا انتخاب کر لیا!! رومان نے جل بھن کر  
"باسط کو خاصہ جتا کر کہا

اگر وہ اتنا ہی اچھا ہے تو جاؤ اس کے پاس دفع ہو جاؤ!! یہاں کیا "  
کر رہی ہو؟؟ میں سوید کے جتنا بے غیرت نہیں جو اپنی بیوی کے  
منہ سے اس کے سابقہ کا نام سن کر خوشی خوشی برداشت کر لوں!!  
باسط تو اس کے منہ سے سوید کی تعریف سن کر ہی ہتھ سے اکھڑ  
- "گیا

چلو دفع ہو جاؤ میرے کمرے سے!! باسط نے رومان کو بازو سے "  
- "پکڑ کمرے سے باہر نکال کر اس کے منہ پر دروازہ بند کر دیا  
جاہل انسان!! رومان تلملا کر دو حروف باسط پر بھیج کر پیر پختی "  
ہوئی گیسٹ روم کی طرف بڑھ گئی جو شادی سے پہلے بھی اس کا  
- "ٹھکانہ تھا

اسلام و علیکم ڈاکٹر صاحب !! اگر آپ مصروف نا ہو تو میں آ "

- " جاؤں؟؟ مروہ نے سوید کے روم میں داخل ہوتے ہوئے کہا

وعلیکم اسلام !! مروہ تم کمرے میں داخل ہو چکی ہو !! سوید نے "

اس کی جانب دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا جو اب کرسی کھینچ کر بیٹھ

- " بھی چکی تھی

مصروف تو نہیں ہو؟ مجھے کچھ بات کرنی تھی تم سے !! مروہ نے "

- " سوید سے پوچھا

نہیں فلحال تو فارغ ہوں !! تم کہو جو بھی کہنا ہے !! سوید نے "

- " کرسی سے ٹیک لگا کر سکون سے کہا

میری ساس تمھاری اور فیہا کی شادی کی دعوت کرنا چاہ رہی ہیں "۔  
"جب بھی تم لوگوں کو ٹائم ملے مجھے بتا دینا!! مروہ نے کہا

کیا ہوا گیا ہے مروہ ان سب تکلفات میں پڑنے کی بلکل بھی "۔  
"ضرورت نہیں!! سوید نے انکار کرنا چاہا

اس میں تکلف کی کیا بات ہے!! میری ساس سے فیہا سے ملنا "۔  
چاہتی ہیں۔ تم جانتے ہو ان کی طبیعت کی وجہ سے وہ تمھارے  
ولیمے میں بھی شرکت نہیں کر سکیں تھیں۔ خبیث بھی شکوہ کر  
رہے تھے کہ سوید نے کافی وقت سے چکر نہیں لگایا!! تم خود ہی یاد  
کر کے بتاؤ آخری بار کب میرے گھر آئے تھے؟؟ اس اتوار تم  
لوگوں کی ہماری طرف دعوت ہے!! میں بلکل انکار نہیں سنو گی تم  
"۔" لوگوں نے آنا ہے بس بات ختم!! مروہ نے حتی فیصلہ کیا تھا

ٹھیک تم فیہا سے پوچھ کر مجھے بتا دینا !! اب میں چلتی ہوں خبیب " آگئے ہیں لینے !! مروہ فون کی رنگ پر اسے بول کر چلی گئی - تو وہ - " بھی گھر جانے کے لیے کھڑا ہو گیا

Rafta Rafta Dil Tera Ho Gaya By Akasha Ali

اس کا ہم عمر لڑکا بھی تھا۔ کچھ دیر ان دونوں کو دیکھنے کے بعد  
- "سوید کچھ سوچ کر گاڑی سے اتر کر ان کی جانب چل پڑا  
اسکیوز می !! سوید نے اس لڑکی کے پاس جا کر بلند آواز میں کہا "  
- "

جی !! وہ لڑکی ہاتھ کے اشارے سے اپنے ساتھی لڑکے کو رکنے "  
- "کا بول سوید کی جانب متوجہ ہوئی

کیا میں آپ سے کچھ بات کر سکتا ہوں؟ اگر آپ کے پاس "  
- "وقت ہو تو۔۔ سوید اس لڑکی سے بات کرنے کی کوشش کی  
آپ کو جو بھی بات کرنی ہے مجھ سے کریں؟ اس لڑکی کے "  
- "جواب دینے سے قبل ہی وہ لڑکا بیچ میں حائل ہو کر بولا



آپ کون؟؟ سوید نے اس لڑکے سے پوچھا جو ناگوار نظروں " سے سوید کو دیکھ رہا تھا اس کے چہرے کے تاثرات بتا رہے تھے - " کہ سوید کا اس لڑکی کو مخاطب کرنا سے کچھ خاص پسند نہیں آیا یہ میرا منگیتر ہے!! ویسے ہم نے آپ کو پہچانا نہیں!! آپ کون " - " ہیں؟؟ کہیں میرے فین تو نہیں وہ لڑکی پر جوش سی بولی میں ڈاکٹر سوید ہوں!! نا آپ مجھے جانتے ہیں نا میں آپ کو جانتا " ہوں!! لیکن میں آپ دونوں سے کچھ بات کرنا چاہتا ہوں!! میرا وعدہ ہے میں آپ لوگوں کا زیادہ وقت نہیں لوں گا!! سوید نے - " التجائیہ لہجے میں کہا ٹھیک ہے!! بولے کیا کہنا ہے؟ اس لڑکی نے پہلے اپنے منگیتر " کی جانب دیکھا جو آنکھوں کے اشارے سے اسے سوید سے بات - " کرنے کی اجازت دے رہا تھا

اگر آپ لوگ مائنڈ نا کریں تو ہم کہیں بیٹھ کر بات کر سکتے ہیں "

؟؟ دراصل میں آپ لوگوں کو تفصیل سے کچھ بتانا چاہتا ہوں !!

- "سویڈ نے ان دونوں کو باری باری دیکھتے ہوئے پوچھا

اوکے !! وہ لڑکا مان گیا - سویڈ نے انہیں اپنے ساتھ گاڑی میں "

- "بیٹھنے کا کہا تو وہ دونوں سویڈ کے ساتھ چل دیے

آج دوپہر میں وہ اپنی عادت کے خلاف سو گئی تھی - آنکھ کھلی تو "

عصر کا وقت ہو رہا تھا - بچے اماں بی کے پاس تھے انہوں نے بھی

فیہا کے اترے ہوئے چہرے کو دیکھ آرام کرنے کا کہا تھا - وہ نماز

پڑھ کر کمرے سے باہر نکلی اس کا ارادہ چائے بنانے کا تھا کیوں کہ

سویڈ بھی بس آنے ہیں والا تھا - فیہا نیچے آئی تو ڈرائنگ روم سے

- "آوازیں آرہی تھیں شاید کوئی آیا تھا

اس وقت کون آیا ہے؟؟ وہ خود کلامی کرتی ہوئی ڈرائنگ روم " میں داخل ہوئی - سامنے والے صوفے پر اماں بی بی بیٹھی ہوئی تھیں - ان کے دائیں جانب رکھے صوفے پر ایک ادھیڑ عمر عورت ، آدمی بیٹھے تھے جبکہ اماں کے سامنے والے صوفے پر کوئی لڑکی جویریہ کو گود میں لیے بیٹھی تھی لیکن اس کا منہ اماں بی بی کی طرف تھا تو فیہا -" اسے دیکھ نہیں سکی

آ جاؤ بیٹا ان سے ملو!! اماں نے اسے کمرے میں قدم رکھتے دیکھ " -" کر خوش دلی سے اپنے پاس بلایا تو وہ ان کی طرف بڑھ گئی اسلام و علیکم!! فیہا نے آگے بڑھ کر ان لوگوں کو سلام کیا جس " کا ان لوگوں نے خوش دلی سے جواب دیا البتہ فیہا نے ابھی اس -" لڑکی کو نہیں دیکھا تھا

فیہا بیٹا یہ جویریہ اور حارث کے نانا نانی ہے !! اور وہ جویریہ کی " خالہ ہے عزرا !! اماں بی نے مسکرا کر ان کا لوگوں کا تعارف کرایا - عزرا کا نام سنتے ہی فیہا نے بے اختیار پلٹ کر اس لڑکی کو دیکھا - "وہ عزرا ہی تھی

فیہا کو دیکھ کر عزرا کے چہرے کی بھی ہوائیاں اڑ گئی تھیں - وہ " تو اپنے مام ڈیڈ کے زبردستی کرنے پر یہاں آئی تھی کیونکہ اس کے مام ڈیڈ کو اپنے نواسا نواسی بہت یاد آ رہے تھے - عزرا یہ تو جانتی تھی کہ سویڈ نے دوسری شادی کر لی ہے لیکن فیہا سے شادی کری - " ہے یہ انکشاف اس پر ابھی فیہا کو دیکھنے کے بعد ہوا تھا

جہاں عزرا فیہا کو دیکھ کر حیرت میں مبتلا تھی وہیں فیہا کہ لیے " بھی یہ انکشاف حیران کن تھا کہ عزرا سویڈ کی سابقہ بیوی کی بہن ہے !! وہ آنکھوں میں نفرت لیے کدورت سے عزرا کو دیکھ رہی

تھی - فیہا جتنا اپنے ماضی سے چھپنا چاہ رہی تھی ماضی اتنا ہی اس کے سامنے آ رہا تھا - عزرا کو دیکھ دیکھ کر اسے وہ منحوس ، کالی بھیانک رات یاد آتی تھی - اب تو عزرا کی شکل دیکھنے کی وجہ بھی اتنی ٹھوس تھی کہ وہ جویریہ ، حارث کی خالہ تھی سوید سے چاہے ان لوگوں کا رشتہ ختم ہو چکا تھا لیکن اس کے بچوں سے کبھی کبھی ختم نہیں ہو سکتا تھا - تو کیا اب ساری زندگی اسے عزرا کی شکل - دیکھنی پڑے گی؟؟

نہیں وہ اس عزرا کو اپنے گھر سے نکال کر رہے گی وہ اس " ڈانگ کی شکل نہیں دیکھے گی جس کی وجہ سے وہ بے عزت و رسوا ہوئی ہے!! فیہا صرف یہ سب سوچ ہی سکی نا جانے کیوں اس کے اندر ہمت کی کمی تھی وہ کبھی بھی اپنے لیے نہیں لڑ پاتی تھی - بے گناہ ہو کر بھی ڈر جاتی تھی تھی ، ڈر کر چھپ جاتی تھی ، وہ ہمیشہ

سے ایک ڈر پوک لڑکی تھی اور اس حادثے نے اسے مزید ڈر پوک  
- "بنا دیا تھا

!! فیہا بیٹا انکل، آنٹی کے لیے چائے بنا کر لے آؤ "

- "اماں بی نے اسے اپنی جگہ پر مسلسل کھڑے دیکھ کر کہا

اماں بی ان تکلفات میں پڑنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے !! ہم "

لوگ تو بس بچوں سے ملنے آئے تھے - اتنے ماہ گزر چکے تھے

حارث اور جویریہ کی شکل نہیں دیکھی تھی بہت دل چاہ رہا تھا ملنے

کا بس ان کی یاد ہی میں کھینچے چلے آئے !! خالد صاحب نے اپنی

گود میں بیٹھے حارث کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا

- "جو فیہا کو دیکھ کر اس کے پاس جانے کے لیے مچلنے لگا تھا



ارے خالد بیٹے اس میں تکلف کیسا؟؟ ہمارا تم سے صرف رومان " کی وجہ سے ہی رشتہ تھوڑی تھا جو اس کے ساتھ ختم ہو جاتا - تم تو میرے عظیم (سویڈ کے والد) کے پرانے اور سب سے گہرے دوست ہو - مجھے عظیم کی طرح ہی عزیز ہو - وہ الگ بات ہے کہ تم نے بیٹی کی وجہ سے اپنی اماں بی کو بھی پرایا سمجھ لیا ہے!! اماں -" بی ہلکا سا شکوہ کیا

فیہا جاؤ بیٹا تم پہلے چائے بناؤ اس کے بعد رات کے کھانے کی " تیاری کرو!! آج خالد اور بلقیس (رومان کی والدہ) ہمارے ساتھ ہی کھانا کھائیں گی!! اماں بی نے دوبارہ فیہا سے کہا تو سر ہلاتی ہوئی چلی گی جب کہ خالد صاحب اور بلقیس بیگم اعتراض کرتے ہی رہ گئے -"

فیہا کے خاموشی سے ڈرائنگ روم سے واپس چلے جانے پر عزرا " نے اپنی رکی ہوئی سانس بحال کی ایک لمحے کے لیے تو عزرا بہت ڈر گئی تھی اگر خدا نخواستہ فیہا اس کے گھر والوں کے سامنے اس کا کرتوت بتا دیتی تو عزرا کے لیے مشکل کھڑی ہو جاتی لیکن فیہا کی - " خاموشی پر اس نے سکھ کا سانس لیا تھا

اماں بی ہم لوگ آپ کو بھولے نہیں ہیں - بس اولاد کی " کوتاہیوں کی وجہ سے اتنی شرمندگی ہو رہی تھی کہ آپ لوگوں کا سامنا کرنے کی ہمت ہی نہیں ہو رہی تھی - رومان نے بہت غلط حرکت کر دی مجھے بہت افسوس ہوتا ہے - میں اپنی بیٹی کی اچھی تربیت نہیں کر سکا۔ عظیم نے کتنے مان اور چاہت سے سوید کے لیے رومان کو مانگا تھا لیکن میری بیٹی نے ---- خالد صاحب بولتے - " بولتے جملہ ادھورا چھوڑ گئے

گزری ہوئی باتوں کو بھول جاؤ خالد بیٹا!! جو ہوا شاید وہ ہی "

ہمارے حق میں بہتر تھا - رومان اور سوید کا جوڑ نہیں تھا اسی لیے

رشتہ نہیں چل سکا ورنہ ہم لوگوں نے تو بھرپور کوشش کی تھی

لیکن اللہ کو کچھ اور ہی منظور تھا - خیر جو ہونا تھا ہو گیا اب افسوس

کرنے کا کیا فائدہ؟؟ میں تو بس یہی کہوں گی تم کبھی کبھی ملنے آ

جایا کرو!! تمہیں دیکھتی ہوں تو ایسا لگتا ہے عظیم کو دیکھ لیا!! اماں

- "بی اپنے مرحوم بیٹے کو یاد کر کے تھوڑی سی آبدیدہ ہو گئیں

اماں بی یہ فیہا آپ لوگوں کی کوئی رشتہ دار ہے؟ میرا مطلب "

سوید کے ننھیال کی طرف سے؟ یا ایسے ہی برادری میں سے لائی

- "ہیں آپ؟ بلقیس بیگم نے اماں بی سے فیہا کے بارے میں پوچھا

ہاں رشتے دار ہی ہیں ہمارے !! میری بچپن کی سہیلی کی پوتی ہے "

!! ماشاء اللہ بہت اچھی بچی ہے جب سے آئی پورا گھر سنبھال رکھا

- " ہے !! اماں بی نے مسکرا کر کہا

اچھا - پہلے بھی کہیں شادی ہوئی تھی کیا اس کی ؟ وہ اصل میں "

سویڈ سے کافی چھوٹی لگ رہی ہے ؟ بلقیس بیگم کو فیہا کی کم عمری

کھٹک گئی تھی اس لیے وہ کریدنے لگیں۔ ان کے سوال پر عزرا کے

بھی کان کھڑے ہو گئے وہ بھی اماں بی کا جواب سننے کے لیے

- " بے تاب تھی

نہیں یہ فیہا کی پہلی شادی ہے - میں تمہاری حیرانگی کی وجہ سمجھ "

رہی ہوں بلقیس ہمارے معاشرے میں دو بچوں کے باپ کے ساتھ

کوئی اپنی کنواری بیٹی نہیں بیاہتا لیکن میں نے اپنی سہیلی ناہید سے

بڑی منتیں کر کے فیہا کا رشتہ لیا ہے - سویڈ کو پہلی نگاہ میں فیہا

بہت پسند آگئی تھی - فیہا کے والد صاحب بڑے دیندار آدمی ہیں انہیں اس رشتے میں کوئی عیب نظر نہیں آیا تو انہوں نے اپنی بیٹی میرے سوید کو دے دی !! اماں بی کو بلقیس بیگم کے سوال سے اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ کیا جاننے کی کوشش کر رہی ہیں لیکن اماں بی بھی معقول عورت تھیں انہوں نے فیہا کے ساتھ ہوئے حادثے کا تذکرہ کرنے بجائے فیہا کی کم عمری سوید کی چاہت اور اپنی دوستی سے منسوب کردی ---- لاکھ ان کے خالد صاحب سے پرانے تعلقات تھے لیکن یہ ان کے گھر کا معاملہ تھا وہ ان لوگوں کو فیہا کے بارے میں بتا کر فیہا کے لیے مشکل پیدا نہیں کرنا چاہتی تھیں - ایسی باتیں جاننے کے بعد بہت کم لوگ ہی سمجھ پاتے ہیں باقی لوگ تو تنقید ، طعنہ ، طنز پر اتر آتے ہیں - فیہا ویسے بھی اماں بی کو

بہت عزیز تھی وہ اپنی وجہ سے اسے دکھی نہیں دیکھنا چاہتی تھیں  
"۔"

اماں بی کے سوال پر بلقیس بیگم نے مزید کچھ بھی پوچھنے کی  
زحمت نہیں کی۔۔ جبکہ عزرا کی آنکھوں میں شیطان چمک اٹھی۔  
ہم اس کا مطلب ہے کی فیہا نے سوید بھائی کو بھی پتہ نہیں چلنے دیا  
۔ لیکن یہ بات چھپائی کیسے؟ یہ تو فیہا ہی بتائے گی!! اماں بی اور  
اپنے والدین کو باتوں میں مشغول دیکھ کر وہ بھی فیہا کے پاس چل  
۔"دی

ڈرائنگ روم سے وہ سیدھا کچن میں ہی آئی تھی۔ فریج سے  
دودھ نکال کر اس نے سب سے پہلے چائے بنانے کے لیے رکھی تھی



- ساتھ ساتھ وہ چائے کے ساتھ کے لوازمات بھی کیمینٹ سے نکال  
- "کر شیف پر رکھ رہی تھی

بہت چالاک ہو تم!! ماننا پڑے گا تمہیں!! عزرا نے کچن کے "  
- "دروازے سے ٹیک لگا کر کام کرتی فیہا کو مخاطب کیا

فیہا جو اب کھانے پینے کی چیزوں کو لیٹ میں نکال رہی تھی پہلے "  
تو اچانک عزرا کی آواز پر چونک کر دروازے کی جانب دیکھا "تم  
یہاں کیوں آئی ہو؟ فیہا نے اس کا سوال نظر انداز کر کے غصے  
- "سے پوچھا

تم سے ملنے!! عزرا نے طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ کہا - فیہا کو "  
- "اس کی مسکراہٹ شدید بری لگ رہی تھی

کیوں ملنا ہے مجھ سے؟ اب یہ رہ گیا ہے کرنے کو؟ برباد تو کر " ہی چکی ہو تم مجھے اب مزید کیا کرنا چاہتی ہو؟؟ فیہا نے بہ مشکل آواز دھیمی رکھ کر کہا - عزرا کو اپنے گھر میں برداشت کرنا اس کے لیے شدید مشکل تھا

۔"

ارے ارے اتنا غصہ میں تو بس ایک سوال کا جواب لینے آئی " "ہوں!! عزرا قدم قدم چلتی فیہا کے پاس آ کر رکی میں تمہارے کسی فضول سوال کی جواب دہ نہیں ہوں!! " تمہارے حق میں بہتر ہے عزرا شرافت سے یہاں سے چلی جاؤ!! ورنہ کہیں ایسا نہ ہو میں غصے میں تمہارے چہرے سے شرافت کا نقاب نوچ دوں!! پھر تم کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہو گی ۔"!! فیہا نے غصے سے کہا

اوہ تو تم میرے چہرے سے شرافت کا نقاب نوچو گی؟ عزرا طنزیہ "

مسکرائی۔ "واہ بھئی واہ کسی نے کیا خوب کہا ہے اپنے علاقے کی تو بلی بھی شیر ہوتی ہے۔" امیر لوگوں میں شادی کر کے خود کو بہت اونچی سمجھنے لگی ہو!! اب فیہا میڈم میرے منہ سے نقاب نوچیں گی جنہوں نے خود سے سوید بھائی اور ان کی فیملی سے جھوٹ بول کر شادی کی ہے؟ ویسے تم نے کیا جھوٹ بول کر سوید بھائی کو پھنسایا۔" ہے؟ عزرا نے جانتی نگاہوں سے تکتے ہوئے سوال کیا

میرے والدین نے مجھے جھوٹ بولنا نہیں سکھایا اور نا ہی ہمیں " جھوٹ بولنے کی ضرورت ہے!! میں نے سوید سے کیا بول کر شادی کری ہے اس بات سے تمہیں کوئی غرض نہیں ہونی چاہیے!!

۔" فیہا نے بھی اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر جواب دیا

بہت اکڑ نہیں آگئی تم میں؟ ایک منٹ لگے لگا مجھے ان لوگوں کو  
کو تمہارے بارے میں بتانے میں اس کے بعد اس گھر کے باہر  
پڑی ملو گی ساری اکڑیو نکل جائے گی!! عزرا چٹکی بجاتی ہوئی بولی  
"

جاؤ بتاؤ جس کو جو بتانا ہے۔ مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے!! میرے  
بارے میں بتانے کے ساتھ ساتھ اپنے بارے میں بھی بتا دینا کے  
کیسے تم نے دوستی کی آڑ میں اپنا گھناؤنا کھیل کھیلا ہے!! تم جیسی گھٹیا  
عورتیں لوگوں کی زندگیاں اور ان کے بے بسائے گھر برباد کرنے  
کے علاوہ اور کر بھی کیا سکتی ہیں!! فیہانے بے خوف لہجے میں کہا  
"

اپنی زبان سنبھال کر بات کرو مجھ سے !! تمھاری اوقات ہے " میرے منہ لگنے کی؟ فیہا کے منہ سے اپنے لیے گھٹیا لفظ سن کر وہ  
- "بلبلا اٹھی تھی

نامیری اوقات ہے تم سے منہ لگنے کی ناہی میں تم جیسی بے " غیرت لڑکی کے منہ لگنا چاہتی ہوں !! تم خود ہی ہر بار اپنا منہ اٹھا کر میرے پاس چلی آتی ہو !! فیہا نے دوبدو جواب دیا -- پتہ نہیں کونسا منحوس وقت تھا جب میں نے تم جیسی چڑیل سے دوستی کر لی  
- "تھی !! فیہا نے ناگواری سے کہا

تمھاری اتنی ہمت مجھے چڑیل بول رہی ہو !! عزرا نے فیہا کے " چہرے پر تھپڑ مارنے کے لیے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ سویڈ کی آواز پر  
- "اس کا ہاتھ ہوا میں ہی معلق رہ گیا

کیا ہو رہا ہے یہاں؟؟ یہ کیا حرکت ہے تم میرے گھر میں " کھڑے ہو کر میری ہی بیوی پر ہاتھ اٹھا رہی ہو شرم آتی ہے یا نہیں؟؟ اور کس سے پوچھ کر تم ہمارے گھر آئی ہو - کس نے تمہیں میرے گھر میں گھسنے کی اجازت دی؟؟ سوید نے غضب ناک ہو کر پوچھا - وہ ابھی ابھی گھر آیا تھا اپنے کمرے میں جانے لگا تھا کہ کچن سے آتی آواز پر وہ وہیں چلا آیا - عزرا کو اپنے گھر میں فیہا - " پر ہاتھ اٹھاتے دیکھ کر وہ آپے سے باہر ہو گیا

وہ میں ---- سوید بھائی آپ اس لڑکی کو جانتے نہیں ہیں یہ " بہت ہی آوارہ۔۔۔ اس سے پہلے کے وہ جھوٹی سچی کہانی بنا کر سناتی - " سوید نے اس کا جملہ مکمل ہونے ہی نہیں دیا تھا

بکواس بند کرو اپنی!! ایک لفظ بھی فیہا کے خلاف بولنے کی " ضرورت نہیں ہے!! میں اسے بھی اچھی طرح جانتا ہوں اور تمہیں



بھی !! شرافت سے یہاں سے دفع ہو جاؤ ورنہ تمہیں پولیس کے حوالے کر دوں گا !! سوید غصے سے دھاڑا اس کی آواز اتنی اونچی تھی کہ فیہا کے ساتھ عزرا بھی کانپ گئی۔

کیا ہو گیا سوید کیوں چیخ رہے ہو؟؟ شور کی آواز سن کر سب " لوگ کچن میں چلے آئے اماں بی نے سوید کے تنے نقوش دیکھ کر پوچھا۔ آج وہ اپنی عادت کے خلاف شدید غصے میں تھا ورنہ شدید۔ " غصہ اس کی فطرت کا حصہ نہیں تھا

اماں بی یہ عزرا اس گھر میں کیسے آئی؟ آپ لوگوں نے اسے " اندر آنے کیسے دیا؟ سوید نے پیچھے مڑے بغیر پوچھا تھا۔۔۔ وہ " مسلسل کڑے تیوروں سے عزرا کو ہی گھور رہا تھا

سوید بیٹا یہ بچوں سے ملنے آئی ہے !! تم اتنا غصہ کیوں کر رہے "   
ہو؟ رومان کا غصہ عزرا پر کیوں نکال رہے ہو؟ اماں بی کو لگا وہ   
- " رومان کی وجہ سے غصہ ہو رہا ہے

اماں بی میں رومان کا غصہ نہیں نکال رہا اب اتنا بھی گھٹیا نہیں "   
ہوں کہ کسی کا غصہ کسی اور پر نکال دوں !! آپ کو نہیں پتہ یہی وہ   
بے غیرت لڑکی ہے جس نے فیہا کی زندگی برباد کی ہے !! یہی فیہا   
کی سہیلی ہے !! وہ ایک ایک لفظ چبا کر بولتے ہوئے پلٹا تھا سامنے   
کھڑے خالد صاحب اور بلقیس بیگم کو دیکھ کر ایک پل کے لیے تو   
وہ ساکت ہو گیا لیکن اس کا غصہ ابھی بھی ٹھنڈا نہیں ہوا تھا -   
ایک طرح اچھا ہی تھا اس کے ماں باپ کو بھی اپنی بیٹی کے کرتوت   
- " کی خبر ہونی ہی چاہیے تھی

سوید یہ تم کیا بول رہے ہو؟ اماں بی کو اپنی سماعت پر یقین نہیں "۔  
"آیا جبکہ عزرا کے والدین معاملہ سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے

میں سچ بول رہا ہوں اماں بی!! فیہا تم نے اماں بی کو بتایا کیوں "۔  
نہیں؟ بجائے اس کے کہ تم اس لڑکی کا ہاتھ پکڑ کر گھر سے باہر  
نکالتی تم یہاں کھڑے ہو کر آرام سے اس کے لیے چائے بنا رہی  
!! اگر میں نا آتا تو تم مسکرا کر اس کا تھپڑ بھی کھا لیتی؟ سوید اب

خاموش کھڑی فیہا پر برسنے لگا۔ "ان لوگوں کے لڑائی جھگڑے  
میں چولہے پر رکھی چائے جل چکی تھی۔ جلی ہوئی چائے کی بو  
پورے کچن میں پھلنے لگی تھی سوید نے ہی آگے بڑھ کر چولہا بند  
"۔ کیا

سوید یہ سب کیا ہے؟ تم کیوں عزرا کو ذلیل کر رہے ہو؟ میری  
بٹی خاموش کھڑی تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے تم اس پر الزام

تراشیاں کرو!! بلقیس بیگم سے مزید خاموش نا رہا گیا تو بول پڑیں

۔"

آنٹی آپ کو بھی اگر اپنی بیٹی کے کرتوت پتہ چل گئے تو آپ " بھی شرم سے ڈوب مریں گی آپ کی اس لاڈلی نے ناجانے کتنی لڑکیوں کی زندگی برباد کی ہے دانش کے ساتھ مل کر!! سوید نے ۔" تنفر سے کہا

ایسا بھی کیا کر دیا ہے عزرا نے جو تم آپے سے باہر ہو رہے ہو؟ " کب سے خاموش تماشائی بنے خالد صاحب نے پوچھ ہی لیا۔ ان کا پوچھنا تھا کی عزرا کو اپنی جان جاتی ہوئی محسوس ہوئی اس وقت عزرا نے شدت سے خدا کو یاد کیا تھا۔۔۔۔ "کاش کہ سب خواب ہو!! "کاش کہ وہ یہاں آتی ہی نہیں!! "کاش وہ سوید کے آنے سے

پہلے چلی جاتی ..... بہت سارے کاش اس وقت عزرا کو یاد آ رہے  
تھے۔"

انکل آپ کی بیٹی نے فیہا کے ساتھ ..... سوید سارا قصہ "  
انہیں سنتا گیا۔ فیہا پر ایک بار پھر قیامت ٹوٹ پڑی تھی اسے لگا وہ  
ایک بار پھر وہیں آکھڑی ہوئی ہے سوید کے ہر لفظ پر اسے اپنی  
تکلیف تازہ ہوتی محسوس ہو رہی تھی اشک ایک بار پھر اس کی  
۔" آنکھوں کی بار توڑ کر گالوں کو بھگونے لگے تھے

عزرا سوید جو کہہ رہا ہے وہ سچ ہے یا جھوٹ مجھے صرف ہاں یا "  
ناں میں جواب دو!! خالد صاحب کی غصے سے بھری آواز پر عزرا  
۔" نے بہت مشکوں سے تھوک نگلا

ڈیڈ سویڈ بھائی کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے!! بیشک فیہا میری کالج " کی دوست ہے لیکن میں نے ایسا کچھ نہیں کیا!! عزرا مکر گئی اس -" نے دانش کو کہا تھا کہ وہ مکر جائے گی اور وہ واقعی مکر گئی

جھوٹ انکل آپ کی بیٹی جھوٹ بول رہی ہے!! فیہا تم چپ " کیوں کھڑی ہو؟ خالد انکل آپ فیہا سے پوچھ لیں!! سویڈ نے -" خاموش کھڑی فیہا کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا

ڈیڈ آپ کو میری بات پر یقین نہیں ہے؟ آپ ان لوگوں کی " بات کیوں سن رہے ہیں؟ سویڈ بھائی رومان کا بدلہ مجھ سے لے رہے ہیں - مجھ پر جھوٹا الزام لگا رہے ہیں!! آپ جانتے ہیں میں ایسی نہیں ہوں پھر بھی آپ اپنی معصوم بیٹی پر شک کر رہے ہیں!! عزرا نے آنکھوں میں جھوٹے آنسو سجا کر اپنے باپ کو اپنی -" طرف کرنے کی بھرپور کوشش کی



تم اور معصوم!! کیا مزاق ہے؟ سوید حقارت بھری نظروں سے " اس چالاک، مکار اور جھوٹی لڑکی کو دیکھ کر طنزیہ لہجے میں کہا۔ گزری شب اگر وہ دانش اور عزرا کو فیہا اپنے ساتھ زبردستی گھسیٹتے۔ "ہوئے نا دیکھتا تو وہ بھی عزرا کی باتوں پر ضرور یقین کر لیتا

تم دونوں چپ ہو جاؤ!! خالد صاحب نے سوید اور عزرا کو " خاموش رہنے کا " فیہا بیٹی تم بتاؤ سچ کیا ہے؟ لیکن بیٹا جو بھی کہنا اللہ کو حاضر ناظر جان کر کہنا!! خالد صاحب نے فیہا کے پاس جا کر اس کے سر پر ہاتھ رکھ کہا " بولو بیٹا ڈرو مت!! فیہا کو خاموش دیکھ "۔ "کر انہوں نے دوبارہ کہا

انکل سوید کا کہا ہر لفظ سچ ہے!! عزرا میری سہیلی تھی آپ کی " بیٹی نے مجھے اپنی شرط جیتنے کے لیے اپنے بھیڑیے نما کزن کے

آگے پیش کر دیا!! مجھے اپنی برتھڈے پارٹی کا جھانسا دے کر کلب لے گئی۔ میں نے اس کی بہت منتیں کی، روئی، گڑ گڑائی

لیکن اس نے میری ایک نہیں سنی۔ آپ کی بیٹی نے مجھے دوستی کے نام پر لوٹ لیا!! فیہا نے ہچکیوں سے روتے ہوئے اپنا جملہ پورا کیا۔

خالد صاحب اور بلقیس بیگم کے پیروں تلے زمین نکل گئی تھی!! "ان کی دونوں بیٹیوں نے انہیں کہیں منہ دکھانے کے قابل نہیں چھوڑا تھا۔ خالد صاحب کے کندھے کو ساتھ نظریں بھی جھکی گئیں۔ یہ بات اگر سوید نے نا کہی ہوتی تو وہ عزرا کی بات کو ہی کو فوقیت دیتے لیکن وہ سوید کو بچپن سے جانتے تھے وہ اتنا بڑا الزام بے وجہ نہیں لگا رہا تھا۔"

ڈیڈ یہ دونوں جھوٹ بول رہے ہیں !! یہ لوگ مجھے آپ کی " نظروں میں گرانا چاہتے ہیں !! آپ دونوں کے پاس اپنی بات کا کوئی ثبوت ہے؟ عزرا اپنی حقیقت کھل جانے پر بے آب ماہی کی - " طرح پھڑپھڑانے لگی تھی

نہیں ہے میرے پاس اپنی بے گناہی کا ثبوت لیکن میرا خدا جانتا " ہے میں سچ بول رہی ہوں !! میری دعا ہے خدا سے کہ ہم میں سے - " جو بھی جھوٹا ہو اللہ اسے غارت کرے !! فیہا نے ہاتھ اٹھا کر کہا

خالد صاحب ایک سخت غصیلی نگاہ عزرا کے چہرے پر ڈال کر " خاموشی سے بنا کسی کی طرف دیکھ وہاں سے نکل گئے ان کے پیچھے - " ہی بلقیس بیگم اور عزرا بھی حواس باختہ سے بھاگیں تھیں

فیہا بیٹا تمہیں یہ بات اسی وقت مجھے بتانی چاہیے تھی !! اماں بی " نے آگے بڑھ کر فیہا کو گلے لگایا تھا - جبکہ سویڈ اس کے رونے پر

جھنجھلا گیا تھا ایک بات تو سوید کو اچھی طرح سمجھ آ چکی تھی کہ فیہا روتی بہت تھی اور اس وقت وہ اسے چپ کرانے کے موڈ میں ہر گز نہیں تھا اس لیے خاموش سے وہاں سے چلا گیا۔

لبنا اس وقت لاؤنج میں رکھے ٹی وی کے آگے بیٹھی ڈرامہ دیکھنے " کے بجائے محمود کو پانچ لاکھ روپے دینے کے بارے میں سوچ رہی تھی۔ وہ محمود کو اچھی طرح جانتی تھی اس کی دھمکی محض دھمکی نہیں رہتی تھی وہ ان کے علاقے کا اوباش انسان تھا۔ لبنا کو ہر حالت میں اسے پیسے دینے ہی تھے ورنہ تو وہ اس کا بسا بسایا گھر خراب کر دیتا جو لبنا کسی صورت نہیں ہونے دے سکتی تھی۔ فخر کے ساتھ شادی اس نے اپنے سکون کے لیے کی تھی ایک تو اس کا کاروبار بہت اچھا تھا۔ لبنا کو پیسوں کی کوئی کمی نہیں تھی اوپر سے

اس گھر میں کسی قسم کی ذمہ داری بھی نہیں تھی۔ وہ کسی صورت اپنے اور محمود کے پرانے تعلقات کے بارے میں فخر کو پتہ نہیں چلنے دے سکتی تھی۔ ایسا نہیں تھا کہ اس کے پاس پانچ لاکھ روپے نہیں تھے لیکن جتنی وہ کنجوس تھی اپنے پاس سے وہ ایک روپیہ بھکاریوں کو دینے سے پہلے بھی سو بار سوچتی تھی یہ تو پھر بھی بہت زیادہ بڑی رقم تھی۔ وہ پیسے دے کر جان بھی چھڑانا چاہ رہی تھی لیکن اپنے پاس سے پیسے دینا بھی نہیں چاہتی تھی۔ وہ اپنی ہی سوچوں میں غرق تھی جب عبید رضا کی آواز اس کے کانوں میں

- "پڑی

کشور!! کشور!! عبید رضا لاؤنج میں قدم رکھتے ہی کشور جہاں کو " آوازیں دینے لگے۔۔۔ وہ ابھی ابھی باہر سے آئے تھے اور ان کے

- "ہاتھ میں ایک لفافہ بھی موجود تھا

جی کیا بات ہے !! کشور جہاں نے اپنے کمرے سے نکل کر ان " " کی طرف آتے ہوئے کہا

یہ لو کشور یہ ساڑھ چار لاکھ روپے ہیں مسجد کی تعمیر کے لیے " " لوگوں نے اکھٹی کی ہے اگلے ہفتے سے مسجد کا تعمیراتی کام شروع ہائے پھر س رقم کی ضرورت پڑی گی !! فلحال اسے تم امانت کی طور پر حفاظت سے رکھ دو !! اس وقت بینک بند ہو گیا ہے ورنہ میں بینک میں رکھوا دیتا -- عبید رضا کشور جہاں کی طرف لفافہ بڑھاتے " " ہوئے بولے

ٹھیک آپ بے فکر رہیں میں حفاظت سے رکھ دیتی ہوں !! آپ " " نے جیسے رکھوائے ہیں انشاء اللہ آپ کو ویسے ہی واپس ملیں گے !! " " کشور جہاں نے احتیاط سے پیسے لیتے ہوئے کہا



ہم ٹھیک ہے!! عبید رضا سر ہلا کر واپس گھر سے باہر چلے گئے " تو کشور جہاں بھی رقم کو الماری میں رکھنے کی نیت سے کمرے میں چلی گئی --- عبید رضا اکثر کی مسجد اور مدرسے کی رقم حفاظت کے طور پر ان کے پاس رکھواتے رہتے تھے اور کشور جہاں بھی انہیں - " وہ رقم پوری ایمانداری سے واپس کیا کرتی تھیں

عبید رضا اور کشور جہاں تو اپنی اپنی راہ ہو چکے تھے لیکن لاؤنج " میں بیٹھی لبنا اس سارے منظر کو دیکھ کر اپنے دماغ میں منصوبہ - " بننے لگی تھی

پیسے محمود کو کہاں سے دینے تھے یہ انتظام تو ہو چکا تھا -- بس " اب لبنا کو اپنا دماغ استعمال کر کے اس پیسے کو محمود تک پہنچانا تھا - " اور کس طرح پہنچانا تھا وہ اچھی طرح جانتی تھی

-----

فیہا کمرے میں آئی تو سویڈ بیڈ پر نیم دراز اپنے فون میں بچوں کو " کارٹون دکھانے میں مصروف تھا۔ اس نے فیہا کو دیکھنے کی زحمت نہیں کی تھی۔ ان لوگوں کے جانے کے بعد سے ہی وہ خاموش تھا۔ کھانے کے دوران بھی اس نے فیہا کو مخاطب نہیں کیا تھا ورنہ وہ روز فیہا کو آخری لقمہ اپنے ہاتھوں سے کھلا تھا۔ اور فیہا کے گلاس سے پانی بھی پیتا تھا لیکن آج اس نے ایسا کچھ نہیں کیا تھا۔ یہی بات فیہا کو خل رہی تھی اتنے وقت میں وہ سویڈ کی محبت کی اس قدر عادی ہو چکی تھی کہ اب سویڈ کی بے اعتنائی پر اسے غصہ بھی۔ " آ رہا تھا اور رونا بھی

جویریہ چلو جلدی سے کپڑے بدل کر دانت برش کرو!! سونے کا " ٹائم ہو گیا ہے!! فیہا نے الماری سے بچوں کے کپڑے نکالتے ہوئے " وہیں سے آواز دی

مما ابھی تھوڑی دیر بعد سوئیں گے ابھی بابا کے ساتھ کارٹون " دیکھ رہے ہیں !! جویریہ نے منع کر دیا تو فیہا نے ان کے پاس آ کر حارث کو اٹھا کر کپڑے بدلانے کو سوچا تو وہ بھی فیہا کے ہاتھ ہٹانے لگا اسے بھی کارٹون دیکھنا تھا - وہ تینوں باپ بیٹی بیٹا فیہا کو اس وقت فراموش کر گئے تھے اور یہ بات فیہا کو بہت بری لگی تھی - " - وہ پیر پٹختے ہوئے صوفے پر جا کر لیٹ گئی

سوید جو کب سے اس کی نگاہ خود پر محسوس کر رہا تھا فیہا کی ناک " پر غصہ دیکھ کر اس کے لبوں پر مسکراہٹ بکھر گئی۔ وہ اچھی طرح جانتا تھا وہ سوید کے پاس آنا چاہتی ہے مگر ڈر کے مارے آ نہیں رہی - سوید خود بھی اسے اپنے پاس بلانا چاہتا تھا لیکن وہ جان بوجھ کر نہیں بلا رہا تھا کیونکہ فلحال وہ فیہا سے ناراض تھا اسے رہ رہ کر اس بات پر غصہ آ رہا تھا کہ کس طرح فیہا اپنے ہی گھر میں

کھڑے ہو کر آرام سے عزرا کا تھپڑ کھا رہی تھی !! وہ بیڈ پر سے ہی فیہا کو دیکھ رہا تھا جو مسلسل کروٹیں بدلنے کے بعد اب اٹھ کر بیٹھ گئی تھی۔ فیہا نے جیسے ہی سویڈ کی طرف منہ موڑا سویڈ نے - " فوراً نگاہ فون پر مرکوز کر لی

فون دیں مجھے اپنا !! مجھے گھر بات کرنی ہے !! فیہا اس کے پاس " - " آ کر ہاتھ ہاتھ پھیلا کر بولی

چلو بچوں اب باقی کا کارٹون کل دیکھیں گے ابھی ممّا کو کال کرنی " ہے !! سویڈ نے جویریہ کے ہاتھ سے فون لے کر اسے تھمایا تو وہ - " دوبارہ صوفے پر جا کر بیٹھ گئی - سویڈ بچوں سے باتیں کرنے لگا اس نے عبید رضا کو کال کی تھی اور انہوں نے پہلی بیل پر ہی " -

کال ریسیو کر لی تھی - فیہا آدھے گھنٹے فون پر بات کرنے کے بعد فون بند کیا ہی تھا کہ کسی کی اور کی کال آنے لگی وہ فون سویڈ کے

حوالے کرتی بچوں کو دانت برش کروانے کے لیے باتھ روم میں لی گئی۔ سارے کام ختم کر کے وہ باہر آئی تو سویڈ کمرے میں چکر

۔" کاٹ رہا تھا

فیہا تم جلدی سے اپنا اور بچوں کا سامان پیک کرو میں تمہیں عبید "

انگل کی طرف چھوڑ دیتا ہوں !! سویڈ نے اسے دیکھتے ہی ہڑبڑا کر

۔" کہا

ابھی اس وقت لیکن کیوں؟؟ فیہا نے حیرانگی سے اسے دیکھتے "

۔" ہوئے پوچھا جو خود بھی کپڑے تبدیل کر کے تیار نظر آ رہا تھا

ہاں ابھی اسی وقت کیونکہ میں اور اماں بی ہسپتال جا رہے ہیں !! "

خالد انگل کی کار کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے !! ان لوگوں کی حالت بہت

خراب ہے !! مجھے اور اماں بی کو فوراً ہی وہاں جانا پڑے گا !! واپسی

پر پتہ نہیں کتنا وقت لگ جائے اس لیے تم بچوں کو لے کر عبید

انکل کی طرف چلی جاؤ!! وہ پریشان سا بتانے لگا - سوید کو ابھی ابھی ہاسپٹل سے رومان کے بھائی نے کال کر کے اطلاع دی تھی -  
- "وہ اماں بی کو بھی بتا کر آ چکا تھا

- "ایکسیڈنٹ کیسے ہوا؟؟ فیہا نے پریشانی سے ایک اور سوال کیا "  
مجھے نہیں پتہ یہ تو وہاں جا کر ہی پتہ چلے گا!! تم جلدی سے "  
بچوں اور اپنا ضروری سامان لے کر نیچے آؤ!! میں تب تک بچوں اور اماں بی کو گاڑی میں بٹھاتا ہوں!! سوید جویریہ کا ہاتھ پکڑ کر  
- "حارث کو گود میں لیے فیہا کو بول کر جلدی سے باہر نکل گیا

رات کے دس بج رہے تھے سب لوگ آرام کی غرض سے اپنے "  
- "اپنے کمروں میں مقیم تھے - جب دروازے پر دستک ہوئی تھی



اس وقت کون آگیا؟ عبید رضا جو اس وقت بیڈ کراؤن سے " ٹیک لگا کر کسی کتاب کے مطالعے میں مشغول تھے دروازے پر دستک کی آواز پر حیرانگی سے کشور جہاں کی طرف دیکھا جو آنکھوں پر بازو رکھے نیند کی آغوش میں تھیں۔ " فخر تو آچکا ہے نا؟ عبید۔ " رضانے تصدیق کرنے کے لیے ان سے پوچھا

جی فخر تو اپنے کمرے میں ہے!! کوئی اور ہو گا!! کشور جہاں کی "۔ "نیند میں ڈوبی ہوئی آواز گونجی

ہمم میں دیکھتا ہوں اس وقت کون آگیا!! عبید رضا بیڈ سے اتر " کر چیل پہن کر کمرے سے نکل گئے۔۔۔۔۔ انہوں نے دروازہ "کھولا

فیہا!! رات کے اس وقت فیہا کو دروازے پر دیکھ کر وہ حیران "۔ "ہوئے

ابو جی میرا بیگ اٹھالیں !! اپنے سے کچھ فاصلے پر رکھے بیگ کی "

- "جانب اشارہ کرتی بولی

فیہا اپنی گود میں حارث کو اٹھائے دوسرے ہاتھ سے نیند میں جھولتی جویریہ کا ہاتھ پکڑے کھڑی تھی - حارث گاڑی میں ہی سو چکا تھا جس کی باعث وہ اسے نیچے نہیں اتار سکتی تھی اس لیے مجبوراً اپنے ابو کو بیگ اٹھانے کا کہا - سوید جلدی میں تھا اس لیے فیہا نے - "خود اسے جانے کا کہا تو وہ انہیں دروازے پر چھوڑ کر چلا گیا تھا

فیہا بیٹا سب خیریت تو ہے؟ تم اس وقت اکیلی یہاں۔۔۔۔۔"

سوید کہاں ہے بیٹا؟ عبید رضا اس کا بیگ لے کر دروازہ بند کر کے اس کے پیچھے آتے ہوئے پریشانی سے سوال در سوال کرنے لگے -

- اس وقت فیہا کو اچانک سوید کے بغیر دیکھ کر ان کے دل میں

- "وسوسے آرہے تھے

ابو جی پریشانی والی کوئی بات نہیں ہے - سوید خود مجھے چھوڑ کر " گئے ہیں !! وہ حارث کو صوفے پر لٹا کر اپنی چادر اتارتے ہوئے -" بول رہی تھی

لیکن بیٹا ابھی کچھ دیر پہلے ہی تو ہماری بات ہوئی تھی تم نے کہا " تھا کل آؤ گی !! اور یہ سوید باہر سے ہی چھوڑ کر چلا گیا اندر کیوں -" نہیں آیا؟ عبید رضا نے پوچھا

وہ ابو جی جویریہ کے نانا کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے !! سوید کے پاس " جویریہ کے ماموں کی کال آئی تھی۔۔۔ وہ خالد انکل سوید کے بابا کے بہت قریب دوست ہیں اس لیے انہیں اور اماں بی کو فوری طور پر ہاسپٹل جانا پڑا میں اور بچے گھر میں اکیلے کیسے رہتے اس لیے وہ مجھے یہاں چھوڑ کر چلے گئے !! فیہا نے انہیں تفصیل سے -" بتایا

اللہ خیر والے معملات کرے!! اب کیسی طبعیت ہیں بیٹا خالد "

صاحب کی؟ عبید رضا نے دعا کرتے ہوئے فیہا سے خالد صاحب

- "کی طبعیت کے بارے میں دریافت کیا

پتہ نہیں ابو جی ابھی سوید کو بھی زیادہ کچھ معلوم نہیں تھا۔ بس "

اتنا بتا رہے تھی کہ خالد انکل کی حالت نازک ہے!! فیہا نے

- افسردگی سے کہا

بیشک عزرا سے اس کے اختلافات تھے بلکہ یہ کہنا زیادہ درست تھا

کہ وہ نفرت کرتی تھی عزرا سے۔۔۔۔۔ لیکن ان سب معاملات میں

اس کے والدین کا کوئی قصور نہیں تھا وہ بچارے تو بالکل لاعلم تھے

اپنی بیٹی کے کرتوتوں سے۔۔۔۔۔ فیہا کو جب سے ان کی ایکسیڈنٹ کی

- "خبر ملی تھی وہ بہت دکھی ہو گئی تھی

ممانینی آرہی ہے!! فیہا کو باتوں میں مصروف دیکھ کر ساتھ " " کھڑی جویریہ نے فیہا کی کلائی پکڑ کر کھینچتے ہوئے کہا

اچھا چلو بیٹا تم بھی پریشان مت ہو!! تم اب اپنے کمرے میں جا " " کر آرام کرو!! بچے نیند سے پریشان ہو رہے ہیں!! باقی باتیں ہم صبح کریں گے!! عبید رضا جویریہ کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر " " بولے

جی ابو آپ بھی آرام کریں " شب خیر " فیہا نے مسکرا کر کہا " "۔

شب خیر " عبید رضا آگے بڑھ کر محبت سے اس کی پیشانی چومتے " " ہوئے بولے تو فیہا بچوں کو لے کر اپنے کمرے میں چلی گئی

فیہا کے جانے کے بعد کچھ لمحے عبید رضا وہیں کھڑے رہے پھر "

- " وہ بھی اپنے کمرے کی جانب چل دیے

اتنی دیر لگا دی آنے میں؟ کون تھا دروازے پر؟ عبید رضا کو "

کمرے میں داخل ہوتے دیکھ کر کشور جہاں نے پوچھا - عبید رضا

کے کمرے سے نکلنے کے بعد وہ سوئی نہیں تھیں بلکہ ان کی واپسی کا

- " انتظار کر رہی تھیں

فیہا آئی ہے!! اس سے باتوں میں مصروف ہو گیا تھا اس لیے "

تھوڑا وقت لگ گیا!! عبید رضا نے نہایت تحمل سے کہا۔ لیکن ان

- " کی بات سن کر کشور جہاں کی آنکھیں پوری طرح کھل گئیں

کیا؟ فیہا آئی ہے؟ کشور جہاں نے اچھنبے سے دیکھ کر استفسار کیا "

- " - انہیں لگا شاید انہوں نے کچھ غلط سن لیا ہے



- "ہاں فیہا آئی ہے !! عبید رضا نے کہا "

اس وقت کیوں آئی ہے ؟ مطلب سب خیریت تو ہے ؟ کشور "   
 - "جہاں بھی اس کے اس وقت آنے کا سن کر پریشان ہو گئیں

ارے سب خیر ہے تم پریشان ہو وہ دراصل بات یہ تھی کہ "   
 ----- عبید رضا نے انہیں تفصیل سے

ساری بات بتائی کیونکہ وہ اچھی طرح جانتے تھے جب تک وہ مکمل   
 - "بات کشور بیگم کو نہیں بتائیں گے وہ سکون سے سو نہیں سکیں گی

میں زرا دیکھ کر آتی ہوں اسے !! کشور جہاں ساری باتیں جاننے "   
 کے باوجود اب فیہا کو دیکھنے جانے کے لیے بیڈ سے اٹھنے لگیں تو   
 - "عبید رضا نے انہیں جانے سے روکا

کشور تم صبح بات کر لینا !! ابھی وہ بچوں کو سلا رہی ہے خود بھی " تھکی ہوئی لگ رہی تھی ابھی انہیں آرام کرنے دو صبح تفصیل سے - " بات کر لینا !! عبید رضا کی بات پر وہ سر ہلا کر واپس لیٹ گئیں

---

سویڈ اماں بی کو لے کر ہاسپٹل پہنچا تو وہاں کامران ( رومان اور " عزرا کا بھائی ) باسط ، رومان ، راشد صاحب ( رومان کے تایا باسط - " کے والد ) نصرت تائی موجود تھے

کامران اب کیسی طبعیت ہے انکل کی ؟ سویڈ نے باقی سب " لوگوں کو اگنور کر کے سیدھا کامران کے پاس جا کر پوچھا جو ہاتھوں - " میں سر گرائے بیٹھا ہوا تھا

پتہ نہیں سویڈ بھائی ڈاکٹرز ابھی کچھ نہیں بتا رہے !! شہر کے " سب سے بڑے مہنگے ترین ہاسپٹل میں وہ اس وقت ہارے ہوئے

جواری کی طرح بے بس ہوا پڑا تھا۔۔۔ اتنی دولت ہونے کے باوجود وہ اپنے والدین اور بہن کے لیے کچھ نہیں کر پا رہا تھا جو اس - " وقت زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا تھے

سوید بھائی پلیز آپ جا کر پتہ کریں !! چار گھنٹے سے ہم لوگ " یہاں بیٹھے ہوئے ہیں یہ لوگ کچھ بتا ہی نہیں رہے !! پلیز پلیز آپ جا کر دیکھیں کیا پر اہلم ہے ؟ کسی بھی چیز کی ضرورت ہے میں فوری طور پر مہیا کر دوں گا بس میرے والدین کو بچالیں !! کامران بے بسی سے سوید سے گویا ہوا وہ بہت مشکلوں سے خود پر ضبط کیے بیٹھا ہوا تھا ورنہ دل تو کر رہا تھا پھوٹ پھوٹ کر روئے - "

کامران تم پریشان مت ہو !! یہ جملہ اس وقت کامران کو کہنا " سوید کو بے بنیاد لگا اس لیے وہ چپ رہا۔ اپنا کوئی قریبی پیارا اس

حالت میں ہو اور انسان پریشان نا ہو یا ناممکن سی بات ہے۔ ایسے موقعوں پر تو انسان کو اپنے دل کی دھڑکنیں بھی کانوں میں گونجتی ہوئی سنائی دیتی تھی۔۔۔ جسم کا رواں رواں جیسے سامع بنا ہوا ہوتا۔ "کہ ناجانے کب کیا خبر مل جائے

میں دیکھتا ہوں!! سوید اس کے کندھے پر ہاتھ کر تسلی کا احساس " دلاتا ہوا بولا اور خود آپریشن تھیٹر کی جانب بڑھ گیا۔ وہ ایک مشہور ہارٹ اسپیشلسٹ تھا اسے سب ہی جانتے تھے ادھر ادھر وقت ضائع کرنے کے بجائے وہ سیدھا آپریشن تھیٹر میں ہی داخل ہوا تھا۔

آپریشن تھیٹر میں ایک سے ایک اچھے ڈاکٹر تھے۔ سوید بھی ان " کے ساتھ مل کر اپنی کوششوں میں لگ گیا لیکن خالد صاحب کی حالت کنٹرول میں نہیں آرہی تھی۔ انہیں تیسری بار ہارٹ ٹیک ہوا

تھا۔ ان کے دل تین وال بند ہو چکے تھے جس کی وجہ سے فوری طور پر آپریشن چل رہا تھا۔ اوپر سے بہت زیادہ خون بہہ جانے کے باعث ان جسم سفید، بے جان ہوا پڑا تھا۔ ڈاکٹرز اپنی طرف سے جان توڑ کوشش کر رہے تھے لیکن ان کی حالت ہر گزرتے وقت کے ساتھ بگڑتی ہی جا رہی تھی۔ اور پھر وہ وقت بھی آ گیا۔

”جب خالد صاحب اس دنیائے فانی سے رخصت گئے

وی آر سو سوری ہم انہیں نہیں بچا سکے!! ڈاکٹرز نے گویا بم ”

پھوڑا تھا سوید میں تو ہمت ہی نہیں یہ خبر خود سے سنانے کی۔۔۔ وہ

”سب سے آخر میں آپریشن تھیٹر سے باہر نکلا تھا

یہ خبر ان پر بجلی کی طرح گری تھی۔ کامران کا ضبط ٹوٹ گیا ”

وہ دھاڑیں مار مار کر رو دیا۔ وہ اپنے والدین لاڈلا اکلوتا چھوٹا بیٹا تھا

جو خالد صاحب اور بلقیس بیگم کے ہاں دو بیٹیوں کے بعد بڑی منت

مرادوں سے پیدا ہوا تھا ہمیشہ ماں باپ کے قریب رہا تھا۔ اب اپنے سر سے باپ کے سایہ چھن جانے پر تڑپ کر رہ گیا تھا وہ باپ جس نے ابھی تک اپنے بیٹوں اپنے سائے میں چھپا رکھا آج اسے دنیا کی تپتی دھوپ میں اکیلا چھوڑ گیا تھا۔ اس وقت اسے ماں کی آغوش بھی میسر نہیں تھی سوید اور راشد صاحب اسے سنبھالنے ہر ممکن کوشش کر رہے تھے لیکن وہ سنبھل نہیں رہا تھا۔ ہر آنکھ کامران کی حالت پر اشک بار تھی وہ بیس سالہ خوبو نوجوان اس وقت بے آب ماہی کی طرح تڑپ، سسک رہا تھا۔

رومان الگ باسط کے گلے لگی آنسوؤں بہا رہی تھی لاکھ وہ باپ " سے رشتہ ختم کر چکی تھی لیکن خون کے رشتے بھی بھلا کبھی ختم ہوتے ہیں؟ یہ خبر اس کے لیے بھی قیامت سے کم نہیں۔۔۔۔

رومان کو تو شاید اس وقت اس بات کا احساس بھی نہیں تھا کہ اس



کے ڈیڈ اس سے ناراض تھے۔ اور وہ ان بد نصیب اولادوں میں سے  
- "ایک تھی جو انہیں منا بھی نہیں سکی تھی

ان لوگوں کی رات آنکھوں میں کٹی تھی۔۔۔ خالد صاحب کی "  
نماز جنازہ راشد صاحب نے کل ظہر بعد کی رکھنے کا فیصلہ کیا تھا۔ یہ  
سارے معاملات اب انہوں نے ہی طے کرنے کیونکہ ان سب  
معاملات کے لیے کامران ابھی چھوٹا تھا دوسرا وہ اس وقت اپنے ہی  
- "حواسوں میں نہیں تھا

بلقیس بیگم اور عزرا کی حالت بھی نازک ہی تھی۔۔۔ ایکسیڈنٹ "  
بہت شدید ہوا تھا ڈاکٹروں کے حساب سے ان لوگوں کا بچ جانا خدا  
کا کرشمہ ہی ہوتا۔ باقی ان لوگوں کوئی خاص امید نہیں دلائی تھی  
۔۔۔۔۔ صبح فجر کے وقت بلقیس بیگم بھی زندگی سے ہار گئیں ایک  
کے بعد ایک قیامت کامران اور رومان پر گزر رہی تھی۔۔۔۔۔ ماں

باپ دونوں چل بسے تھے۔ ایک ہی رات میں وہ یتیم ہو گئے تھے۔ سوید اور راشد صاحب کے لیے اس خبر کے بعد کامران سنبھالنا بہت مشکل ہو گیا تو مجبوراً سوید نے اسے نیند کا انجیکشن لگوا دیا تا کہ وہ کچھ دیر تو سکون حاصل کر سکے ورنہ اتنی ٹینشن کی وجہ سے اس کا نروس بیک ڈاؤن ہو سکتا تھا۔۔۔۔۔ ماں کے جانے کی خبر سن کر رومان بالکل سدھ بدھ سی ہو گئی نا ہی وہ رو رہی تھی نا ہی چیخ چلا رہی تھی بس خاموش ہو گئی تھی۔ اماں بی، نصرت تائی رومان کے پاس ہی تھیں اسے صبر دلانے کی کمزور سی کوشش کر رہی۔۔۔" تھیں۔

ان لوگوں کی حالت پر سوید کو جی بھر کر ترس آیا۔ ایک ہی " دن ماں باپ دونوں کا چلے جانا بہت بڑی آزمائش ہوتی ہے۔ ایسی آزمائش جو انسان کی برداشت سے باہر ہوتی ہے!! اس کے پاس یا

شاید کسی کے پاس بھی انہیں تسلی دینے کے لیے الفاظ نہیں تھے  
"

!! اسلام و علیکم "

فیہا نے بلند آواز میں سب کو سلام  
سب گھر والے ناشتہ ناشتہ سے میں مصروف تھے - سوائے فضا "  
کے چونکہ آج اتوار تھا تو وہ ابھی سو رہی البتہ فیہا آتے ہوئے  
الارم لگا کر آئی تھی تاکہ وہ اٹھ جائے - فیہا کی چہکتی آواز پر سب  
نے پلٹ کر دیکھا۔۔۔۔۔ جہاں ان لوگوں سے کچھ فاصلے پر وہ  
دونوں بچوں کے ساتھ چلتی ہوئی ان کے پاس آئی اور کرسی کھسکا  
- "کر بچوں کو بٹھا کر خود بھی بیٹھ گئی

!! وعلیکم اسلام "

بھابھی میں رات کو ہی آئی تھی آپ لوگ اپنے کمروں میں تھے "

صرف ابو جی سے ہی ملاقات ہوئی تھی !! فیہا لبنا کو جواب نہیں دینا

چاہتی لیکن دادی کی نظروں میں بھی یہی سوال دیکھ کر اس نے ان  
- " کے پوچھنے سے پہلے ہی بتا دیا

سب خیریت تو ہے رات کے وقت چلی آئی صبح ہونے کا بھی "  
صبر نہیں کیا؟ کہیں لڑ کر تو نہیں آئی؟ لبنا جانچتی نظروں سے  
- " ایک اور بے تکا سوال داغا

لبنا!! یہ کس طرح کے فضول سوال کر رہی ہوں تم فیہا سے؟ "  
اللہ نا کرے میری بچے لڑ کر آئی ہو!! دیکھ نہیں رہی وہ بچوں کو  
بھی ساتھ لائی ہے!! خدا نخواستہ اگر لڑ کر آئی ہوتی تو بچوں کو تو  
- " ساتھ نہیں لاتی!! دادی کرخت نے لہجے میں لبنا کو ٹوکا

ہائے دادی میں نے تو صرف پوچھا ہے!! آپ تو ایسے ناراض ہو "  
رہی ہیں جیسے میں نے آپ کی لاڈلی کو لٹھ مار دی ہے!! ارے بھئی  
اتنی رات کو بندہ لڑ کر ہی آتا ہے شریف لوگ تو دن دھاڑے

آتے ہیں ناکہ آدھی رات کو !! لبنا اب بھی فضول باتیں بولنے باز  
- "نہیں آئی تھی

جیسی کڑوی باتیں تم کرتی ہو نا وہ بھی انسان کو لٹھ کی طرح ہی " لگتی ہے !! ابھی ہماری بچی آئی ہے اور تم شروع ہو گئی --- کبھی ڈھنگ کی بات بھی ہوتی ہے تمہارے پاس کرنے کے لیے؟؟ ہر وقت میری فیہا کے نہا دھو کر ہی پیچھے پڑی رہتی ہو پتہ نہیں ہماری بچی نے تمہارا کیا بگاڑا ہے؟ جس دن سے تم نے اس گھر میں قدم رکھا ہے تمہیں فیہا سے مسئلہ ہے - اب تو اس شادی ہو گئی ہے اپنے سسرال سے گھڑی دو گھڑی کے لیے آئی ہے اب تو اسے بخش دو !! دادی نے غصیلے لہجے میں کہا - فیہا کے لیے ہر وقت لبنا کے منہ سے جلی کٹی باتیں سن کر دادی کو بہت غصہ آتا تھا لیکن گھر میں فساد نا ہو سب سکون سے رہی اس لیے وہ خاموش رہتی



تھیں لیکن آج اتنے دنوں فیہا اپنے سسرال سے پہلی بار ان کے گھر آئی تھی اور لبنا صبح ہی شروع ہو گئی تھی اس لیے دادی کو

- "بھی غصہ آ گیا

دادی میں نے تو ایک بات پوچھی تھی وہ بھی فیہا سے !! لیکن "

آپ تو مجھ سے لڑنے ہی لگ گئیں ایسا بھی کچھ انوکھا نہیں پوچھا تھا

میں نا پوچھتی تو آپ بھی اس کے اچانک آنے پر یہ یہی سوال

کرتیں !! لیکن میں نے پوچھ لیا تو آپ کو آگ لگ گئی !! لبنا جل

- "بھن کر بولی

بات پوچھنے کا بھی ایک طریقہ ہوتا ہے !! دادی اپنے لفظوں پر "

- "زور دیتے ہوئے جتا کر بولیں

دادی آپ لوگوں کو تو میری ہر بات ہی بری لگتی ہے !! بلکہ میں "

ہی بری لگتی ہوں !! آپ بیٹھے اپنی پوتی کے ساتھ میں ہی چلی جاتی

ہوں کیونکہ جب تک میں آپ کے سامنے رہوں گی آپ باتیں ہی سنائیں گی اور صبح صبح باتیں سننے کا میرا بلکل بھی من نہیں ہے!!  
لبنا چہرے پر دنیا جہان کی بیزاریت سموئے بولی اور اپنا کپ اٹھا کر  
- "اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی

بیوی کے آگے منہ میں گڑ ڈال کر بیٹھ جاتے ہو اس گھر کے باقی "  
لوگوں سے خاص کر اپنی بہنوں سے تمہارا کوئی رشتہ ہے کہ نہیں؟  
دادی نے تپ کر فخر کو مخاطب کیا۔ جو ساری بحث میں ایسے  
- "خاموش سامع بنا بیٹھا تھا جیسے وہاں موجود ہی نا ہو

دادی آپ مجھ سے کیوں ناراض ہو رہی ہیں؟ میں نے کیا کیا "  
- "ہے؟ فخر انہیں غصہ ہوتے دیکھ کر حیرانگی سے پوچھا

بہن اپنے گھر سے آئی ہے تمہاری بیوی اس سے الٹے سیدھے "  
سوال پوچھ رہی بجائے اپنی بیگم کو چپ کرانے کے تم خاموش بیٹھے

سب دیکھ رہے تھے - آج ہم لوگ زندہ ہیں ہمارے سامنے تم نے بہن سے پوچھنے کی زحمت نہیں کی کہ وہ کیسی ہے؟ کل کو ہم مر گئے تو تم تو پہچاننے سے ہی انکار کر دو گے اپنی بہنوں کو!! ایسی تربیت تو ہم نے نہیں کی تھی تمہاری کہ زن مریدی میں اس قدر آگے اعلیٰ ظرفی دکھاؤ کہ باقی رشتوں کو ہی بھول جاؤ!! حد ہوتی ہے بے مروتی کی!! شادی سے پہلے بھی یہی بہن تھی جس سے اپنے کام کروانے کے لیے تم آگے پیچھے دوڑتے تھے اور اب سلام دعا کرنے کی بھی زحمت نہیں کرتے!! فخر کے انجان بننے پر دادی - "مزید تپ کر سناتی چلی گئیں

دادی آپ چھوڑیں نا ان سب باتوں کو آپ مجھ سے بات کریں "

!! اتنے دنوں بعد آئی ہوں اور آپ مجھے جوڑ کر سب سے باتیں کر - "رہی ہیں!! فیہا نے بات بڑھتے دیکھ کر کہا

فیہا سچ سچ بتا سب خیریت تو ہے نا؟؟ دادی نے جانچتی نظروں " سے دیکھ کر سوال کیا تھا لبنا کی بکواس پر وہ پریشان ہو چکیں تھیں۔

دادی سب ٹھیک ہے!! مجھے آج بھی آنا ہی تھا۔ مجبوری کی وجہ " سے میں دن کے بجائے رات میں چلی آئی!! سوید مجھے خود چھوڑ کر گئے ہیں!! عزرا کے والد کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے سوید اور اماں بی کو وہاں جانا پڑا تو وہ مجھے یہاں چھوڑ کر چلے گئے!! لیکن آپ سب لوگ مجھ سے ایسے پوچھ رہے ہیں جیسے میں گھر سے بھاگ کر آئی ہوں!! کیا رات کے وقت ماں باپ کے گھر آنے پر پابندی ہوتی ہے؟ اگر آپ لوگوں میرا آنا برا لگا ہے تو میں آئندہ نہیں۔ " آؤنگی فیہا آنکھوں میں نمی لیے ناراضگی سے بولی

ایسی بات نہیں میرا بچہ ہمیں تمہارا آنا برا کیوں لگے گا؟؟ تم تو " ہماری جان ہو!! لیکن میرا بچہ لڑکیوں کے معاملات اتنے نازک ہوتے ہیں کہ انسان کو ہر وقت کھڑکا ہی لگا رہتا بس اسی لیے پریشان ہو گئے تم اپنا دل برانا کرو!! دادی نے محبت سے اس کے - " ہاتھ چومتے ہوئے کہا

عزرا کون فیہا؟ کشور جہاں اس کے منہ سے عزرا کا نام سن " ٹھٹک گئیں تھیں لیکن وہ دادی کی بات ختم ہونے کی منتظر تھیں - " جیسے دادی خاموش ہوئیں انہوں نے فوراً پوچھا

وہی عزرا جو کبھی میری دوست تھی!! عزرا جویریہ اور حارث کی " خالہ ہے امی جی!! کل وہ لوگ ہمارے گھر آئے تھے

----- فیہا دانش اور عزرا سے بازار والی ملاقات سے لے کر کل ہونے والے واقعے کو تفصیل سے بتاتی گئی۔۔۔ فیہا

کی باتیں سننے کے بعد وہ سب لوگ حیران ہو گئے تھے یہ انکشاف ان سب کے لیے بھی شدید حیران کن تھا کچھ لمحے کے لیے تو وہ -" سب سکتے کی کیفیت میں مبتلا ہو گئے تھے

اف میرے خدایا یہ عزرا کتنی چالاک اور بے شرم لڑکی ہے اتنی " دیدہ دلیری؟ اپنے کیے پر کوئی پچھتاوا نہیں ہے الٹا تمہارے گھر میں کھڑے ہو کر اکڑ رہی تھی!! کشور جہاں نے غصے اور افسوس سے کہا -"

ابھی وہ لوگ باتوں میں ہی مصروف تھے کہ عبید رضا کا فون " بجنے لگا۔ سوید کی کال آ رہی تھی۔ عبید رضا نے سب کو خاموش ہونے کا بول کر کال ریسیو کی۔ فون پر سوید کی پریشان سی آواز ابھری۔۔۔۔۔ بمشکل دس منٹ بات کرنے کے بعد وہ فون بند کر -" چکا تھا



کیا ہوا ابو جی سب خیریت تو ہے؟ فیہا نے انہیں خاموش دیکھ "۔  
"کر پوچھا

خالد صاحب اور ان کی بیگم کا انتقال ہو گیا ہے!! عبید رضا نے کہا "۔

کیا!!! فیہا نے شدید حیران ہو کر پوچھا یہ خبر اس کے لیے بھی " بہت ناگوار تھی۔ اس کی لڑائی عزرا سے تھی اس کے والدین کا تو ان سب معاملات سے مجھ لینا دینا نہیں بلکہ وہ لوگ تو فیہا سے کافی خوش دلی سے ملے تھے۔ فیہا رات سے ہی ان دونوں کے لیے دعا "گو تھی اب ان دونوں کی موت کا سن وہ افسردہ ہو گئی تھی

جی بیٹا ان دونوں کا انتقال ہو گیا ہے!! سوید کہہ رہا تھا وہ آج " تمہیں لینے نہیں آ سکے گا!! نماز جنازہ ظہر بعد کی رکھی ہے سوید نے کہا ہے اگر ممکن ہو تو جویریہ اور حارث کو ان کا آخری دیدار

کروا دو!! سوید خود تو نہیں آئے گا اس نے مجھے کہا ہے کہ اگر تم  
آنا چاہو تو میں تمہیں وہاں لے جاؤں!! عبید رضا نے اسے ساری  
- " صورتحال سے آگاہ کیا

کیا سوچ رہی ہو بیٹا جاؤ گی یا نہیں؟؟ اسے خاموش دیکھ کر کشور "  
- " جہاں نے اس ہلا کر پوچھا

میں جاؤ گی امی جو بھی ہوا ہو اس میں انکل آنٹی کا تو کوئی قصور "  
نہیں ہے!! اور میں نہیں چاہتی کہ بچے میری وجہ سے انہیں آخری  
بار دیکھنے سے محروم ہو جائیں!! ابو جی آپ ہمیں لے چلیں!! فیہا  
- " عبید رضا سے کہتی جانے کے لیے کھڑی ہو گئی

ارے بیٹا ناشتہ تو کر لو پھر چلی جانا!! دادی نے اسے بھوکے پیٹ "  
- " جاتے دیکھ کر کہا

فیہا بیٹا دادی بلکل ٹھیک کہہ رہی ہیں !! تم ناشتہ کر کے جاؤ اور " اگر تم نہیں کرنا چاہتی تو جویریہ اور حارث کو کچھ کھلا دو انہیں تو بھوک لگی ہے ناجانے وہاں تم لوگوں کو کتنا وقت لگ جائے بچے کب تک بھوکے رہیں گے؟ کشور جہاں نے اسے پیار سے سمجھایا تو وہ ناچاہتے ہوئے بھی دوبارہ بیٹھ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ فیہا نے خود تو صرف چائے پی وہ بھی سب کے زبردستی کرنے پر لیکن بچوں کو اچھی طرح ناشتہ کروا دیا ناشتہ سے فارغ ہو کر وہ لوگ بنا وقت

ضائع کیے سیدھا خالد صاحب کے گھر کے لیے نکلے ان کے گھر کا  
- "ایڈریس سوید نے ٹیکسٹ کر دیا تھا

لبنا اپنے کمرے میں جلی بلی کے پنچوں کی طرح یہاں سے وہاں "  
ٹہل رہی تھی - آج اسے محمود کو پیسے دینے تھے لیکن فیہا نے آ  
- "کر سارا پلان خراب کر دیا تھا

ایک تو منحوس فیہا ہمیشہ میرا کام خراب کر دیتی ہے - آج ہی آنا "  
ضروری تھا - ایک دو دن بعد نہیں آسکتی تھی؟ اب میں محمود کو  
پیسے کیسے دوں گی؟ یہ کمبخت تو ہر وقت اپنے ماں باپ اور دادی  
کے کمروں میں ہی پائی جائے گی!! لبنا پریشانی یہاں وہاں ٹہلتی ہو  
خوسے بڑبڑا رہی تھی کہ اس کا فون بجا - اسکرین پر محمود کالنگ

دیکھ اس دل چاہا اس محمود کا بھی گلا دبا دے جو جونک کی طرح اس  
- " سے چمٹ گیا تھا

کیا مسئلہ ہے تجھے جب بولا ہے کہ پیسے دے دوں گی تو کیوں نہا "   
دھو کر میرے پیچھے پڑ گئے ہو؟ لبنا نے کال ریسیو کرتے ہی تپ  
- " کر کہا

اوبی بی پچھلے ایک ہفتے سے تم یہی رولا ڈال رہی ہو - آج دے "   
دوں گی، کل لے لینا، میری بیٹی کا سر پھٹ گیا ہے، ابھی پیسے  
نہیں ملے، وغیرہ وغیرہ۔۔۔۔۔ دیکھ لبنا میں تجھے آخری بار کہہ رہا  
آج کی تاریخ میں مجھے پیسے نہیں ملے تو میں تیرے گھر آ جاؤں گا  
پھر تو جان اور تیرا شوہر - اور ایک اور بات یہ تصویریں میں

صرف فخر کو ہی نہیں دوں گا بلکہ " پرانی محبوبہ کے ساتھ یاد گار  
لمحے " لکھ کر اپنے فیسبک اور واٹس ایپ پر بھی لگاؤں گا تاکہ

ساری دنیا دیکھے لوگوں کو بھی تو پتہ چلے تیرے کارنامے بڑی تو  
اچھائی کی دیوی بنی پھرتی ہے نا اس سب کے بعد کسی کو منہ  
دکھانے کے قابل نہیں رہے گی!! محمود ایک ایک لفظ چبا کر  
- "حقارت سے بولا

ارے ارے اتنا ناراض کیوں ہو رہا ہے!! میں تجھے آج کے آج "  
ہی پیسے دینے کے لیے تیار ہوں!! بس مجھے تیری تھوڑی سی مدد کی  
ضرورت ہے!! محمود کو آپے سے باہر ہوتے دیکھ کر لبنانے لہجے  
میں چاشنی سی مٹھاس لیے تحمل سے کہا اس کا غصہ معاملہ خراب کر  
سکتا تھا اور محمود جیسے شخص کا کوئی بھروسہ بھی نہیں تھا وہ جو بول  
- "رہا تھا کر بھی دیتا



میں کیوں کروں تمہاری مدد؟ شرافت سے مجھے پیسے دو اب کوئی " فضول بہانا مت بنانا مجھے کل ایک بندے کو پیسے دے کر اپنی جان - " چھڑانی ہے !! محمود تنک کر بولا

دیکھ محمود اگر تجھے آج کے آج پورے پیسے چاہیے تو میری بات " تحمل سے سن لے ورنہ میں تجھے آدھے پیسے ابھی اور آدھے بعد میں دے دوں گی !! اب تو سوچ لے تجھے اپنے دشمنوں سے اپنی جان چھڑانی ہے یا نہیں !! لہنا نے کچھ سوچ کر کہا اس کے دماغ میں ایک نئی ترکیب آئی تھی - وہ چاہتی تھی کہ سانپ بھی مر - " جائے اور لاٹھی بھی ناٹوٹے

کیسی مدد؟؟ محمود نے ٹھنڈی آہ بھر کر پوچھا۔۔۔۔۔ اسے ہر حال " - " میں آج ہی پیسوں کی ضرورت تھی

ٹھیک ہے اب میری بات غور سے سن "

-----لبنّا نے اپنا سارا منصوبہ اس کے گوش

- "گزارا

او لبنّا تو پاگل ہے؟ میرے اتنے برے دن نہیں آئے کہ میں "

ایسے کام کروں!! میں جو بھی کرتا ہوں ڈنکے کی چوٹ پر کرتا

ہوں ایسے چوری چھپے نہیں!! لبنّا کا شیطانی منصوبہ سننے کے بعد

- "محمود کو اس کی دماغی حالت پر شبہ ہوا

ویسے تو تو بڑا بد معاش بنا پھرتا اب ہوا کیوں نکل گئی!! اگر تجھے "

آج کے پیسے چاہیے تو میری بات مان جا ورنہ آدھے پیسے لے لے

مجھے کوئی مسئلہ نہیں تو ہی پھنسنے گا کیا پتہ کل تک پیسہ نا ملنے پر تیرا

دشمن تجھے مار ڈالے!! میں نے تو تجھے آگاہ کر دیا ہے اب تو اچھی

طرح سوچ لے شام تک مجھے فیصلہ کر کے بتا دینا!! لبنا نے اس کی  
- "دکھتی رگ پر پیر رکھ کر کہا

ٹھیک ہے میں تیار ہوں!! محمود بے بس تھا اس کی جان کے "  
لالے پڑ رہے تھے ناچار اسے لبنا کی بات ماننی پڑ گئی۔۔۔۔۔ اس کی  
- "ہاں سن کر لبنا کے ہونٹوں پر شیطانی مسکراہٹ بکھر گئی

میری ایک بات کان کھول کر سن لے لبنا اگر میں پھنسا تو تیرا "  
بھانڈہ پھوڑ دوں گا!! محمود بھی ڈیڑھ ہوشیار تھا اس نے بھی لبنا کو  
- "دھمکی دی

تو بے فکر رہ کچھ بھی نہیں ہو گا!! لیکن اس کے بعد تیرا میرا "  
کوئی تعلق نہیں تجھے تیری مری ہوئی ماں کی قسم تو آئندہ مجھ سے  
- "رابطہ نہیں کرے گا!! لبنا اسے قسم دے کر کہا

کالج جاتے ہوئے ہی لے کر چلے جاتے اس لیے لبنا کو آج کی  
- "حالت میں ہی وہ پیسے چرا کر اپنی جان چھڑانی تھی

---

رومان کے میکے میں ماتم کا سماں تھا - یہ گھر اب والدین جیسی "  
عظیم رحمت سے خالی ہو چکا تھا - رومان کے ننھیالی ، ددھیالی ، اور  
جان پہچان کے لوگوں سے گھر بھرا پڑا تھا - دو دو اموات ایک  
ساتھ ہونے کی وجہ سے لوگوں کی بڑی تعداد افسوس کے لیے ان  
- "کے غم میں شریک تھی

Rafta Rafta Dil Tera Ho Gaya By Akasha Ali

کچھ دیر پہلے ہی وہاں پہنچی تھی - وہ اماں بی کے برابر میں بیٹھی ہوئی  
- "تھی جب اماں بی نے اس کان میں سرگوشی نما انداز میں کہا

اماں بی میں کیسے جاؤں؟ اتنے زیادہ لوگ ہیں مجھے بہت "  
گھبراہٹ ہو رہی ہے!! فیہا نے پریشانی سے کہا وہ یہاں آ تو گئی  
- "تھی لیکن ماتم کے ماحول میں اس کا دل عجیب سا ہو رہا تھا

فیہا بیٹا جانا تو پڑے گا بچوں کو دکھا دو آخری بار ہے بیٹا ورنہ اب "  
کہاں ملنا ملانا!! اماں بی نے فیہا کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر افسردگی  
- "سے کہا

کہاں کل خالد صاحب اور بلقیس بیگم ان لوگوں کے گھر ملنے "  
آئے تھے کہاں آج وہ لوگ ان کا آخری دیدار کرنے آئے تھے -  
زندگی کا ایک لمحے کا بھی بھروسہ نہیں ہے - جب موت کا فرشتہ  
ہے آ جائے انسان کو جانا ہے - آخرت کی تیاری ہر روز کرنی چاہیے

- ہر دن کو آخری سمجھ کر جینا چاہیے کیا پتہ کل ہونا ہو؟ اور پھر  
- "انسان کا اصل گھر تو وہی ہے نا دو گز زمین کا ٹکڑا

اماں بی کہنے پر وہ بڑی مشکلوں سے ہمت کرتی اپنی جگہ سے "  
- "اٹھ کر آگے بڑھی تھی

مما یہ نانا نانی سو کیوں رہے ہیں؟؟ اب تو صبح ہو گی ہے پھر اٹھ "  
کیوں نہیں رہے؟ اور یہ اتنے سارے لوگوں یہاں کیوں ہیں؟  
میت کے قریب پہنچتے ہی جویریہ نے ڈر کر گھبراتے ہوئے فیہا کا  
ہاتھ ہلا کر پوچھا - اتنے لوگوں کا رش میں کچھ لوگوں کو دھاڑیں مار  
- "مار کر روتے دیکھ کر وہ بری طرح ڈر رہی تھی

جویریہ میری بیٹی!! دیکھو آپ کے نانا نانی ہمیں چھوڑ کر چلے گئے "

!!



رومان جو اپنے ماں باپ کے سرہانے گھٹنوں پر سر رکھ کر بیٹھی ہوئی تھی۔ اپنے قریب سے جویریہ کی آواز سن کر اس نے سر اٹھا کر دیکھا تو جویریہ کو وہاں موجود پایا۔ رومان نے ایک لمحے ضائع کیے۔

"بنا جویریہ کا ہاتھ پکڑ اسے اپنے سینے سے لگا کر کہا

مما!! جویریہ رومان کے کندھوں پر ہاتھ کر اسے دھکیلتی فیہا کو "

"پکار کر اس کے پیچھے چھپنے کی کوشش کرنے لگی

جویریہ بیٹا میں ممما ہوں!! ادھر آؤ میرے پاس!! جویریہ کا خود "

کو دھکیل کر فیہا کے پیچھے چھپنا رومان کو سخت ناگوار گزرا تھا وہ تو یہ سمجھیں تھی کہ جویریہ نے اسے پکارا ہے۔ رومان نے نظر اٹھا کر اپنے سامنے کھڑی بائیس، تیس سالہ لڑکی کو دیکھا جسے اس کی بیٹی

"مما بول رہی تھی

نہیں یہ میری ماما ہیں!! آپ گندی ہیں مجھے آپ کے پاس نہیں " -  
آنا!! جویریہ نے فیہا کے پیچھے سے کہا

جویریہ بیٹا بری بات ہے ایس نہیں کہتے وہ آپ کی ماما ہیں ایسے " -  
نہیں بولتے جاؤ ماما بلا رہیں ہیں آپ کو!! فیہا نے اپنے پیچھے چھپی

"جویریہ سے کہا

او ہیلو یو شٹ اپ میں بات کر رہی ہوں نا اپنی بیٹی سے!! " -  
رومان تیکھی نظروں سے فیہا کو دیکھ کر کہا

جویریہ یہ اسٹیپ مدر ہے!! میں آپ کی ماما ہوں ادھر آؤ میرے " -  
پاس!! رومان نے دوبارہ جویریہ کا ہاتھ پکڑنے کی کوشش کرتے

"ہوئے کہا

مما مجھے نہیں جانا ان کے پاس یہ گندی ہیں میں نہیں جاؤں گی "!! جویر یہ غصے سے بولتی دوڑ کر اماں بی کے پاس چلی گئی ---- فیہا - "نے اسے روکنے کی کوشش کی لیکن وہ ان سنی کرتی چلی گئی

آئی ایم سوری آپ وہ ڈر گئی ہے اس لیے ایسا کر رہی ہے !! آپ " پریشان نا ہو میں اسے سمجھا کر بھیجتی ہوں آپ کے پاس !! فیہا نے - "شرمندہ ہوتے ہوئے رومان سے معذرت کی

حارث کو دو مجھے !! رومان نے غصیلے لہجے میں اپنے ہاتھ بڑھا کر " حارث کو مانگا - اپنے بچوں کو فیہا کے ساتھ چپکتے دیکھ کر رومان کو آگ لگ گئی وہ لمحے میں یہ بات بھول گئی کہ اس کے ماں باپ کی - "میت ساتھ ہی پڑی ہے

فیہا نے حارث کو رومان کو دینا چاہا تو حارث مزید فیہا کے گلے " لگ کر رونا شروع ہو گیا - حارث کے رونے پر رومان سے زیادہ فیہا

کو حیرت ہوئی - فیہا نے جلدی حارث کو روتے ہوئے نہیں دیکھا  
- "تھا وہ بھی پریشان ہو گئی جبکہ رومان کو فیہا سے مزید چڑھ ہو گئی

دو اسے مجھے اور اپنے گھر جاؤ!! یہ میرے بچے ہیں میں ان کی "  
ماں ہوں میں خود انہیں سنبھال لوں گی!! رومان نے حارث کے  
رونے کے پرواہ کیے اسے زبردستی فیہا کی گود سے چھن لیا حارث  
زور و شور سے رونے لگا لیکن رومان کو اس کے رونے کی پرواہ کہاں  
- "تھی اسے تو صرف فیہا کو یہ جتنا تھا کہ وہ اس کی ماں ہے

آپی آپ حارث کو مجھے دے دیں!! دیکھیں نا وہ کتنا رو رہا ہے "  
میں چپ کروا کر دونوں بچوں کو آپ کے پاس لے آؤں گی!! فیہا  
نے خود کو گھورتی رومان سے کہا - فیہا کو حارث کا بے تحاشا رونے

تکلیف دے رہا تھا وہ رومان کی گود میں ہو کر بھی فیہا کے پاس  
- "جانے کے لیے ہاتھ بڑھا رہا تھا

یہ میرا بیٹا ہے!! اس کے رونے کی پرواہ مجھے تم سے کہیں زیادہ " ہے۔ تمہیں میرے بچوں کے لیے اپنی جھوٹی فکر دکھانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے!! یہ اچھی ماں بنے کا ناطک تم ان کے بیوقوف باپ کے سامنے کیا کرو۔ مجھے پتہ ہے سوتیلی ماؤں کا رویہ کیسا ہوتا ہے اس لیے میرے سامنے اپنا ڈھونگ بند کرو!! اور چپ چاپ ابھی کے ابھی یہاں سے جاؤ!! چلو شاباش نکلو میرے گھر سے اور اب دوبارہ مجھے یہاں نظر نا آنا!! رومان نے بنا لحاظ کیے ایک ایک - " لفظ چبا کر فیہا سے کہا

لوگوں کا اتنا شور تھا کہ کوئی ان کی باتیں سن نہی سکا سب اپنی " افراتفری میں تھے - فیہا نے حیرانگی سے اپنے سامنے کھڑی بلا کی خوبصورت ، ماڈرن لڑکی کو دیکھا جو ماں باپ کی فوتگی پر بھی اس

سے لڑ رہی تھی - "کیا کوئی اتنا ہمت والا بھی ہوتا ہے؟ فیہا نے  
- "دل ہی دل میں خود سے سوال کیا

کھڑی کھڑی میرا منہ کیا دیکھ رہی ہو؟ جاؤ یہاں سے!! فیہا کو "  
اپنے سامنے جم کر کھڑے دیکھ کر رومان نے دانت پیستے ہوئے کہا۔  
تو فیہا فوراً وہاں سے چلتی چلی گئی کیا پتہ وہ چیخنے چلانے لگتی بلا وجہ  
ہی تماشا لگ جاتا فیہا کی تو ویسے ہی لڑائی جھگڑوں سے جان جاتی  
- "تھی

اماں بی کافی دیر ہو چکی ہے اب ہمیں چلنا چاہیے!! ابو جی میرا "  
انتظار کر رہے ہیں!! تدفین سے جیسے ہی مرد حضرات واپس آئے  
فیہا نے اماں بی سے کہا - وہ رومان کہنے پر ہی واپس جانے لگی تھی  
لیکن اس کے ابو نے کہا کہ جب یہاں تک آ ہی گئے ہیں تو میں



نمازِ جنازہ میں بھی شرکت کر لیتا ہوں کیونکہ یہ ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر حق ہے۔ اس لیے وہ مجبوراً رک گئی مگر اس سارے وقت میں رومان کی خونخوار نظریں وہ خود پر محسوس کرتی رہی تھی۔

ٹھیک ہے بیٹا تم لوگ جاؤ!! اماں بی نے فیہا کے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا تو فیہا حارث کو ان کی گود سے لینے کے لیے جھکی کہ رومان نے نا جانے کہاں سے نمودار ہو کر حارث کو اٹھا لیا۔ جب میت کو لے کر جا رہے تھے تب رومان روتے پٹتے دروازے تک گئی تھی اور اس وقت وہ حارث وہیں اکیلا چھوڑ گئی تھی تب فیہا نے ہی۔

حارث کو اٹھا کر اماں بی کی گود میں بٹھا دیا تھا۔

میرے دونوں بچے آج میرے پاس رہیں گے!! تم اکیلے اپنے " گھر جاؤ!! حارث کو گود میں لے کر رومان نے جویریہ کا ہاتھ پکڑ کر اپنے پاس کھینچتے ہوئے کہا

مجھے اپنی ماما کے ساتھ جانا ہے میں آپ کے پاس نہیں رکوں گی "!! جویریہ نے احتجاجاً کہا - وہ اپنا چھوٹا سا ہاتھ رومان کے ہاتھ سے " چھڑانے کی جدوجہد میں مصروف تھی

تمہاری ماما میں ہوں آئی بات سمجھ میں یہ تمہاری ماما نہیں ہے "!! تم اور حارث میرے ساتھ ہی رہو گے!! رومان نے غصے سے " جویریہ کو کہا تو وہ سہم گئی

تمہیں میں نے کہا تھا نا اپنے گھر جاؤ پھر کیوں نہیں گئی؟ رومان " نے فیہا سے پوچھا

وہ میں بس جا ہی رہی تھی آپ بچوں کو دے دیں تو میں چلی "

- جاؤں!! فیہا نے آہستہ آواز میں کہا

تم بہری ہو کیا لڑکی؟ سنائی نہیں دیتا؟ میں نے کہا نا میرے "

بچے آج میرے ساتھ ہیں رہیں گے!! رومان نے فیہا کو گھور کر کہا

-

میں جانتی ہوں کہ آپ ان کی ماں ہیں لیکن اب وہ میرے بنا "

نہیں رہتے مجھے ہی اپنی ماں سمجھتے ہیں!! آپ کے پاس کیسے رہیں

گے؟ فیہا نے پریشانی سے کہا - وہ اچھی طرح جانتی تھی کہ جویریہ

اور حارث کو اس کی کتنی عادت ہے اب تو وہ فیہا کے بنا سوتے بھی

- نہیں تھے

ماں سمجھتے ہیں تو تم ماں بن گئی؟ رومان نے طنزیہ مسکراہٹ کے "

ساتھ پوچھا -- "بی بی ماں سمجھنے سے کوئی ماں نہیں بن جاتا -

تمہیں بچوں کا اتنا ہی شوق ہے تو اپنے بچے پیدا کر لو!! نو ماہ پیٹ میں رکھ کر جب دنیا میں لاتے وقت موت جیسی تکلیف برداشت کرو گی تب تمہیں پتہ چلے ماں کسے کہتے ہیں!! بڑی آئیں میرے - "بچوں کی ماں بننے والی!! رومان نے فیہا کو دیکھتے حقارت سے کہا

رومان یہ تم کس طرح کی بات کر رہی ہوں؟ تمہارے جانے " کے بعد سے یہی بچوں کو سنبھال رہی ہے!! صرف پیدا کرنا ہی کافی نہیں ہے ماں باپ کا رتبہ تو بہت وسیع ہے بہت قربانیاں دینی پڑتی ہے!! فیہا نے بچوں کا بہت خیال رکھا ہے تم اس طرح اس کی ممتا کا مذاق نہیں اڑا سکتی!! اماں بی کو رومان کی بات بہت ناگوار گزری - "تو وہ بول پڑیں

اماں بی مجھے آپ کے سو کالڈ فضول لیکچر میں کوئی دلچسپی نہیں " ہے!! میں صرف یہ بتا رہی ہوں کی اب میں اپنے بچوں کو اپنے

پاس ہی رکھوں گی !! ان کا باپ تو بڑا کہتا تھا میرے بچے ہیں میں  
سنجھال لوں گا !! اب کہاں گیا سارا پیار؟ خود سے بھی سنبھالے  
نہیں گئے تو سوتیلی ماں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا میرے بچوں کو  
-!! رومان نے کروفر سے کہا

چلو جویریہ میں آپ کو کھانا دوں !! اماں بی اور فیہا کو باتیں سنا "  
-کر رومان نے جویریہ سے کہا

مجھے اپنی فیہا ماما کے ساتھ جانا ہے !! جویریہ نے ڈرتے ہوئے کہا "  
-

خاموشی سے چلو میرے ساتھ ورنہ زور دار تھپڑ ماروں گی !! "  
رومان چڑ کر کہا اور گھسیٹتے ہوئے اپنے سگے بچوں کے رونے کی پرواہ  
کیے بغیر انہیں اپنے ساتھ لے گئی کیونکہ جویریہ کے منہ سے بار بار  
-فیہا کے لیے ماما سن کر اس کا خون کھول رہا تھا

فیہا نے جویریہ کی آنکھوں میں آنسوؤں دیکھے تھے لیکن وہ کچھ " نہیں کر سکی کیوں کہ حقیقت یہی تھی وہ ان کی سوتیلی ماں تھی - اور سوتیلی ماں بری ہی ہوتی ہے پھر چاہے وہ جان ہیں کیوں نا دے - " دے

فیہا تم جاؤ عبید انتظار کر رہا ہے !! بچوں کی ٹینشن نالینا میں بچوں " کو دیکھ لوں گی !! ماں باپ کے جانے کا گہرا صدمہ ہوا ہے رومان کو اس لیے بچوں کو اپنے پاس رکھنا چاہتی ہے تاکہ دل بہل جائے !! - " اماں بی نے فیہا کو اداس اور پریشان دیکھ کر کہا ٹھیک ہے پھر میں چلتی ہوں آپ اپنا خیال رکھیے گا !! فیہا انہیں - " خدا حافظ کرتی ہوئی وہاں سے نکل گئی

فیہا بچے کہاں ہیں ؟ سوید نے اسے اکیلے عبید رضا کے ساتھ " - جاتے دیکھ کر پوچھا



وہ بچے اپنی ماں کے پاس ہیں ان کی ممانے کہا ہے وہ انہیں " -  
اپنے پاس رکھیں گی!! فیہا نے سوید سے کہا

اچھا چلو ٹھیک ہے تم انکل کے ساتھ جاؤ میں رات کو تمہیں " -  
لینے آؤں گا!! سوید نے فیہا سے کہا تو وہ سر ہلاتی ہوئی چلی گئی -  
سوید رات کا جاگا ہوا تھا ابھی یہاں سے فارغ ہوتے ہوئے بھی  
وقت لگنا تھا تو اس نے سوچا کہ گھر جا کر تھوڑی دیر سوئے گا پھر  
- " رات کو فیہا کو لے کر آئے گا

فخر آج اتوار ہے!! لبنانے شام کی چائے اس کے آگے رکھتے " -  
ہوئے کہا

مجھے بھی پتہ ہے کہ آج اتوار ہے!! اس میں بتانے والی کیا بات " -  
ہے؟ فخر مذاق اڑاتے ہوئے کیا

- "پوری بات تو سن لو!! لبنانا منہ بنا کر کہا"

- "سناؤ!! فخر چائے کا کپ اٹھاتے ہوئے بولا"

میں کہہ رہی تھی کہ آج اتوار ہے تمہاری چھٹی ہے - فیہا بھی " آئی ہے تو کیوں ناہم سب کہیں گھومنے پھرنے چلیں!! لبنانا - "مسکرا کر تحمل سے کہا

آہ۔۔۔۔۔ فخر جو چائے کپ ہونٹوں سے لگائے چائے کا پہلا " گھونٹ پینے لگا تھا لبنانا کی بات سن کر اسے زور کا اچھو لگا جس کی وجہ سے چائے تھوڑی سی چھلک کر اس کی ٹانگوں پر گر گئی جس پر - "وہ کراہ اٹھا

- "او ہو آرام سے پیو!! اسے کراہتے دیکھ کر لبنانا نے کہا"

لبنا تمھاری طبیعت تو ٹھیک ہے؟ کہیں تمھیں بخار تو نہیں ہو گیا "؟  
ادھر آؤ اپنی پیشانی چیک کراؤ!! فخر نے چائے کپ واپس ٹرے  
- "میں رکھ کر لبنا کے سر کی طرف ہاتھ بڑھا کر پریشانی سے کہا  
کیا ہو گیا ہے فخر؟ میں بالکل ٹھیک ہوں!! لبنا نے اپنے سر سے  
- "اس کا ہاتھ جھٹک کر کہا

تمھیں پتہ بھی تم نے کیا کہا ہے؟ آج تم خود مجھے سب گھر  
والوں کے ساتھ باہر گھومنے جانے کا کہہ رہی ہو!! یقیناً یا تو میں  
خواب میں ہوں یا پھر تمھارا دماغ ٹھکانے پر نہیں ہے!! فخر کی  
- "حیرانگی کسی طور کم نہیں ہو رہی تھی

ناہی تم خواب دیکھ رہے ہو!! ناہی مجھے کچھ ہوا ہے!! میں اپنے  
ہوش و حواس میں کہہ رہی ہوں!! تم نے دیکھا نہیں دادی صبح کتنا  
ناراض ہو رہیں تھیں اس گھر میں سب کو یہی لگتا ہے کہ میں فیہا

کی دشمن ہوں جبکہ ایسا نہیں ہے وہ تو میرے لیے میری بہنوں جیسی عزیز ہے بس میں نے کبھی اپنا پیار جتایا نہیں!! لیکن آج میں نے سوچا کہ مجھے تھوڑا پیار جتنا چاہیے تاکہ ہمارے رشتے کی کشیدگی کم ہو جائے اور پھر فیہا پہلی بار اپنی سسرال سے آئی ہے تو کچھ - "اسپیشل بھی تو ہونا چاہیے نا؟؟ لبنا نے مسکرا کر کہا

ارے واہ آج تو تم نے بہت اچھی بات کری ہے!! مجھے بہت " خوشی ہوئی بس اسی طرح ہمیشہ مل جل کر رہا کرو!! بڑوں سے بد تمیزی نا کیا کرو مجھے بالکل اچھا نہیں لگتا یہ سب فخر نے اس کا ہاتھ تھام کر محبت بھرے لہجے میں کہا - لبنا کے منہ سے پہلی بار ایسی - "بات سن کر وہ عیش عیش کر اٹھا تھا

ٹھیک ہے تو پھر آپ اپنی بہنوں اور دادی کو بتا دیں کہ آج " رات کا کھانا ہم سب باہر کھائیں گے!! اپنا پلان کامیاب ہوتے دیکھ

کر لبنا نے خوشی سے کہا - جبکہ کہ بیچارہ فخر اس خوش فہمی میں تھا  
- "کہ وہ سب کو ساتھ لے جانے کی وجہ سے خوش ہے

ارے یہ کیا بات ہوئی؟ یہ آئیڈیا تمہارا ہے تو تم ہی سب کو بتاؤ "  
- "!! انہیں بھی اچھا لگے گا

نہیں فخر میں جاؤں گی تو وہ لوگ مجھ پر شک کریں گے کہ اس "  
میں بھی میرا کوئی مفاد ہوگا اور اگر انہوں نے کچھ کہہ دیا تو پھر  
میں بھی چپ نہیں رہ پاؤں گی!! بلا وجہ ہی موڈ خراب ہو جائے گا  
- "اس لیے تم چلے جاؤ!! لبنا نے سنجیدگی سے کہا

ٹھیک ہے میں بتا دوں گا!! فخر نے مسکراتے ہوئے لبنا کو کہہ کر "  
- "اپنا کپ دوبارہ اٹھا لیا

لبنا بھی گھونٹ گھونٹ چائے حلق میں اتارتی مسکرا کر فخر کو دیکھ " رہی تھی اپنا آدھا پلان کا میاب ہونے کی خوشی پر مسکراہٹ لبنا - " کے ہونٹوں سے جدا نہیں ہو رہی تھی

!! آپي اتنا کچھ ہو گیا آپ نے مجھے بتایا بھی نہیں "

وہ دونوں بہنیں اس وقت اپنی دادی کے کمرے موجود چائے پی - " رہیں تھیں جب فضا نے سارا ماجرہ سننے کے بعد کہا

فیہا جب سے خالد صاحب کے گھر سے واپس آئی تھی وہ کافی " اداس تھی جس کی وجہ سے اس نے دوپہر کا کھانا بھی برائے نام ہی کھایا تھا - کھانے کے بعد سے ہی وہ دادی سے چپ کر بیٹھی ہوئی تھی ایک تو وہ پہلے ہی حساس طبیعت کی مالک تھی موت میت دیکھ



کر گھبرا جاتی تھی دوسرا رومان کی باتوں نے اسے شدید پریشان کر دیا تھا۔ وہ سوید کے بچوں کو اپنا سمجھ چکی تھی اب ان سے دور رہنا۔ "اس کے بس میں نہیں تھا

تم تو دادی اماں ہونا ہر بات تمہیں بتائی جائے!! کشور جہاں " "نے اپنی چھوٹی پٹاخہ کو گھورتے ہوئے کہا

تو پھر مجھے بھی تو پتہ ہونا چاہے کے گھر میں کیا چل رہا ہے!! " "فضا نے آنکھیں گھما کر کہا

فیہا بیٹا تم رومان کی باتوں کو اتنا مت سوچو وہ اپنے والدین کی " وجہ سے غمزدہ تھی اس لیے تم سے ایسا بول گئی!! دادی نے اس "کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا

دادی اگر انہوں نے ہمیشہ کے لیے بچوں کو اپنے پاس رکھ لیا پھر " میں کیسے رہوں گی ان دونوں کے بنا مجھے عادت ہو گئی ہے بچوں کی!! فیہا نے دادی کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھ کر کہا

فیہا اگر رومان کو بچوں کو اپنے پاس ہی رکھنا ہوتا تو وہ انہیں چھوڑ کر کیوں جاتی؟؟ تمھاری دادی بالکل ٹھیک کہہ رہی ہیں وہ اپنے والدین کی وجہ سے بہت دکھی ہے اس لیے اس نے بچوں کو اپنے پاس رکھ لیا!! تم اس بارے اتنا مت سوچو!! فیہا کو مسلسل پریشان " دیکھ کر کشور جہاں نے اسے سمجھانا چاہا

دادی میں اندر آ جاؤں؟؟ فخر نے دروازے پر کھڑے ہو کر " دستک دے کر اندر آنے کی اجازت مانگی

" آ جاؤ!! دادی کے کہنے پر وہ اندر چلا آیا "

وہ دادی آج ہم سب کہیں باہر کھانا کھانے چلیں؟ آج چھٹی کا " دن ہے اور فیہا بھی اپنے سسرال سے پہلی بار آئی ہے تو لبنانے سوچا کیوں نا آج ہم سب گھومنے پھرنے چلتے ہیں کچھ وقت ساتھ گزار لیں گے!! پلیز آپ لوگ انکار مت کرنا!! فخر نے التجائیہ - " انداز میں کہا

ٹھیک ہے اگر یہ سب تم اپنی خوشی سے کر رہے ہو تو ہمیں کوئی " - "اعتراض نہیں ہے!! دادی نے خوش ہو کر کہا فخر بیٹھ جاؤ بیٹا تم بھی ہم لوگوں کے ساتھ باتیں کرو!! کشور " - "جہاں نے اسے کھڑے دیکھ کر بیٹھنے کا کہا

نہیں امی جی میں ابھی کچھ کام سے باہر جا رہا ہوں آپ لوگوں " کے ساتھ بعد میں بیٹھوں گا!! بس آپ لوگ شام سات بجے تک - "تیار رہیے گا!! فخر نے باری باری سب کی طرف دیکھ کر کہا

ٹھیک ہے!! کشور بیگم نے مسکرا کر کہا تو فخر بھی مسکرا کر وہاں " سے چلا گیا

یا اللہ کہیں میں خواب تو نہیں دیکھ رہی؟ بھائی ہم سب کو باہر لے کر جا رہے ہیں؟ فخر کے جاتے فضا نے آنکھیں پھیلا کر حیرت سے کہا۔ کچھ ایسا ہی حال فیہا کا بھی تھا لیکن وہ خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔

زیادہ ڈرامے کرنے کی ضرورت نہیں ہے!! آج پہلی بار تو نہیں لے کر جا رہا ہے جو تم اتنی حیرت کر رہی ہو!! پہلے بھی وہ تم دونوں کو لے کر جاتا تھا بھولو مت!! کشور جہاں نے بیٹے کی حمایت میں کہا۔

مجھے یاد ہے امی لیکن وہ شادی سے پہلے کی بات ہے جب سے " بھابھی آئی ہیں ایسا کوئی سین نہیں ہے !! فضا نے آنکھیں گھما کر -" کہا

میں کہہ رہی ہوں دادی اس میں بھی بھابھی کی کوئی سازش ہے " !! ورنہ وہ اتنی اچھی ہو ہی نا جائیں یا تو بھابھی پاگل ہو چکی ہیں یا پھر کوئی طوفان آنے والا ہے !! ہائے اللہ کہیں قیامت تو نہیں آگئی ؟ فضا کے شکی رگ پھڑ پھڑا اٹھی تھی وہ کسی صورت لبنا کی اچھائی -" ہضم نہیں پا رہی تھی

چلو اٹھو یہاں سے بہت کر لی تم نے فضول باتیں جاؤ جا کر " چائے کے برتن دھوؤ اور کچن بھی صاف کر دینا !! دن با دن تم کام چور ہوتی ہی جا رہی ہو !! کشور بیگم نے فضا کی فضول باتیں سن کر -" اس کو آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا

بھئی امی میں آج کوئی کام نہیں کروں گی!! آج میں نے آپی " سے بہت ساری باتیں کرنی ہے!! فضا کشور جہاں کو انکار کرتی فیہا -" کے گلے میں باہیں ڈال کر اس سے چپک کر بیٹھ گئی

صبح سے تم نے کسی کام کو ہاتھ نہیں لگایا ہے اب شرافت سے " اٹھ جاؤ ورنہ میں تمہارا منہ لال کروں گی!! کشور جہاں نے اسے -" خونخوار لہجے میں کہا تو فضا منہ بسورتی ہوئی وہاں سے چلی گئی

فیہا آج تو تو میرے پاس ہی رکے گی نا؟ دادی نے پیار سے اس " -" کے بال سنوارتے ہوئے پوچھا

نہیں دادی میں نہیں رک سکتی سوید نے مجھے کہا تھا کہ وہ رات " کو لینے آئیں گے!! کل روزہ بھی ہے تو سوید اور اماں بی کو سحری کا -" مسئلہ ہو گا اس لیے میں نہیں رک سکتی!! فیہا نے کہا



ٹھیک ہے لیکن عید کے بعد میں ایک ہفتے تک تمہیں اپنے پاس " رکھوں گی اپنے میاں کو بتا دینا!! کہیں ایسا نا ہو بعد میں تمہارا میاں کہہ دے نہیں دادی میں اپنی بیوی کو یہاں نہیں چھوڑ سکتا میرا فیہا کے بنا گزارا نہیں ہوتا!! دادی نے خاصہ روایتی میں لہجے میں کہا تو -" فیہا اور کشور جہاں بھی ہسنے لگیں

---

مغرب کے بعد سب تیاری میں مصروف تھے جب لبنا مکمل تیار ہو کر اپنے کمرے سے باہر نکل کر نیچے چلی آئی اپنے بچوں کو اس نے پہلے ہی فخر کے پاس بھیج دیا تھا۔۔۔۔۔ وہ اپنے میں موبائل میں ویڈیو ریکوڈر آن کرتی دے پاؤں کشور جہاں کے کمرے کی طرف بڑھی لبنا جانتی تھی اس وقت وہ دادی کے کمرے میں ہیں اور عبید رضا تو مسجد گئے ہوئے تھے ان کا کمرہ بالکل خالی تھا - لبنا آس پاس نظر

دوڑاتے ہوئے آہستہ سے کمرے کا دروازہ کھول کر کشور جہاں کے کمرے میں داخل ہو کر جلدی سے دروازہ بند کر دیا اور تیزی سے الماری کی طرف بڑھی۔ ریکورڈنگ مسلسل ہو رہی تھی۔ لبنا جانتی تھی کہ کشور جہاں الماری کی چابی الماری کے اوپر ہی رکھتی ہیں تو اس نے بنا وقت ضائع کیے الماری پر سے چابی اٹھا کر الماری کھولی۔ سامنے دراز کے اوپر ہی اسے عبید رضا کے رکھوائے ہوئے پیسے نظر آگئے پیسوں پر کیمرے کو زوم کر کے لبنا نے جلدی سے ریکورڈنگ بند کی پھر الماری بند کر کے چابی اپنی جگہ پر رکھ کر وہ واپس نکلنے کے لیے پلٹنے ہی لگی تھی کہ کمرہ کا دروازہ کھول کر کشور۔ "بیگم اندر آئیں۔ انہیں اچانک دیکھ کر لبنا تھوڑا گھبرا گئی۔

تم یہاں کیا کر رہی ہو؟ لبنا کو اپنے کمرے میں دیکھ کر کشور "۔

"جہاں نے اسے مشکوک نظروں سے دیکھ کر پوچھا

وہ۔۔۔۔ میں وہ۔۔۔۔ پھوپھو میں تمہیں ہی بلانے آئی تھی فخر " انتظار کر رہا ہے ہمیں دیر ہو رہی ہے !! لبنا نے اپنی گھبراہٹ پر - " قابو پا کر کہا

تم چلو میں بس آتی ہوں !! کشور بیگم نے کہا تو لبنا سر ہلاتی ہوئی " تیزی سے وہاں سے نکل گئی - کشور بیگم کو اس کی حرکت پر شک - " گزرا لیکن وہ سر جھٹک کر اپنے کام میں مصروف ہو گئیں

کشور جہاں کے کمرے سے نکل کر لبنا نے پہلی فرصت میں وہ " ریکورڈنگ محمود کو سینڈ کری اور اسے خاص ہدایت کی کہ وہ اپنا کام - " ہر حال میں ایک گھنٹے کے اندر اندر ختم کر لے

آج میری اس محمود سے جان چھوٹ جائے گی پھر میں سکون " سے رہ سکوں گی !! اپنا کام مکمل کر کے وہ خود کلامی کرتی ہوئی - " سرشار سی باہر چل دی جہاں فخر ان لوگوں کا منتظر تھا

پہلے وہ لوگ پارک گئے تھے وہاں ایک گھنٹہ تفریح کرنے کے " " بعد وہ لوگ کھانا کھانے کے لیے نکلے

رات کا خوشگوار موسم ہلکی ہلکی ٹھنڈک میں وہ لوگ ایک مہنگے " " ریسٹورینٹ کے اوپن ایریا میں بیٹھ کر لذیذ کھانوں سے لطف اندوز ہو رہے تھے

جب تک آپ لوگ آئس کریم کھائیں میں اور فخر بچوں کی " " شاپنگ کر کے آتے ہیں !! روزوں میں میری بلکل ہمت نہیں ہوتی " " !! کھانے کے بعد آئس کریم کھانے کا پروگرام ہوا تو لبنانا نے کہا رات کے ساڑھے نو بجے چکے تھے لبنانا کے حساب سے محمود اپنا " " کام کر چکا ہو گا اس لیے اب وہ اپنے طریقے سے گھوم پھر سکتی تھی

اب اسے فخر کے گھر والوں کو اپنے سر پر سوار کرنے کی ضرورت  
- "نہیں تھی

ابو کافی وقت ہو گیا ہے اب ہمیں چلنا چاہیے سوید آنے والے "  
ہونگے ہم لوگوں کو گھر میں ناپا کر بلا وجہ پریشان ہو جائیں گے !!  
- "لبنا لوگوں کے جاتے ہی فیہا نے بھی گھر جانے کا مطالبہ کیا  
لیکن بیٹا آئس کریم تو کھالو پھر چلتے ہیں !! میں بس ابھی آرڈر "  
کرتا ہوں !! عبید رضا نے فیہا کو بول ہاتھ کے اشارے سے ویٹر کو  
- "بلایا

ابو آئس کریم پھر کبھی کھالیں گے ابھی بس گھر چلیں میرا پیٹ "  
بھی بہت بھر گیا ہے بالکل بھی گنجائش نہیں ہے !! فیہا نے انہیں  
- "آڈر دینے سے پہلے کہا

فیہا ٹھیک کہہ رہی عبید بس اب گھر چلو میں بھی بہت تھک گئی " ہوں آئس کریم پھر کبھی کھالیں گے!! دادی نے بھی فیہا کی بات سے متفق ہو کر کہا بیٹھے بیٹھے ان کا بھی جسم درد کرنے لگا تھا " ٹھیک ہے جیسی آپ لوگوں کی مرضی!! عبید رضا بل وغیرہ کلیئر " کر کے ان لوگوں کے لے کر وہاں سے گھر کی طرف روانہ ہو گئے "۔

لبنا ایک شاپ پر کھڑی کچھ کپڑے دیکھنے میں مصروف تھی جب " فخر کو عبید رضا کی کال آئی

فخر مجھے ایک دو چیزیں اور لینی ہے پھر چلتے ہیں!! لبنا نے اسے " فون جیب میں ڈالتے دیکھ کر کہا لبنا کو لگا کہ فخر واپس جانے کا کہے "۔ گا اس لیے وہ پہلے ہی بول پڑی



تمہیں جتنی شاپنگ کرنی ہے آرام سے کر لو !! وہ لوگ گھر کے لیے نکل چکے ہیں اس لیے اب تم اپنی ساری خریداری مکمل کر لو میں روزوں میں بار بار بازار نہیں لاؤں گا ترواح کے بعد پہلے ہی - "بہت تھکن ہوتی ہے !! فخر نے آرام سے کہا

وہ لوگ گھر کے لیے نکل چکے ہیں یہ خبر سن کر لبنا کے ہاتھوں سے طوطے اڑ گئے - اس نے محمود سے پوچھا ہی نہیں تھا کہ وہ وہاں سے نکلا بھی ہے یا نہیں؟ اگر وہ بیوقوف وہاں پر ہوا تو کیا ہو گا؟ "نہیں نہیں مجھے گھر والوں سے پہلے وہاں پہنچنا ہو گا لبنا نے - "دل ہی دل میں خود سے کہا

فخر مجھے بہت تھکن ہو رہی ہے میری مزید ہمت نہیں ہے کچھ "بھی خریدنے کی !! پلیز مجھے گھر لے چلو !! لبنا نے ہاتھ میں پکڑے - "پکڑے واپس رکھتے ہوئے کہا

یہ اچانک تمھاری طبیعت کو کیا ہو جاتا ہے ابھی تو اچھا بھلی تھی "!!  
فخر نے اسے سر تا پیر دیکھ کر کہا جو بالکل ٹھیک ٹھاک نظر آ رہی تھی

میں کہہ رہی ہوں میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے میرا دل گھبرا رہا " ہے تمھیں میری بات سمجھ میں کیوں نہیں آ رہی؟؟ لبنا نے آس " پاس لوگو کی پراہ کیے بغیر چیخ کر کہا

ٹھیک ہی بھی چلو!! عجیب عورت ہو " پل میں تولہ پل میں ماشہ " لبنا کے چیخنے پر لوگوں کو اپنی جانب متوجہ ہوتے دیکھ کر فخر نے ناگواری سے کہا تو وہ لوگ واپسی کے لیے نکل گئے سارے راستے لبنا نے محمود کو میسیجز کیے تاکہ معلوم ہو سکے وہ کہاں ہے لیکن " اس وہ رپلائی نہیں کر رہا تھا

ٹریفک کی وجہ سے ان لوگوں کو واپسی میں تھوڑی دیر ہو گئی تھی " - گھر بیرونی دروازے کھلا دیکھ کر وہ لوگ پریشانی سے اندر کی طرف بڑھے تھے - عبید رضا نے جیب سے چابی نکال کر ابھی گھر کے اندرونی دروازے میں لگائی ہی تھی کہ کسی نے اندر سے دروازہ کھولا سامنے ایک نقاب پوش ہاتھوں میں نوٹوں کا بندل پکڑے کھڑا تھا - عبید رضا اور ان کے گھر والوں کو دیکھ کر ڈر اور پریشانی سے - "محمود کے ہاتھوں سے نوٹوں کا بندل فرش پر جا گرا

چور چور!! فضا نے شور مچانا شروع کر دیا اور ساتھ ہی اپنے ہاتھ " - "میں پکڑے بیگ سے نقاب پوش پر حملے شروع کر دیے

محمود اپنی جان بچانے کے لیے فرش پر گرے پیسوں کو لعنت "

بھیجتا تیزی سے سامنے کھڑی دادی اور کشور جہاں کو دھکا دے کر باہر کی جانب بھاگا لیکن اس سے پہلے وہ باہر نکلنے میں کامیاب ہوتا

سوید نے اس کا راستہ روک لیا - وہ ابھی ابھی فیہا کو لینے کے لیے آیا تھا جب فضا کے منہ سے چور چور کی آواز سن کر چوکنا ہو کر - "تیزی سے ان لوگوں کی جانب بڑھا

چوری کر رہا تھا؟؟ شرم نہیں آتی ایسے کام کرتے ہوئے!! سوید " نے اس کا گریبان پکڑ کر پے در پے کئی مکے اس کے منہ پر دے مارے - محمود بھی اپنے بچاؤ کے لیے سوید پر جھپٹ پڑا دونوں آپس گتھم گتھا ہو گئے - خواتین سہم کر یہ سارا ماجرا دیکھ رہی تھیں -

عبید رضا سوید کو چھڑوانے کے لیے آگے بڑھے مگر ان دو ہٹے " کٹے جوانوں کو ایک دوسرے سے دور کرنا ان کے بس کی بات - "نہیں تھی

گھر میں قدم رکھتے ہی سوید کو فرش پر ایک انجان شخص کے " ساتھ لڑتے دیکھ کر فخر بنا کچھ سوچے سمجھے پہلی فرصت میں سوید کو چھڑانے کے لیے آگے بڑھا۔ جبکہ لبنا کے پیروں سے زمین نکل گئی محمود پکڑا گیا تھا مطلب وہ بھی بری طرح پھنس چکی تھی۔

عبید رضا اور فخر نے بڑی مشکل سے محمود کو سوید سے دور کیا تھا "۔

انگل پولیس کو فون کریں اس چور کو پولیس کے حوالے کریں !! "۔

"سوید اپنے کپڑے جھاڑ کر کھڑے ہوتے ہوئے بولا

نہیں نہیں میں چور نہیں ہوں !! پولیس کو مت بلاؤ میں چور "۔

"نہیں ہوں !! محمود تو پولیس کا نام سن کر ہی بوکھلا کر بولا

ہر چور یہ کہتا ہے کہ میں چور نہیں ہوں!! تجھے تو ہم پولیس کے " حوالے کر کے رہیں گے لیکن اس سے پہلے دیکھ تو لیں تو ہے کون -!! " فخر نے اس کے چہرے سے نقاب کاٹتے ہوئے کہا

محمود!! اس کا چہرہ دیکھنے کے بعد ان سب لوگوں کے لبوں سے " سرگوشی نما محمود کا نام ادا ہوا سوائے سوید کے لیکن وہ سمجھ گیا کہ - " یہ لوگ اس چور کو جانتے ہیں

مجھے پولیس کے حوالے کرنا ہے تو اس لبنا کو بھی کرو!! میرے " ساتھ چوری میں یہ برابر کی شریک ہے!! محمود نے بے خوف لہجے میں لبنا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سب کے سروں پر دھماکا کیا -"

محمود کی بات سن کر سب نے پیچھے کھڑی لبنا کو دیکھا جس کے " - چہرے کی ہوائیاں آڑی ہوئی تھیں



ی۔۔۔ی۔۔۔یہ۔۔۔جھوٹ بول رہا ہے!! سب کی " نظریں خود پر محسوس کر کے لبنا نے لڑکھڑاتی ہوئی آواز میں کہا۔۔۔۔۔ اس وقت اس کے ذہن میں بس محمود کا ایک جملہ گردش۔" کر رہا تھا۔" لبنا اگر میں پھنسا تو تیرا بھانڈہ پھوڑ دوں گا

---

ی۔۔۔ی۔۔۔یہ۔۔۔جھوٹ بول رہا ہے!! سب کی " نظریں خود پر محسوس کر کے لبنا نے لڑکھڑاتی ہوئی آواز میں کہا۔۔۔۔۔ اس وقت اس کے ذہن میں بس محمود کا ایک جملہ گردش۔" کر رہا تھا کہ " لبنا اگر میں پھنسا تو تیرا بھانڈہ پھوڑ دوں گا فضا تم حمزہ اور حمزہ کو لے کر اندر جاؤ!! عبید رضا نے معاملہ " سنگین ہوتے دیکھ کر فضا سے کہا تو وہ سر ہلاتی ہوئی بچوں کے لے۔" کر اندر چلی گئی

بکواس بند کرو اپنی!! اپنا کیا دھرا لبنا پر کیوں ڈالے رہے ہو؟ "

فخر نے غصے سے محمود کا گریبان جکڑ کر کہا - محمود کے منہ سے لبنا

- "کا نام سن کر وہ تپ اٹھا تھا

فخر اسے فوراً پولیس کے حوالے کر دو یہ ایک نمبر کا آوارہ انسان "

ہے اپنے غلط کاموں کا الزام میرے سر ڈال رہا ہے!! فخر کو اپنی

- "طرف داری کرتے دیکھ لبنا نے کہا

امام صاحب میں لاکھ آوارہ انسان ہوا لٹے سیدھے کام بھی کرتا "

ہوں لیکن مجھے قسم ہے اپنی مری ہوئی ماں کی میں جھوٹ نہیں

بول رہا - آپ خود سوچیں آپ کے گھر کی الماری میں پیسے رکھے

ہوئے اس بات کا مجھے الہام تو ہونے سے رہا؟ کسی ناکسی نے تو

مجھے بتایا ہے نا؟ محمود سب لوگوں کو فراموش کر کے سیدھا عبید

- "رضا سے مخاطب ہوا تو وہاں کھڑے نفوس سوچ میں پڑ گئے

کیا مطلب ہے تمہاری اس فضول بات کا؟ تم کیا کہنا چاہتے ہو؟ "

- محمود کی بات سن کر فخر نے آنکھیں چھوٹی کر کے پوچھا

فخر تم کیوں اس مکار شخص کی باتوں کو سن رہے ہو؟ یہ جھوٹا "

ہے۔ اس نے ہمارے گھر میں چوری کی ہے تم اسے یہاں سے چلتا

کرو!! لہنا نے جب محمود کو سچائی بیان کرنے کی کوشش کرتے

- دیکھا تو گھبرا کر کہا

لہنا کی بات کو سنتے ہی فخر نے پولیس کو بلانے کے لیے اپنے "

- موبائل نکالا تو محمود ایک بار پھر عبید رضا سے مخاطب ہوا

امام صاحب آپ مجھے پولیس کے حوالے کرنے سے پہلے میری "

بات تو سن لیں!! میں مانتا ہوں کہ میں آپ کے گھر میں چوری

کر کے بھاگتے ہوئے پکڑا گیا ہوں - لیکن امام صاحب میرے پاس

اپنی ہر بات کا ثبوت ہے میں لہنا پر کوئی الزام نہیں لگا رہا اس نے

ہی مجھے آپ کے گھر سے پیسے چرانے کا کہا تھا۔ اس عورت نے پہلے ہی مجھ سے بہت پیسے بٹورنے ہوئے ہیں جب میں نے اپنے پیسے مانگے تو اس نے مجھ آپ کی الماری سے چوری کرنے کا کہا۔ امام صاحب میں اس وقت سخت مشکل میں ہوں ورنہ چوری جیسا گھٹیا کام میں نے کبھی نہیں کیا۔ یہ گندہ کام کرنے کے لیے مجھے اس لبنا نے مجبور کیا ہے۔ امام صاحب یہ عورت آپ لوگوں کے سامنے جتنی اچھی بن رہی ہے اتنی ہے نہیں یہ جھوٹی ہے!! محمود لبنا کو سخت نگاہوں سے گھورتے ہوئے بولتا جا رہا تھا جب کے - "لبنا پھٹی پھٹی نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی دیکھیں امام صاحب آپ تو عالم دین ہیں۔ آپ کو پتہ ہے کہ " مجرم کو سزا دینے سے پہلے اس کو اپنی صفائی دینے کا ایک موقع دینا چاہیے اگر آپ مجھے میری چوری کرنے کی وجہ جانے بغیر سزا دیں

گے تو یہ آپ میرے ساتھ نا انصافی کریں گے اور قیامت کے دن آپ اپنے اس عمل کی وجہ سے پکڑے جائیں گے!! محمود عبید رضا کو ان کے عالم ہونے کا حوالہ دے رہا تھا وہ ہر ممکن کوشش کر رہا تھا کہ وہ لوگ اسے جیل نا بھیجیں۔

ابو جی آپ کیوں اس کی باتیں سن رہے ہیں!! یہ فضول باتیں " کر کے ہمراہ وقت ضائع کر رہا ہے!! میں ابھی پولیس کو کال کرتا ہوں!! فخر نے جیسے ہی نمبر ملایا تو عبید رضا نے اسے روک دیا۔ " رک جاؤ فخر پہلے مجھے اس کی بات سننے دو یہ ٹھیک کہتا ہے اسے " اپنی صفائی دینے کا پورا حق ہے!! تم بولو محمود تم نے میرے گھر میں چوری کیوں کی؟ عبید رضا نے فخر کو روک کر محمود سے پوچھا۔

۔۔

پھوپھا آپ ان سب باتوں میں کیوں پڑ گئے ہیں؟ دیکھیں نا سوید " پہلی بار ہمارے گھر آیا ہے اور ہم نے اسے باہر دروازے پر کھڑا رکھا ہے کتنی معیوب بات ہے کی گھر کا بڑا داماد پہلی بار بیٹی کو لینے آیا ہے اور دروازے پر کھڑا ہے اور تو اور اس محمود کی وجہ سے سوید کو چوٹ بھی لگ گئی ہے - آپ اس محمود کو چھوڑیں فخر اسے پولیس کے حوالے کر دے گا - آپ سوید کو لے کر اندر چلیں !! فیہا تم اپنے شوہر کی مرہم پٹی کر دو تب تک میں آپ سب کے لیے اچھی سی چائے بنا کر لاتی ہوں !! لبنانا جب عبید رضا کو محمود کی بات سنتے دیکھا تو ان لوگوں کا دھیان سوید کی طرف لگانے کی - "کوشش کی

کوئی بات نہیں بھابھی میں صرف فیہا کو لینے آیا ہوں !! انکل " بس آپ ہمیں اجازت دیں !! سوید نے لبنانا کو کہہ کر عبید رضا سے



واپس جانے کی اجازت مانگی - یہ ان کے گھر کا ذاتی معاملہ تھا سوید  
- "کو یہاں رکنا مناسب نا لگا

سوید بیٹے آپ اندر چلو!! آپ پہلی بار آئے ہو ہم آپ کو اس "  
- "طرح کیسے جانے دیں؟؟ دادی نے آگے بڑھ کر سوید سے کہا  
نہیں دادی میں پھر آؤں گا پھر کھانا بھی کھا کر جاؤں گا لیکن "  
ابھی آپ مجھے جانے کی اجازت دیں - میں پہلے ہی کل کا تھکا ہوں  
فیہا کو لینے آنا ضروری تھا اس لیے میں آگیا ورنہ بالکل بھی ہمت  
نہیں تھی میری آنے کی!! سوید نے دادی سے کہا - وہ واقعی بہت  
تھکا ہوا تھا اور یہاں جو تماشا لگا ہوا تھا اس میں اسے زرا دلچسپی  
نہیں تھی وہ ان مردوں میں سے نہیں تھا جو لوگوں کی ٹوہ میں  
- "رہتے ہیں یا لوگوں کے ذاتی معاملات میں دخل دیتے ہیں  
- "چلو فیہا ہم پھر آ جائیں گے!! سوید نے فیہا کو کہا "

جاؤ بیٹا تم اپنے گھر جاؤ!! عبید رضا نے فیہا سے کہا تو وہ سب " سے مل کر سوید کے ساتھ چلی گئی

محمود اب تم بتاؤ تمہارا کیا معاملہ!! لبنا اور فخر اب کوئی کچھ نہیں " بولے گا میں تحمل سے اس کی بات سننا چاہتا ہوں!! عبید رضا نے رعب سے کہا تو سب خاموش ہو گئے لیکن لبنا کی جان سولی پر لٹکی ہوئی تھی وہ لب کچلتی آنکھوں کے اشارے سے محمود کو کچھ بھی نا " بولنے کی منت کر رہی تھی

امام صاحب لبنا اور میں کافی پہلے سے ایک دوسرے کو پسند " کرتے تھے اس نے مجھ سے بہت تحفے لیے، میرے ساتھ گھومتی پھرتی رہی بہت عیاشیاں کی لیکن جب شادی کی بات آئی تو اس نے مجھے دھوکا دے کر آپ کے بیٹے سے شادی کر لی - اب جب مجھے پیسوں کی ضرورت تھی تو میں نے اس سے اپنے وہی پیسے واپس

مانگے تو-----محمود اب تک کی لبنا سے  
ہونے والی ساری گفتگو وہاں کھڑے ہر شخص کو تفصیل سے بتاتا چلا  
گیا۔ اس کی باتیں سننے کر باقی لوگ تو ایسے نارمل تھے جیسے یہ  
سب سن کر انہیں کوئی خاص فرق نا پڑا ہو البتہ فخر کے چہرے کے  
تاثرات انتہائی پتھر یلے نظر آرہے تھے جبکہ لبنا کو سانپ سونگھ گیا  
۔" تھا

یہ دیکھیں امام صاحب آج اس نے مجھے یہ ویڈیو بھیجی کے "  
میرے ساس سسر کی الماری میں پیسے رکھے ہیں تم یہاں سے اٹھا لو  
!! یہ دیکھیں اس نے مجھے میسج کر کے صاف صاف کہا ہے ایک  
گھنٹے کے اندر اندر پیسے لے کر چلے جانا۔ لبنا کا میسج ملنے کا بعد میں  
آیا تھا لیکن آپ لوگوں کے گھر باہر کوئی نا کوئی موجود تھا ابھی نماز  
کا وقت ہوا تو علاقہ خالی دیکھ کر میں آپ کے گھر گھس گیا بس پیسے

لے کر نکل ہی رہا تھا کہ آپ لوگ آگئے!! محمود اپنے جیب سے  
- "فون نکال کر عبید رضا کو ویڈیو اور میسجز دکھانے لگا

یہ لو فخر تم بھی دیکھو میں جھوٹ نہیں بول رہا۔ اگر یہ سب "  
دیکھ کر بھی میری بات پر یقین نا آئے تو میں تمہیں کال ریکارڈنگ  
بھی سنا سکتا ہوں!! میں اچھی طرح جانتا ہوں اس چالاک عورت کو  
مجھے پتہ تھا یہ کبھی بھی دھوکا دے سکتی ہے اس لیے میں نے ہر  
بات کا ثبوت رکھا ہے!! محمود نے عبید رضا کو سب کچھ بتانے،  
- "دکھانے کے بعد موبائل فخر کے ہاتھوں میں تھما دیا

ویڈیو، کال، میسجز، تصویریں ایک ایک چیز دیکھنے کے بعد فخر "  
نے غصے سے جبرے بھینچ کر لبنا کو دیکھا فخر کی سرخ آنکھیں دیکھ

- "کر لبنا نے مشکلوں سے تھوک نگلا

ی۔۔۔ی۔۔۔ یہ سب ج۔۔۔ جھوٹ ہے فخر!! میں تمہیں "

سب کچھ سچ سچ بتاتی ہوں!! اس نے مجھ سے پیسے مانگے تھے

۔۔۔۔ اس سے پہلے کہ لبنا کوئی نیا ڈرامہ کرتی کشور جہاں کی آواز

۔" نے اس کا جملہ مکمل نہیں ہونے دیا

بس کر دو لبنا اور کتنا جھوٹ بولو گی کچھ تو خدا کا خوف کرو!! "

میں مانتی ہوں محمود بہت بگڑا ہوا انسان ہے لیکن عبید اس وقت یہ

لڑکا سچ بول رہا ہے میں نے خود لبنا کو ہمارے کمرے میں دیکھا تھا

میں یقین سے کہہ سکتی ہوں کہ یہ ریکارڈنگ اس کی بھیجی ہوئی ہے

!! کشور جہاں لبنا کی بات اچک کر اسے شرم دلاتی ہوئی عبید رضا

۔" سے بولیں

امام صاحب میں آپ سے گزارش کرتا ہوں مجھے پولیس کے "

حوالے مت کریں!! میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں آپ کی

بہو کی حقیقت کسی کو نہیں بتاؤں گا!! لیکن اگر آپ نے مجھے پولیس کے حوالے کیا تو میں پولیس کو سب کچھ سچ سچ بتا دوں گا اور یہ سارے ثبوت بھی دے دوں گا پھر آپ کے گھر میں بھی پولیس آئے گی لبنا کو پکڑنے آپ لوگو کی بہت بے عزتی ہو گی!! لیکن اگر آپ نے مجھے چھوڑ دیا تو میں اپنی ماں کے قسم کھاتا ہوں لبنا کا راز مرتے دم تک اپنے منہ سے نہیں نکالوں گا!! محمود نے - "لبنا کے ڈرامے شروع ہوتے دیکھ کر عبید رضا سے کہا

ٹھیک ہے میں تمہیں چھوڑ رہا ہوں کیونکہ تمہارے ساتھ ہماری " بہو بھی برابر کی شریک ہے لیکن تم اپنی بات پر قائم رہنا آئندہ غلطی سے بھی اس گھر کا رخ نا کرنا ورنہ میں تمہیں پولیس کے

حوالے کر دوں گا!! عبید رضا نے سختی سے کہا - محمود لاکھ برا سہی لیکن یہاں ان کی اپنی بہو برابر کی شریک تھی وہ صرف محمود کو



سزا دے کر اس کے ساتھ نا انصافی نہیں کر سکتے تھے اس لیے  
- " انہوں نے محمود سے وعدہ لے کر اسے چھورنے کا فیصلہ کیا

امام صاحب آپ نے مجھے معاف کر کے مجھ پر احسان کیا ہے ؟ "  
میں کسی کو کچھ نہیں بتاؤں گا یہ میرا آپ سے وعدہ ہے !! محمود  
نے عبید رضا کے معاف کرنے پر عقیدت سے ان کے ہاتھ چوم کر  
آنکھوں سے لگاتے ہوئے وعدہ کیا - عبید رضا کے معاف کرنے پر  
اس کے دل میں ان کی عزت بڑھ گئی تھی اس لیے وہ ان سے پکا  
- " وعدہ کر کے چلا گیا

فخر پلیر تم آرام سے میری بات سنو میں تمہیں سب سمجھاتی "  
- " ہوں !! لبنا نے فخر کا بازو پکڑ کر بے بسی سے کہا

ہاتھ ہٹاؤ اپنا !! شرم تو تمہیں بالکل بھی نہیں آ رہی ہو گی جھوٹ "  
پر جھوٹ بولتے ہوئے ؟ سارے ثبوت تمہارے خلاف ہیں !!

تمہیں ایک لمحے کے لیے بھی ڈر نہیں لگا اتنی گھٹیا حرکت کرتے ہوئے؟ خدا کا خوف بھی تمہارے اندر سے نکل گیا ہے؟ یہ پیسے مسجد کی تعمیر کے لیے رکھوائے گئے تھے اس کے چوری ہونے پر میرے باپ کی سالوں کی محنت مٹی میں مل جاتی - تم نے اپنی جان چھڑانے کے لیے میرے باپ کی عزت کا سودا کر دیا - اگر ہم وقت پر نا پہنچتے تو مجھے کبھی بھی تمہاری حقیقت نا پتہ چلتی - تم ناجانے کب سے یہ سارا منصوبہ بنائے بیٹھی تھی اور میں پاگل شام سے اس خوش فہمی کا شکار ہوں کے تم میرے گھر والوں کی کتنی - فکر کرتی ہو!! فخر غراتے ہوئے بولا

فخر اندر چل کر بات کرو!! باہر آواز جائے گی!! فخر کو آپے "

- "سے باہر ہو کر چیختے دیکھ کر کشور جہاں نے کہا

امی مجھے اب اس عورت کی شکل بھی نہیں دیکھنی - آپ اسے "

کہیں کہ میرے سامنے نا آئے ورنہ میں اسے طلاق دے دوں گا !!

فخر لبنا کو کھا جانے والی نظروں سے گھورتے ہوئے کشور جہاں سے

بول کر تن فن کرتا اپنے کمرے میں چلا گیا - ایک ایک کر کے وہ

- "سب لوگ بھی وہاں سے چلے گئے

طلاق !! فخر کے منہ سے طلاق کا لفظ سن کر وہ اپنی جگہ جم گئی "

- "سب جا چکے تھے لیکن وہ تن تنہا سکتے میں کھڑی رہ گئی

---

سوید آپ کو کیا ضرورت ہیرو بننے کی ؟ دیکھیں اپنا چہرہ خراب "

کر لیا ہے !! فیہا اس چہرے پر مرہم لگاتے ہوئے بولنے لگی - محمود

- "سے لڑائی میں سوید کے چہرے پر چوٹ لگ گئی تھی

کچھ نہیں ہوتا ہلکی سی چوٹ ہے ایک دو روز تک ٹھیک ہو جائے " گی تم اتنا پریشان کیوں ہو رہی ہو!! سوید نے مسکرا کہا۔ فیہا کو خود کے پریشان ہوتے دیکھ کر سوید کو ایک عجیب سی خوشی محسوس ہوتی تھی۔

پریشانی والی بات ہے اگر اس کے پاس پستول ہوتی پھر؟ " خدا نخواستہ وہ آپ کو کوئی نقصان پہنچا دیتا تو؟ فیہا نے آنکھوں میں نمی لیے ناراض نظروں سے سوید کو دیکھ کر کہا۔ سوید کو محمود سے گتھم گتھا ہو دیکھ کر اس کے ہاتھ پیر پھول گئے تھے اور یہ سوچ اسے بار بار پریشان کر رہی تھی کی اگر اس کے پسٹل ہوتی تو کیا

۔ " ہوتا؟؟

جو ہوا نہیں اس کے بارے میں سوچ سوچ کر پریشان کیوں ہو " رہی ہو؟ اف یار تمہارے ساتھ کیا مسئلہ ہے؟ زرا سہی بات پر

رونا شروع ہو جاتی ہو مجھے تمھاری یہ عادت بالکل پسند نہیں ہے !!  
سوید نے خفگی سے کہہ کر اس گال صاف کیے جن پر آنسوؤں بہنے  
لگے تھے

آئی ایم سوری !! میں بہت شرمندہ ہوں ہماری وجہ سے آپ کو "  
چوٹ لگی ہے !! آپ پہلی بار مجھے لینے آئے تھے اور یہ سب ہو گیا  
-!! فیہا اس کی چوٹ کی طرف اشارہ کرتی شرمندگی سی بولی  
تمھیں شرمندہ ہونے کی بالکل ضرورت نہیں ہے یہ سب تو ہر "  
گھر میں ہوتا رہتا ہے - تم اس بارے میں بالکل نا سوچوں کہ میں  
تمھارے گھر والوں کے بارے میں کیا سوچوں گا؟ میں خود بھی  
کچھ ایسے ہی مراحل سے گزر چکا ہوں - میں اچھی طرح جانتا ہوں  
کہ جذبات اور جلد بازی میں کیے گئے فیصلے اکثر غلط ہی ثابت  
ہوتے ہیں !! سوید اس کی پریشانی بھانپ چکا تھا فیہا اس کی چوٹ

سے زیادہ اس بات کو لے پریشان ہو رہی تھی کہ جو الزام محمود نے لبنا پر لگایا تھا اس کو سننے کے بعد سوید کی اس کے گھر والوں کے بارے کہیں غلط رائے تو قائم نہیں ہو گئی۔

آپ کو کیسے پتہ چلا میں کیا سوچ رہی ہوں؟ سوید کو اپنی سوچ " پڑھتے دیکھ کر اس نے آنکھیں پھیلا کر پوچھا

بس مجھے پتہ چل جاتا ہے کہ تم کیا سوچتی ہو!! خیر اب تم ان " سب کو باتوں کو چھوڑو!! میں سونے لگا ہوں مجھے تو بہت نیند آ رہی ہے تم بھی جلدی سے آ کر سو جاؤ ورنہ سحری کے وقت آنکھ نہیں کھلے گی!! سوید اپنی جگہ پر لیٹتے ہوئے بولا

آپ بچوں کو اپنے ساتھ واپس کیوں نہیں لائے؟ وہ فرسٹ ایڈ " باکس بند کرتی اٹھنے لگی تو اسے بچوں کا خیال آیا۔ وہ نیچے اماں بی " سے مل کر آئی تھی بچے ان کے پاس بھی نہیں تھے



اماں بی کہہ رہیں تھی کہ رومان بچوں کو اپنے پاس رکھنے کے " لیے بضد تھی تو میں نے بھی زیادہ زبردستی نہیں کی - ایک دو روز وہاں رہیں گے پھر میں لے آؤں گا ورنہ وہ خود واپس بھیجوا دے گی ویسے بھی رومان سے بچے نہیں سنبھلتے !! سوید نے نیند سے ڈوبی - " آواز میں کہا

مجھے بہت یاد آرہی ہے ان دونوں کی !! فیہا نے خالی کمرے میں " - " نظر دوڑتے اداسی سے کہا

یاد تو مجھے بھی آرہی ہے لیکن تم پریشان نا ہوں بہت جلد ہم " ایک اور بے بی لے آئیں گے !! حارث بھی دو سال کا ہو چکا اور ویسے بھی مجھے چار پانچ بچوں کو شوق ہے !! سوید نے نہایت تحمل سے کہہ کر آنکھوں سے ہاتھ ہٹا کر فیہا کی طرف دیکھا جس کے - " گال اور کان سوید کی بات پر سرخ ہو رہے تھے

چھوڑو اسے ادھر آؤ!! سوید نے اس کے ہاتھ سے فرسٹ ایڈ " باکس لے کر سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیا اور فیہا کا ہاتھ پکڑا اسے اپنے پاس لٹا کر فیہا کا سر اپنے سینے پر رکھ کر کہا - " سو جاؤ فیہا پر تمہیں سحری میں بھی جلدی اٹھنا ہے!! سوید اسے خود میں بھینچتے ہوئے بولا تو فیہا بھی سکون سے آنکھیں موند گئی -

سوید تو کچھ دیر میں ہی سو گیا تھا لیکن فیہا کو نیند نہیں آ رہی " تھی اسے رہ رہ کر اپنے گھر والوں کا خیال آ رہا تھا - خدا جانے وہاں کیا ہوا گا؟ اب ساری رات اس کی سوچ سوچ کر گزرنی تھی -

"ٹینشن میں اسے نیند بھی نہیں آتی تھی

آپی آپ کو اپنے بچوں کی پروا ہے یا نہیں؟ کامران رومان کے سر -

"پر کھڑا خفگی سے بولا

تم یہ سوال کیوں پوچھ رہے ہو؟ رومان جو صوفی پر لیٹی " موبائل میں مصروف تھی کامران کی بات سن کر بیزاریت سے بولی  
"۔

آپی حارث کو تیز بخار ہو رہا ہے، جویریہ بھی کھانا نہیں رہی اپنی " اسٹیپ مدر کے پاس جانے کا کہہ رہی ہے اور آپ یہاں آرام سے فون میں لگی ہوئی ہیں!! کامران بچوں سے ملنے ان کے کمرے میں گیا تھا تو وہاں ملازمہ نے اسے بچوں کے بارے میں بتایا تھا جسے سن  
"۔ کر وہ غصے سے رومان کے پاس چلا آیا

تم کیوں پریشان ہو رہے ہو؟ یہ سب تو بچوں کے ساتھ لگا رہتا " ہے!! میں ملازمہ کو کہتی ہوں وہ ان کا خیال رکھے گی!! تم جہاں جا  
"۔ رہے تھے جاؤ!! رومان نے جان چھڑانے کے لیے کہا

آپی بچوں کو ملازمہ کی نہیں آپ کی ضرورت ہے !! اگر آپ کو " انہیں ملازمہ کے حوالے ہی کرنا تھا تو انہیں سوید بھائی کے بیوی سے لینے کی کیا ضرورت تھی؟ کم از کم وہ بچوں کا خیال تو رکھتی ہیں!! کامران افسوس سے رومان کو دیکھ کر بولا

کامران تم اپنے مشورے اپنے پاس ہی رکھا کرو زیادہ میرے " سامنے ڈیڈ بننے کی ضرورت نہیں ہے!! یہ میرے بچے ہیں میں نے پیدا کیے ہیں میرا جیسے دل کرے گا میں ویسے رکھوں گی تمہیں ان کے لیے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے!! کامران کو فیہا کی طرف داری کرتے دیکھ کر رومان نے تنک کر کہا

پتہ نہیں آپ کیسی ماں ہیں سوید بھائی سے طلاق لیتے ہوئے تو " آپ نے ایک بار بچوں کا نہیں سوچا بلکہ جب سے یہ پیدا ہوئے ہیں آپ نے انہیں ملازمہ کے رحم و کرم پر چھوڑ رکھا تھا اب جب

سوید بھائی کی بیوی انہیں ماں بن کر پال رہی ہیں تو آپ کو اپنے بچے یاد آگے لیکن آج بھی آپ کی لاپرواہی اپنی جگہ قائم ہے!!  
- "کامران نے بھی تلخی سے کہا

کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ اپنے کام سے کام رکھنا میرے " ذاتی معاملات میں دخل کیوں دے رہے ہو؟ میرا جو دل کرے گا میں وہ کروں گی تم اپنے کام سے کام رکھو!! رومان نے تپ کر کہا  
-

آپ سے بات کرنا کا مطلب ہے پتھر پر سر پھوڑنا!! میرا ہی " دماغ خراب تھا جو آپ جیسی بے حس عورت کو احساس دلانے چلایا آیا میں بھول گیا تھا کہ آپ نے تو مام ڈیڈ کے فیصلے کا مان بھی نہیں رکھا تھا میری کیا خاک سنے گی!! کامران افسوس سے بول کر  
- "وہاں سے چلا گیا

ہنہ بڑا آیا میرا باپ بننے والا !! رومان کامران کو لعنت ملامت "  
- "کرتی پھر سے صوفے پر لیٹ گئی

---

آج پورے تین دن بعد عزرا کو ہوش آیا تھا اس کا پورا وجود پلاسٹر  
سے دھکا ہوا تھا - کامران اور رومان ہسپتال کے روم میں اس کے  
پاس موجود تھے - عزرا کی جان تو بچ گئی تھی لیکن اس کی ٹانگیں  
ضائع ہو چکی تھی - یہ خبر سن کر کامران سر پکڑ کر بیٹھا ہوا تھا  
جب کہ رومان عزرا کو سنبھال رہی تھی جو اپنی معزوری کی خبر سن  
- "پاگلوں کی طرح چیخ رہی تھی

مام ڈیڈ کیسے ہیں؟ گھنٹوں چیخنے چلانے کے بعد جب وہ تھک گئی "  
- "تو اسے اپنے والدین کا خیال آیا



مام ڈیڈ اس دنیا میں نہیں رہے عزرا ان کا تو سوئم بھی ہو چکا ہے " "!! رومان نے گویا اس کے سر پر بم پھوڑا تھا

یہ نہیں ہو سکتا!! وہ مجھے چھوڑ کر نہیں جا سکتے!! ڈیڈ مجھ سے " ناراض ہو کر نہیں جا سکتے!! تم جھوٹ بول رہی ہو نا؟ بول دو رومان کہ تم جھوٹ بول رہی ہو؟ عزرا نے بے یقینی سے پوچھا تھا "۔

میں جھوٹ نہیں بول مام ڈیڈ اسی دن انتقال کر گئے تھے!! ہم " یتیم ہو گئے ہیں!! رومان نے اپنے لفظوں پر زور دیتے کہا تو عزرا کو "۔ بے اختیار فیہا کی بد دعا یاد آئی

نہیں ہے میرے پاس اپنی بے گناہی کا ثبوت لیکن میرا خدا جانتا " ہے میں سچ بول رہی ہوں!! میری دعا ہے خدا سے کہ ہم میں سے "!! جو بھی جھوٹا ہو اللہ اسے غارت کرے

تین دن پہلے دی گئی فیہا کی بد دعا اس وقت عزرا کے سر میں " ہتھوڑے کی طرح لگ رہی - فیہا نے اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کیا تھا - " تو اللہ نے اس سرخرو بھی کر دیا تھا

مظلوم کی بد دعا آسمان پر شعلوں کی طرح جاتی ہے !! " یہ " نصیحت اسے بچپن میں اس کی ماں کیا کرتی تھی لیکن دولت کے نشے میں وہ ہر نصیحت بھول چکی تھی - لیکن آج عزرا کو یہ نصیحت اچھی طرح سمجھ آگئی تھی اس نے فیہا جیسی کئی معصوم لڑکیوں کی زندگی برباد کی تھی آج ان سب بے گناہ لڑکیوں کی بد دعا اس ایک ساتھ لگ گئی - اس کے ماں باپ مر چکے تھے اس کی ٹانگیں ٹوٹ چکی تھی وہ ساری زندگی کے لیے محتاج ہو گئی تھی سوائے پچھتاوے کے اس کے پاس کچھ نہیں بچا تھا آنکھوں سے اشک

ٹوٹ کر اس کے تکیے میں جذب ہو رہے تھے۔ لا شعور طور پر  
- "ایکسیڈنٹ کا سارا منظر اس کی نظروں کے سامنے گھومنے لگا تھا

ایکسیڈنٹ سے پہلے

ڈیڈ آپ کو میری بات سننے پڑے گی!! یہ لڑکی جھوٹا الزام لگا  
رہی ہے - یہ خود اپنی مرضی سے میرے ساتھ گئی تھی دانش سے  
ملنے اس کا اور دانش کا افیئر چل رہا تھا آپ کو یقین نہیں ہے تو  
آپ دانش سے خود پوچھ لیں!! میں جھوٹ نہیں بول رہی - یہ  
لوگ مجھے آپ کی نظروں میں گرانا چاہتے ہیں ڈیڈ!!! ڈیڈ آپ سن  
رہی ہیں میں کیا بول رہی ہوں؟ فیہا کے گھر سے نکلتے ہی جیسے ہی  
وہ لوگ گاڑی میں بیٹھے تو عزرا نے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے خالد  
صاحب کی طرف جھکتے ہوئے کہا - لیکن خالد صاحب اس کی بات  
- "ان سنی کرتے خاموشی سے ڈرائیو کرتے رہے

مام آپ ڈیڈ کو کہیں ایک بار میری بات سن لیں!! خالد صاحب " کو خاموش دیکھ کر عزرا نے فرنٹ سیٹ پر بیٹھی اپنی ماں کا کندھا ہلا - " کر کہا لیکن وہ بھی ٹس سے مس نا ہوئی

- " ڈیڈ پلیز!! عزرا نے بے بسی سے دوبارہ انہیں پکارا " -

بلقیس اس سے کہہ دو خاموش ہو جائے ورنہ۔۔۔۔۔ آہ آہ خالد " صاحب کے بائیں کندھے میں شدید تکلیف ہونا شروع ہو گئی تھی جس کے باعث وہ مزید کچھ بھی نہیں کہہ سکے - درد کی شدت سے گاڑی ان بیلنس ہونا شروع ہو گئی تھی - بلقیس بیگم اور عزرا مسلسل ان سے کچھ بول رہی تھیں یا شاید چیخ رہی تھی لیکن انہیں کچھ سمجھے نہیں آرہا تھا خالد صاحب درد کی شدت سے بے حال ہو رہے

تھے - عزرا نے بمشکل بیک سیٹ سے کھڑے ہو فرنٹ سیٹ کی طرف جھک کر بریک لگانے کی کوشش کی لیکن تب تک بہت دیر

ہو چکی تھی سامنے سے آتے ٹرالر سے ان کی گاڑی زور دار تصادم  
ہوا تھا اور ایک فلک شگاف چیخ اس گاڑی میں بلند ہو کر ہی دب گئی  
۔" تھی

وہ گہری نیند میں تھا جب مسلسل شور کی آواز پر ہڑبڑا کر اٹھ "   
بیٹھا۔ پہلی فرصت میں اس نے موبائل میں وقت دیکھا تھا سحری   
میں ابھی کافی وقت تھا یہ دیکھ کر اس کی پیشانی بل نمودار ہوئے   
تھے نیند میں مداخلت اسے شدید ناگوار گزری تھی۔ جو کوئی بھی تھا   
اب بھی مسلسل دروازہ پیٹ رہا تھا۔ وہ تپ کر دروازے کی طرف   
۔" بڑھا تھا تاکہ اپنی نیند خراب کرنے والے کی خبر لے سکے

کیا مسئلہ ہے کیوں دروازہ پیٹ رہی ہیں؟ ابھی سحری میں کافی "   
وقت رہتا ہے؟ آپ کو کتنی بار کہا ہے میرے روم کا دروازہ مت

بجایا میں الارم لگا کر سوتا ہوں !! وہ دروازہ کھولتے ہی سامنے ملازمہ  
- "کی شکل دیکھ کر غصے میں گویا ہوا

کامران بابا میں آپ کی نیند نہیں خراب کرتی لیکن وہ .... ملازمہ "  
بمشکل اتنا ہی جملہ بول سکی پھر رک کر ہونٹوں پر زبان پھیرتی ہوئی  
گہرے گہرے سانس لینے لگی - تیزی سے سیڑھیاں چڑھنے کے  
- "باعث اس کا سانس پھولا ہوا تھا

وہ کیا اب بولیں بھی؟ کامران اسے ہانپتے، کانپتے دیکھ کر "  
- "آنکھیں اچکا کر پوچھا

وہ کامران بابا حارث بابا کو پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے؟ ان کے منہ "  
سے جھاگ نکل رہا ہے - انہوں نے آنکھیں چڑھالی ہیں !! مجھے  
بہت ڈر لگ رہا ہے آپ چل کر دیکھیں انہیں !! ملازمہ نے ہڑبڑا  
- "کر کہا



واٹ؟ کہاں ہیں حارث؟ رومان آپنی کہاں ہیں؟ وہ اچھنبے سے " "گویا ہوا۔ اس کی ساری نیند بھک سے اڑی تھی

حارث بابا اپنے کمرے میں ہیں!! میں نے رومان بی بی کے " کمرے کا دروازہ بجایا ہے لیکن وہ نہیں اٹھ رہیں۔ کامران بابا آپ جلدی چلیں ورنہ خدا نخواستہ حارث بابا کو کچھ ہونا جائے ملازمہ نے بوکھلاتے ہوئے کہا۔ حارث کی حالت دیکھ کر وہ ڈری ہوئی تھی "خوف اس کے چہرے سے صاف عیاں تھا

ملازمہ کی بات سنتے ہی وہ برق رفتاری سے سیڑھیاں پھلانگتا ہوا " نیچے کمرے کی طرف بھاگا جو حارث اور جویریہ کے رہنے کے لیے بنا رکھا تھا۔ رومان جب بھی یہاں رہنے کے لیے آتی تھی بچوں کو علیحدہ کمرے میں رکھتی تھی تاکہ رات میں اس کی نیند میں خلل نا

ہو البتہ سوید انہیں زبردستی اپنے کمرے میں ہی رکھتا تھا رومان کے  
- "لاکھ اختلاف کے باوجود بھی

کامران ڈورتے ہوئے بیڈ تک پہنچا تھا - حارث کے منہ سے "  
جھاگ بہہ رہا تھا آنکھیں چڑھی ہوئی تھی اور جسم سفید پر رہا تھا وہ  
بہت مشکلوں سے سانس لے رہا تھا - کامران اس کا ننھا سے وجود  
- "اپنے گود میں اٹھا کر ننگے پیر باہر کی طرف بھاگا تھا

میں گاڑی نکالتا ہوں !! آپ میرے کمرے سے والٹ اور فون "  
لے کر آئیں جلدی !! کامران اپنے پیچھے آتی ہوئی ملازمہ کو ہدایت  
دیتا تیزی پورچ کی طرف طرف بھاگا تھا جتنی دیر میں اس نے  
- "گاڑی اسٹارٹ کی ملازمہ اس کا فون اور والٹ کے آئی تھی

جب تک میں واپس نا آؤں جویریہ کا خیال رکھیے گا !! وہ ملازمہ " کو حکم جاری کرتا حارث کو اپنی گود میں لٹا کر گاڑی بھاگالے گیا  
"۔

وہ رش ڈرائیونگ کر کے حارث کو لے کر ہسپتال پہنچا تھا۔ ڈاکٹر " نے حارث کو فوری طور پر ایمرجنسی وارڈ میں داخل کر دیا تھا۔ کامران پریشانی سے روم کے باہر چکر کاٹ رہا تھا کہ اسے اچانک  
"۔ سوید کا خیال آیا تھا

سوید بھائی کو آگاہ کر دیتا ہوں !! کامران زیر لب بڑبڑاتے "۔  
"۔ ہوئے جیب سے فون نکال کر سوید کو کال ملانے لگا

وہ ابھی فریش ہو کر باتھ روم سے باہر ہی نکلی تھی کہ اس کے " کانوں میں رنگ کی آواز پہنچی۔ فیہا تیزی سے بیڈ کی طرف بڑھی

اسے لگا شاید سویڈ سحری کے لیے الارم لگا کر سویا ہو گا تا کی اٹھنے میں دیر نا ہو جائے لیکن سحری میں ابھی وقت تھا اس کا ارادہ سحری بنانے کے بعد سویڈ کو اٹھانے کا تھا۔ صبح اسے ہاسپٹل بھی جانا تھا۔ اتنی جلدی اٹھ کر اس کی نیند ہی خراب ہوتی۔ اس نے جیسے ہی الارم بند کرنے کی نیت سے فون اٹھایا کامران کالنگ دیکھ کر وہ ٹھٹھک گئی۔ اس سے پہلے کے فیہا سویڈ کو جگاتی یا خود کال ریسیو کرتی فون بج بج کر بند ہو چکا تھا۔ اسکرین پر سات مسڈ کالز۔ "کانوٹیفکیشن دیکھ کر اسے تھوڑی تشویش ہوئی

یہ جویریہ کے ماموں اس وقت کال کیوں کر رہے ہیں؟ سب "خیر تو ہے؟ بچے تو ٹھیک ہیں؟ وہ ابھی خود سے ہی سوال پوچھ رہی تھی کہ اسکرین پر میسج شو ہوا۔ کامران سویڈ کو فوری طور پر کال "پک کرنے کا کہہ رہا تھا۔ میسج پڑھ کر اسے پریشانی ہونے لگی

سوید اٹھیں!! سوید۔۔۔ فیہا نے اسے آواز دے کر جھنجھوڑا تو وہ " " آنکھیں مسلتا اٹھ بیٹھا

کیا ہو گیا یار ابھی تو اتنا ٹائم ہے سحری میں!! سوید نے منہ پر " " ہاتھ رکھ کر روکتے ہوئے خاصہ جھنجھلا کر پوچھا

یہ دیکھیں کامران بار بار کال کر رہا ہے؟ پتہ نہیں کیا بات ہے " اس نے میسج بھی کیا ہے - مجھے بہت ٹینشن ہو رہی ہے آپ زارا پتا تو کریں کیا بات ہے!! فیہا نے موبائل اسے کی طرف بڑھا کر کہا تو سوید نے فون تھام لیا پے در پے کئی مسڈ کالز دیکھ کر وہ بھی " " ٹھٹھک گیا اس نے فوری طور پر کال کی

پہلی ہی بیل پر کامران نے کال ریسیو کی تھی - آگے سے جو " " خبر اسے ملی تھی اسے سن کر اس کی نیند اڑی تھی - سوید کے

چہرے پر غصہ اور پریشانی کے ملے جلے تاثرات پر فیہا کو شدت  
- "سے کسی انہونی کا احساس ہوا

کون سے ہاسپٹل میں ہو تم؟ ٹھیک ہے میں آتا ہوں!! وہ "  
آخری جملہ مکمل کرتے خود پر سے کمبل ہٹاتا تیزی سے بیڈ سے اتر  
- "تھا

کون ہے ہاسپٹل میں؟ فیہا نے انجانے خوف کے تحت سوید سے "  
- "پوچھا جو بہت جلدی میں تھا

حادثہ ہاسپٹل میں ہے مزید فلحال میں کچھ نہیں کہہ سکتا میں جا "  
- "رہا ہوں!! سوید جلدی سے بول کر دروازے کی طرف بڑھا



میں بھی چلتی ہوں آپ کے ساتھ !! فیہا نے جلدی سے کہا تو وہ " سر ہلا کر بنا کچھ کہے باہر نکل گیا - فیہا بھی چادر اٹھاتی اس کے -" پیچھے دوڑی تھی

---

وہ لوگ تقریباً بھاگتے ہوئے ہاسپٹل میں داخل ہوئے تھے اور بنا " تاخیر کے سیرھیوں کی جانب بڑھے تھے - یہ ایک پرائیویٹ چلڈرن ہاسپٹل تھا - وہ گاڑی میں ہی تھے جب کامران نے انہیں -"سیکنڈ فلور پر آنے کا کہا تھا

کیا ہوا ہے حارث کو؟ کامران کو کوریڈور میں یہاں سے وہاں " ٹہلتے دیکھ کر سویڈ نے اس کے قریب آتے پوچھا - اس پہلے کے کامران کچھ بولتا ڈاکٹر کمرے سے باہر نکلے تھے - سویڈ کامران کو -" چھوڑ کر پہلی فرصت میں ڈاکٹر کی طرف بڑھا تھا

ڈاکٹر کیا ہوا ہے میرے بیٹے کو؟ اب وہ کیسا ہے؟ سوید نے بے " چینی سے پوچھا

ڈاکٹر سوید یہ آپ کا بچہ ہے؟ ڈاکٹر نے قدرے بے یقینی سے " سوید سے استفسار کیا۔ وہ ڈاکٹر سوید کو پہچانتے تھے حارث سوید کا "بچہ ہے یہ جان کر وہ خاصہ حیرت میں مبتلا ہوئے تھے "جی !! سوید نے یک لفظی جواب دیا "

ڈاکٹر سوید مجھے آپ سے اس قدر لاپرواہی کی بلکل امید نہیں " "تھی !! ڈاکٹر نے افسوس بھری نگاہ سوید پر ڈال کر کہا ڈاکٹر صاحب لیکن میرے بیٹے کو ہوا کیا ہے؟ سوید نے الجھ کر " پوچھا۔ فیہا اور کامران بھی بے چینی سے ڈاکٹر کے بولنے کا انتظار "کر رہے تھے

آپ لوگوں نے تیز بخار میں بچے کو غلط میڈیسن دے دی وہ " بھی ہیوی ڈوز کے ساتھ کم از کم آپ کنفرم تو کر لیتے کہ میڈیسن صحیح ہے بھی یا نہیں!! غلط میڈیسن دینے کی وجہ سے بچے کی یہ حالت ہو گئی اگر آپ لوگوں کو لانے میں تھوڑی اور دیر ہو جاتی تو شاید ہی آپ کا بچہ بچ پاتا!! البتہ مجھے تو ابھی میڈیسن کے ایکسپائرٹ ہونے کا بھی خدشہ ہے!! ڈاکٹر نے خاصہ غصے میں کہا

تیز بخار، غلط میڈیسن، ہیوی ڈوز، ایکسپائرٹ میڈیسن!! سوید کا " ذہن جیسے ماؤف ہو گیا تھا وہ ڈاکٹر تھا اس سب کا مطلب اسے اچھے سے پتا تھا۔ وہ غائب دماغی سے ڈاکٹر کی بات سن رہا تھا ذہن تو " حارث پر اٹک گیا تھا

ڈاکٹر سوید آپ ڈاکٹر ہو کر اپنے بچے کے معاملے میں اس قدر " لاپرواہی کیسے برت گئے؟ آپ کی اس لاپرواہی پر میں آپ کو نا

اہل بھی کروا سکتا ہوں جو ڈاکٹر اپنے چھوٹے بچے کا خیال نہیں رکھ سکتا وہ خدمت خلق کیا کرے گا!! چائلڈ اسپیشلسٹ ہنکار بھرتے

- "ہوئے بولا

ڈاکٹر صاحب حادثہ کے معاملے میں لاپرواہی ہماری طرف سے " ہوئی ہے!! سوید بھائی تو خود ابھی میرے بلانے طط پر اپنے گھر سے آئے ہیں انہیں اس سب کے بارے میں علم نہیں تھا!! چائلڈ اسپیشلسٹ کو سوید پر برہم ہوتے دیکھ کامران نے شرمندگی سے کہا

- "

ڈاکٹر ہمارا بیٹا کیسا ہے؟ کیا ہم اس سے مل سکتے ہیں؟؟ سوید کو " اپنی جگہ سن دیکھ کر فیہانے بے قراری سے پوچھا

فلحال تو بچہ خطرے سے باہر ہے - آپ لوگ اس سے مل سکتے " ہیں لیکن گھر نہیں لے جاسکتے ابھی بچہ وینٹیلیٹر پر ہے اس کی

طبت سنبھل جائے تو پھر ہم کچھ ٹیسٹ کریں گے کہ میڈیسن سے کوئی سائیڈ ایفیکٹ تو نہیں ہوا اس لیے آج بچے کو یہیں رکھنا پڑے۔" گا!! کامران کی بات سننے کے بعد ڈاکٹر نے تھوڑا نرمی سے کہا ایکسیوز می!! ڈاکٹر اپنی بات مکمل کرتے ہوئے وہاں سے جا چکا تھا۔

وہ لوگ روم داخل ہوئے نظر سیدھا بیڈ پر پڑی جہاں وہ ننھا سا " وجود دنیا سے بے خبر سو رہا تھا لیکن تکلیف کی وجہ سے اس کی رنگت زرد ہو رہی تھی۔ حارث کو اس طرح دیکھ کر فیہا کی آنکھوں میں آنسوؤں بھر آئے وہ ڈورتی ہو اس کے پاس پہنچی تھی۔ جبکہ حارث کی حالت دیکھ کر سوید نے لب بھینچ لیے۔ کامران بھی " دکھ سے اسے دیکھتا رہا۔

حارث میری جان یہ کیا ہو گیا آپ کو؟؟ فیہا نے بیڈ پر اس کے " برابر میں بیٹھ کر اس کے ہاتھوں کو چومتے ہوئے ہلکی آواز میں کہا "کہ کہیں اس کی نیند میں مداخلت نا ہو جائے

سوید میں نے آپ سے کہا بھی تھا بچوں کو گھر لے آئیں لیکن " آپ نے میری ایک ناسنی اب دیکھیں حارث کو کیا ہو گیا ہے !! سوید کو بیڈ کے نزدیک آ کر کھڑے ہوتے دیکھ کر فیہا نے ناراضگی سے کہا

حارث میرا بیٹا آئی ایم سوری یہ سب بابا کی غلطی کی وجہ سے " ہوا ہے مجھے آپ کو رومان کے پاس چھوڑنا ہی نہیں چاہیے تھا !! "سوید نے اپنے بیٹے کا سر چوم کر کہا

یہ سب کیسے ہوا ہے؟ تین روز پہلے میں اپنا ہنستا کھیلتا بچہ " تمہارے گھر چھوڑ کر آیا تھا پھر اچانک کیا ہو گیا؟ اور غلط میڈیسن



کا کیا سین ہے؟ کس نے دی غلط دوا میرے بیٹے کو؟ سوید نے  
حادث سے دور ہو کر کامران سے پوچھا کوششوں کے بعد بھی وہ  
- "اپنا غصہ ضبط نہیں کر سکا تھا

سوید آپ کو جو بھی بات کرنی ہے باہر جا کر کریں آپ لوگوں "  
کے شور شرابے سے حادث اٹھ جائے گا!! سوید کو بلند میں بات  
- "کرتے دیکھ کر فیہا نے بر وقت اسے ٹوکا تھا

چلو!! وہ کامران کا ہاتھ پکڑ کر اسے تقریباً گھسیٹے ہوئے اپنے ساتھ  
- "باہر لے آیا

سوید بھائی مجھے نہیں پتا غلط میڈیسن کس نے دی!! مجھے تو خود "  
ملازمہ نے آکر بتایا کہ حادث طبیعت بہت خراب ہو گئی ہے تو میں  
فوراً ہسپتال لے آیا۔ مجھے صرف اتنا پتا تھا کہ حادث کو صبح سے ہی  
بخار تھا میں نے رومان آپنی سے کہا بھی تھا کہ وہ حادث کو دیکھیں

لیکن-----کامران اپنی بہن کی کوتاہیوں پر شرمندگی سے  
- "جملہ ادھورا چھوڑ گیا

جب اسے صبح سے بخار تھا تو تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا؟ اور "  
تمھاری لاپرواہ بہن کہاں ہے؟ سوید نے آس پاس نظر دوڑاتے  
- "ہوئے پوچھا

آپی نہیں آئیں وہ گھر پر سو رہی ہیں؟؟ کامران نے قدرے "  
آہستگی سے جواب دیا اس کے لیے سوید سے نظریں ملانا دو بھر ہو  
- "گیا تھا

ہنہ میرے بیٹے کو اس حال میں پہنچا کر وہ محترمہ آرام سے سو "  
رہی ہیں؟ غلطی میری ہی ہے میں اچھی طرح جانتا تھا کہ وہ کس  
قدر لاپرواہ ہے لیکن پھر بھی میں نے اپنے بچوں کو اس عورت کے  
پاس چھوڑ دیا - پتہ نہیں کیسی ماں ہے اپنی اولاد کی بھی فکر نہیں

ہے!! سوید نے دانت پیستے ہوئے کہا۔ غصہ تو اسے رومان پر اتنا تھا کہ اگر وہ سامنے ہوتی تو وہ اس کا گلہ دبانے سے بھی گریز نہ کرتا۔

آئی ایم سو سوری سوید بھائی میں بہت شرمندہ ہوں آپ سے اگر مجھ زارا سا بھی آئیڈیا ہوتا کہ حادثہ کی اتنی زیادہ طبیعت خراب ہے تو میں آپ کے پاس خود چھوڑ جاتا!! کامران نے افسردگی سے کہا۔

جویریہ کہاں ہے؟ میری بیٹی تو ٹھیک ہے نا؟ سوید کو جویریہ کا خیال تو پوچھ اٹھا۔

جی وہ بالکل ٹھیک آپ جویریہ کی طرف سے پریشان نا ہوں!! کامران نے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

پریشان تو میں اچھی طرح ہو چکا ہوں!! تمھاری بہن بھروسے " کے بلکل بھی قابل نہیں ہے!! تم سے بس میری ایک التجا ہے میری بیٹی مجھے لادو!! میں اب رومان کے حوالے اپنے بچے نہیں کر سکتا خدا نخواستہ جویریہ کو بھی کچھ ہو گیا تو؟؟ نہیں!! کامران تم جویریہ کو لے آؤ میں مزید کوئی خطرہ مول نہیں لے سکتا!! سوید - " نے تحکمانہ لہجے میں کہا

سوید بھائی سحری کا وقت ختم ہونے میں دس منٹ رہتے ہیں آپ " لوگ سحری کر لیں!! میں آپ کے اور بھابھی کے لیے کچھ لے - " آتا ہوں!! کامران نے موبائل پر بجتے الارم کی آواز پر کہا میں جویریہ کو لانے کا کہہ رہا ہوں اور تم سحری کی بات کر رہے " ہو حد ہے یار!! صرف دس منٹ باقی ہیں تم جاؤ گے پھر واپس آؤ گے آدھا وقت تو اس میں ہی نکل جائے گا اور بلکل آخری وقت پر

میں ویسے بھی سحری نہیں کرتا البتہ تم جا کر لو!! اور مجھے میری بیٹی  
لا دو!! سوید کی سوئی تو بس جویریہ پر ہی اٹک گئی تھی اس لیے وہ  
- "تک کر بولا

سوید بھائی جویریہ کو کچھ نہیں ہوگا میں وعدہ کرتا ہوں آپ کی "  
بیٹی کو صحیح سلامت آپ تک پہنچا دوں گا!! کامران نے اس کے  
کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا تو سوید مزید کچھ بولے بنا اس کا ہاتھ  
- "اپنے کندھے سے ہٹا کر دوبارہ حارث اور فیہا کے پاس چلا گیا  
یا اللہ!! سوید کی ناراضگی محسوس کر کے کامران ٹھنڈی آہ بھر "  
کر وہیں کرسی پر بیٹھ گیا ان سب معاملات وہ بیچارہ پس کر رہ گیا تھا  
- "

دانش تم اپنی حرکتوں سے کب باز آؤ گے؟ یہ کوئی وقت ہے " گھر آنے کا؟ سحری کے بعد دانش کو گھر میں قدم رکھتے دیکھ کر - نصرت بیگم نے خاصہ غصیلے لہجے میں پوچھا

مام آپ اچھی طرح جانتی ہیں میں روز ہی اس وقت گھر آتا ہوں " پھر اس بے تکی سوال کی وجہ جان سکتا ہوں؟ دانش آنکھیں - چھوٹی کر کے اپنی ماں کو دیکھتے ہوئے الٹا ان سے پوچھنے لگا جانتی ہوں کہ تم روز ہی اس وقت گھر میں گھستے ہو اسی لیے تو " پوچھ رہی ہوں کہ اپنی ان آوارہ گردیوں سے کب باز آؤ گے؟ - نصرت بیگم نے خونخوار لہجے میں کہا

کبھی نہیں!! دانش دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے ڈھٹائی سے بولا " -



دیکھ رہے ہیں آپ کتنی ڈھٹائی سے بول رہا ہے!! زرا شرم و "

لحاظ نہیں ہے اس لڑکے میں بندہ روزوں کا ہی لحاظ کر لیتا ہے لیکن یہ لڑکا اسے روزے میں بھی اپنی آوارہ گردیوں سے فرصت نہیں ہے!! نصرت بیگم نے راشد کو مخاطب کر کے کہا

کیوں بھئی کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ؟ مجھے روز تمہاری شکایت مل رہی ہے کہاں ہوتے ہو تم ساری رات؟ میں نے تمہیں ہزار بار کہا ہے روزوں میں کلب جیسی بیہودہ جگہ کے پاس سے بھی نا گزرا کرو تمہاری عقل میں کیوں نہیں گھستی میری کوئی بات؟ راشد

- "صاحب نے اسے آڑے ہاتھوں لیا

کلب تو نہیں گیا تھا ڈیڈ بس دوستوں کے ساتھ تھا!! باپ کا پارہ "

- "ہائی ہوتے دیکھ کر وہ سنبھل کر بولا

کون سے دوست؟ پوچھیں تو زرا اس سے ایسے کون سے آوارہ " دوستوں کے ساتھ ہوتا ہے کہ اسے نماز کا بھی ہوش نہیں ہوتا افطار کے بعد سے گھر سے نکلا ہوا تھا سحری کے وقت واپس آتا ہے پھر سارا دن سو کر گزارتا ہے!! نا اسے نماز کا پتہ ہے - نا ہی قرآن کھول کر دیکھتا ہے!! بس نام کا ہی روزہ رکھتا ہے!! نصرت بیگم نے دانش کو گھورتے ہوئے کہا

ایک تو امام کو پتہ نہیں کیا مسئلہ ہے؟ بلا وجہ ہی ڈیڈ سے ذلیل " کروانے پر تلی ہوئی ہیں!! دانش نصرت بیگم کی شکایت پر تپ کر "خود سے بڑبڑایا

یہ منہ ہی منہ میں کیا بڑبڑا رہے ہو؟ تم سے کچھ پوچھا کہاں " ہوتے ہو ساری رات؟ راشد صاحب نے اسے خود سے بڑبڑاتے "دیکھ کر پوچھا

ڈیڈ روزہ رکھ کر میرا دن نہیں گزرتا اس لیے رات میں دوستوں " کے ساتھ وقت گزار کر دن میں سو جاتا ہوں!! یونیورسٹی کی بھی تو چھٹیاں چل رہی ہیں سارا دن گھر میں تو نہیں پڑا رہ سکتا میں!! -" دانش نے منہ بگاڑ کر قدرے بیزاریت سے جواب دیا

اچھا تو یہ مسئلہ ہے تمہارے پاس کوئی کام نہیں ہے!! کوئی بات " نہیں اس مسئلے کا بھی حل ہے میرے پاس!! صبح سے تم میرے ساتھ فیکٹری چلو گے وہاں پر اس قدر کام ہے کہ مجھے اور باسط کو ایک لمحے کی فرصت نہیں ہے تم چلو گے تو ہمارا بوجھ تھوڑا کم ہو جائے گا!! راشد صاحب نے نے طمانیت سے اس کے گال تھپتھپاتے ہوئے کہا تو دانش پوری آنکھیں پھیلانے انہیں دیکھنے لگا

\_-"

سوری ڈیڈ میں فیکٹری نہیں آؤں گا مجھے سے نہیں ہوتے یہ "

- "سب کام !! وہ سرے سے انکار کر گیا

تمہارے تو اچھے بھی آئیں گے !! میری ایک بات کان کھول کر "   
سن لو تم دانش میں اس عمر بھی اگر دن رات محنت کر رہا ہوں نا تو   
اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ تم میری حق حلال کی کمائی اپنی آوارہ   
گردیوں میں ضائع کر دو اگر تمہیں پیسے چاہیے تو آکر خود کماؤ !!

میں اب تمہیں ایک پھوٹی کوڑی بھی نہیں دینے والا !! راشد

- "صاحب نے اس کے صاف انکار پر بھڑک کر کہا

لیکن ڈیڈ !! وہ احتجاج کرنے لگا تو راشد صاحب نے بیچ میں ہی "

- "ٹوک دیا

بس !! میں اب مزید کچھ بھی نہیں سننا چاہتا جو میں نے کہا اس " پر عمل کرو !! راشد صاحب نے ہاتھ کھڑا کر کہا تو دانش بیچ و تاب - " کھا کر رہ گیا

اذان ہونے لگی ہے !! تم دونوں بھی مسجد آ جاؤ !! راشد صاحب " - باسط اور دانش کو بول کر خود مسجد کے لیے نکل گئے

مام یہ آپ نے اچھا نہیں کیا !! دانش نے نصرت بیگم کو ناراض " - نظروں سے دیکھ کر شکوہ کیا

بکل صبح کیا ہے تم نے میرا جینا حرام کر رکھا تھا ہر وقت تمھاری " نگرانی مجھ سے نہیں ہوتی !! میں تو بہت خوش ہوں کہ تمھارے ڈیڈ نے تمھیں کام پر تو لگایا میری تو جان چھوٹی تم سے !! نصرت بیگم نے مسکرا کر کہا تو دانش انہیں خونخوار نظروں سے دیکھتا پیر - " پٹختے ہوئے باپ کے پیچھے چل پڑا

تم کھڑے کھڑے کیا مسکرا رہے ہو؟ تمہاری بیوی میکے سے " کب تشریف لائے گی؟ نصرت بیگم نے باسط کو دانش کی حالت پر " مسکراتے دیکھ کر تیکھے لہجے میں پوچھا

جب اس کا دل کرے گا خود ہی آ جائے گی مجھے اپنے سر پر " عذاب نازل کرنے کا بلکل بھی شوق نہیں ہے!! میرا تو آپ کو بھی یہی مشورہ ہے اسے چاچو گھر ہی پڑے رہنے دیں یہاں آ کر وہ " سکون ہی غارت کرے گی!! باسط نے بیزاریت سے کہا

اس عذاب کو تم نے ہی ہمارے سر پر مسلط کیا ہے اب بھگتنا تو " پڑے گا!! پوری دنیا میں تمہیں وہی کام چور عورت پسند آئی تھی؟ دنیا میں اچھی لڑکیوں کا تو کال پڑ گیا تھا؟؟ نصرت بیگم نے تپ " کر کہا



نماز نکل جائے گی میں آپ سے بعد میں بات کروں گا!! نصرت "

بیگم کی توپوں کا رخ اپنی طرف ہوتے دیکھ کر وہ جان چھڑانے کے

- " لیے مسجد کی طرف چل پڑا

شام چار بجے کے قریب وہ گھر لوٹا تھا - چوبیس گھنٹے گزرنے کے "

بعد ڈاکٹر نے حادثہ کے کچھ ٹیسٹ کیے تھے جن کی رپورٹ ایک

گھنٹے کے بعد آئی تھی - ساری رات وہ بھی فیہا اور سوید کے ساتھ

ہاسپٹل میں رکھا تھا - ابھی بھی سوید نے اسے جویریہ کو لانے کے

- " لیے بھیجا تھا - گھر آکر نہادھو کر تیار ہو کر وہ نیچے آیا

آسیہ بی بی (ملازمہ) جویریہ کو لے کر آئیے!! کامران ملازمہ کو "

حکم دیتا خود صوفے پر بیٹھ کر ان کے واپس آنے کا انتظار کرنے لگا

- "

ماموں حارث کہاں ہے؟ ملازمہ جیسے ہی جویریہ کو تیار کر کے " لائی تو وہ کامران کے پاس آکر پوچھنے لگی جب سے وہ سو کر اٹھی - " حارث کو گھر میں موجود ناپا کر گھبرائی ہوئی تھی

حارث آپ کے گھر چلا گیا ہے اور ابھی ہم بھی آپ کے گھر جا " - " رہے ہیں!! کامران نے اسے گود میں بٹھا کر پیار سے کہا

مما بابا کے پاس؟ جویریہ نے آنکھیں پھیلا کر تصدیق کے لیے " - " پوچھا

جی ممما بابا کے پاس!! کامران نے اس کے گالوں کو کھینچتے ہوئے " - " کہا تو وہ کھکھلا اٹھی

چلو چلتے ہیں!! کامران نے اسے گود سے اتار کر کھڑے ہو کر " - " کہا

کہاں لے کر جارہے ہو اسے؟ اس پہلے کامران جویریہ کو لے کر جاتا رومان نے ان کے رستے میں حائل ہو کر ان کے راستہ - "روک کر پوچھا

- "اس کے باپ کے گھر!! کامران نے بیزاریت سے جواب دیا " کس سے پوچھ کر؟ میں نے تمہیں کہا ہے میرے معاملات میں " دخل نا دیا کرو تم بعض نہیں آؤ گے؟ یہ تمہارا گھر نہیں ہے جو میں اور میرے بچے یہاں نہیں رہ سکتے!! رومان کو لگا کامران کو حارث اور جویریہ کا یہاں رہنا برداشت نہیں ہو رہا اس لیے وہ بچوں کو واپس بھیج کر جان چھڑا رہا ہے - یہی سوچ کر اس نے - "کامران سے تپ کر کہا

سوید بھائی نے جویریہ کو واپس بلایا ہے میں ان کی مرضی اسے " واپس لے کر جا رہا ہوں!! آپ نے حارث کے ساتھ جس لاپرواہی

کی مظاہرہ کیا ہے نا اس کے بعد سوید بھائی ایک لمحے کے لیے بھی اپنے بچے آپ کے حوالے کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں !! ویسے ایک بات تو بتائیں کسی ماں ہیں آپ ایک بار بھی آپ کو خوف نہیں آیا کہ خدا نخواستہ اگر حارث کو کچھ ہو جاتا تو؟ ایک آپ ہیں جو خود کو ہر وقت سگی ماں بولتی رہتی ہیں لیکن پھر بھی اپنے بچوں سے لا پرواہ ہیں اور ایک وہ فیہا بھا بھی ہیں ساری رات سے حارث کے سرانے بیٹھی جاگ رہیں اسے تکلیف میں دیکھ پریشان ہیں اصل ماں تو وہ ہیں !! آپ تو شاید مامتا کے لفظ سے بھی ٹھیک طرح سے واقف نہیں ہیں !! رومان کی ڈھٹائی پر کامران نے تلخی سے کہا

۔۔۔

کیا مطلب حارث کے سرہانے؟ حارث کہاں ہے؟ کامران کی " بات سن کر وہ ٹھٹھک کر گویا ہوئی۔ کل افطاری کے بعد سے ہی

وہ بنا بتائے خاموشی سے اپنی ایک دوست کی طرف چلی گئی تھی پھر صبح سحری کے بعد لوٹی تھی اور آتے ہی سو گئی تھی اب سو کر اٹھی۔ "تھی اس لیے اسے کسی بات کا علم نا تھا

واہ کیا بات ہے اب آپ کو یہ بھی نہیں پتا؟ کل رات سے " حارث ہاسپٹل میں ہے۔ آپ نے تیز بخار میں اسے غلط میڈیسن ہیوی ڈوز کے ساتھ دے دی جس کی وجہ سے اس کی طبیعت بگڑ گئی رات سے وہ ہاسپٹل میں ایڈمٹ ہے!! کامران نے اس کی۔ "لا علمی پر افسوس کرتے ہو کہا

کیا؟ رات سے حارث ہاسپٹل میں ہے اور تم مجھے اب بتا رہے " ہو؟ آسیہ بی بی حارث کو دوا آپ نے دی تھی نا؟ وہ کامران کو۔ "چھوڑ کر ملازمہ سے مخاطب ہوئی

۔ "جی میں نے ہی دی تھی!! آسیہ بی بی ڈرتے ہوئے کہا "

جاہل عورت !! اندھی ہو اتنا نہیں معلوم کے کتنی دوا دینی ہے "   
چھوٹے بچے کو؟ رومان نے ساری تمیز بلائے طاق رکھ کر ملازمہ   
- "کے منہ پر ایک زور دار تھپڑ دے مارا

آپی یہ کیا کر رہی ہیں آپ؟ آسیہ بی بی آپ جائیں!! کامران "   
نے بیچ میں حائل ہو کر رومان کا ہاتھ پکڑ کر ملازمہ کو جانے کا کہا تو   
- "آسیہ بی بی تیزی سے وہاں سے غائب ہو گئیں

کامران چھوڑو مجھے!! میں ابھی اسی وقت اس جاہل ملازمہ کو "   
فارغ کرتی ہوں!! کام آتا نہیں ہے انہیں بس مفت کے پیسے دیتے   
جاؤ ایک بچہ نہیں سنبھلتا ان سے!! رومان بپھری ہوئی شیرنی کی   
طرح خود کامران کی پکڑ سے نکالنے کی کوشش کرتے ہوئے چیخ   
- "رہی تھی



جاہل یہ نہیں جاہل تو آپ ہیں !! یہ گھر کے کام کرنے والے "

ملازمہ ہے بچوں کی عایا نہیں ہے جو انہیں پتا ہو کہ بچے کو کونسی دوا کب اور کتنی دینی ہے - جب آپ کو ماں ہو کر اپنے بچے کی پرواہ نہیں ہے تو وہ ان پڑھ ملازمہ کیا کر لے گی ؟ میں نے آپ کو کل دن میں ہی کہا تھا کہ حارث کو تیز بخار ہے اس کو دیکھیں لیکن آپ نے اپنی ذمہ داری ملازمہ کے کندھوں پر ڈال دی !! آپ کی انہیں حرکتوں کی وجہ سے میں سوید بھائی سے نظریں نہیں ملا پا رہا - " ہوں !! کامران نے رومان کا ہاتھ جھٹک کر شدید غصے میں کہا

- " ان لوگوں کی بلند آواز پر جویریہ سہم کر دور کھڑی ہو گئی "

چلو بیٹا !! جویریہ کو ڈرتے دیکھ کر کامران نے نرم پڑتے اس کا "

- " ہاتھ پکڑ کا کہا

میں بھی تمہارے ساتھ ہاسپٹل چلتی ہوں!! کامران کو آگے " -  
بڑھتے دیکھ کر رومان نے جلدی سے کہا

کوئی ضرورت نہیں ہے آپ کو ہاسپٹل یا کہیں بھی جانے کی!! " -  
جتنا تماشا آپ نے کرنا تھا نا آپ کر چکی ہیں اب بس!! یہ میرے  
جڑے ہوئے ہاتھ دیکھیں آپ کو خدا کا واسطہ ہے سوید بھائی کے  
سامنے بھی مت آئیے گا ورنہ وہ آپ کا گلا دبا دیں گے اس وقت  
وہ شدید غصے میں ہیں!! کامران باقاعدہ ہاتھ جوڑ کر بولا اور جویریہ  
- " کے لے کر لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے چلا گیا

فخر آئینے کے آگے کھڑا اپنے بال بنا رہا تھا جب لبنا کمرے میں " -  
داخل ہوئی - فخر کو تیار ہوتے دیکھ کر وہ اس کے پاس چلی آئی

کب تک ناراض رہو گے؟ اتنے دن گزر چکے ہیں لیکن تم ہو " -  
کہ ابھی بھی اس معمولی سی بات کو لے کر اٹک گئے ہو - جو ہوا

اب اسے بھول جاؤ میری غلطی سمجھ کر معاف کر دو!! مجھ سے اب مزید تمھاری یہ بے رخی برداشت نہیں ہو رہی " لبنا اس کی پشت پر سر ٹکا کر اپنے دونوں ہاتھ فخر کے سینے پر باندھ کر بھرائے  
- " ہوئے لہجے میں بولی

معمولی سی بات؟ فخر استہزائیہ لہجے میں استفسار کرتے ہوئے اس " -  
" کا ہاتھ ہٹا کر خود سے دور جھٹ کر لبنا کی طرف مڑ کر گویا تمھیں یہ معمولی سی بات لگتی ہے؟ " تم نے اپنے گھر میں ہی " چوری کروائی ہے " --- " کوئی انسان اتنا کیسے گر سکتا ہے میری تو سمجھ سے باہر ہے " ----- " تمھاری مثال آستین میں سانپ پالنے جیسی ہے جسے میں خود چھ سالوں سے محبت سے دودھ پلاتا رہا لیکن پھر بھی مجھے ڈس لیا " وہ لبنا کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر

قہر بار لہجے میں گویا ہوا کہ اس کی لہو رنگ آنکھیں دیکھ کر ایک  
- "پل کے لیے تو لبنا کو خوف محسوس ہوا

میں ڈر گئی تھی مجھے لگا تم میرے اور محمود کے ماضی کے بارے "   
میں جان گئے تو مجھے چھوڑ دو گے - میں تمہیں کھونا نہیں چاہتی تھی   
اس لیے بنا کچھ سوچے سمجھے یہ سب کر گئی!! لبنا فخر کے چہرے پر   
- "ہاتھ رکھ کر نرمی سے بولی

چھوڑ تو میں تمہیں ابھی بھی سکتا ہوں!! بلکہ اب تو میرے پاس "   
تمہیں چھوڑ دینے کی ٹھوس وجہ بھی ہے!! کہو تو ابھی تمہیں آزاد   
کر دوں؟ ویسے بھی تمہیں آزاد رہنے کا خاصہ شوق ہے - " فخر   
اپنے چہرے سے اس کا ہاتھ جھٹک کر لبنا کی آنکھوں میں آنکھیں   
- "ڈال کر بے لچک انداز میں بولا

پلیز فخر یہ ظلم مت کرنا!! میں تم سے سچ میں بہت محبت کرتی "

ہوں میں تمہارے بنا نہیں رہ سکتی!! لبنا تڑپ کر التجائیہ لہجے میں

بولتے ہوئے اس کے لبوں پر ہاتھ رکھ گئی کہ کہیں وہ واقعی میں

- "اسے طلاق نا دے دے

تمہیں مجھ سے نہیں صرف اور صرف خود سے محبت ہے لبنا - "

اگر تمہیں مجھ سے محبت ہوتی تو تم میرے گھر کو اپنا گھر مانتی اس

طرح پیٹھ میں چھورا نا گھونپتی - تمہیں محمود سے جان ہی چھڑوانے

تھی تو پیسے اپنے پاس سے بھی دے سکتی تھی چوری کروانے کی کیا

ضرورت تھی؟ تمہارے پاس پیسوں کی کوئی کمی ہے؟ فخر اس کا

ہاتھ چہرے سے جھٹک کر اس کے دونوں بازو سختی سے جکڑ کے

- "غضب ناک لہجے میں بولا

آہ!! فخر کی سخت گرفت پر وہ درد سے کراہ اٹھی۔ "فخر میرا "۔  
"بازو چھوڑو مجھے تکلیف ہو رہی ہے!! لبنا نے درد سے بلبلا کر کہا

یہ زرا سی تکلیف بھی تم سے برداشت نہیں ہو رہی؟ مجھے جو "۔  
تکلیف تم نے دی ہے اس کا اندازہ ہے تمہیں!! وہ سرخ آنکھیں  
"لبنا کے چہرے پر گاڑھ کر ایک ایک لفظ چبا کر بولا

تم نے میرا مان توڑا ہے"--"تمہاری وجہ سے میں اپنے گھر "۔  
والوں کے سامنے شرمندہ ہو گیا ہوں کسی سے نظریں ملانے کے  
قابل نہیں رہا ہوں۔ لبنا تمہاری ہر غلط بات پر میں نے ہمیشہ  
تمہارا ساتھ دیا کیونکہ مجھے تم سے محبت تھی میں تمہاری محبت میں  
اس قدر اندھا ہو گیا کہ صحیح اور غلط کا فرق بھول گیا۔ تم میرے

سامنے میری ماں بہنوں، خاص کر فیہا کی تذلیل کرتی رہی لیکن  
میں بے وقوف زن مرید بے غیرتوں کی طرح تمہاری بد تمیزیاں



ہنس ہنس کر برداشت کرتا رہا کیوں؟ وہ بول سوالیہ نظروں سے  
- "اسے دیکھنے لگا پھر کچھ توقف کے بعد دوبارہ گویا ہوا

کیونکہ مجھے تم سے محبت تھی!! فخر دکھ سے بول رہا تھا اور لبنا دم "  
- "سادھے سن رہی تھی

مجھے تمہارے اور محمود کے بارے جان کر اتنی تکلیف نہیں ہوئی "  
جتنی تمہاری اس گری ہوئی حرکت سے ہوئی ہے - تمہیں ایک بار  
بھی شرم نہیں آئی یہ سب کرتے ہوئے!! فخر غصے اور افسوس کے  
- "ملے جلے تاثرات چہرے پر لیے اسے جھنجھوڑ کر بولا

دل تو کرتا تمہیں اپنی زندگی سے دھکے مار کر باہر نکال دوں "  
لیکن بس اپنی ماں کی وجہ سے مجبور ہوں - امی نے واسطہ دے  
رکھا کہ تمہیں طلاق نا دوں ماموں کو تکلیف ہوگی - لیکن اب بس  
!! میں نے فیصلہ کر لیا ہے اب میں مزید تمہارے ساتھ نہیں

رہوں گا۔ جب تم اچھی بیوی، اچھی بہو نہیں بن سکی تو تم اچھی ماں بھی نہیں بن سکو گی۔ تمہاری اس شاطر و چالاک فطرت کا اثر میرے بچوں پر بھی پڑے گا۔ خدا نخواستہ کل کو حمزہ اور حمنہ بھی تمہارے نقش قدم پر چل پڑے تو میں تو برباد ہو جاؤں گا!! فخر۔

"مضبوط لہجے میں بولا تو لبنا کی جان ہوا ہوئی۔"

ک۔۔۔ کیسا فیصلہ؟ لبنا کو شدت سے کسی انہونی کا احساس ہوا تو ٹوٹے پھوٹے لہجے میں پوچھنے لگی۔ دماغ میں خطرے کی گھنٹی۔

"بجٹی سنائی دینے لگی۔"

میں دوسری شادی کروں گا!! تمہیں طلاق نہیں دے سکتا لیکن دوسری شادی تو کر سکتا ہوں!! فخر لبوں پر طنزیہ مسکراہٹ سجا کر۔

"بولا تو لبنا کا چہرہ فق ہو گیا۔"

دو-- دوسری شادی !! وہ بمشکل اپنے لبوں کو جنبش دے سکی "

- اسے لگا جیسے فخر نے ابلتا ہوا سیسہ اس

- " کے کان میں انڈیل دیا ہو

ہاں دوسری شادی وہ بھی بہت جلد۔۔۔۔۔ لڑکی کا انتخاب بھی "

میں کر چکا ہوں - !! فخر نے بلا کے اطمینان سے کہا کہ لبنا اسے

- " دیکھ کر رہ گئی

یہ۔۔۔۔۔ ت۔۔۔۔۔ م۔۔۔۔۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو؟؟ نہیں تم میرے "

ساتھ ایسا نہیں کر سکتے !! فخر تم دوسری شادی نہیں کر سکتے !! لبنا

ہوش میں آتی اس کی قمیض مٹھیوں میں بھینچ کر بولی آنکھوں سے

- " آنسو بہنے لگے تھے

کیوں نہیں کر سکتا؟ مجھے چار شادیوں کا حق ہے۔ جب تم اچھی " بیوی بن ہی نہیں سکی تو مجھے دوسری شادی تو کرنی پڑے گی۔ نا تم گھر کے کاموں میں دلچسپی لیتی ہو نا ہی میرے گھر والوں کی عزت کرتی ہو۔ بات بات پر جھوٹ بولتی ہو!! " یہاں تک کہ اب تم قابل بھروسہ بھی نہیں رہی ہو۔ "۔۔۔ تم نے خود کو میری نظروں میں گرا دیا ہے اب میں کسی صورت تمہارے ساتھ نہیں رہنا چاہتا۔ "!! وہ خونخوار لہجے میں بولا

فخر پلینز ایسے مت کرو میں تم سے بہت محبت کرتی ہوں میں " تمہیں کسی سے بانٹ نہیں سکتی!! تم مجھے اور کوئی سزا دے دو!! بھلے مجھ سے وعدہ لے لو میں تمہاری ہر بات مانوں گی!! سارے برے کام چھوڑ دوں گی!! جو تم کہو گے وہی کروں گی۔ سب سے معافی مانگ لو گی!! بس خدا کا واسطہ ہے دوسرے شادی مت کرو

!! میں یہ برداشت نہیں کر سکتی !! لبنا اس کے سینے سے لگے کر  
- " روتے ہوئے بولی

شادی تو میں ضرور کروں گا تمہیں جتنا رونا ہے رو لو !! اب "  
تمہارے یہ جھوٹے آنسو مجھے نہیں پگھلا سکتے !! فخر اسے خود سے  
دور کرتا اس کے آنسو کے قطرے کو اپنی انگلی کی پوروں سے  
- " چن دوبارہ اس کے چہرے پر پھینکتے ہوئے کراہیت سے بولا

میں جا رہا ہوں - تم یہاں بیٹھ کر اپنی بربادی کا سوگ مناؤ بلکہ "  
ایسا کروں تم اس کمرے سے اپنا سامان پیک کرنا شروع کر دو چند  
دنوں بعد یہاں میری دوسری بیوی رہے گی تم اپنا ٹھکانہ کہیں اور  
ڈھونڈو !! مجھے اس کمرے کو اپنی دوسری بیوی کی پسند کے مطابق

سیٹ بھی کروانا ہے !! فخر اس کا گال تھپتھپاتے ہوئے بول کر  
- " دروازے کی طرف بڑھ گیا

نہیں میں تمہیں کہیں نہیں جانے دوں گی تم صرف میرے ہو "!!  
لبنانے دورانے کے آگے کھڑے ہو کر دائیں بائیں اپنے ہاتھ  
- "پھیلا کر فخر کا راستہ روک کر کہا

تم مجھے نہیں روک سکتی لبنا بیگم!! یہ بیچ تم نے خود اپنے لیے بویا "  
تھا اب کاٹتے ہوئے اتنی تکلیف کیوں ہو رہی ہے؟ دوسروں کے  
لیے گڑھا کھودتے کھودتے تم خود اس میں منہ کے بل آ کر گری  
ہو!! ہٹو میرے آگے سے - راستہ چھوڑو میرا مجھے دیر ہو رہی ہے  
تمہارے اس فضول ناٹک کے لیے وقت نہیں ہے میرے پاس!!  
فخر اس کے نئے ڈرامے پر بیزار ہو کر بولا تو وہ نفی میں گردن  
- "ہلانے گی



تم ہو ہی جاہل ڈھیٹ قسم کی عورت !! فخر نے اسے دروازے پر " جم کر کھڑے دیکھ تپ کر اس کا ہاتھ پکڑ دروازے سے ہٹا کر - "کمرے میں دھکیلا تو وہ لڑکھڑاتی ہوئی فرش پر جا گری

آہ !! گرنے کے باعث اس کی چوڑیاں ٹوٹ کر کلائی میں چبھ گئی " تھی بے ساختہ درد بھری سسکی اس کے لبوں سے نکلی تھی - خون - " کا قطرہ قطرہ فرش پر ٹپکنے لگا تھا

فخر ایک سپاٹ نظر اس کے تکلیف دہ چہرے پر ڈال کر تن فن " - " کرتا باہر نکل گیا

فخر !! فخر رک جاؤ میری بات سن لو !! وہ وہیں فرش پر بیٹھی " اسے آوازیں دے رہی تھی جو بے حس بن کر بنا اس کی طرف - " دیکھے جا چکا تھا

نہیں میں ایسا ہر گز نہیں ہونے دوں گی!! میں کسی صورت فخر " کو نہیں چھوڑ سکتی - جب میں فخر کو اس کے گھر والوں کے ساتھ نہیں بانٹ سکی تو سوتن کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا!! فخر کو دوسری شادی سے روکنے لیے چاہے پھر مجھے کچھ بھی کرنا پڑے میں کر گزروں گی!! لبنا جنونی انداز میں میں خود کلامی کرتی اپنے - " ذہن میں تانے بانے بننے لگی کہ اب اسے کیا کرنا ہے

\*\*\*\*\*

\*\*\*\*\*

وہ دروازے پر ہلکی سی دستک دے کر کمرے میں داخل ہوا تھا " لیکن اندر کا منظر دیکھ کر اس کی آنکھیں پھیل گئیں - جہاں عزرا - " بید کے نزدیک منہ کے بل فرش پر گری پڑی تھی

!! آپي

وہ عزرا کو فرش پر گرا دیکھ حواس باختگی سے چیختا اس کے پاس " آیا - " آسیہ بی بی کہاں ہیں؟ میں نے انہیں ہزار بار کہا ہے ہر وقت سائے کی طرح آپ کے ساتھ رہیں مجال ہے جو انہیں سمجھ آ جائے - وہ عزرا کا بازو تھام کر اسے اٹھانے کی کوشش کرتے ہوئے ملازمہ پر غصہ ہو رہا تھا - اس سے قبل کہ وہ عزرا کو اٹھا کر بیڈ پر - "بٹھاتا وہ کامران کا ہاتھ جھٹکتی غصے سے چیخ پڑی

کیوں آئے ہو یہاں؟ تم بھی میری بے بسی کا تماشا دیکھنے آئے " ہونا؟ باقی سب کی طرح میرا مذاق اڑانے ہوئے؟ تم لوگوں کو خوشی ملتی ہے مجھے اس طرح محتاج دیکھ کر - تم سب میرے دشمن - " ہو!! وہ آپ سے باہر ہوتی چیخنے لگی

آپی آپ ایسے کیوں بول رہی ہیں؟ میں کیوں آپ کا مذاق " بناؤں گا؟ کامران نے اس کی آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے، ستا ہوا - "بے رونق چہرہ دیکھ کر پریشانی سے پوچھا

ایکسیڈینٹ کے بعد سے عزرا کی دماغی حالت پر خاصہ برا اثر پڑا " تھا - بات بات پر چیخنا چلانا، رونا شروع کر دیتی تھی - غصے میں جو - "ہاتھ میں آتا اٹھا کر دے مارتی

نہیں میں ٹھیک نہیں ہوں!! میں بہت اذیت میں ہوں یہ ناکارہ " وجود میرے لیے عذاب بن گیا ہے - میں مرنا چاہتی ہوں لیکن موت کا سوچتی ہوں تو خوف آتا ہے - ساری ساری رات مجھے نیند نہیں آتی جب نیند آتی ہے تو مام ڈیڈ کا چہرہ آنکھوں کے سامنے آ جاتا ہے - وہ دونوں ناراض ہیں مجھ سے - میں نے ان کا دل دکھایا ہے - مجھے ایک لمحے کو سکون نہیں ہے - ہر وقت اس کی بد دعا

میرے کانوں میں گو نجی ہے۔" میں پاگل ہو جاؤں گی اس طرح  
-!! وہ اپنے بالوں کو مٹھیوں میں بھینچ کر چیختے ہوئے بولی

پچھلے پندرہ دنوں سے وہ بے خوابی کا شکار تھی۔ نیند کی دوا لینے "  
کے بعد بھی اسے نیند نہیں آرہی تھی۔ اللہ اللہ کر کے اگر آنکھ  
لگ بھی جاتی تو خواب میں اپنے ماں باپ کو روتا ہوا دیکھ کر پریشان  
ہو جاتی۔ سارا سارا دن وہ کمرے میں پڑی رہتی تھی نا بھوک لگتی  
تھی نا ہی پیاس!! ہر وقت ہشاش بشاش رہنے والی خوبصورت عزرا  
- "اس وقت انتہائی بد صورت اور علیل نظر آنے لگی تھی  
کس کی بد دعا؟ کامران نے اس کے منہ سے بد دعا کا لفظ سن "  
- "کر ٹھٹک کر پوچھا

اس کی جس کی میں نے زندگی تباہ کر دی تھی۔ میں نے بہت "  
ظلم کیا ہے۔ اس کی بد دعا مجھے لگ گئی ہے۔ میری پکڑ ہو گئی ہے

- مجھے اب کوئی نہیں بچا سکتا!! عزرا روتے ہوئے ہذیانی انداز میں  
- "بولے جا رہی تھی

آپی آپ کیا بول رہی ہیں مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا؟ کسی کی بد "  
- "دعا؟ کیا کیا ہے آپ نے؟ وہ بری طرح الجھ گیا تھا

تم نہیں سمجھو گے بلکہ کوئی نہیں سمجھے گا!! جاؤ یہاں سا چلے جاؤ "  
ورنہ میری برائیوں کا منحوس سایہ تمہیں بھی اپنی لپیٹ میں لے  
لے گا!! جاؤ یہاں سے جاؤ!! وہ اپنے بال نوچتی پاگلوں کی طرح  
- "چیخنے لگی - اس کی حالت دیکھ کر کامران بری طرح گھبرا گیا  
- "آپی!! اس نے ڈرتے ڈرتے عزرا کو پکارا "

تمہیں سنائی نہیں دیتا جاؤ یہاں سے اکیلا چھوڑ دو مجھے!! اب کی "  
بار عزرا نے سائیڈ ٹیبل پر رکھا گلاس اٹھا کر اس کی طرف پھینکا تھا



کامران نے بروقت گلاس پکڑا نہیں تو اس کا سر پھٹ جاتا - عزرا کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت بالکل ختم ہو چکی تھی وہ اب دوسری کوئی چیز اپنے آس پاس دیکھ رہی تھی جس سے کامران پر حملہ کر سکے - کامران اس کی ساری کاروائی بڑی غور سے دیکھ رہا تھا - کوئی چیز اپنے گرد ناپا کر وہ بے بسی سے پھر سے رونے لگی تھی - کامران کے لیے یہ سب بہت عجیب تھا - ایکسیڈنٹ جیسے حادثات تو اکثر ہی لوگوں کے ساتھ پیش آتے رہتے ہیں لیکن اس کا دماغی حالت سے کیا لینا دینا؟ حالانکہ اس کے سر پر بھی کوئی چوٹ نہیں آئی تھی ڈاکٹر کے حساب سے وہ مینٹلی اسٹیبل تھی پھر یہ سب؟ - "کامران کی سمجھ سے باہر تھا

آپی نے کس کے ساتھ برا کیا ہے؟ یہ سب کیا ہو رہا ہے؟ وہ " عزرا کو روتا چھوڑ کر کمرے سے باہر آ گیا تھا - ایک کے بعد ایک

آسیہ بی بی میں نے آپ کو کتنی بار کہا ہے آپ کی اکیلا مت "

چھوڑا کریں - آپ کی لاپرواہی کی وجہ سے وہ بیڈ سے نیچے گر گئیں

تھیں - آپ کو ا ح----- وہ اپنی ہی دھن میں بولتا جب

ان کے سامنے پہنچا تو کامران کے باقی کے الفاظ منہ میں ہی دب

- " گئے

یہ کیا ہوا ہے آپ کو؟ آسیہ بی بی کی پیشانی پر بڑا سا کالا نشان " " دیکھ کر وہ اچھنبے سے گویا ہوا

کامران بابا میں اب یہاں کام نہیں کر سکتی آپ آج ہی میرا " حساب کر دیں!! آسیہ بی بی نے سر پر ہاتھ رکھ کر کراہتے ہوئے " " کہا

لیکن کیوں؟ اور آپ کو یہ چوٹ کیسے لگی؟ وہ پریشانی سے " " پوچھنے لگا

عزرا بی بی کو دوائیں دینے گئی تھی پانی کا گلاس پکڑاتے ہوئے پانی " ان کے کپڑوں پر گر گیا تو غصے میں آ کر عزرا بی بی نے دواؤں کی شیشی میرے سر پر دے ماری " آسیہ بی بی نے اپنی دکھتی پیشانی پر " " ہاتھ رکھ کر تکلیف سے کہا

کامران بابا اس دن نے بھی عزرا بی بی نے غصے میں آ کر گرم " گرم سالن مجھ پر ڈال دیا تھا وہ تو اللہ نے بچا لیا زیادہ جلا نہیں میں نے رومان بی بی کو بھی شکایت کی تھی لیکن انہوں نے کوئی نوٹس لیا۔ " میں معذرت خواہ ہوں لیکن اب میں عزرا بی بی کا خیال نہیں رکھ سکتی ان کا دماغی توازن ٹھیک نہیں خدا نخواستہ انہوں نے مجھ پر جان لیوا حملہ کر دیا تو؟ " نہیں صاحب میں اتنا خطرہ مول نہیں لے سکتی میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں مجھے کچھ ہو گیا تو انہیں کون دیکھے گا؟ آسیہ بی بی اپنے بچوں کا سوچ کر گھبراتے۔ " ہوئے کہا

آسیہ بی بی ایسے تو نا بولیں آپ ہماری پرانی اور وفادار ملازمہ ہیں " آپ اس مشکل وقت میں ہمیں چھوڑ کر چلی جائیں گی تو بہت مسئلہ ہو گا۔ " پلیز آپ کام چھوڑ کر نا جائیں میں سمجھاؤں گا آپ کو وہ

آئینہ ایسا نہیں کریں گی - آپ تو جانتی ہیں معزوری کی وجہ سے  
انہیں شدید ذہنی دھچکا لگا ہے جس کے باعث وہ چڑچڑی ہو گئی ہیں  
- آپ چاہیں تو میں آپ کی سیلری ڈبل کر دیتا ہوں لیکن پلیز ایسے  
کام چھوڑ کر نا جائیں!! کامران نے التجا کرتے ہوئے کہا - وہ خود  
بھی اس بات سے واقف تھا کہ عزرا نے اپنی کیرئیر کو بھی خاصہ  
- "تنگ کیا تھا کہ وہ بچاری جان چھڑا کر بھاگی تھی

نہیں صاحب جان سے بڑھ کر پیسہ نہیں ہوتا - زندگی رہے گی "  
تو اور کمالوگی - آپ بس میرا حساب کر دیں اور اگر آپ برانا  
- مانیں تو میری طرف سے ایک مشورہ ہے

عزرا بی بی کا دماغی توازن ٹھیک نہیں ہے آپ انہیں پاگل خانے  
بھیج دیں ورنہ جس قدر وہ آپ سے باہر ہو رہی ہیں نا آپ لوگوں  
کو لینے کے دینے پڑ سکتے ہیں!! آسیہ بی بی نے تھوڑا ڈرتے ڈرتے

لیکن اپنی بات مکمل کر ہی لی جبکہ پاگل خانے کا نام سن کر کامران  
- "بھرا ہوا شیر بن گیا

آپ کا دماغ تو ٹھیک ہے یہ کیسی باتیں کر رہی ہیں آپ؟ میری "  
بہن پاگل لگتی ہے آپ کو جو میں اسے پاگل خانے چھوڑ آؤں!!  
اچانک سے اتنی بڑی تبدیلی کے باعث وہ ڈسٹرب ہو گئی ہیں تھوڑا  
ٹائم لگے گا انہیں نارمل ہونے میں!! کامران غضب ناک لہجے میں  
- "بولا

اس پر غصہ کرنے سے حقیقت بدل تو نہیں جائے گی - یہ ٹھیک "  
کہہ رہی ہے عزرا کو سچ میں کسی سائیکسٹرس کی ضرورت ہے - دن  
بہ دن اس کی حالت بگڑتی جا رہی ہے ہر کسی پر چڑھ دوڑتی ہے وہ  
- "رومان جو نیچے آتے ہوئے ملازمہ کی بات سن چکی تھی  
- "کامران کو غصے میں دیکھ کر بولی



آپ کہاں جا رہی ہیں؟ رومان کے ہاتھ میں بیگ دیکھ کر وہ عزرا " -والی بات فراموش کر کے اس سے پوچھنے لگا

ثانیہ (رومان کی دوست) کے ساتھ اس کے فارم ہاؤس جا رہی " ہوں ہم سب فرینڈز نے پارٹی اریج کی ہے - ایک ہفتے تک واپس آ جاؤں گی " رومان کہا تو کامران کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں " -

آپی آج آپ کو اپنے گھر واپس جانا ہے - باسط بھائی اور تائی امی " تیسری بار لینے آرہے ہیں اب بھی آپ نہیں جائیں گی تو انہیں برا لگے گا !! کامران نے پریشانی سے کہا جب سے رومان یہاں آئی تھی ایک بار بھی واپس نہیں گئی تھی - نصرت تائی ایک بار تو خود اسے بلانے آئی تھی لیکن رومان نے انہیں یہ کہہ کر ٹال دیا تھا کہ وہ اپنے والدین کے چہلم ہونے کے بعد واپس آ جائے گی اس لیے

انہوں نے دوبارہ ضد نہیں کی البتہ باسط اسے عید کے لیے لینے آیا  
- "تھا وہ تب بھی نہیں گئی کیوں کہ چہلم نہیں ہوا تھا

مجھے پتہ ہے لیکن تم سنبھال لینا بس ایک ہفتے کی بات ہے - باسط "  
کو میں فون کر خود ہی بول دوں گی تم ٹینشن نا لو کچھ نہیں ہو گا !!  
رومان اپنی بات مکمل کر کے اس کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے آگے  
بڑھ گئی - جبکہ کامران اسے آوازیں ہی دیتا رہ گیا جسے ان سنا کرتی  
- "وہ جا چکی تھی

\*\*\*\*\*

\*\*\*\*\*

وہ آئینے کے آگے کھڑی اپنے ہونٹوں پر سرخ رنگ کی لپسٹک "  
لگانے میں مصروف تھی جب سویڈ نہادھو کر فریش سافیا سے دو  
- "قدم کے فاصلے پر اس کے پیچھے کھڑا ہو گیا

آج ان لوگوں کی فیہا کے گھر دعوت تھی - بچوں کو وہ پہلے ہی " تیار کر کے نیچے بھیج چکی تھی - بس اب اپنے میک اپ کو لاسٹ - " ٹچ دے رہی تھی

سوید نے کنگھا اٹھاتے ہوئے ایک سر سری سی نگاہ فیہا پر ڈالی تو " لمحے بھر کے لیے منجمد ہو گیا - شیشے میں نظر آتے فیہا کے ہوش ربا حسن سے نظر ہٹانا اس لمحے سوید کو سب سے مشکل مرحلہ لگا - سرخ اور سنہری رنگ کے فٹنگ والی فراک میں دوپٹے سے بے نیاز فیہا کا نازک سا وجود خاصہ نمایا ہو رہا تھا - یہ سوٹ سوید نے عید پر اسے اپنی پسند سے دلایا تھا جو اس وقت فیہا پر خوب بیچ رہا تھا - سوید ٹکٹکی باندھے یک ٹک اسے دیکھے گیا جو اب جیولری باکس میں " کچھ ڈھونڈ رہی تھی

آپ کو کچھ چاہیے؟ سوید کو یک ٹک خود پر نظریں جمائے دیکھ "۔  
"کر وہ اس کی طرف پلٹ کر اس سے گویا ہوئی

چاہیے تو مجھے بہت کچھ لیکن اس وقت مجھے تمہارے لبوں پر یہ "۔  
لیپسٹک اچھی نہیں لگ رہی!! میں سوچ رہا ہوں اسے صاف کر  
دوں!! سوید اس کے لیپسٹک سے پوشیدہ ہونٹ دیکھ کر خمار آلودہ  
لہجے میں بولا تو اس کی آنکھوں سے جھلکتے بے لگام جذبوں پر فیہا  
"۔ بے ساختہ خود میں سمٹ سی گئی

س۔س۔ سوید ہمیں دیر ہو رہی ہے!! سوید کو مزید اپنے قریب "۔  
ہوتے دیکھ کر فیہا قدرے آہستہ مگر لڑکھڑائے ہوئے لہجے میں بولی  
جبکہ سوید کی نگاہ تو صرف اس کے خوبصورت چہرے کا طواف کر  
"۔ رہی تھی فیہا نے کیا کہا اسے کچھ سمجھ نا آیا

سوید نہیں پلیز!! سوید کو خود پر جھکتے دیکھ کر فیہا نے اس کے " سینے پر ہاتھ کر اسے روکنا چاہا تو اس نے فیہا کا دونوں ہاتھ پکڑ کر کمر سے لگا دیا اس وقت وہ کسی مزاحمت کے موڈ میں نہیں تھا۔ " فیہا کے انکار کے باوجود وہ اپنی من مانی کر کے ہی پیچھے ہٹا۔ اتنی محنت سے تیار ہوئی تھی آپ نے سارا میک اپ خراب کر دیا پہلے ہی اتنی دیر ہو رہی ہے!! فیہا ساری شرم و جھجک بلائے۔ " طاق رکھ کر شیشے میں خود کو دیکھتی ناراضگی سے بولی تو کیا ضرورت تھی اتنی شوخ رنگ کی لپسٹک لگانے کی؟ اتنا سچ " سنور کر اپنی طرف مائل کرو گی تو بندے کا ایمان ہی خراب ہو گا۔ ساری غلطی تمہاری ہے مجھ شریف انسان پر کیوں ناراض ہو رہی ہے!! سوید اسے لال پیلے چہرے کو دیکھ کر مسکراہٹ روکتے ہوئے " بولا۔

آپ کتنا جھوٹ بولتے ہیں؟ نیت آپ کی خود کی خراب تھی "

الزام میرے سر ڈال رہے ہیں!! سوید کے بے جا الزام پر وہ

- "دونوں ہاتھ کمر پر رکھ اسے گھور کر بولی

اگر تمہارا زیر ہونے کا ارادہ ہے تو یوں ہی بول دو ایسے ادائیں "

دکھا کیوں ہارٹ فیل کرنا چاہ رہی ہو؟ بندہ پہلے ہی تمہارا اسیر ہے

اس طرح حسن کے جلوے دکھا کر کیوں اپنے شامت بلا رہی ہو!!

سوید سر تا پیر اس کا جائزہ لے کر اس کے کان کے نزدیک جھک

- "کر گھمبیر لہجے میں بولتا فیہا کے وجود میں کپکپی طاری کر گیا

سوچ رہا ہوں عبید انکل کو کال کر کے منع کر دوں!! تمہارے "

اس حسن پر آج صرف میرا حق ہونا چاہیے بلا وجہ ہی دعوت کے

چکروں میں میرا خوبصورت وقت ضائع ہو جائے گا!! اب کی بار

سوید اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر فیہا کو خود سے لگا کر اس کے



گردن میں منہ چھپاتے ہوئے خمار آلودہ لہجے میں بولا تو فیہا کی  
- "جان ہوا ہوئی

ایسا سوچئے گا بھی مت!! خبردار جو آپ نے میری دعوت "  
خراب کرنے کی کوشش کی میں پھر ایک مہینے تک امی کے گھر ہی  
رک جاؤں گی اکیلے رہنا پھر آپ!! سوید کے خطرناک ارادے سن  
کر فیہا نے اسے دور دھکیل کر انگلی اٹھا کر دھمکی دی جو کار آمد  
- "بھی ثابت ہوئی تھی سوید لمحے میں اس دور ہوا تھا

ہاں تو میں کہاں کچھ کر رہا ہوں - تم ہی مجھے بہکا رہی ہو!! چلو "  
جلدی کرو دیر ہو رہی ہے گھنٹے سے تمھاری تیاری ہی مکمل نہیں ہو  
رہی ہے!! سوید نے اسے کندھوں سے پکڑ اس کا رخ شیشے کے  
سامنے کیا تو فیہا اس کی چالاکی پر عیش عیش کر اٹھی کتنی چالاکی سے  
وہ اپنے کیے کا سارا الزام اس کے سر ڈال رہا تھا لیکن وہ سوید سے

بحث کر کے اپنا وقت برباد نہیں کرنا اس لیے بنا کچھ بولے دوبارہ  
- "تیار ہونے لگی

\*\*\*\*\*

\*\*\*\*\*

پھوپھا مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے!! عبید رضا اور کشور "  
جہاں کو صوفے پر بیٹھا دیکھ لبنا ان کے پاس آ کر بولی - جب سے  
فخر نے اس سے دوسری شادی کا کہا تھا تب سے اس کی نیندیں  
اڑی ہوئی تھی - کئی بار فخر سے بات کرنے کی بھی کوشش کی لیکن  
وہ سن ہی نہیں رہا تھا - بہت سوچ بچار کرنے کے بعد اسے یہی  
حل نظر آیا کہ وہ عبید رضا سے خود بات کر لے کیونکہ ان کی  
- "بات کوئی نہیں ٹالتا تھا

- "کہو کیا بات ہے؟ عبید رضا نرمی سے پوچھا "

پھوپھا آپ فخر کو دوسری شادی کرنے سے روک لیں - میں مانتی "

ہوں میں نے آپ سب کے ساتھ بے جا ظلم کیا ہے لیکن پلیز مجھے ایک موقع دے دیں میں اپنی کیے پر شرمندہ ہوں !! آپ فخر کو سمجھائیں مجھ پر اتنا ظلم مت کرے - میرا نہیں تو کم از کم اپنے بچوں کا ہی سوچ لے ہماری لڑائی میں بچے در بدر ہو جائیں گے میرے کیے کی سزا میرے معصوم بچوں کو کیو دے رہا ہے وہ !! لبنا -

"نے بولنا شروع کیا تو ایک ہی سانس میں سب بول گئی دوسری شادی !! لبنا کے منہ دوسری شادی کا نام سن کر عبید رضا " اور کشور جہاں نے چونک ایک دوسرے کو پھر لبنا کو دیکھا جس کا چہرہ اتر ا ہوا تھا - ان دونوں میاں بیوی کو سرے سے اس بات کا علم ہی نہیں تھا کہ وہ کیا بول رہی ہے

جی دوسری شادی!! فخر نے مجھے کہا کہ وہ دوسری شادی کرنے " والا ہے وہ میرے ساتھ نہیں رہنا چاہتا - میں نے اسے بہت بار سمجھایا لیکن وہ کچھ سننے کو تیار ہی نہیں ہے!! " پلیز پھوپھا میں آپ کے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں آپ کو اللہ رسول کا واسطہ ہے آپ کی اپنی دو بیٹیاں ہیں پلیز میرا گھر ٹوٹنے سے بچالیں!! لبنا اپنے دونوں - " ہاتھ ان کے آگے جوڑ کر منت بھرے لہجے میں بولی

میرے آگے ہاتھ مت جوڑو بیٹا مجھے کیوں گنہگار کر رہی ہو ہاتھ " صرف اللہ کے آگے جوڑنے چاہیے!! تم پریشان نا ہو میں فخر سے بات کرتا ہوں!! عبید رضا نے لبنا کے سر پر ہاتھ رکھ کر شفقت - " سے کہا

آپ کب بات کریں گے فخر سے؟ لبنانے بے تابی سے پوچھا " اسے لگا عبید رضا نے صرف اسے ٹالنے کے لیے فخر کو سمجھانے کی - " حامی بھری ہے ورنہ وہ کیوں بات کریں گے

لبنات تمہارے پھوپھانے کہا ہے نا وہ بات کریں گے تم کیوں " پریشان ہوتی ہو!! آج ویسے بھی فیہا اور سوید آرہے ہیں ہم کوئی بد مزگی نہیں چاہتے کل بات کر لیں گے اس معاملے پر!! لبنان کی بات سن کر کب سے خاموش بیٹھی کشور جہاں نے تھوڑا سختی سے - " کہا

تم جاؤ جا کر تیار ہو وہ لوگ بس آتے ہی ہوں گے!! کشور جہاں " - " کے دوبارہ بولنے پر وہ خاموشی سے پلٹ گئی

یہ فخر کیا کرتا پھر رہا ہے؟ یہ دوسری شادی کا کونسا نیا بھوت "

سوار ہو گیا ہے اس کے سر پر؟ عبید رضا نے کشور جہاں سے پوچھا

۔"

مجھے نہیں معلوم یہ ان دونوں کا ذاتی معاملہ ہے - لبنا کب ہمیں "

کسی بات میں شریک کرتی ہے اب جب معاملہ اس کے بس باہر

ہوا تو آپ کے پاس منت سماجت کرنے چلی آئی - آپ لبنا کی

باتوں پر زیادہ غور مت کریں یہ اس کا نیا ڈرامہ ہے آپ جانتے تو

- "ہیں اس کی فطرت کو!! کشور جہاں نے بیزاریت سے کہا

جو بھی ہو اگر لبنا کی بات میں صداقت ہے تو یہ بات بالکل بھی "

مناسب نہیں ہے - اول تو فخر کے اس فیصلے سے حمزہ اور حمناہ کی

زندگی پر بھی اثر پڑے گا دوسرا فخر سے آج تک لبنا تو سنبھلی نہیں

دوسری بیوی لا کر کیوں ہم سب کی سکون دار زندگی برباد کرنے پر



تلا ہے - اسے اندازہ نہیں ہے ایک ساتھ دو شادیاں نبھانا کتنا مشکل کام ہے - ہمیشہ ہر معاملے میں جلد بازی کرتا ہے !! عبید رضا - "برہمی سے بولے

اچھانا ہم اس معاملے کو بعد میں آرام سے دیکھ لیں گے - ابھی " آپ اپنا دل برانا کریں فیہا آتی ہی ہو گی اس طرح آپ کو غصے میں دیکھ پریشان ہو جائے گی !! کشور جہاں نے ان کے کندھے پر - "ہاتھ رکھ کر کہا تو وہ ٹھنڈی سانس بھر کر صوفے پر سر ٹکا گئے

کھانے سے فارغ ہو کر وہ لوگ ڈرائنگ روم میں بیٹھے گپ شپ " میں مصروف تھے - عادت کے برخلاف آج لبنا بھی ان لوگوں کے ساتھ بیٹھ گئی تھی جب فخر بھی وہاں آ گیا

کیسی ہو فیہا؟ فخر نے سوید سے ملنے کے بعد فیہا کو مخاطب کیا تو " جہاں فیہا نے چونک کر اس کی جانب دیکھا تھا وہی باقی سب بھی

حیرت میں مبتلا ہوئے تھے - سب ہی جانتے تھے جب سے فخر نے  
لبنا کے کہنے پر فیہا سے اس کی شادی میں دیا جانے والے ہار کے  
سیٹ کا تحفہ واپس لیا تھا تب سے فیہا فخر سے اس قدر دل برداشتہ  
ہو گئی کہ اس نے خود سے فخر سے بات کرنا ہی چھوڑ دیا تھا - فیہا  
اچھی طرح یہ بات سمجھ گئی تھی کہ اس کی بھابھی کے آگے ان کی  
کوئی اہمیت نہیں ہے اس لیے وہ خود ہی دور ہو گئی تھی - فخر پر تو  
لبنا کے عشق کا ایسا بھوت اس قدر سوار تھا کہ اس نے کبھی فیہا کو  
منانے یا اپنے بے جا عمل کی معافی مانگنے کی کوشش بھی نہیں کی  
- "تھی

میں ٹھیک ہوں بھائی !! آپ سنائیں ؟ فیہا نے اپنی حیرت جھٹک "

- "کر مسکرا کر اس سے پوچھا

میں بھی ٹھیک ہوں !! وہ میں تم سے کچھ کہنا چاہ رہا تھا - " وہ "   
 ---م---میں--- فیہا میں تم سے معافی مانگنا چاہتا ہوں !! فخر   
 شرمندگی سے سر جھکا کر مشکل سے بول سکا - سب کے سامنے اپنی   
 غلطی کا اعتراف کر کے معافی مانگنا آسان کام تو ہر گز نہیں ہے اس   
 کے لیے بہت ہمت کی ضرورت ہوتی ہے - اسی ہمت کو جمع کرنے   
 کے کی کوشش میں ص وہ اب فیہا سے ملنے آیا تھا جب وہ کچھ دیر   
 - "بعد واپس بھی جانے والی تھی

معافی !! فیہا کے لبوں پر ہلکی سی جنبش ہوئی اسے اپنی قوت "   
 سماعت پر یقین نہیں آیا وہ بے یقینی سے فخر کو دیکھنے لگی - جبکہ باقی   
 - "سب بھی قدرے حیرانگی سے یہ سب دیکھ رہے تھے

ہاں معافی !! میں اپنے بے جا رویوں پر شرمندہ ہوں " فیہا مجھے "   
 معاف کر دو - میں نے تمہارے ساتھ بہت ناانصافی کی ہے - میں

بہت برا بھائی ہوں - جب تمہیں میری سب سے زیادہ ضرورت تھی اس وقت میں نے تمہیں دھتکار دیا حالانکہ میرا دل تمہاری سچائی کی گواہی دیتا تھا لیکن پھر بھی میں نے دماغ کی سن کر تمہارا مان توڑا تمہیں اپنے رویے سے تکلیف پہنچائی - بھائی تو بہنوں کا مان اور ان کے محافظ ہوتے ہیں لیکن افسوس میں ان بھائیوں میں سے ہوں جو اپنی بہنوں کو تحفظ فراہم ہی نہیں کر پاتے بلکہ اپنی بہنوں کو بوجھ سمجھتے ہیں - میں سب سے زیادہ تمہارا گنہگار ہوں فیہا پلیرز ہو سکے تو مجھے معاف کر دو !! فخر شرمندگی سے سر جھکا کر بول رہا تھا یہ دیکھے بغیر کی اس کی باتوں پر فیہا کی آنکھوں سے آنسوؤں - " لڑیوں کی مانند بہہ کر فرش پر گرنے لگے تھے

تم کیوں رو رہی ہو یار؟ پلیرز فیہا مت رو میں پہلے ہی بہت " شرمندہ ہوں !! اس کی سوں سوں کی آواز پر فخر نے اس کی جانب

نظر اٹھا کر دیکھا جو اتنی دیر میں اپنی آنکھیں سرخ کر چکی تھی فخر  
- "نے آگے بڑھ اس کے آنسو صاف کر کے سینے سے لگا کر کہا

بھائی آپ نے کیوں کیا ایسے؟ آپ تو بچپن سے میرے بیٹے "  
فرینڈ تھے آپ میری اچھی بری ہر عادت سے واقف تھے پھر بھی  
آپ نے مجھے سننے سمجھنے کے بجائے مجھے ہی قصور وار سمجھا؟ میں  
مانتی ہوں میری غلطی ہے مجھے اس طرح عزرا سے دوستی نہیں کرنی  
چاہیے تھی نا ہی اس کی دعوت قبول کرنی چاہیے تھی لیکن بھائی وہ  
خود مجھے لینے کے لیے گھر آئی تھی - میں دادی اور امی کے سامنے  
اس کے ساتھ گئی تھی پھر بھی اس نے دیدہ دلیری سے مجھے دھوکا  
دے دیا تو اس میں تو میرا کوئی قصور نہیں ہے نا بھائی!! وہ شکوہ  
کناں نظروں سے فکر کو دیکھ کر سوال رہی تھی اس کی آنکھوں

مان ٹوٹنے کا شکوہ اتنا واضح تھا کہ فخر زیادہ دیر اس کی آنکھوں میں  
- "نا دیکھ سکا اور نظریں جھکا گیا

بھائی آپ جانتے ہیں میرا آپ کے علاوہ کوئی فرینڈ نہیں تھا - "  
لیکن جب سے آپ کی شادی ہوئی آپ مجھ سے بہت دور ہو گئے  
تھے - میں کبھی خود سے کوئی سہیلی نہیں بنا پائی آپ بھی اتنا دور  
ہو گئے کہ پھر بہت اکیلی ہو گئی تھی میں - پھر جب عزرا نے دوستی  
کا ہاتھ بڑھایا تو میں نے بخوشی قبول کر لیا - لیکن مجھے کیا پتہ تھا  
میرے ساتھ اتنا ظلم ہو جائے گا - فیہا نے اپنی آنکھیں رگڑتے  
ہوئے کہا باقی سب خاموشی سے دونوں بہن بھائیوں کی باتیں سن  
رہے تھے - فیہا کو اس طرح روتے دیکھ کر جہاں اسے کے باپ  
اور دادی بے چین ہوئے تھے وہیں سوید کا دل بھی کٹ کے رہ گیا  
- "تھا - لیکن وہ خاموشی سے معاملہ دیکھتا رہا



بھائی مجھے بھی اپنی اور آپ لوگوں کی عزت کی بہت پرواہ تھی "

ہے اور ہمیشہ رہے گی ایک عورت کے لیے اس کی عزت ہی اس کا زیور ہے !! " بھائی جب بھی عورت ذات سے کوئی خطا جانے یا پھر انجانے میں ہو جاتی ہے تو اسے اتنی بڑی سزا کیوں دی جاتی ہے ؟ کیوں اسے زندہ درگور کر دیا جاتا ہے ؟ ہمارے لیے معافی کیوں نہیں ہوتی ؟ جب مردوں سے برابری کی بات آ جائے تو یہ کہتے ہیں کہ صنف نازک ہے اور جب بات عزت یا غیرت پر آ جائے تو سزا مردوں سے دگنی دی جاتی ہے - " کبھی سنا ہے کہ کسی لڑکے نے لڑکی کی زندگی تباہ کی ہو اور اسے قتل کر دیا گیا ہو یا گھر سے نکال دیا گیا ہو ؟ نہیں کیوں کہ ہم انسانوں نے اپنے قانون بنا لیے ہیں لڑکا گناہ کرے تو اسے چھوڑ دو کیوں ؟ کیونکہ وہ وارث ہے اسے اولاد ہوگی خاندان کا نام روشن ہوگا ، وہ بڑھاپے کا سہارا ہے ،

چاہے پھر وہ آپ گالی بھی دے تو قبول کر لو اور اگر لڑکی خطا کرے تو اسے قتل کر دو یا زندگی بھر طعنے ، طنز ، گالیاں ، مار پیٹ کر کے اس کی زندگی موت سے بھی بدتر بنا دو !! اتنا ظلم کیوں ؟ اللہ نے تو ہر چیز کے قانون بنایا ہوا ہے رسول اللہ نے اللہ کے قانون پر عمل پیرا ہو کر دکھایا ہے - پھر لوگوں نے اپنے قانون کیسے بنا لیے معاذ اللہ خدا ہیں وہ ؟ فیہا نے ہچکیوں سے روتے ہوئے اپنی سوالیہ نظروں سے فخر کو دیکھا - آج اتنے ماہ بعد وہ پہلی بار - " اپنے ساتھ ہوئے ظلم پر بول رہی تھی خیر باقی لڑکیوں کے معاملے میں بہت خوش نصیب ہوں !! اتنے " مشکل وقت میں میرے ، والدین ، دادی ، بہن نے میرا پورا ساتھ دیا مجھے سمجھا اور پھر اللہ نے مجھے سوید جیسے ہمسفر سے نوازا جنہوں

نے عزت ، محبت ، اعتبار سے میرے زخموں پر مرہم رکھا !! فیہا  
- " نے مسکرا کر محبت پاش نظروں سے سوید کو دیکھتے ہوئے کہا

بس مجھے دکھ ہے کہ اس وقت میرے اگلوتے بھائی ، میرے "  
بیسٹ فرینڈ نے مجھے سننے کی بھی کوشش نہیں کی سمجھنا تو بہت دور  
کی بات ہے !! وہ دکھ اور افسوس کے ملے جلے تاثرات چہرے پر  
- " لیے بولی تو فخر مزید شرمندہ ہو گیا

پلیز ایک بار اپنے بھائی کو معاف کر دو ! میں واقعی بہت شرمندہ "  
ہوں میں ایک محبت کے پیچھے باقی ہر رشتے کو پس پشت ڈالتا گیا اور  
صلہ یہ ملا کہ میری پیٹھ پر خنجر گھونپ دیا گیا !! " آخری جملہ وہ لبنا  
- " کی طرف دیکھ دانت پستے ہوئے بولا

پلیز فیہو معاف کر دو نا یار !! فخر پیار سے اس کے دونوں گالوں " کو کھینچتے ہوئے بولا جیسے وہ بچپن سے لے کر شادی تک مناتا آیا تھا  
"۔

فیہا معاف کر دے بیٹا بھائی ہے تیرا - دیکھ کتنے پیار سے منا رہا " ہے !! دادی نے فیہا کو کہا جو منہ بنائے صاف ناراضگی کا اظہار کر  
"۔ رہی تھی

ہاں فیہا بچے اب معاف کر دو اور ختم کرو یہ ناراضگی !! کشور " جہاں نے بھی فخر کی طرف سے اس کا دل صاف کرنے کے لیے  
"۔ کہا

ابو جی آپ بولیں نا آپ کی تو لاڈلی ہے - آپ کی بات نہیں " ٹالتی !! فیہا کو ٹس سے مس نا ہوتے دیکھ کر فخر نے مدد طلب  
"۔ نظروں سے باپ کو دیکھا

فیہا میرا پیارا بچہ معاف کرو دو!! غلطی انسانوں سے ہی ہوتی ہے "

تمہارے بھائی کو اپنی غلطی کا احساس ہے اور وہ معافی مانگ رہا ہے

اس سے م بڑی کیا بات ہو گی - معافی مانگنا بھی بڑی ہمت کی بات

ہے غلطی کا احساس تو اکثر ہی لوگوں کو ہو جاتا ہے لیکن معافی سب

نہیں مانگ پاتے انا آڑے جاتی ہے!! اب تم بھی دل بڑا کر کے

معاف کر دو!! عبید رضا نے فیہا کے پاس آ کر اس کے سر پر محبت

- " سے ہاتھ رکھ کر سمجھایا

پلیز!! فخر نے اس کی جانب دیکھتے اپنے دونوں کان پکڑ کر ہونٹ "

باہر کی طرف نکال کر بچوں کے سے انداز میں کہا تو فیہا نے ایک

نظر سامنے سوید کو دیکھا جو اسے لبوں پر مسکراہٹ لیے آنکھوں

- " کے اشارے سے ناراضگی ختم کرنے کا کہہ رہا تھا

جائیں آپ بھی کیا یاد کریں گے معاف کیا میں نے آپ کو !! "

فیہا منہ بناتی فخر کے سینے سے لگ کر بولی تو سب اس کے انداز پر

- "مسکرا دیے

میری پیاری سی گڑیا !! فخر نے محبت سے اس کا سر چوم کر کہا - "

فیہا اور فخر کے درمیان آٹھ سال کا فرق تھا - فخر کو بھی بہن کی

بہت خواہش تھی جب آٹھ سال بعد فیہا اس دنیا میں آئی تو وہ

بہت خوش تھا - وہ فیہا سے بہت پیار کرتا اس کا خیال رکھتا تھا -

فیہا بھی جیسے جیسے بڑی ہوتی گئی اس کا ہر کام بڑھ چڑھ کر کرتی -

وہ دونوں بہت اچھے دوست تھے لیکن جب سے لبنا ان کی زندگی

- "میں آئی تھی وہ سب سے ہی بہت دور ہو گیا تھا



میں بھی آپ کی سگی بہن ہوں!! کوئی مجھے بھی بلا لے۔ مجھ سے بھی معافی مانگ لے!! فضا جو کب سے یہ ایمو شنل سین دیکھ رہی تھی آخر کو آنکھیں گھماتے ہوئے بول پڑی۔

آ جاؤ تم بھی!! فخر نے بازو وا کیے اسے بلایا تو وہ فوراً اس کے "سینے سے جا لگی۔

"مجھ سے بھی سوری بولیں بھائی!! فضا نے کہا۔

تم سے کس بات کی سوری موٹی چوہیا؟ ہر بات میں تم بڑھ چڑھ "کر لڑتی ہو؟؟ فخر نے اس کے کان کو ہلکا سا مڑوڑ کر کہا۔

آہ بھائی وہ اپنے کان پر ہاتھ رکھ کر چیخی "میں موٹی چوہیا نہیں "ہوں!! فضا نے برا سا منہ بنا کر کہا۔

بھائی آپ کیوں تنگ کرتے ہیں اسے یہ موٹی چوہیا نہیں ہے !! "

یہ تو بے بی ایلفینٹ ہے !! فیہا نے ہنستے ہوئے فضا کے گول مٹول سے سراپے پر چوٹ کرتے ہوئے کہا تو فخر نے اس کے ہاتھ پر تالی ماری - فضا جو یہ سوچ کر خوش ہو رہی تھی کہ فیہا اسے سپورٹ کر رہی ہے لیکن فیہا کے منہ سے بے بی ایلفینٹ سن کر - "تن فن کرتی باپ کے سینے سے جا لگی

ابو دیکھ لیں آپ کی کتنی انسٹ کرتی ہیں میری خود تو کھاتی نہیں "

ہے ہر دوسرے دن ڈائٹ - اب بندہ اتنا بھی کیا کمزور رہے پتہ بھی تو چلنا چاہیے کھاتے پیتے گھر سے ہوں !! فضا نے ناک سکیڑ کر - "کہا تو سب کے لبوں پر دبی سی مسکراہٹ بکھر گئی

لبنا نے جلتی آنکھوں سے یہ منظر دیکھا تھا جو اسے بالکل بھی نا "

بھایا مزید ان لوگوں کی محبت دیکھنا اس کے بس سے باہر تھا اس

لیے پیر پٹختے ہوئے خاموشی سے وہاں سے چلی گئی تھی - ان لوگوں  
نے لبنا کا اس طرح جانا محسوس کیا تھا لیکن کسی نے توجہ دینے کی  
کوشش نہیں کی وہ سب دوبارہ خوش گپیوں میں مصروف ہو چکے  
تھے -

کامران جب ایسا تھا تم ہم ہمیں پہلے ہی کال کر کے منع کر دیتے "  
- میں زبر دستی تمہارے تایا ابو کو بھی ساتھ لے کر آئی تھی تاکہ  
اس بار رومان واپس چلنے سے انکار نا کر پائے - کتنی مشکلوں سے  
تمہارے تایا ابو نے فیکٹری کے کاموں سے وقت نکالا تھا " نصرت  
- " بیگم نے تنفر سے کہا

سوری تائی امی میں نے آپ کی روکنے کی کوشش کی تھی لیکن "

انہوں نے کہا کہ وہ خود باسط بھائی سے بات کر لیں گی تو میں نے سوچا باسط بھائی آپ کو بتا دیں گے " کامران ان کے غصے سے پریشان ہو کر مجرموں کی طرح بولا حالانکہ کے اس سب معاملے میں اس بچارے کا کوئی قصور نہ تھا لیکن وہ بری طرح پھنس گیا تھا ۔

تمھاری بہن چاہتی کیا ہے آخر؟ پہلے میرے بیٹے کو پھنسایا پھر "

سوید سے شادی کی پھر طلاق لے کر دوبارہ میرے بیٹے سے شادی کی اور اب اس کے ساتھ بھی رہنا نہیں چاہ رہی ۔ کتنی بار میں ۔

اسے بلانے آؤں؟ نصرت بیگم نے جلے جلے لہجے میں کہا

نصرت یہ تم کامران سے کس لہجے میں بات کر رہی ہو؟ ان " سب میں بچے کا کیا قصور؟ راشد صاحب نے نصرت بیگم کو خامخواہ - " ہی کامران پر برستے دیکھ کر ٹوکا

میں کامران پر نہیں آپ کی بھتیجی کی حرکتوں پر غصہ ہوں - " رومان نے سکون تباہ کر رکھا ہے اسے اپنی اور ہماری عزت کی پرواہ نہیں ہے تو کم سے کم دنیا کا ہی لحاظ کر لے لوگ کیسی کیسی باتیں بنا رہے ہیں!! نصرت بیگم کا غصہ کسی حال کم ہونے کا نام نہیں - " لے رہا تھا

تم پریشان مت ہو میں خود رومان سے بات کروں گا - اسے " سمجھاؤں گا!! راشد صاحب نے نرمی سے کہا تو وہ کامران پر تیکھی - " نگاہ ڈال کر نا چاہتے ہوئے بھی خاموش ہو گئیں

-----  
-----  
رومان یار یہ سب ٹھیک نہیں ہے!! تمہیں کم از کم باسط سے تو " بات کر لینی چاہیے تھی - اگر اسے بعد میں پتہ چلا تو تمہارے لیے پر اہلم ہو سکتی ہے!! ثانیہ نے اسے چائے کا کپ تھماتے ہوئے کہا "۔

ثانیہ یہ تم کہہ رہی ہو؟ تم خود دو بار یہ کام کر چکی ہو!! رومان "۔  
"نے اسے حیرت سے دیکھ کر پوچھا

ہاں میں یہ کر چکی ہوں لیکن میرے شوہر کی مرضی شامل تھی " ان سب میں لیکن تمہارا معاملہ الگ ہے تم نے باسط کو بتایا بھی " نہیں ہے!! ثانیہ نے کندھے اچکا کر کہا



اسے بتانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے مجھے یقین ہے وہ بھی فلحال یہ " سب نہیں چاہتا ہوگا!! رومان نے قدرے بیزاریت سے کہہ کر - "بھانپ اڑاتی چائے کا کپ ہونٹوں سے لگایا

لیکن پھر بھی ایک بار سوچ لو بعد میں کوئی مسئلہ نا ہو جائے " " - "ثانیہ نے اسے سمجھانے کی کمزور سی کوشش کی

ثانیہ میں گھر سے پارٹی کا جھوٹ بول کر اس لیے نہیں آئی کہ " تم مجھے اپنے فضول مشورے دینے لگ جاؤ - میں یہاں اس لیے آئی ہوں کہ تم اس مشکل سے میری جان چھڑانے میں مدد کرو - اگر تائی امی کو بھنک بھی پڑ گئی نا تو وہ کسی صورت ایسا نہیں کرنے دیں گی - فلحال میں ان معاملات میں نہیں پڑنا چاہتی تم کل میرے ساتھ چلنا تاکہ جلد سے جلد اس مشکل سے میری جان چھوٹے!! - " رومان نے ثانیہ کی طرف دیکھ کر کہا

ہم ٹھیک ہے کل چلتے ہیں - رات کافی ہو گئی ہے تم بھی سو جاؤ " مجھے تو بہت نیند آرہی ہے میں چلتی ہوں !! "گڈ نائٹ " ثانیہ اپنا کپ اٹھاتی وہاں سے چلی گئی جبکہ رومان آرام سے اپنی چائے پینے لگی۔

آج تو آپ نے کمال ہی کر دیا میں تو آپ کی چلتی زبان دیکھ کر " ہی عیش عیش کر بیٹھا تھا - سوید نے کمرے میں آتے ہی اس کا ہاتھ تھام کر کہا - وہ لوگ ابھی ابھی گھر واپس آئے تھے - دونوں - "بچے اماں بی کے پاس ہی رک گئے تھے

مجھ سے تو آپ بات بھی مت کریں !! کتنا کہا کہ مجھے ایک دن " امی کے گھر رہنے دیں لیکن آپ۔۔۔ آپ مجھے زبردستی واپس لے

آئے کیا ہو جاتا اگر میں رک جاتی تو؟ فیہا نے ناراضگی سے اپنا ہاتھ کھینچ کر کہا۔

یار اگر تم رک جاتی تو میں اکیلا کیا کرتا۔ تمہارے بنا تو دل بھی " نہیں لگتا اب میرا اور پھر میں نے ٹھیک طرح تمہاری خوبصورتی کی تعریف بھی نہیں کی تھی وہ بھی تو کرنی ہے نا بیگم!! سوید نے " دوبارہ اس کا ہاتھ کھینچ کر خود کے قریب کرتے ہوئے کہا

نہیں مجھے نہیں کروانی کوئی تعریف میں بس ایسے ہی ٹھیک ہوں "!! فیہا نے اس کے آنکھوں میں جھلکتے جذبات پر گھبرا کر دور ہونا چاہا تو سوید نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اس کی راہیں مسدود کر دیں۔

یہ بھی کوئی بات ہوئی بھلا کہ مجھ سے تعریف نہیں کروانی۔ " عورت کا بناؤ سنگھار تو ہوتا ہی اس کے شوہر کے لیے ہے جب

شوہر ہی مستفید نا ہو تو کیا فائدہ اتنے سجنے سنورنے کا؟ سوید اس کی آنکھوں میں دیکھتے گھمبیر لہجے میں بول کر فیہا کے بالوں کو کیچر - "سے آزاد کر گیا

مما بابا!! اس سے پہلے کہ سوید فیہا کی تعریف اپنے طریقے سے " کر پاتا جویریہ دھاڑ سے دروازہ کھولتی کمرے میں داخل ہوئی سوید سخت بد مزہ ہوتے فیہا سے دور ہوا تو اس کی شکل دیکھ کر فیہا کی - "ہنسی نکل گئی

تمہیں کچھ زیادہ ہی ہنسی نہیں آ رہی؟ ہنس لو بیگم جتنا ہنسنا ہے " - میں نے بھی فیصلہ کیا ہے اب جویریہ کو اماں بی کے روم میں شفٹ کروں گا بڑی ہو رہی ہے وہ - پھر دیکھتا ہوں تم کیسے بچتی ہو مجھ سے؟ سوید فیہا کے کان میں جھک کر کہتے ہوئے نرمی سے اس - "کا کان چوم کر دور ہوا

جویر یہ بیٹا روم میں بنا پر میشن نہیں آتے اب آپ بڑی ہو گئی ہو "

یہ بیڈ مینرز ہوتے ہیں !! سوید نے اسے گود میں اٹھا کر اس گال چومتے نرمی سے سمجھانا شروع کیا تو فیہا الماری کی طرف بڑھ گئی تا

- "کہ کپڑے تبدیل کر سکے

-----

-----

آج وہ خاصہ خوش تھا - پورے ایک ماہ بعد وہ لڑکی اس سے "

ملنے پر رضا مند ہوئی تھی جس کی وجہ سے بہت زیادہ خوش تھا اور

- "گنگناتے ہوئے تیار ہو رہا تھا

راشد صاحب اور نصرت بیگم تو گھر میں تھے نہیں باسط ابھی "

واپس نہیں آیا تھا کوئی اسے روکنے ٹوکنے والا نہیں تھا اس بات پر

- "اس کا موڈ مزید خوشگوار ہوا تھا

دانش جلدی جلدی تیاری مکمل کرتا اپنی منزل کی جانب روانہ ہو " گیا۔ راستے میں اس نے ایک فلاور شاپ سے خوبصورت گلدستہ خریدا پہلی بار اتنی خوبصورت ٹک ٹاکر سے ملنے جا رہا تھا تو اس کی "پوری کوشش تھی کہ کسی چیز کی کمی نہ ہو

-----

-----

یہ وہی نائٹ کلب تھا جہاں وہ اکثر آتا رہتا تھا لیکن راشد " صاحب نے فلحال اس کے یہاں آنے پر پابندی عائد کر رکھی تھی لیکن آج زنجبیل نے اسے ملنے کے لیے یہیں بلایا تھا۔ وہ تو کسی ہوٹل میں ملنا چاہتا تھا لیکن زنجبیل بضد تھی کہ وہ یہاں آئے اس لیے ناچاہتے ہوئے بھی وہ یہاں چلا آیا تھا لیکن تھوڑا سا ڈر بھی لگ رہا تھا کہ اس کے یا عزرا کی کسی دوست نے اسے یہاں دیکھ لیا



تو یہ بات راشد صاحب تک پہنچ جائے گی جو کم از کم اس کے حق میں تو بہت خطرناک ثابت ہونی تھی لیکن وہ ہمیشہ سے آوارہ طبیعت کا مالک انسان ٹھہرا اس نے سوچ لیا تھا کہ اگر بات راشد صاحب تک پہنچ بھی گئی تو وہ تب کی تب دیکھے گا فلحال وہ اتنی - "خوبصورت لڑکی کو ہاتھ سے جانے نہیں دے سکتا

زنجبیل سے اس کی دوستی ایک ماہ پہلے فیس بک پر ہوئی تھی - " فرینڈ ریکوئیسٹ زنجبیل کی طرف سے موصول ہوئی تھی چونکہ وہ ٹک ٹاک کا نیا ابھرتا ہوا نام تھی اس لیے دانش اسے پہچان گیا تھا اور یہ بات اس کے لیے خاصی خوش کن تھی کہ زنجبیل نے خود اسے فرینڈ ریکوئیسٹ سینڈ کی ہے وہ بھی اور یجنل آئی ڈی سے - اس کے بعد سے ان کی کافی پر تکلف دوستی ہو گئی تھی - دانش تو

کافی ٹائم سے اس سے ملنے کی خواہش ظاہر کر چکا تھا لیکن وہ رضا  
- "مند نہیں تھی مگر آج اس نے خود دانش کو ملنے کی آفر کی تھی

وہ کلب میں داخل ہو کر آس پاس نظریں دوڑاتے ہوئے آگے "  
بڑھا جب اسے سامنے سے زنجبیل آتی ہوئی دکھائی دی - بلیک  
رنگ کے پنڈلیوں تک آتے گاؤں میں وہ بہت خوبصورت لگ رہی  
- "تھی

ہائے!! زنجبیل نے اس کے پاس آ کر اس کی آنکھوں کے آگے "  
- "ہاتھ لہرایا

!! ہیلو بے بی "

وہ جو زنجبیل کا ایکسرے کرنے میں مصروف تھا اس کے ہاتھ

- "لہرانے پر ہوش میں آتے ہوئے بولا

رفتہ رفتہ دل تیرا ہو گیا از عکاشہ علی

!! یو آر لوکنگ سو بیوٹی فل اینڈ ہاٹ ڈارلنگ "

- "دانش سر تا پا اسے گھورتے ہوئے خاصہ کمینگی سے بولا "

!! منحوس ، کمینہ ، ندیدا آنکھیں نا نوچ لو تمھاری "

- " زنجبیل اس کی بے باک تعریف پر کلس کر بولی "

واٹ ؟ بے بی تم نے کچھ کہا ؟ اکیچو ئلی لاؤڈ میوزک کی وجہ سے "

مجھے کچھ سمجھ نہیں آیا !! وہ کان میں انگلی ڈال کر ہلاتے ہوئے

- " پوچھنے لگا

نہیں وہ میں کہہ رہی تھی تعریف کرنے کا شکریہ !! زنجبیل لبوں "

- " پر زبردستی مسکراہٹ سجا کر بولی

یہ میں تمہارے لیے لایا تھا - "بیوٹی فل گرل کے لیے بیوٹی " فل فلاورز " دانش نے گلدستہ اس کی جانب بڑھاتے ہوئے کہا تو - " زنجبیل نے مسکرا کر تھام لیا

تھینک یو !! چلو کہیں چل کر باتیں کرتے ہیں یہاں کھڑے رہنا " اچھا نہیں لگ رہا " زنجبیل اسے بول کر آگے بڑھی تو وہ اس کے - " پیچھے چل پڑا

اسکیوز می !! دو سوفٹ ڈرنک پلیز !! اور ہاں ایک اور بیج اور ایک " بلویری !! زنجبیل نے ویٹر کو آواز دے کر آڈر دیا اور آنکھ کے - " اشارے سے کچھ سمجھایا تو وہ سر ہلاتا ہوا چلا گیا

دانش یہ بلویری تمہارے لیے ہے !! کچھ دیر بعد جب ویٹر ان " کے آگے سوفٹ ڈرنک رکھ کر چلا گیا تو وہ دانش کو اور بیج فلیور کا

گلاس تھامتے دیکھ کر بوکھلا کر بولی اور ساتھ ہی اس کے ہاتھ سے  
- "گلاس چھیننے والے انداز میں لے لیا

بٹ بے بی آئی ڈونٹ لائک بلویری !! دانش نے منہ کہ زوایے "  
بگاڑ کر کہا - اسے بلویری بلکل بھی پسند نہیں تھی وہ تو آرڈر کے  
وقت یہ سوچ کر خاموش بیٹھا تھا کہ شاید زنجبیل نے اپنے لیے  
- "منگایا ہے

پسند نہیں ہے تو کیا ہوا محبت میں تو لوگ زہر بھی پی لیتے ہیں "  
اور تم میرے لیے بلویری فلیور نہیں پی سکتے؟ اس کا مطلب تو یہ  
ہوا تمہیں مجھ سے پیار نہیں ہے !! میں نے کتنے دل سے تمہارے  
لیے آرڈر کیا تھا - "آئی ایم سو سوری میری ہی غلطی ہے مجھے اپنی  
چوائس تم پر نہیں تھوپی چاہیے تھی !! زنجبیل نے اداس ہو کر کہا  
- "ساتھ ہی معذرت بھی کر لی

نہیں ایسی بات نہیں ہے - بس مجھے پسند نہیں بلو بیری !! لیکن "

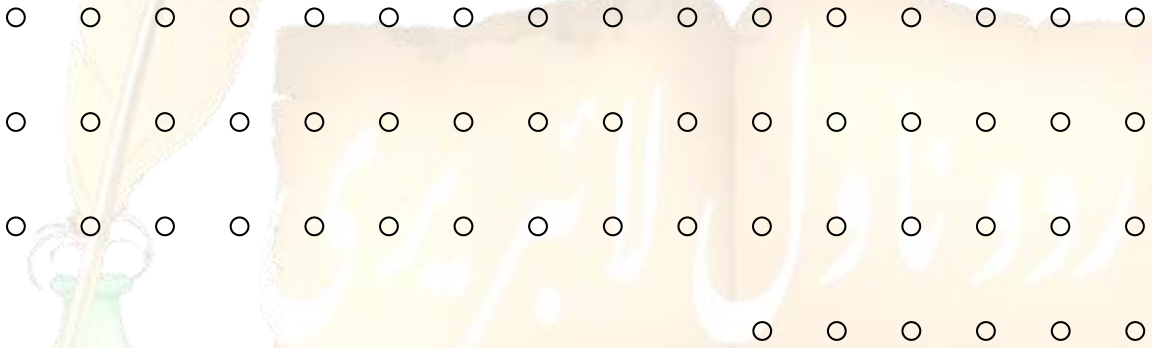
تم نے اسپیشلی میرے لیے منگایا ہے تو میں ضرور پیوں گا !!

زنجبیل کا موڈ آف ہوتے دیکھ کر اس نے فوراً بلیو بیری ڈرنک کے

گلاس کو لبوں سے لگایا اور گھونٹ گھونٹ پینا شروع ہو گیا - دانش

کو اپنی بات مانتے دیکھ کر زنجبیل کی آنکھوں میں چمک کے ساتھ

- "لبوں پر معنی خیز مسکراہٹ بکھر گئی



سوید آپ جویریہ کا اسکول میں ایڈمیشن کب کروائیں گے ؟ چھ "

سال کی ہو چکی ہے - روز فاریہ کو اسکول جاتے دیکھ کر اداس ہو

جاتی ہے - میں نے پہلے بھی آپ سے کہا تھا لیکن آپ نے کہا کچھ



دن رک کر پھر روزے شروع ہو گئے اس میں بچوں کے پیپرز تھے  
- اب تو ایڈمیشن اوپن ہو چکے ہیں !! فیہا نے سویڈ کے کپڑے  
- "پریس کرتے ہوئے کہا

سویڈ جو کسی پیشنٹ کی فائل دیکھنے میں محو تھا فیہا کے بولنے پر "  
- "فائل بند کر کے اس کی جانب متوجہ ہوا

امم !! ایسا کرتے ہیں صبح چلتے ہیں !! کل ویسے بھی میری ایک "  
امپورٹنٹ سرجری ہے تو تھوڑا دیر سے ہاسپٹل جاؤں گا !! سویڈ نے  
- "اپنا شیڈول یاد کر کے کہا تو فیہا سر ہلا گئی

اچھا فیہا وہ کل مروہ کے سسرالی آئیں گے تو کھانا وغیرہ کھا کر "  
جائیں - مروہ کی ساس کو ہیلتھ ایشوز ہیں وہ پرہیزی کھانا کھاتی ہیں  
ان کے لیے الگ سے کھانا بنانا پڑے گا تم سب کچھ اکیلے مینج کر لو  
گی ؟ اگر نہیں کر سکتی تو ہم باہر سے کھانا منگوا لیں گے بس تم آنٹی

کے لیے گھر میں بنا لینا - آنٹی ویسے بھی کافی ٹائم سے تم سے ملنا چاہ رہی ہیں مروہ نے کئی بار دعوت کرنے کا کہا لیکن کوئی نا کوئی مسئلے کی وجہ سے ہم وہاں جا نہیں سکے - اب وہ خود تم سے ملنے آ رہی ہیں تو میں نہیں چاہتا کوئی کمی رہ جائے!! سوید نے تفصیل سے - "اپنی بات کہی

باہر سے کچھ بھی منگوانے کی ضرورت نہیں ہے میں سب کچھ میخ کر لوں گی - اماں بی نے مجھے بتایا ہے کہ مروہ آپ کی چھوٹی سے فیملی ہے تو اتنے لوگوں کا کھانا بنا کوئی مشکل نہیں ہے!! فیہا نے - "مصرف سے انداز میں کہا

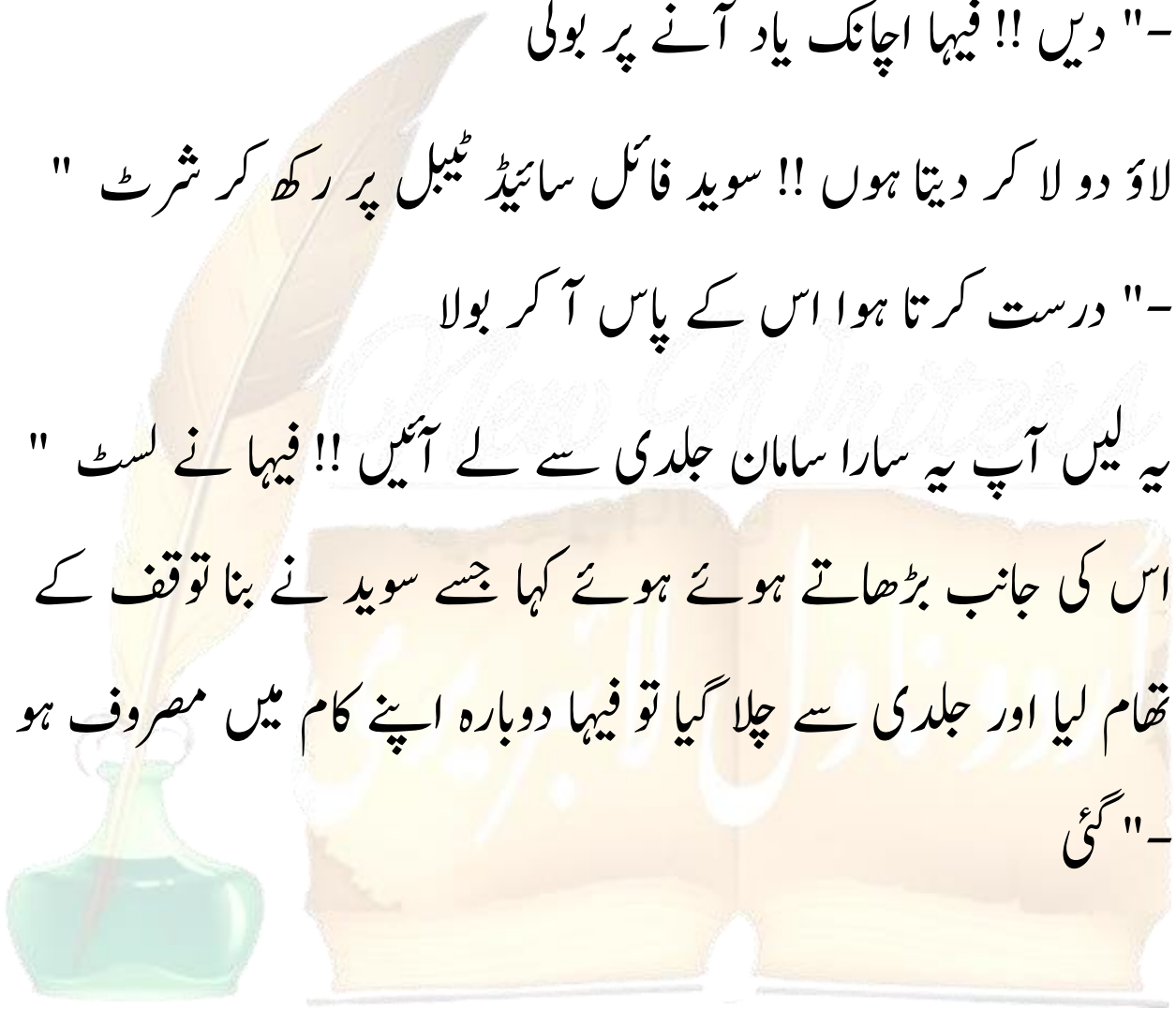
ہمم گڈ یہ تو ٹھیک ہو گیا - تم ایسا کرنا فضا کو بلا لینا تھوڑی ہیلپ " ہو جائے گی تمہاری اکیلے پریشان ہو جاؤ گی!! سوید نے مشورہ دیا - "

یہ لیں آپ یہ سارا سامان جلدی سے لے آئیں !! فیہا نے لسٹ "

اس کی جانب بڑھاتے ہوئے ہوئے کہا جسے سوید نے بنا توقف کے

تھام لیا اور جلدی سے چلا گیا تو فیہا دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو

۔" گئی



○ ○ ○ ○ ○ ○

ابے ابے غیرت چل اٹھ سالے!! حوالدار نے پانی سے بھرا "جگ اس کے منہ پر پھینکتے ہوئے کہا

وہ جو غنودگی کی سی کیفیت میں تھا ایک دم میں اتنا سارا پانی زور "سے منہ پر پر پڑنے کے باعث ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا

چل اب شرافت سے بتا یہ سب کب سے کر رہا ہے تو؟ اور "کتنے ڈیلر ہیں تیرے؟ کہاں کہاں مال سپلائی کرتے ہو تم لوگ؟ "دانش کے آنکھیں کھولتے ہی تھانیدار اس کا چہرہ دبوچ کر بولا میں جب آپ لوگوں سے کہہ رہا ہوں کہ میں نے کچھ نہیں کیا "تو آپ لوگ میری بات سمجھ کیوں نہیں رہے ہیں؟ اب کی بار وہ زچ آکر قدرے درشتگی سے چیخ کر بولا - ساری رات ان لوگوں نے اس سے سوال پوچھ پوچھ کر تنگ کر رکھا تھا - ایک تو پہلے ہی

اس کا سر بری طرح چکرا رہا تھا اوپر سے ہر تھوڑی دیر بعد یہ لوگ  
- "ٹارچر کر رہے تھے

ہر چور چوری کرنے کے بعد یہی بولتا ہے کہ میں نے کچھ نہیں " کیا - وڈیو میں تم صاف صاف دکھائی دے رہے ہو اس کے بعد ہمارے منہ پر جھوٹ بول رہے شرم آتی ہے کہ نہیں؟ تم جیسے امیر زادے پیسے کے بل پر ہر چیز خرید لیتے ہوئے اصل ثبوت تک مٹوا دیتے ہو یہی وجہ کہ ہمارا ملک تباہ ہوتا جا رہا ہے - تم جیسوں کی وجہ سے عوام ہمیں غدار، رشوت خور، بکاؤ اور جانے کن گندے القابات سے نوازتی ہے انہیں کیا معلوم ہمارے اوپر پریشتر ڈلوانے والے تم لوگ ہوتے ہو!! اس کے بار بار سرے سے مکر - "جانے پر تھانے دار بھڑک کر بولا

کون سا مال اور کون سی ویڈیو کیسی ویڈیو؟ آپ کس بارے میں " بات کر رہے ہیں مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا!! میں آپ لوگوں سے صرف یہی کہوں گا میں شریف سا بندہ ہوں مجھے جانے دو یار!! وہ اپنی نشے سے بند ہوتی آنکھیں زبردستی کھول کر ان لوگوں کے آگے ہاتھ جوڑ کر بولا - دانش کا سر بری طرح دکھ رہا تھا - بے شک وہ کلبرز وغیرہ جاتا تھا لیکن نشے کا عادی نہیں تھا اس نے حرام مشروب کو کبھی ہاتھ نہیں لگایا تھا یہی وجہ تھی کہ پہلی بار نشے کی وجہ سے اس کا دماغ بری طرح سن ہو رہا تھا جس کی وجہ سے اس - " کی آنکھیں بار بار بند ہو رہی تھیں

اوپو زرا اس کو ویڈیو دکھا کر یاد تو دلا نشہ کر کے سب کچھ بھول " گیا ہے - زرا اس کی یادداشت تو واپس لا!! تھانیدار نے حوالدار پپو



وہ زبردستی آنکھ کھول کر موبائل میں دیکھنے لگا جہاں ویڈیو میں "

یہ ی۔۔۔۔۔ یہ۔۔۔۔۔ ت۔۔۔۔۔ و۔۔۔۔۔ تو بالکل میرے جیسا ہے !! دانش "

نے بے اختیار سن ہوتے ذہن کے ساتھ کہا تو وہاں موجود پولیس

- "اہلکاروں کا بے ساختہ قہقہہ گونج اٹھا

تیرے جیسا نہیں بلکہ تو ہی ہے!! شرم نہیں آئی ایک تو لڑکی کہ " ساتھ ظلم کیا اوپر اس کی ویڈیو بنا کر سوشل میڈیا پر ڈال دی!! تمہارے گھر میں ماں بہن ہے کہ نہیں؟ پولیس انسپکٹر نے اس کا -" گریبان پکڑ کر شدید غصے میں کہا

میں نے کچھ نہیں کیا یہ میں نہیں ہوں!! یہ ویڈیو فیک ہے کوئی " مجھے پھنسانے کی کوشش کر رہا ہے!! میرا یقین کریں میں جھوٹ نہیں بول رہا!! دانش اپنے ذہن پر زور دال کر رات والے واقع کو یاد کرتے ہوئے بولا لیکن اسے کچھ بھی یاد نا آیا اسے صرف اتنا یاد تھا کہ اس نے زنجیل کے ساتھ سوفٹ ڈرنک پی تھی اور اس کے بعد ہی اسے چکر آنے لگے تھے - اس کے بعد کیا ہوا اسے کچھ بھی -" یاد نہیں تھا

زنجبیل!! زنجبیل کہاں ہے؟ وہ بھی تو میرے ساتھ تھی!! "

- " زنجبیل کا یاد آتے ہی وہ بے چینی سے استفسار کرنے لگا

تو نے اس معصوم لڑکی کو زندہ رہنے کے قابل چھوڑا ہے؟ اسے "

ساری دنیا کے سامنے رسوا کر دیا!! بچاری نے بدنامی کے ڈر سے خود کشی کرنے کی کوشش کی ہے!! چل اب تو نے یہ بات مان لی ہے کہ اس ویڈیو میں تیرے جیسا بندہ ہے تو اب یہ بھی بتا دے کہ ڈرگنز اسمگلنگ کا کام کب سے کر رہا ہے؟ پولیس انسپکٹر نے

- " اس کا گال دبوچ کر پوچھا

ڈرگنز!! دانش کے تو ڈرگنز کا نام سن کر ہی طوطے اڑ گئے تھے "

اس کے تو اچھے کو بھی اس بات کی خبر نہیں تھی کہ ڈرگنز کا ذکر

- " کہاں سے آگیا

سر یہ ایسے منہ نہیں کھولے گا - آپ ہمیں پندرہ منٹ اس کے ساتھ چھوڑ دیں پھر دیکھنا کیسے طوطے کی طرح سب کچھ بتائے گا !!  
- "ایک آفیسر نے خونخوار نظروں سے دانش کو دیکھتے ہوئے کہا

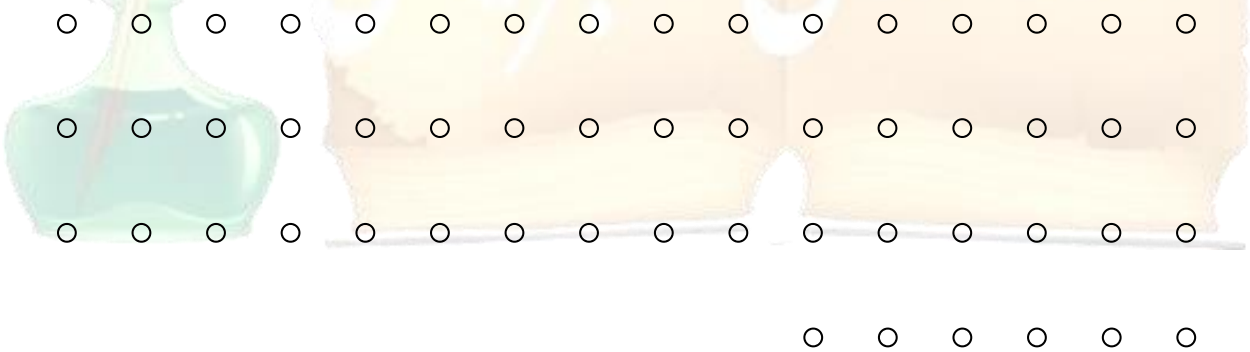
ٹھیک ہے لے جاؤ اسے اور اچھی طرح ڈوز دو !! مگر یاد رہے "  
چہرے اور ہاتھ پر ایک خراش بھی نہیں آنی چاہیے - سنا ہے بڑے باپ کی اولاد ہے کہی ہمارے لیے مسئلہ نابینا بن جائے اس لیے احتیاط سے !! پولیس انسپکٹر نے کہا تو وہ لوگ اسے اٹھا کر لے کر جانے لگے -"

یہ تم لوگ ٹھیک نہیں کر رہے میں نے کہا ہے ناکہ میں نے "  
کچھ نہیں کیا - خبردار جو مجھے ہاتھ بھی لگایا تو تمہاری نسلیں تباہ کر

دوں گا جانتے نہیں ہو تم لوگ مجھے !! وہ آپ سے باہر ہوتا چیختے  
- "ہوئے بولا

جان پہچان کے لیے ہی تو لے کر جا رہے ہیں!! تو خود یہاں " سے بچے گا تو ہمیں کچھ کرے گا نا فلحال تیرے اوپر اتنا سالڈ کیس ہے کہ تجھے تیرا باپ تو کیا تیرے نانا داد بھی نہیں بچا سکتے!! آفسیر - " نے سر تا پیر اسے گھورتے ہوئے کہا

میں کیس کروں گا تم سب پر!! میرے ڈیڈ آتے ہی ہونگے - تم " سب نا اہل ہو گے - میں عزت سے بول رہا ہوں مجھے چھوڑ دو!! وہ بار بار چیخ چلا رہا تھا لیکن وہ لوگ بہرے بنے اس ساتھ لے کر - " جا رہے تھے



!! وعلیکم سلام "

میں نے پہلے بھی کتنی بار آپ لوگوں کو سمجھایا ہے کھڑے نا ہوا " کریں !! راشد صاحب اور باسط جیسے ہی فیکٹری میں داخل ہوئے تو تمام ملازمین کو کھڑے دیکھ کر راشد صاحب نے سلام کا جواب دے کر کہا - آج البتہ کسی نے بھی انہیں سلام نہیں کیا تھا - جب راشد صاحب نے انہیں بیٹھنے کا کہا تو وہ لوگ آپس میں چے مگوئیاں کرنا شروع ہو گئے اور عجیب نظروں سے ان باپ بیٹوں کو دیکھنے لگے - راشد صاحب کے ساتھ ساتھ یہ سب باسط کو بھی خاصہ عجیب اور معمول کے خلاف لگا - اس سے پہلے کے وہ دونوں باپ - "بیٹا کسی سے کچھ کہتے ان کا مینیجر بھاگتا ہوا ان کے پاس آیا سر آپ دونوں میرے ساتھ آئیں مجھے آپ لوگوں کو کچھ دکھانا " ہے بے !! مینیجر ان کے کان کے قریب ہو کر رازداری سے بولا تو



وہ دونوں ابھی ابھی نگاہ سے ایک دوسرے کو اور پھر مینیجر کو  
- "دیکھنے لگے

- "یہ آج سب کو ہو کیا گیا؟ راشد صاحب الجھ کر بولے "  
سر پلیز آپ آئیں نا میں آپ کو سب سمجھاتا ہوں!! مینیجر نے "  
اپنی بات پر زور دے کر کہا تو وہ لوگ اندر اپنے کمرے کی جانب  
- "بڑھ گئے

یہ کیا تماشا لگا ہے؟ سارے ملازمین اتنا عجیب ری ایکٹ کیوں کر "  
رہے ہیں؟ کچھ ہوا ہے؟ باسط نے کمرے میں گھستے ہی بے چین ہو  
- "کر سوال داغا

وہ سر دراصل .... مینیجر بولتے بولتے رک گیا اسے سمجھ نا آیا کیسے "  
- "بتائے بات ہی اتنی عجیب تھی

ارے یار اب بول بھی لو - کیا مسئلہ ہے کہیں یہ لوگ پھر سے " تنخواہیں بڑھانے کا مطالبہ تو نہیں کر رہے؟ باسط نے تنک کر پوچھا

"۔

اگر تنخواہ بڑھانے کے لیے احتجاج کر رہے ہیں تو انہیں سمجھا دو " ابھی دو ماہ پہلے ہی میں نے ان کی تنخواہوں میں اضافہ کیا ہے اب ایک سال سے پہلے نہیں بڑھے گی!! جتنا یہ لوگ کام نہیں کرتے

" اس سے زیادہ ان کی ڈیمانڈ ہوتی ہے!! باسط درشتگی سے بولا

سر کوئی بھی سیلری بڑھانے کا تقاضا نہیں کر رہا - بات دراصل یہ " ہے کہ۔۔۔۔ ایسا کریں آپ خود ہی دیکھ لیں!! مینیجر نے اپنا فون

" آگے کرتے ان کے سامنے ایک وڈیو آن کر دی

جیسے جیسے ویڈیو آگے چلتی جا رہی تھی ان باپ بیٹوں کے ماتھے " پر بل پڑتا جا رہا تھا۔ آنکھوں میں غصہ، ناراضگی، حقارت ایک - " ساتھ کئی جذبات عیاں ہوئے چہرہ حد درجے سرخی اختیار کر گیا

آج یہ حرام زادہ میرے ہاتھوں نہیں بچے گا!! راشد صاحب " - غصے کی زیادتی چیخ کر بولے اور تن فن کرتے باہر نکل گئے

ڈیڈ!! ڈیڈ میری بات سنے!! راشد صاحب کو غصے سے جاتا دیکھ " باسط نے آواز لگا کر روکنے کی کوشش کی وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ وہ غصے میں آپے سے باہر ہو جاتے ہیں - لیکن وہ سنی ان سنی - " کرتے چلے گئے

تم یہاں سب سنبھال لینا مجھے جانا ہوگا!! باسط مینیجر کو بول کر " - اپنے ڈیڈ کے پیچھے بھاگا تھا

رفتہ رفتہ دل تیرا ہو گیا از عکاشہ علی



سوید اپنے کیمین میں سر جری کی تیاری کر رہا تھا جب اس کے " فون بج اٹھا - نمبر دیکھتے ہی اس نے بنا وقت ضائع کیے کال ریسیو کرتے ہوئے فون کو کان سے لگایا

- "ہیلو!! ہاں منور بولو!! سوید نے کہا"

گڈ منور ویری گڈ صبح صبح اچھی خبر سنائی!! ٹھیک ہے میں ابھی " آتا ہوں تم لوگ پریشان نا ہو!! سوید نے گھڑی پر نگاہ ڈالتے ہوئے کہا ابھی سر جری شروع کرنے میں ایک گھنٹہ باقی تھا تب تک - "وہ منور سے مل کر آ سکتا تھا

"دو ماہ پہلے"

[illegible]

Rafta Rafta Dil Tera Ho Gaya By Akasha Ali

اسکیوز می !! سوید نے اس لڑکی کے پاس جا کر بلند آواز میں کہا " \_

جی !! وہ لڑکی ہاتھ کے اشارے سے اپنے ساتھی لڑکے کو رکنے " \_  
" کا بول سوید کی جانب متوجہ ہوئی

کیا میں آپ سے کچھ بات کر سکتا ہوں ؟ اگر آپ کے پاس " \_  
" وقت ہو تو۔۔۔ سوید اس لڑکی سے بات کرنے کی کوشش کی

آپ کو جو بھی بات کرنی ہے مجھ سے کریں ؟ اس لڑکی کے " \_  
" جواب دینے سے قبل ہی وہ لڑکا بیچ میں حائل ہو کر بولا

آپ کون؟؟ سوید نے اس لڑکے سے پوچھا جو ناگوار نظروں " \_  
سے سوید کو دیکھ رہا تھا اس کے چہرے کے تاثرات بتا رہے تھے  
" کہ سوید کا اس لڑکی کو مخاطب کرنا سے کچھ خاص پسند نہیں آیا



یہ میرا منگیتر ہے !! ویسے ہم نے آپ کو پہچانا نہیں !! آپ کون " "ہیں؟؟ کہیں میرے فین تو نہیں وہ لڑکی پر جوش سی بولی

میں ڈاکٹر سویڈ ہوں !! نا آپ مجھے جانتے ہیں نا میں آپ کو جانتا " ہوں !! لیکن میں آپ دونوں سے کچھ بات کرنا چاہتا ہوں !! میرا وعدہ ہے میں آپ لوگوں کا زیادہ وقت نہیں لوں گا !! سویڈ نے "التجائیہ لہجے میں کہا

ٹھیک ہے !! بولیے کیا کہنا ہے ؟ اس لڑکی نے پہلے اپنے منگیتر " کی جانب دیکھا جو آنکھوں کے اشارے سے اسے سویڈ سے بات "کرنے کی اجازت دے رہا تھا

اگر آپ لوگ مائنڈ نا کریں تو ہم کہیں بیٹھ کر بات کر سکتے ہیں "؟؟ دراصل میں آپ لوگوں کو تفصیل سے کچھ بتانا چاہتا ہوں !! "سویڈ نے ان دونوں کو باری باری دیکھتے ہوئے پوچھا

او کے !! وہ لڑکا مان گیا - سوید نے انہیں اپنے ساتھ گاڑی میں " - بیٹھنے کا کہا تو وہ دونوں سوید کے ساتھ چل دیے

جی بتائیے آپ کو ہم سے کیا کام ہے؟ کیا بات کرنی ہے؟ منور " - " نے بیزار ہو کر پوچھا

مجھے آپ دونوں کی مدد چاہیے ایک مجرم کو سزا دلوانی ہے !! " - " سوید نے کہا تو وہ اچھنبے سے اسے دیکھنے لگے

سوری ڈاکٹر صاحب ہم لوگ تک ٹاکر ہیں ویڈیوز بنا کر لوگوں کو " انٹریٹین کرتے ہیں !! مجرم کو سزا دلوانی ہے تو پولیس کے پاس جائیں یہ ہمارا کام نہیں ہے !! منور نے تپ کر کہا یہ ڈاکٹر بلا وجہ ہی " - " ان کا وقت برباد کر رہا تھا

چلو زنجبیل !! آئی تھنک ڈاکٹر صاحب اپنے حواسوں میں نہیں " ہیں اس لیے بہکی بہکی باتیں کر رہے ہیں !! منور نے زنجبیل کا ہاتھ پکڑ کر گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا اس سے پہلے کہ وہ دونوں - " باہر نکلتے سوید کے اگلے جملے نے ان کے پیر جکڑ لیے

ایک ریپسٹ کو اس کے انجام تک پہنچانا ہے - ایسا انجام جو دنیا " دیکھے - ہماری پولیس ہمارا قانون اتنا اہل ہوتا تو مجھے آپ لوگوں سے مدد لینے کی ہرگز ضرورت نا پڑتی - ہمارے انصاف کرنے والے ادارے اگر منصفانہ فیصلے کرتے تو کبھی بھی سات سال کی کم عمر بچیاں کچرے کے ڈھیر پر نا پائی جاتی ، کبھی کوئی دو بچوں کی ماں رات کو مجبوری کے تحت سفر کرتے ہوئے بے آبرو نا ہوتی !! وہ - " ڈھکے چھپے الفاظ میں بہت گہری بات کر گیا تھا

سویڈرش ڈرائیونگ کر کے منور کے بتا ہوئے ایڈریس پر پہنچا تھا " یہ ایک ہاسپٹل تھا جہاں منور نے اسے بلایا تھا - پارکنگ ایریا میں گاڑی پارک کرتے اس نے پہلی فرصت میں منور کو کال کی تھی تاکہ وہ جلد از جلد ان تک پہنچ جائے ورنہ ڈھونڈنے کے چکروں میں اس کا کافی وقت ضائع ہو جاتا - ٹائم پہلے ہی اس کے پاس کم

وہ منور کے بتائے ہوئے سیکنڈ فلور پر پہنچا تو سامنے ہی اسے منور " کھڑا نظر آ گیا لیکن وہ اکیلا نا تھا اس کے ساتھ پولیس بھی تھی جو شاید نہیں یقیناً زنجبیل کے بیان لینے کے لیے کھڑی تھی - سوید - " بھی تیزی سے ان تک پہنچا

زنجبیل کیسی ہے؟ اس نے پریشانی سے منور کو مخاطب کیا تھا - " سوید اب تک یہ سمجھ رہا تھا کہ اس سب معاملے میں زنجبیل کو ہلکی پھلکی چوٹیں آ گئی ہونگی جس کی وجہ سے وہ ہاسپٹل میں ہے لیکن - " یہاں پولیس کو دیکھ کر وہ تشویش میں مبتلا ہو گیا تھا

زنجبیل اندر ہے سوید بھائی اس کا ٹریٹمنٹ چل رہا ہے!! منور " نے بتایا تو مزید پریشان ہو گیا - اس نے تو صرف ان دونوں کو

دانش کو ڈرگزر کے کیس میں پھنسانے کا کہا تھا - سوید اچھی طرح جانتا تھا کہ کلبرز وغیرہ میں ڈرگزر کوئی اتنی بڑی بات نہیں ہوتی اس

لیے دانش کو لبے عرصے تک جیل میں رکھنے کے لیے یہی طریقہ اسے مناسب لگا تھا اور اسے یہ واہیات کلب بھی بند کروانا تھا جہاں سارے گھٹیا کام با آسانی ہو جاتے تھے اور اس کلب سے تو ویسے ہی اسے خاصی نفرت ہو گئی تھی کیونکہ یہی وہ کلب تھا جہاں فیہا کے ساتھ ظلم ہو تھا۔ لیکن ان سب میں زنجبیل کے ساتھ ایسا کیا ہو گیا تو جو ہاسپٹل پہنچ گئی تھی بس یہی سوچ سوچ کر وہ پریشان ہو رہا تھا۔

پیشنت کی ساتھ کون ہے؟ وہ ابھی اپنی سوچوں میں غرق تھا۔  
"جب لیڈی ڈاکٹر کے پکارنے پر ان کی جانب متوجہ ہوا

میں ان کا شوہر ہوں!! اب میری مسسز کیسی ہیں؟ منور نے

"بے چینی سے پوچھا



فلحال تو وہ خطرے سے باہر ہیں ہم نے ٹریٹمنٹ کر دیا ہے!! کچھ " دیر میں آپ ان سے مل سکتے ہیں - لیکن جو کچھ ان کے ساتھ ہوا ہے اس کے پیشے نظر میں آپ سے یہی ریکوئسٹ کروں گی کہ آپ فلحال ان سے اس کے حوالے سے کوئی سوال نہ کرے - ایسے حادثات کے بعد پیشینہ کی ذہنی حالت بہت خراب ہو جاتی ہے فلحال انہیں کچھ وقت نارمل ہونے دیں پھر آپ اپنی کارروائی کر لیجیے گا!! ڈاکٹر نے منور کو کہنے کے بعد پولیس والوں سے التجائیہ -" لہجے میں کہا

سوید تو ڈاکٹر نے الفاظ پر ہی ٹھٹھک گیا " کہی زنجبیل کی ساتھ " بھی دانش نے کچھ۔۔۔۔۔ اس سے آگے وہ سوچنا سکا - سوید نے اسے اپنی چھوٹی بہن کہا تھا وہ ہرگز نہیں چاہتا تھا کہ اسے کوئی -" تکلیف پہنچے

اوہ میرے خدا میں نے اس بھڑیے کے سامنے اسے بے گناہ " لڑکی کو بھیجا ہی کیوں؟ میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ وہ کتنا گھٹیا پھر بھی؟۔۔۔" یا اللہ جیسا میں سوچ رہا ہوں کاش!! کاش کے ایسا کچھ نا ہوا ہو ورنہ میں کس منہ اس کا سامنا کروں گا!! سوید پریشانی وہاں کھڑا زیر لب زنجبیل کے لیے دعا گو تھا۔ اس کی اپنی ایک بہن، بیوی اور بیٹی تھی وہ کیسے زنجبیل کی بربادی کا سن کر پُر سکون رہ سکتا تھا۔

ڈاکٹر نے اپنی بات مکمل کر کے جا چکی تھی منور پولیس والوں کے " چند ایک سوالوں کے جواب دے رہا تھا۔ جب کے سوید ماؤف " ہوتے ذہن کے ساتھ وہاں کھڑا سب دیکھ رہا تھا

چلیں سوید بھائی!! منور نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے " ہلایا تو وہ جیسے ہوش میں آیا تھا

آجائیں سوید بھائی!! سوید کو اپنی جگہ جم کر کھڑے دیکھ منور "

- "اسے آنے کا کہہ کر خود فوری طور پر کمرے میں چلا گیا تھا

سوید بجھے دل اور مرے مرے قدموں کے ساتھ منور کے پیچھے "

چل پڑا لیکن اپنا ہر قدم اسے منوں من بھاری ہوتا محسوس ہو رہا

- "تھا

کمرے کے دروازے پر اس کے قدم منجمد ہوئے تھے دل تو کر "

رہا تھا یہاں سے بھاگ جائے لیکن یہ ممکن نا تھا - اس کی وجہ سے

وہ لڑکی اپنی عزت گنوا چکی تھی وہ کس منہ سے اس کا سامنا کرتا؟

لیکن وہ بھاگ نہیں سکتا تھا اسے سامنا تو کرنا ہی تھا یہی سوچ کر

سوید ایک ٹھنڈی آہ بھر کر خود کو پر سکون کرتے دروازے کی

- "ناب گھماتے کمرے میں داخل ہوا

!! اسلام و علیکم سوید بھائی "

وہ جو جھکے سر کے ساتھ روم میں داخل ہوا تھا جانی پہچانی خوش " باش آواز پر اس نے سر اٹھا کر سامنے دیکھا تو آنکھوں میں تحیر سمٹ آیا - وہ حیرت سے سامنے کا منظر دیکھ رہا تھا جہاں زنجبیل بیڈ پر آرام سے بیٹھی ہوئی اپنے ہاتھ میں پکڑی پلیٹ سے کانٹے کی مدد سے فروٹ کھا رہی تھی - ساتھ ہی اس کے پیروں کی طرف منور - " بھی پر سکون سا بیٹھا مسکرا کر اسے دیکھ رہا تھا

سوید کا دماغ تو چکرا کر رہ گیا آخر یہ نوجوان بچے کر کیا رہے " تھے ؟ ڈاکٹر نے کچھ کہا تھا لیکن یہاں تو کچھ اور ہی معاملہ نظر - " آ رہا تھا

سوید بھائی اتنا حیران نا ہو یہاں آ کر بیٹھیں ہم آپ کو سب " بتاتے ہیں !! سوید کی آنکھوں میں سوال اور چہرے پر الجھن دیکھ

کر منور اسے پکارا تو سوید آہستگی سے چلتا ہوا ان دونوں کے دائیں  
- "جانب رکھے صوفے پر براجمان ہو گیا

یہ سب کیا ہے بیٹا؟ ڈاکٹر کیا کہہ رہی تھیں؟ اور پولیس یہاں؟  
کیوں آئی تھی سب خیریت تو ہے؟ دانش نے آپ کو تو کوئی  
نقصان نہیں پہنچایا؟ سوید نے پریشانی نے ایک ہی سانس میں کئی  
- "سوال کر ڈالے

سب کچھ بالکل ٹھیک ہے سوید بھائی پریشانی والی کوئی بات نہیں  
ہے اس نے مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچایا ہے البتہ ہم نے اسے ایسا  
پھنسایا ہے کہ اس کی اگلی پچھلی سات پشتیں بھی اسے اتنی آسانی  
- "سے نہیں بچا سکتیں!! زنجیل نے مزے سے کہا

اب آپ دونوں ایسے گول گول باتیں ہی کرتے رہو گے یا مجھے  
- "بھی کچھ بتاؤ گے!! سوید نے الجھ کر کہا

"کل رات"

نہیں ایسی بات نہیں ہے - بس مجھے پسند نہیں بلو بیری !! لیکن "

تم نے اسپیشلی میرے لیے منگایا ہے تو میں ضرور پیوں گا !!

زنجبیل کا موڈ آف ہوتے دیکھ کر اس نے فوراً بلیو بیری ڈرنک کے

گلاس کو لبوں سے لگایا اور گھونٹ گھونٹ پینا شروع ہو گیا - دانش

کو اپنی بات مانتے دیکھ کر زنجبیل کی آنکھوں میں چمک کے ساتھ

- "لبوں پر معنی خیز مسکراہٹ بکھر گئی

دانش آریو اوکے ؟ اسے سر پکڑتے دیکھ کر وہ مسکراہٹ دبا کر "

- "مصنوعی فکر مندی سے پوچھنے لگی

یس بے بی ایم فائن !! بس اچانک بہت نیند آنے لگی ہے سر چکرا "

رہا ہے !! وہ وہ بار بار اپنی آنکھوں کو جھپک کر کھولتے ہوئے بولا

- "



اوہ!! زنجبیل ہونٹوں کو گول کر بولی - "ایسا کرو منہ ہاتھ دھو لو " ٹھیک ہو جاؤ گے!! وہ سیٹ سے ٹیک لگا کر اس کی حالت سے لطف لیتے ہوئے بولی -

ہم!! وہ واشروم جانے کے لیے کھڑا ہی ہوا تھا کہ بری طرح لڑکھڑا گیا اس سے قبل کہ وہ زمین بوس ہوتا منور نے اسے سہارا دے کر سنبھالا -

زنجبیل جلدی کرو کام ختم کرنے کا وقت آ گیا ہے!! منور نے اسے مخاطب کیا تو وہ سر ہلاتی کھڑی ہو گئی - وہ دونوں مل کر دانش کو لے کر ایک روم کی طرف چل دیے جو خاص ان دونوں نے آج کے کام کے لیے بک کر رکھا تھا - ان سارے معاملے میں کسی نے ان کی طرف توجہ دینے کی کوشش نہیں کی تھی سب اپنی اپنی - "مدہوشی میں گم تھے

کمرے میں لاتے ساتھ ان دونوں دانش کو تو ایک صوفے پر بٹھا " دیا اور خود اپنی ویڈیو بنانا شروع ہو گئے چونکہ وہ لوگ ٹک ٹاکر تھے اس لیے ایڈٹنگ میں خاصے ماہر تھے ویڈیو میں زنجبیل کے ساتھ منور تھا ایک دو سینز میں ان دونوں نے دانش کو بہت مشکلوں سے ساتھ لیا اس کے بعد ایڈٹنگ اتنی مہارت سے کی تھی کہ دیکھنے والوں کو مکمل ویڈیو میں دانش کا ہی گمان ہو رہا تھا۔ آخر میں منور نے دانش کا موبائل ڈھونڈ کر اس کے اکاؤنٹ سے ویڈیو اپلوڈ کر دی تھی تاکہ سارا الزام اس کے سر آ جائے۔ اور سوید کے دیے ہوئے ڈرگز کے پیکٹ کو دانش کے جیب میں ڈال کر منور تو وہاں سے چلا گیا۔ کیونکہ اگلے پلان کے مطابق پولیس یہاں آنے والی تھی جو سوید نے پہلے سے ہی انوالو کر رکھی تھی۔ کچھ دیر بعد پولیس نے اس کلب میں چھاپا مار کر جب سب کو باہر نکالا تو

زنجبیل کی حالت دیکھ کر انہیں یہ یقین ہو گیا کہ دانش نے اس کے ساتھ زیادتی کی ہے۔ جب پولیس نے اسے گرفتار کرنے کے لیے کھڑا کیا تو اس کی جیب ڈرگزر کا ایک پیکٹ جو شاید منور نے جان بوجھ کر جیب کے بالکل اوپر ٹکا رکھا تھا اس کے کھڑا ہونے سے نیچے گر گیا۔

زنجبیل نے خود کو مظلوم ثابت کرنے کے لیے ٹیبل پر رکھے "شیشے کے گلاس کو توڑ کر کلائی کے اوپر ہلکا سا کٹ لگایا اور بے ہوشی کا ناطک کرتے ہوئے فرش پر گر گئی۔ یہ سب اتنا اچانک ہوا کہ کسی کو کچھ سمجھ نہ آیا اور فوری طور پر زنجبیل کو ہاسپٹل جب کہ دانش کو جیل لے جایا گیا۔

وہ دونوں مزے سے اپنا کارنامہ سنا کر خاموش ہوئے تو سوید ہکا "بکاسا ان کی شکلیں دیکھے گیا۔ کیا تھے یہ دونوں اتنا شیطانی دماغ؟

اس نے تو صرف ڈرگزل لا کر دی تھی - ڈرگزل اک میڈلسن ہے جسے سکون اور دواؤں میں استعمال کیا جاتا ہے چونکہ وہ شہر کا مشہور ہارٹ اسپیشلسٹ تھا اسی وجہ سے اس نے دوا بنانے والی کمپنی سے اپنا لائسنس استعمال کرتے ہوئے لیا تھا تاکہ دانش کو کچھ ٹائم جیل کے پیچھے کروا کر اس کی اچھی طرح خاطر مدارت کروا سکے لیکن ان دو شیطانوں نے تو اس کو کہیں منہ دکھانے کے قابل نہیں

- "چھوڑا تھا

- "تم دونوں کس قدر شیطان ہو !! سوید کہے بنا نارہ سکا "

سوید بھائی ایک تو ہم نے آپ کی مدد کی الٹا آپ ہمیں شیطان "

- "بول رہے ہیں !! زنجیل نے منہ بنا کر کہا

وہ سب تو ٹھیک ہے لیکن اس ڈاکٹر نے تمہارے سچ کو جھوٹ "

- "میں کیسے بدلا ؟ سوید نے پوچھا

سوید بھائی اسے ٹیلنٹ کہتے ہیں!! منور کالر کھڑا کرتے گردن " اکڑا کر بولا - " ہم نے ڈاکٹر نی کو وڈیو دکھا کر کہا کہ اسے بندے نے بہت لڑکیوں کے ساتھ ظلم کیا ہے اس کو سزا دلوانے میں ہماری مدد کریں!! اس کے علاوہ اور بھی بہت منت سماجت کی تب - " جا کر وہ مانیں!! منور نے اپنا کارنامہ بتایا

خیر تم لوگوں کو ایسا خطرہ مول نہیں لینا چاہے تھا اگر خدا نخواستہ " کچھ ہو جاتا تو؟ سوید نے پریشانی سے کہا - جو بھی تھا وہ دونوں کم - " عمر تھے کسی بھی مشکل میں پڑ سکتے تھے

سوید بھائی ہمارا ارادہ ایسا کچھ بھی کرنے کا نہیں تھا - جب میں " نے دانش سے دوستی کی تب شروع میں تو بہت اچھا بنتا رہا لیکن دھیرے وہ اپنی گھٹیا حرکت دکھانے لگا - اکثر وہ مجھے فحش ویڈیوز وغیرہ سینڈ کرتا اور اس کے ساتھ انتہائی نازیبا باتیں کرتا پہلے تو ہم

نے اگور کیا لیکن پھر ہمیں محسوس ہوا کہ وہ ایک انتہائی گھٹیا انسان ہے جب وہ مجھے یہ سب بھیج سکتا ہے تو جانے کتنی لڑکیوں کے ساتھ وہ یہ ظلم کر چکا ہو گا - بس یہی سب دیکھ کر ہم دونوں نے - "اسے اچھی طرح سبق سکھانے کا فیصلہ کیا!! زنجبیل نے کہا

خیر آپ پریشان نا ہو اب سب کچھ ٹھیک ہے وہ اپنے انجام تک " - "پہنچ چکا ہے!! منور نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا

مجھے اس بات کی فکر ہے جب وہ باہر آئے گا تو کہیں تم دونوں " کو نقصان نا پہنچائے!! سوید نے اپنی تشویش ظاہر کرتے ہوئے کہا -

جب تک وہ باہر آئے گا ہم اس ملک سے باہر ہوں گے!! پچھلے " ہفتے ہم نے نکاح کیا ہے!! زنجبیل کی فیملی میں صرف اس کی ماما ہیں



اور میرے پرنس انگلینڈ میں رہتے ہیں تو ہم لوگ بھی ولیمہ کرنے وہیں جا رہے ہیں !! منور نے مسکرا کر کہا

بہت بہت مبارک ہو نکاح !! اللہ تم دونوں کو خوش رکھے !! سوید نے ان کے سروں پر ہاتھ رکھتے ہوئے دعا دی

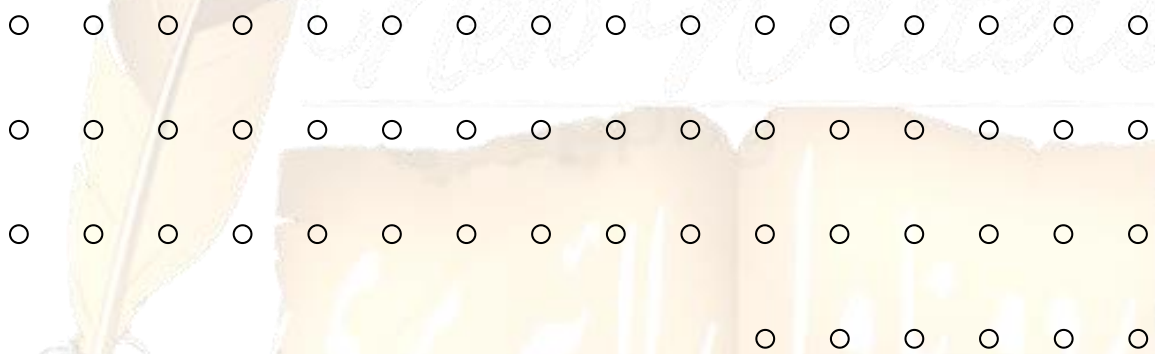
سوید بھائی پلیز مائنڈ مت کیجئے گا لیکن کیا آپ یہ بتا سکتے ہیں کہ وہ آپ کی کون ہے جس کی زندگی دانش نے برباد کی ہے؟ زنجبیل نے پوچھا یہ سوال کب سے اسے بے چین کیے ہوئے تھا آج اس نے پوچھ ہی لیا

بس اتنا جان لو میری عزت اس سے جڑی ہے !! "اب میں چلتا" ہوں میری سرجری کا ٹائم ہو گیا ہے !! زنجبیل کو مزید سوالوں کے لیے منہ کھولتے دیکھ کر وہ کلائی پر بندھی گھڑی پر نگاہ ڈالتا ہوا اٹھ

"کھڑا ہوا"

تمہیں کیا کوئی نا کوئی تو گی ہی تم اپنا سکون سے رہو نا!! زنجبیل "

- "کوڈیٹیکو بنتے دیکھ کر منورل جھڑک کر بولا تو وہ منہ بنا رہ گئی



کہاں ہے وہ تمھاری بے غیرت اولاد بلاؤ اسے؟ راشد گھر میں " داخل ہوتے ہی چیخ کر بولے

کیا ہو گیا ہے آپ کو ایسے چیخ کیوں رہے ہیں؟ نصرت بیگم جو " ابھی کچھ دیر پہلے ان لوگوں آفس بھیج کر صاف صفائی کا کام کروا رہیں تھیں انہیں آندھی طوفان کی طرح گھر داخل ہوتے دیکھ کر - "بوکھلا سی گئیں

کہاں ہے وہ نالائق؟ بلاؤ اسے میں آج اسے زندہ دفن کر دوں " گا!! خبیث نے مجھے کہیں منہ دکھانے کے قابل نہیں چھوڑا!! اسی دن کے لیے جوان ہوا تھا ہڈ حرام!! راشد صاحب ساری تمیز بلائے طاق رکھتے ہوئے دانش کو گالیوں سے نوازتے ہوئے بولے - ان کا - "بس نہیں چل رہا تھا کہ اسے قتل کر دیں

ہوا کیا ہے آپ مجھے بتائیں گے بلا وجہ ہی گالی گلوچ کر رہے ہیں " - "نصرت بیگم نے پریشانی سے پوچھا

راشد صاحب ان کے سوالوں کا جواب دینے کے بجائے ایک "خونخوار نظر ان پر ڈالتے ہوئے تن فن کرتے دانش کے کمرے کی طرف بڑھے تھے۔ پیچھے پیچھے باسط بھی حواس باختہ سے دوڑا تھا۔ جتنے غصے میں وہ اس وقت تھے باسط کو یقین تھا کہ دانش کا بچنا۔" مشکل ہے

دانش!! وہ دھاڑ سے دروازہ کھول کر کمرے میں داخل ہوئے "تھے لیکن اسے وہاں موجود ناپا کر ان کا پارہ مزید ہائی ہوا تھا کہیں ہے یہ؟ راشد صاحب نے غصے کی زیادتی سے دوبارہ نصرت "بیگم سے پوچھا

یہ تو رات سے گھر ہی نہیں آیا۔ اپنے آوارہ دوستوں کے ساتھ "ہو گا کہیں۔ آپ کو میں نے پہلے بھی بتایا تھا اس کا اٹھنا بیٹھنا اچھے

لوگوں میں نہیں ہے لیکن اس گھر میں میری سنتا کون ہے؟ نصرت  
- "بیگم نے بیزاریت سے کہا

ہیلو!! واٹ؟ کب کہاں؟ اوکے ہم لوگ آتے ہیں!! وہ دونوں "  
میاں بیوی اپنی ہیں بحث میں لگے ہوئے تھے جب باسط کا فون بجا  
- "تھا دو منٹ بات کر کے اس نے کال کٹ کی

ڈیڈ وہ پولیس اسٹیشن میں ہے - پولیس نے رات کو اریسٹ کیا "  
- "ہے اسے - ہمیں فوری طور پر جانا ہوگا باسط بوکھلا کر بولا

ہائے اللہ کیا ہوا میرے بیٹے کو پولیس نے کیوں پکڑا ہے؟ آپ "  
لوگ مجھ کچھ بتاتے کیوں نہیں؟ باسط کیا کیا ہے دانش نے؟ کچھ تو  
بتاؤ مجھے؟ نصرت بیگم کو اب صحیح معنوں میں پریشانی نے آن گھیرا  
- "تھا وہ پے درپے سوال کرنے لگیں

بتاؤ اپنی ماں کو بہت فخر ہے نا سے اپنی اولاد پر بتاؤ اسے کیسے "

سارے زمانے میں ہمارے منہ کالا کیا ہے ان کے لاڈلے نے !!

- "راشد صاحب اس کی گرفتاری کا سن کر مزید بھڑک کر بولے

ڈیڈ آپ یہ سب چھوڑیں - ابھی ہمیں پولیس اسٹیشن جانا پڑے "

- "گا !! باسط نے ان سے کہا

میں تو نہیں جاؤں گا !! مجھے تو کوئی کونہ مل جائے جہاں میں منہ "

چھپا لوں !! دنیا والوں کی نظروں کا سامنا کرنے کی ہمت نہیں ہے

مجھ میں !! راشد صاحب شرمساری سے گویا ہوئے ان کی سالوں

- "سے بنائی ہوئی عزت کا جنازہ نکال دیا تھا ان کے بیٹے نے

ڈیڈ پلیز جانا تو پڑے گا ابھی زیادہ لوگوں میں بات پھیلی نہیں "

ہے جتنی دیر کریں گے اتنا ہی معاملہ بگڑے گا ابھی لے دے کے

معاملہ نمٹالیں گے - ورنہ کہیں دانش کی اس حرکت کی وجہ سے



ہمارا آڈر نا کینسل ہو جائے!! ڈیڈ پلینز سمجھنے کی کوشش کریں سارا  
مال تیار ہے ہمیں بہت نقصان ہو جائے گا!! باسط منت بھرے لہجے  
میں بولا اسے اس وقت اپنے کاروبار کی فکر تھی جو دانش کی وجہ  
- "سے خطرے کی زد میں آ چکا تھا

پلینز ڈیڈ پلینز!! وہ راشد صاحب کا ہاتھ تھام کر بولا تو وہ نا چاہتے "  
- "ہوئے بھی اس کا ہاتھ جھٹک کر باہر کی طرف بڑھ گئے

باسط مجھے تو کچھ بتا کر جاؤ!! انہیں جاتے دیکھ کر نصرت بیگم باسط "  
- "کا ہاتھ تھام کر استفسار کرنے لگیں

مام آ کر بتاتے ہیں ابھی جانا ہو گا!! وہ اپنا ہاتھ چھڑا کر تیزی "  
سے باپ کے پیچھے بھاگا تھا - جبکہ نصرت بیگم آوازیں ہی دیتی رہ  
- "گئیں تھیں



فخر بیٹا فضا کو فیہا کے گھر چھوڑ آؤ!! فخر جو تیزی سے باہر جانے " کی تیاری میں تھا کشور جہاں کی آواز پر رک کر پلٹا

فیہا کے گھر؟ سب خیریت ہے امی؟ وہ ان کے پاس آتے " - "ہوئے استفسار کرنے لگا

جی جی سب خیریت ہے - وہ دراصل رات کو فیہا نے کال کی " تھی کہ فضا کو اس کے پاس بھیج دوں!! آج کے گھر اس کے نند نندوئی کی دعوت ہے تو کہہ رہی تھی کہ اس کے مدد چاہیے!! کشور - "جہاں نے کہا تو وہ سر ہلا گیا

- "کہاں ہے فضا؟ بلائیں اسے میں چھوڑ دیتا ہوں!! فخر نے کہا"

وہ تیار ہونے لگی ہے تم بیٹھو تب تک مجھے تم سے کچھ ضروری "

- "بات کرنی ہے!! اب کی بار عبید رضا نے کہا

- "کونسی ضروری بات؟ وہ ان کے پاس بیٹھتے ہوئے پوچھنے لگا"

یہ تم نے دوسری شادی کا کونسا نیا شوشا چھوڑا ہے؟ تمہیں "

احساس ہے تمہارے اس فیصلے سے بچوں کی زندگی پر کیا اثر پڑے گا؟ ایک بیوی تو تم سے آج تک سنبھلی نہیں دوسری لا کر اس گھر

کو چڑیا گھر بنانا چاہتے ہو؟ میں جانتا ہوں شریعت میں چار شادیوں کی اجازت ہے لیکن انہیں احسن و منصفانہ طریقے سے نبھا کرنے کا

بھی حکم ہے - اپنے حالات تو تم خود بھی جانتے ہو بیوی اور ماں

بہنوں میں تو تم عدل کر نہیں سکے دو بیویاں کیس سنبھالوں گے؟

عبید رضا خونخوار لہجے میں بولے - اپنے اکلوتے بیٹے کے جلد بازی  
- "کے فیصلوں سے وہ بری طرح زچ آچکے تھے

ابو آپ سے کس نے کہا یہ سب؟ وہ جانتا تھا کہ لبنا نے ہی بتایا "  
- "ہو گا لیکن پھر پوچھنے لگا

کون بتائے گا؟ لبنا آئی تھی ہمارے پاس رو رہی تھی کہ تمہیں "  
سمجھاؤں اسے معاف کر دو!! دیکھو بیٹا جو ہو گیا سو ہو گیا ماضی کو  
بھول جاؤ اسے ایک موقع دو جو بھی ہے وہ تمہارے بچوں کی ماں  
ہے - تمہارے کسی بھی فیصلے کا اثر تمہارے بچوں کی زندگیوں پر  
بھی ہو گا اس لیے سوچ سمجھ کر فیصلہ کرنا اور ایک اور بات اللہ  
نے مرد کو حاکم بنایا ہے اگر وہ اپنی حاکمیت عورت کو دے کر اللہ

کے فیصلے کی نافرمانی کرے گا تو نقصان ہی ہو گا - " میں یہ نہیں  
کہہ رہا عورت کو پیر کی جوتی سمجھو لیکن اسے حد سے زیادہ چھوٹ

دینا بھی مناسب نہیں ہے تم ایک بار یہ غلطی کر کے انجام دیکھ چکے ہو۔ آئندہ کے لیے سبق حاصل کرو اور اپنا گھر ٹوٹنے سے بچاؤ شادی کوئی گڑیا گڈے کا کھیل نہیں ہے کہ اسے با آسانی ختم کیا جاسکے یہ دو خاندانوں کا تعلق ہے اس لیے ہر فیصلہ سوچ سمجھ کر کرنا!! اب کی بار عبید رضا اسے نرمی سے سمجھاتے ہوئے بولے۔  
"تو وہ سمجھنے والے انداز میں سر ہلا گیا

ابو میں کوئی دوسری شادی نہیں کر رہا بس لبنا کو ڈرانے کے لیے " کہا ہے تاکہ وہ سدھر جائے!! فخر نے ان سے کہا تو وہ مزید کچھ۔  
"بھی نہیں بولے کیوں کہ فضا تیار ہو کر آچکی تھی  
"چلیں بھائی!! فضا نے کہا تو فخر بھی اٹھ کھڑا ہوا"

ٹھیک ہے امی ابو میں جا رہی ہوں!! اللہ حافظ!! فضا نے ماں "۔  
"باپ کو الوداع کہا اور فخر پیچھے چلی گئی





تھیں لیکن اتنا خالی گھر انہوں نے پہلی بار دیکھا تھا ورنہ کوئی نا کوئی تو ضرور ہی گھر میں موجود ہوتا تھا۔ پہلے تو انہوں نے واپسی کا سوچا پھر کچھ دیر انتظار کرنے کا فیصلہ کرتے کر وہ وہیں صوفے پر بیٹھ گئیں۔

کافی دیر وہاں بیٹھ کر انتظار کرتے کرتے اب وہ اکتاہٹ کا شکار ہونے لگی تھی۔ اپنے ہاتھ پر بندھی گھڑی پر بیزاریت سے نگاہ دوڑانے پر انہیں احساس ہوا کہ جیسے یہاں بیٹھے رہنے پر صرف ان کا وقت ضائع ہو رہا ہے۔ اور وقت ان کا کتنا قیمتی تھا یہ وہ خود اچھے طریقے سے جانتی تھی اس لیے مزید وہاں رکنے کے بجائے وہ اب۔۔۔"واپسی کے لیے اٹھنے لگیں تھی کہ آسیہ بی بی وہاں آن پہنچی

آسیہ بی بی تو اس دن ہی کام چھوڑ کر جا رہی تھیں لیکن کامران نے منت سماجت کے ساتھ ڈبل تنخواہ دے کر انہیں روکنے کی

کوشش کی تھی لیکن وہ اس قدر ڈری ہوئی تھی کہ وہ کسی صورت ماننے کو تیار نہیں تھی لیکن جب آسیہ بی بی گھر گئیں انہوں نے اپنے شوہر کو اپنے کام چھوڑنے کی وجہ بتائی تو وہ سخت ناراض ہوئے اور دگنی تنخواہ کی بات پر ان کے شوہر کی تو جیسے باچھیں کھل گئیں۔ اس نے کہا کہ اس وقت تم جانتی ہو کتنی پریشانی کا حال ہے مہنگائی نے کمر توڑ رکھی ہے بچے چھوٹے ہیں اگر تم بھی کام چھوڑ دو گی تو گھر کا گزارا کیسے چلے گا؟ آسیہ بی بی بیچاری چھوٹے بچوں کا منہ دیکھ کر مرتے کیا نا کرتی اگلے دن سے واپس کام پر چلی آئیں۔

"تھیں۔"

سلام میڈم!! آپ یہاں سب خیریت تو ہے؟ کافی دنوں بعد چکر "

"لگایا؟ آسیہ بی بی نے انہیں دیکھ کر خوشگوار لہجے میں پوچھا

وعلیکم اسلام!! جی جی سب خیریت ہے الحمد للہ!! بلقیس باجی گھر " میں نہیں ہے ہیں کیا؟ میں کافی دیر سے یہاں بیٹھی ان کا انتظار کر رہی تھی!! انہوں نے کہا تو آسیہ بی بی اچھنبے سے انہیں دیکھا ارے میڈم بلقیس باجی اور خالد صاحب کو گزرے ہوئے تو دو " ماہ سے زیادہ ہو گئے!! آسیہ بی بی نے کہا تو انہیں ایسا محسوس ہوا "جیسے چھت پوری قوت سے ان کے سر پر آگری ہو ک ک ک کیا، کب، کیسے، مجھے تو علم ہی نہیں تھا میں تو اس " شہر میں تھی ہی نہیں!! انہوں نے لڑکھڑائے لہجے میں پوچھا یہ خبر "ان کے لیے بھی خاصی صدمے والی تھی آپ کو نہیں معلوم؟ ان کا بہت برا ایکسڈینٹ ہوا تھا بچارے دونوں میاں بیوی اس دن ہی چل بسے عزرا بی بی بچ گئی لیکن

بچاری زندہ لاش سی ہو گئی ہیں !! آسیہ بی بی نے سارا واقعہ ان کے  
- "گوش گزارا

- "میں عزرا سے مل سکتی ہوں !! انہوں نے پوچھا "

جی جی آپ آجائیں ہو سکتا ہے آپ کو دیکھ کر انہیں خوشی ہو "  
ورنہ تو غصہ ہی ہوتی ہیں !! آسیہ بی بی نے انہیں اپنے ساتھ آنے  
- "کا کہا تو وہ ان کے پیچھے چل دیں

A kasha ..... A li .....

وہ سب لوگ ڈرائنگ روم میں بیٹھے ہوئے تھے مروہ کے "  
سسرالیوں میں صرف اس کی ساس اور ایک دیور تھا جس کی ابھی  
شادی نہیں ہوئی تھی باقی مروہ اس کا شوہر اور بیٹا تھے سسر کا  
انتقال ہو چکا تھا - وہ سب آپس میں گپ شپ میں مصروف تھے -

فیہا مہمانوں کے لیے چائے ناشتے کے انتظامات میں مصروف تھی۔  
فضا نے صبح سے آکر اس کی بہت مدد کی تھی ورنہ وہ تو اتنی گرمی  
- " میں اکیلی ہی گھن چکر بنی رہتی

ماشاء اللہ اماں بی بہو تو آپ کو بڑی اچھی ملی ہے - سارے کام "  
کیسے پھرتی سے خود ہی کر رہی ہے - ایسی گھر سنبھالنے والی بہوئیں  
آج کل ملتی کہاں ہیں ؟ آج کل تو لڑکیوں کے چونچلے ، فیشن نمود و  
نمائش ہی ختم نہیں ہوتی کے گھر کو دیکھ لیں - مجھے تو آپ کی فیہا  
بڑی اچھی لگی !! میں تو اپنے صہیب ( مروہ کا دیور ) کے لیے ایسی  
- " ہی لڑکی کی تلاش میں ہوں !! مروہ کی ساس نے مسکرا کر کہا  
آؤ بیٹا کچھ دیر ہمارے ساتھ بھی بیٹھ جاؤ !! میں تو خاص کر تم "

سے ہی ملنے آئی تھی اور تم ہو کے کاموں میں مصروف ہو !! فیہا کو

ناشتے کے لوازمات سجاتے دیکھ کر مروہ کے ساس نے اسے بلایا تو  
- "وہ مسکرا کر ان کے پاس ہی بیٹھ گئی

کوئی خوشخبری وغیرہ سنائی تم نے؟ جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے چھ "   
سات ماہ تو ہو گئے ہیں تمہاری شادی کو!! مروہ کی سانس نے  
- "جانچتی نگاہ سے فیہا کو دیکھ کر پوچھا

ن ن نہیں آئی ابھی ایسی کوئی بات نہیں ہے!! فیہا نے کچھ "   
جھجکتے ہوئے جواب دیا اسے بالکل اندازہ نہیں تھا کہ مروہ کی ساس  
- "اس سے اتنی ڈائریکٹ یہ سوال بھی پوچھ لیں گی

میرا مشورہ مانو تو اس بارے میں غور کرو اگر کوئی پریشانی والی "   
بات ہے تو کسی ڈاکٹر کو دکھاؤ!! شادی کے پہلے سال میں ہی بچہ  
پیدا ہو جائے تو ہی بہتر رہتا ہے ورنہ بڑی پیچیدگیاں ہوتی ہیں -  
سوتن کی اولاد سوتن کی ہی رہتی ہے اپنے پیٹ سے جنا اپنا ہوتا ہے



- اپنا بچہ پیدا کرو گی تو شوہر کے دل پر راج کرو گی !! وہ فیہا کو رازداری سے سمجھاتے ہوئے بولیں مانوں اس سے زیادہ ضروری - "کوئی بات ہی نا ہو

فیہا نے غور سے ان کا چہرہ دیکھا - اسے ایسا محسوس ہوا جیسے وہ " خاص یہی سمجھانے آئی ہوں

امی ابھی حارث چھوٹا ہے نا تو اس لیے ان دونوں نے بچے کے " بارے میں نہیں سوچا وہ تھوڑا اور بڑا ہو جائے پھر ٹھیک رہے گا - ابھی تو فیہا خود چھوٹی سی ہے پورا گھر ، دونوں بچوں کو اکیلے سنبھالتی ہے ایک اور بچے کی ذمہ داری کیسے سنبھالے گی !! مروہ جو اپنی ساس کی بات سن چکی تھی بیچ میں مداخلت کرتے بولی - وہ اپنے - " ساس کی بال کی کھال نکالنے کی عادت سے بخوبی واقف تھی

اتنا بھی کوئی چھوٹا نہیں حادث خیر سے تین سال کا ہونے والا " ہے!! لوگوں کو سال سال بچے ہوتے ہیں پھر بھی وہ بڑی بردباری سے گھر اور بچے سب سنبھال لیتی ہے یہ تو آج کی لڑکیوں کا بچے نا پیدا کرنے کا بہانہ ہوتا کہ لڑکی چھوٹی ہے یا بچہ چھوٹا ہے وغیرہ وغیرہ ورنہ ہمارے وقت میں چودہ پندرہ کی عمر میں شادی ہوتی تھی اور سترہ سال میں بچہ بھی خیر اب کی لڑکیوں کو کون سمجھائے ان کا تو فکر خراب ہو جاتا ہے پر یگننسی ہے!! مروہ کی ساس سے مروہ - " کی بات ہضم نا ہوئی تو بے لچک لہجے میں بولنے لگیں فیہا بیٹا کھانا لگا لو سب کو بھوک لگی ہو گی کافی وقت ہو گیا ہے!! " اماں بی نے ماحول کو تلخی سے بچانے کے لیے فیہا کو وہاں سے بھیجنے کے لیے کہا اب وہ بچاری مروہ کی ساس کو کچھ بھی کہنے یا سمجھانے سے قاصر تھیں پوتی کی سسرال کا معاملہ تھا اور پھر وہ اچھی طرح

جانتی تھی کہ مروہ کی ساس کس قسم کی خاتون ہیں - ایسے لوگوں کو کچھ بھی کہنا یا سمجھانا اپنے پیر پر کلہاڑی مارنے جیسا ہوتا ہے بہتر - " یہی ہے کہ انسان سمجھداری دکھائے خاموش ہو جائے

A kasha ..... A li .....

پولیس والوں نے دانش کی اچھی طرح درگت بنائی تھی کہ وہ " بیٹھنے کے بھی قابل نا رہا تھا

ڈیڈ پلیز مجھے یہاں سے باہر نکالیں - میں نے کچھ نہیں کیا ہے " مجھ پر جھوٹا الزام لگایا گیا ہے مجھے پھنسایا جا رہا ہے - میں بے قصور ہوں !! راشد صاحب اور باسط کو دیکھ کر وہ لاک اپ میں سے ہی - " چیخنا شروع ہو گیا تھا

راشد صاحب ایک خونخوار نگاہ اس پر ڈالتے باسط کے پیچھے اس " کی بیل کرانے کے لیے پولیس افسر کے کمرے میں چلے گئے۔

دیکھئے سر ہم آپ کو جانتے ہیں لیکن ہمیں اوپر سے آڈر ہے آپ " کے بیٹے کے پاس سے ڈرگزر برآمد ہوا ہے یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ اور دوسرا آپ کے نواب زادے نے جس لڑکی کی عزت پر ہاتھ ڈالا ہے وہ مشہور ٹک ٹاکر ہے عوام اسے سپورٹ کر رہی ہے۔

ہم کچھ نہیں کر سکتے!! پولیس انسپکٹر نے صاف ہاتھ جھاڑتے۔

"ہوئے کہا۔

کوئی تو راستہ ہو گا؟ کچھ لے دے کر معاملہ ختم کریں۔ ہمارے " ملک میں یہ کونسی مشکل بات ہے۔ آپ گنجائش تو نکالیں!! باسط نے دھکے چھپے انداز میں رشوت کی پیشکش کی جبکہ راشد صاحب تو۔

"لب سی کر بیٹھے تماشائی بنے ہوئے تھے۔

ہم !! ڈرگز کا معاملہ تو ہم لے دے کر ختم کر لیتے ہیں لیکن " رپ کیس کا ہم کچھ نہیں کر سکتے عوام غصے میں ہے !! پولیس - انسپکٹر نے جیب گرم ہوتے دیکھ کر پر سوچ انداز میں کہا

کچھ تو طریقہ ہو گا اس معاملے سے نبٹنے کا؟ باسط نے مدد طلب " نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا - اپنے کاروبار کو خطرے میں دیکھ کر وہ بہت پریشان تھا اسے مسلسل اپنے کلائنٹس کی جانب سے کالز - موصول ہونے لگی تھی

صرف ایک طریقہ ہے اگر وہ لڑکی ویڈیو کو جھوٹی قرار دے " دے تو یہ معاملہ ختم ہو سکتا ہے !! پولیس انسپکٹر نے کرسی سے ٹیک لگا کر اپنے دونوں ہاتھوں کو آپس میں جوڑ کر گدی سے لگاتے - ہو کہا

باسط نے فوری طور پر دانش سے زنجبیل کے بارے میں پوچھا تھا " پہلے تو اسے یاد ہی نہیں آیا کیونکہ وہ ہوش میں ہی نہیں تھا اس وقت تو اسے یاد بھی نہیں تھا کہ کون لڑکی ہے لیکن باسط کے دوبارہ وڈیو دیکھانے پر وہ شدید حیرت کا شکار ہوا تھا پھر غصے سے - " دانت پیستے زنجبیل کا نمبر باسط کے حوالے کر دیا

A kasha ..... A li .....

مجھے آپ سے مل کر بہت اچھا لگا - جب سے میں معزور ہوئی " ہوں کوئی میرا نہیں رہا - میرے دوستوں نے ایک بار کے بعد میرا حال نہیں پوچھا - میری اپنی بہن میرے پاس نہیں بیٹھتی بس کامران ہی ہے جو صبح شام ملنے آتا ہے میرا خیال کرتا ہے - لیکن آپ تو جانتی ہیں نا عورت کو عورت کی ضرورت ہوتی ہے میں مام کو بہت مس کرتی ہوں - کوئی نہیں ہے جس سے میں اپنے دل کی



بات کر سکوں - آج آپ مجھ سے ملنے آئیں مجھ سے اتنی باتیں کی  
مجھے بہت اچھا محسوس ہوا!! عزرا نے آنکھوں میں آنسو لیے کہا  
"-

یہ خاتون بلقیس بیگم کی دور کی رشتہ دار تھیں - ان کی کوئی "  
اولاد نہیں تھی ان کا اپنا مدرسہ تھا وہ بچوں کو قرآن پاک پڑھاتی  
تھیں اسی سے ان کا گزر بسر ہوتا تھا - بلقیس بیگم ہر سال زکوٰۃ  
کے پیسے ان کے مدرسے کے غریب بچوں کے لیے انہیں دے دیا  
کرتی تھی - اس بار انہوں نے پیسے نہیں بھیجے تو وہ یہاں چلی آئیں  
لیکن یہاں آکر انہیں پتہ چلا کہ وہ اس دنیا میں ہی نہیں رہیں تو  
انہیں بہت دکھ ہوا کہ وہ آخری بار ان کا دیدار بھی نہیں کر  
سکیں -"

خالہ جانی کیا آپ مجھ سے روزانہ ملنے آ سکتی ہیں؟ مجھے آپ کے " ساتھ وقت گزار کر بہت اچھا لگا!! عزرا نے ان کا ہاتھ تھام کر - " آس بھرے لہجے میں کہا

عزرا بچے تم تو جانتی ہو میں بچوں کو پڑھاتی ہوں - گھر بھی دور " ہے میرا میں کیسے آ سکتی ہوں کوئی لانے والا بھی تو نہیں ہے نا - البتہ اگر تم میرے مدرسے آؤ گی تو مجھے اچھا لگے گا اور گھر سے باہر نکلو گی تو تمہارا بھی دل بہل جائے گا - دیکھو بچے جو ہونا تھا سو ہو گیا - ماضی کو بھول کر آگے بڑھو - اللہ رب العزت نے تمہیں ایک نئی زندگی دی ہے اسے ضائع نہ کرو بلکہ اپنی آخرت کو بہتر بنانے کی کوشش کرو جب تک زندگی ہے جینا تو پڑے گا اب یہ تم پر منحصر ہے کہ تم زندگی کو جیو یا سزا سمجھ کر کاٹو!! انہوں نے پیار سے عزرا کے سر پر ہاتھ پھیر کر کہا

اب میں چلتی ہوں !! اپنا بہت سارا خیال رکھنا - میں کل تمہارا " انتظار کروں گی - کل دوپہر کا کھانا ہم خالہ بھانجی ساتھ کھائیں گے - " انشاء اللہ - آو گی نا میرے گھر؟ انہوں نے عزرا سے پوچھا

میں ضرور آؤں گی خالہ جانی !! عزرا چہک کر بولی اتنے دنوں " - بعد کسی سے اتنی محبت ملنے پر وہ بہت خوش تھی

عزرا کے حامی بھرنے وہ مسکرا کر اسے سینے سے لگا کر اس کی " پیشانی چوم کر چلی گئیں - ان کا جانے کے بعد اپنے ماتھے پر محبت بھرا لمس محسوس کرتے وہ ایک بھر جذباتی ہو گئی بے ساختہ اسے

- " اپنے ماں باپ یاد آ گئے اور آنکھیں بھگنے لگیں

A □ kasha ..... A □ li .....

سوید آپ کو بچے بہت پسند ہیں؟ فیہا سوید کو اپنے برابر میں لیٹتے " " دیکھ کر گویا ہوئی۔

سوید جو پہلے ہی دن بھر کا تھکا ہوا تھا فیہا کے سوال پر اپنی " آنکھوں سے بازو ہٹا کر اسے دیکھا وہ ابھی فضا کو گھر چھوڑ کر آیا تھا۔

فیہا مجھے بہت نیند آرہی ہے یار تمہیں جو بھی پوچھنا ہو کل پوچھ " لینا!! وہ منہ پر ہاتھ رکھ جمائی روکتے ہوئے بول کر کروٹ بدل گیا۔ " - صاف واضح تھا کہ وہ نیند میں ہے

نہیں آپ پہلے مجھے بتائیں پھر سو جانا!! فیہا اسے جھنجھوڑ کر ضدی " پن سے بولی - مروہ کی ساس کی باتوں نے اسے اپنے بچے کے " حوالے سے سوچنے پر مجبور کر دیا تھا

نہیں مجھے بچے نہیں چاہیے!! اب تمہاری اجازت ہو تو میں سو " جاؤ؟ سوید نے جھنجھلا کر پوچھا تو فیہا نے اس کے بازو سے اپنا ہاتھ ہٹا لیا۔ ایک تو اسے شدید تھکن تھی پہلے زنجبیل سے ملنا پھر سرجری پھر مہمان، صبح پھر ٹائم پر ہاسپٹل پہنچنا اوپر سے فیہا نے "ضد کر کے اسے زچ کر دیا تھا جس کے باعث وہ تنک کر بولا سوید تو کروٹ بدل کر سو گیا تھا لیکن فیہا کی نیند اڑ گئی تھی وہ " "چھت کو گھورتے ہوئے سوچ میں غرق تھی " "کی مجھ میں نہیں ہے سوید خود ہی بچہ نہیں چاہتے!! لیکن میں تو " بچہ چاہتی ہوں!! آنٹی ٹھیک ہی تو کہہ رہی تھی یہ تو رومان کے بچے ہیں وہ کبھی بھی واپس لے سکتی ہے۔ پہلے بھی تو لے لیے تھے اگر حارث بیمار نا ہوتا تو وہ کبھی واپس نا بھیجتی!! وہ غیر ارادی طور پر "اب منفی سوچوں میں الجھنے لگی تھی

نہیں مجھے اپنے بچے چاہیے جو صرف میرے ہوں جنہیں کوئی " واپس نالے سکے !! سوید میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے - مجھ سے ماں بننے کی خوشی نہیں چھین سکتے زیادہ نہیں لیکن ایک بچہ تو ہونا چاہیے - مجھے اپنا بچہ چاہیے میں سوید سے بات کروں گی فیہا خود سے بول کر صبح سوید سے بات کرنے کا ارادہ رکھتے آنکھیں - " موندے گئی

مردوں کی بانسبت عورتیں اولاد کے لیے زیادہ سوچتی ہیں - اس " کی کچھ وجہ تو قدرتی فطرت ہوتی ہے لیکن دوسری بڑی " وجہ ہمارا معاشرہ ہے جو عورت کو بے اولادی کے طعنے دیتا ہے - سب سے عجیب اور حیرت انگیز بات تو یہ ہے کہ طعنے و طنز کے نشتر چلانے والا کوئی مرد نہیں بلکہ عموماً عورتیں ہی ہوتی ہیں جبکہ ہر انسان خاص کر مسلمان جو ایک اللہ پر ایمان رکھتا ہے وہ اس بات کو اچھے



طریقے سے جانتا ہے کہ انسان کو پیدا کرنا صرف اللہ دست قدرت ہے اس میں مرد یا عورت حتیٰ کہ کسی مخلوق کا کوئی عمل دخل نہیں - پھر ناجانے پڑھ لکھ کر سمجھ بوجھ رکھ کر اس قدر جاہلانہ سوچ کیوں ہے؟

A □ kasha ..... A □ li .....

باسط نے زنجبیل کی سم ڈیٹا سے اس کا ایڈریس پتا لگوا لیا تھا - بنا " وقت ضائع کئے وہ پولیس انسپکٹر زنجبیل کے گھر پہنچ گیا تھا - " زنجبیل اپنی ماں کے ساتھ ایک فلیٹ میں اکیلے رہتی تھی دروازے پر بیل دینے پر زنجبیل کی ماں نے دروازہ کھولا تھا - " کچھ دیر پہلے ہی منور زنجبیل کو ہاسپٹل سے گھر چھوڑ کر گیا تھا تو " زنجبیل بھی لاؤنج میں رکھے صوفے پر نیم دراز تھی

دروازے کے کھلتے ہی باسط اور پولیس انسپکٹر بنا کسی لحاظ کے ان " کے گھر میں داخل ہوئے وہ دونوں ماں بیٹی انجان لوگوں کو گھر میں -" دیکھ کر شدید پریشان ہوئیں

کون ہیں آپ لوگ اور گھر میں کیوں گھسے چلے آرہے ہیں؟ یہ " کیا طریقہ ہے کسی کے گھر آنے کا!! زنجبیل کی ماں نے اپنی -" گھبراہٹ پر قابو پا کر غصے سے پوچھا

اپنی بیٹی کو بلائیں ہمیں اس سے بات کرنی ہے!! باسط نے بنا کسی " لحاظ کے چیخ کر کہا تو وہ سہم سی گئیں شور کی آواز سن کر زنجبیل -"خود ہی وہاں آگئی

آپ لوگ کون ہے؟ کیوں شور مچا رہے ہیں؟ چلیں باہر نکلیں " ورنہ ہم پولیس کو بلائیں گے!! زنجبیل نے بے خوف لہجے میں کہا -"

واہ لڑکی واہ ماننا پڑے گا تمھاری دیدہ دلیری کو پولیس والے کو "   
 ہی پولیس بلانے کی دھمکی دے رہی ہو؟ باسط نے انسپیکٹر کی   
 -" جانب اشارہ کرتے زنجبیل سے کہا

آ آ آپ۔۔۔ آپ لوگ کون ہیں اور ہمارے گھر کیوں آئے "   
 ہیں - دیکھیں ہم شریف لوگ ہیں خدا کا واسطہ یہاں سے چلے   
 جائیں!! زنجبیل کی ماں نے ان کے آگے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا وہ   
 -" بہت ڈر گئیں تھیں

آپ کی بیٹی کے کرتوں کی وجہ سے میرا بہت بڑا نقصان ہونے "   
 والا ہے جو کہ میں کسی صورت برداشت نہیں کر سکتا - جو حرکت   
 آپ کی بیٹی نے کی ہے اسے سدھارنے کے لیے ہم یہاں آئیں   
 ہیں!! باسط نے زنجبیل کے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دانت پیستے   
 -" ہو کہا - اس کا بس نہیں چل رہا تھا زنجبیل کو گولی مار دے

چلو لڑکی شرافت سے چل کر اپنی ویڈیو کو جھوٹا قرار دے دو!! "

لوگوں کو بتاؤ کہ یہ محض ایک پرینک تھا جو تم نے لوگوں کی ہمدردی بٹورنے اور مشہور ہونے کے لیے کیا ہے!! باسط نے بن

- "جھجک اس کا بازو دبوچ کر کہا

آپ ہیں کون؟ اور میں کیوں مانوں آپ کی بات؟ وہ ویڈیو "

فیک نہیں ہے - دانش راشد نے میرے ساتھ ظلم کیا ہے!!

- "زنجبیل نے کہا

اچھا اااا باسط نے اچھا کو زور دے کر کہا - کل رات تمہارے "

ساتھ ظلم ہوا اور آج تم ٹھیک بھی ہو گئی - واہ کیا بات ہے - کہیں

تمہارے پاس کوئی جادو کی چھڑی تو نہیں؟ وہ آنکھیں چھوٹی کر

- "کے کھوجتی نگاہوں سے بولا

دیکھو لڑکی یہ ڈرامے بند کرو میرے بھائی نے کچھ نہیں کیا تم "

نے اس پر الزام لگایا ہے - اب تمہارے حق میں بہتر یہی ہے کہ میں جیسا کہہ رہا ہوں ویسا کرو !! ورنہ تمہیں اور تمہاری ماں کو سچ میں بھوکے کتوں کے آگے ڈال دوں گا پھر ساری دنیا کو تفصیل سے بتانا کے تم پر کتنا ظلم ہوا ہے - قسم سے ساری دنیا تم ماں بیٹی پر تھو تھو کرے گی - ہو سکتا ہے کچھ انتہا پسند لوگ تو تمہیں پتھر بھی ماریں گے - چو چو کیا عزت رہ جائے گی تم دونوں کی؟ اپنا نہیں تو اپنی بوڑھی ماں کا سوچو !! باسط نے اسے اپنے خطرناک - " ارادوں سے آگاہ کرتے ہوئے اپنی اوقات دکھائی

زنجبیل کیسی ویڈیو یہ لوگ کس ویڈیو کی بات کر رہے ہیں؟ کیا "

معاملہ ہے؟ تم جانتی ہو انہیں؟ کب سے خاموش کھڑی زنجبیل

کے ماں نے زنجبیل سے سوال کیا وہ ان سب معاملے سے بالکل  
- "بے خبر تھیں

لو جی انسپیکٹر صاحب کیا زمانہ آ گیا ہے بیٹی عزت کا جنازہ نکال "  
رہی ہے اور ماں کو خبر ہی نہیں ہے!! باسط نے پولیس انسپیکٹر کی  
- "طرف دیکھتے مزاق اڑانے والے انداز میں کہا

کوئی نہیں آنٹی جی میں آپ کو آپ کی بیٹی کے کارنامے سے "  
انجان نہیں رہنے دوں گا - یہ دیکھیں اپنی لاڈلی کے کرتوت!! باسط  
- "نے موبائل ان کے آگے کرتے کہا

اس سے پہلے کے وہ ویڈیو دیکھ پاتی زنجبیل نے ہاتھ مار کر فون "  
- "گرا دیا - وہ فلحال اپنی ماں کو یہ سب نہیں بتانا چاہتی تھی





ہماری بات مان جاؤ اور اپنی ماما کو بچا لو!! باسط نے اپنی بات " - دہرائی تھی

زنجبیل یہ سب کیا تماشہ ہو رہا ہے؟ تم نے کیا کیا ہے؟ میں " سمجھاتی تھی یہ ویڈیو کے چکروں میں نا پڑو - عزت کی زندگی گزار لو - میں کل قیامت کے دن کیا جواب دوں گی تمہارے بابا کو کہ میں تمہیں رزق حلال ناکھلا سکی - دیکھو تمہاری ویڈیوز کے چکر میں پولیس ہمارے گھر میں گھس آئی کتنی شرم کی بات ہے!! - " زنجبیل کی ماں اب بے بسی سے رونے لگیں تھی

زنجبیل اپنے والدین کی اکلوتی اولاد تھی - اس کے والد فوجی " تھے - زنجبیل چھوٹی ہی تھی جب ان کا انتقال ہو گیا تھا - اس کی ماں نے اس کے بابا کی پینشن اور خود چھوٹے موٹے کام کر کے بڑی مشکلوں سے زنجبیل کو پالا پوسا تھا لیکن جیسے جیسے زنجبیل بڑی

ہوتی گئی اسے بھی باقی لوگوں کی طرح زندگی کہ ہر آسائش کی چاہت ستانے لگی۔ پیسہ کمانے کے لیے اس نے شوشل میڈیا کا استعمال کرتے ہوئے ٹک ٹاک بنانی شروع کر دی۔ زنجبیل کی ماں کو یہ سب بالکل پسند نہ تھا وہ ایک باپردہ شریف خاتون تھیں انہوں نے کئی بار زنجبیل کو سمجھایا، منع بھی کیا کہ یہ بے غیرتی والے کام سے دور رہے لیکن وہ نامانی۔ ایک بار تو انہوں نے سختی کرتے ہوئے اس سے فون چھین کر اسے کمرے میں بھی بند کر دیا تھا تاکہ زنجبیل باز آ جائے لیکن بات سمجھنے کے بجائے اس نے ماں کو ڈرانے کے لیے دو تین دن تک بھوک ہڑتال کر دی جس کے باعث اس کی حالت بہت خراب ہو گئی۔ اکلوتی اولاد کو اس حال میں دیکھ ان کا دل پگھل گیا اور پھر انہوں نے دوبارہ زنجبیل کے ساتھ کوئی زور زبردستی نہیں کی۔

آپ لوگ ہمیں چھوڑ دیں پلیز!! میں نے یہ سب اپنی مرضی " سے نہیں کیا۔ ہمیں تو یہ سب اس ڈاکٹر نے کرنے کا کہا تھا۔ میری آپ کے بھائی سے کوئی دشمنی نہیں ہے میں تو اسے جانتی تک نہیں۔ رہی بات ویڈیو کی تو وہ ویڈیو آپ کے بھائی کے اکاؤنٹ سے اپلوڈ کی گئی ہے آپ خود اسے ڈلیٹ کر دیں!! ماں کو روتے۔" دیکھ کر زنجبیل بری طرح بوکھلا گئی اور سب کچھ بتاتی چلی گئی۔

کس ڈاکٹر کے کہنے پر کیا ہے تم نے یہ سب؟ باسٹ باقی ساری " بات کو فراموش کر کے استفسار کرنے لگا وہ تو ڈاکٹر کا سن کر ہی۔" ٹھٹھک گیا بے اختیار اسے سوید کا خیال آیا تھا

میں آپ کو ان کا نام، نمبر سب بتاتی ہوں لیکن آپ ہمیں چھوڑ "۔" دیں بس!! زنجبیل نے کہا

ٹھیک ہے تم بتاؤ!! باسط نے کہا تو وہ شروع سے لیکر آخر تک کی " ساری باتیں تفصیل سے بتانے لگی - جیسے جیسے وہ سوید کے بارے میں بتاتی جا رہی تھی باسط کے ماتھے پر بل پڑتے جا رہے تھے - وہ ہاتھوں کی مٹھیاں زور سے بھینچے دانت پر دانت جمائے اپنا غصہ ضبط کرنے کی نا ممکن سی کوشش کر رہا تھا

سوید!! تم میرے ہاتھوں زندہ نہیں بچوں گے!! وہ دانت پیستے " - ہوئے اس طرح بولا مانوں سوید کو کچا چبا جائے گا

سوید عظیم تم ہر بار میرے راستے میں آکر میری کامیابی کو چھین " لیتے ہو لیکن اس بار ایسا نہیں ہونے دوں گا اب سے تمہارا برا وقت شروع دیکھو میں تمہارے ساتھ کرتا کیا ہوں!! باسط زیر لب - " بڑبڑاتا خود سے عہد کر کے بولا

چلو انسپیکٹر!! ان ماں بیٹیوں سے میں بعد میں فرصت سے نمٹ " لوں گا پہلے اپنے اصل پرانے دشمن سے سے تو حساب برابر کر لوں!! وہ زنجبیل اور اس کی ماں کو باری باری قہر بار نگاہوں سے تکتے انسپیکٹر سے مخاطب ہوا تو پولیس انسپیکٹر اس کی تابعداری میں سر - " ہلاتے ہوئے زنجبیل کی ماں کا ہاتھ چھوڑ گیا

مرو تم!! وہ زنجبیل کو زور سے فرش پر دھکا دے کر بولا اور " - " تن فن کرتا آندھی طوفان کی طرح واپس لوٹ گیا

A □ kasha ..... A □ li .....

مما میرے بالوں میں بھی دو پونیاں بنائے - فاریہ کی ممما بھی روز " دو پونیاں بناتی ہے!! جویریہ نے فیہا کو کنگھا پکڑا کر اس کی گود بیٹھ - " کر کہا



آج اسکول میں جویریہ کا ایڈمیشن ہونا تھا جس پر جویریہ بہت " خوش تھی۔ فیہا بھی صبح سے ہی تیاریوں میں لگی تھی کیونکہ اسے بھی ساتھ جانا تھا سوید تو وہاں سے ہاسپٹل چلا جاتا اور فیہا جویریہ کو لے لے واپس آنا تھا۔

جویریہ ابھی ہم صرف آپ کا ایڈمیشن کروانے جا رہے ہیں۔ " جب آپ روزانہ اسکول جانے لگو گی تب دو پونیاں بنا دوں گی!! فیہا نے اس کے بالوں میں کنگھا پھیرتے ہوئے پیار سے پچکارتے ہوئے کہا۔

لیکن ماما مجھے آج دو پونیاں بنانی ہے۔ مجھے بہت پسند ہے!! وہ "۔ "ضد لہجے میں بولی اس سے پہلے کے فیہا کچھ بولتی سوید بول پڑا

جویریہ بابا کو دیر ہو رہی جلدی کرو!! ابھی ناشتہ بھی کرنا ہے "

میرے پاس زیادہ ٹائم نہیں ہے آپ کی ماما آپ کو تیار کریں گی تو

- " ہمیں ناشتہ دیں گی نا!! سوید نے ہاتھ میں گھڑی پہنتے ہوئے کہا

مجھے نہیں بنوانے بال - مجھے نہیں جانا اسکول - میں دادو کو بتاؤ "

گی بابا نے مجھے ڈانٹا ہے!! جویریہ آنکھوں میں آنسو لیے بولی اور

فیہا کی گود سے اٹھ کر کمرے سے باہر چلی گئی - فیہا اسے آوازیں

- " ہی دیتی رہ گئی جبکہ سوید ٹھنڈی آہ بھر کر رہ گیا

بلا وجہ بچی کو اداس کر دیا آپ نے میں سمجھا لیتی اپنے طریقے "

- " سے!! فیہا سوید کو گھور کر بولی

لوجی اسے کہتے ہیں "الٹا چور کو توال کو ڈانٹے" یہ سب تمہارے "

بے جالاڈ پیار کا نتیجہ ہے ورنہ میری بیٹی اتنی ضدی نہیں تھی!!

سوید نے اس کی کمر میں ہاتھ لاڈ کر خود سے قریب کرتے ہوئے  
- "کہا

جب سے فیہا آئی تھی اور جس طرح اس نے بچوں کو سینے لگا کر "  
رکھا تھا اس کے بے جا لاڈ پیار نے جویریہ کو ضدی بنا دیا تھا جب  
بھی اس کی کوئی بات نہیں مانی جاتی تو وہ ایسے ناراضگی کا اظہار کرتی  
- "تھی کیونکہ وہ اچھی طرح جانتی تھی کہ فیہا اسے منالے گی

میں کوئی چور نہیں ہوں جو آپ یہ محاورہ "الٹا چور کو توال کو "  
ڈانٹے "مجھے بول رہے ہیں!! سوید کے منہ سے خود کے لیے چور  
لفظ سن کر فیہا کے ماتھے پر بل پڑے تھے وہ سوید کا ہاتھ اپنی کمر  
- "سے ہٹانے کی سعی کرتے ناراضگی سے بولی

چور تو تم ہو بیگم اب مانوں یا نا مانوں - ویسے بھی چور چوری "  
کرنے کے بعد کہا مانتا ہے کہ اس نے چوری کی ہے!! سوید فیہا

کے احتجاج کرتے دونوں ہاتھوں کو پکڑ کر کمرے لگاتے اس کی گردن میں منہ چھپا گیا۔ فیہا کی گردن سے ٹیکم پاؤڈر کی دلفریب۔  
"خوشبو پر بہکتے ہوئے اس گردن پر لب رکھ گیا

کیا چرایا ہے میں نے آپ کا؟ اور میں چور ہوں تو کیوں چپک " رہے مجھ سے؟ دور ہٹیں!! سوید کی بڑھتی نزدیکیوں پر وہ بوکھلاتی  
"ہوئی بولی پر چاہ کر بھی خود کو سوید کی قید سے آزاد نا کرا سکی

میرا دل چرا کر کہتی ہو کیا چرایا ہے واہ چور ہو تو آپ جیسا!! " رہی بات دور ہٹنے کی تو دور رہنے کے لیے شادی نہیں کی ہے جان  
"من!! سوید خمار آلودہ لہجے میں بولا

سوید ہمیں دیر ہو رہی پلیز مجھے جانے دیں ابھی جویریہ کو بھی " منانا پڑے گا۔ آپ کو بھی ہاسپٹل سے دیر ہو رہی ہے!! فیہا نے

اسے یاد دلاتے ہوئے کہا ورنہ سوید تو اس لمحے سب بھول بیٹھا تھا  
"۔"

اچھا مجھے ایک کس کرو پھر چلی جانا!! وہ اپنا چہرہ فیہا کے نزدیک  
"کرتے ہوئے بولا تو فیہا نے اسے گھور کر دیکھا

غلط وقت غلط فرمائش کوئی آپ سے کروالے - میں کچھ نہیں "  
کروں گی بھلے سارا دن ایسے ہی کھڑے رہیں مجھے کیا خود ہی کی دیر  
ہو گی!! فیہا نے صاف ہر جھنڈی دکھاتے اپنا چہرہ دوسری جانب  
"موڑ لیا

نامیری فرمائش اُدھوری رہے گی نامیری دیر ہو گی تم بات نہیں "  
مانوں گی تو کیا میں کچھ نہیں کروں گا؟ بھول ہے تمہاری!! سوید  
ایک ہاتھ سے اس کا چہرہ اپنی طرف موڑتے ہوئے اس کے چہرے  
"پر جھکا

میری بے وقوف چھوٹی سے بیوی!! اپنی من مانی کر کے وہ فیہا " سے دور ہوتے اس کا شرم سے لال چہرہ تھپ تھپا کر خود وہاں سے چلا گیا۔ وہ جانتا تھا پہلے وہ کافی دیر شرمائے گی پھر خود کو کمپوز کر نیچے آئے گی تو اب ناشتہ اسے خود سے لے کر کرنا تھا کیونکہ اس کے پاس زیادہ وقت نہیں تھا۔

سویڈ کے جاتے ہی فیہا اس کے پر فیوم کی خوشبو کو محسوس کرتے " اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر مشکلوں سے اپنی منتشر سانسوں کو بحال کرنے کی سعی کرنے لگی۔

A □ kasha ..... A □ li .....

باسط زنجبیل کے وہاں سے سیدھا پولیس اسٹیشن گیا تھا۔ دانش " کی بیل کروا کر اس کے اکاؤنٹ سے پہلی فرصت میں وڈیو ڈیلیٹ کروائی تھی اور اسے ساتھ لیتے سویڈ کے ہاسپٹل پہنچا تھا۔



وہ دانش کو زبردستی اپنے ساتھ گھسیٹنے سوید کے کین میں پہنچا تھا "۔  
"دھاڑ سے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا

یہ کیا طریقہ ہے روم میں آنے کا؟ تمیز نام کی کوش۔۔۔ سوید "۔  
جو اپنی کسی پیشینہ کے ساتھ محو گفتگو تھا۔ باسط کو آندھی  
طوفان کی طرح اپنے کین میں داخل ہوتے دیکھ کر بولنا شروع ہوا  
لیکن باسط کے پیچھے کھڑے دانش کو دیکھ کر اس کے باقی کے الفاظ  
منہ میں ہی رہ گئے۔ وہ حیران پریشان سا کبھی باسط کو دیکھتا تو کبھی  
"دانش کو

سالے کینے دو کوڑی کے ڈاکٹر تیری اتنی ہمت اب تو ہمیں دنیا "۔  
میں ذلیل کروائے گا۔ تیری اتنی اوقات؟ باسط بھرے شیر کی

۔" طرح سوید پر جھپٹ پڑا

سوید اور باسط کو الجھتے دیکھ کر سوید کا پیشنٹ خاموشی سے اپنی " فائل لے کر وہاں سے نکل گیا جبکہ دانش خاموش تماشائی ہونے کا کردار ادا کرنے لگا۔ پولیس والوں نے جتنی اس کی درگت بنا دی تھی اس کے بعد اس میں فلحال کچھ بھی کرنے کی ہمت نہیں تھی وہ تو یہاں آنا بھی نہیں چاہتا تھا باسط اسے زبردستی گھسیٹ لایا تھا۔

تو نے اس ٹک ٹاکر کو پیسے دیے میرے بھائی پر الزام لگانے کے " لیے تاکہ ہم لوگ بد نام ہو جائیں؟ تو نے مجھ سے رومان کا بدلہ لیا ہے نا؟ تیری بیوی تیرے بچوں کی ماں تھے چھوڑ کر میرے پاس چلی آئی یہ بات تجھے برداشت نہیں ہوئی۔ سالے (گالی) اتنی ہمت تھی تو سامنے سے وار کرتا نا یہ گیدڑوں کی طرح کیا پیٹھ پیچھے سے وار کر رہا ہے۔ اتنی ہمت تھی تو مجھ سے لڑتا میرے بھائی کو

مہرہ کیوں بنایا؟ باسط سوید کے چہرے پر پے در پے مکے مارتا ہوا

۔" بولا

تیرے جتنا کم ظرف نہیں ہوں جو اپنا بدلہ لینے کے لیے کسی کی " زندگی، اس کا بسا بسایا گھر برباد کر دوں!! اس بے وفا عورت کے لیے مجھے تجھ سے بدلہ لینے کی ہر گز ضرورت نہیں ہے جو اپنے دودھ پیتے بچے کو تیرے جیسے خبیث کے پیچھے روتا بلکتا چھوڑ گئی!! سوید نے بھی باسط کے جبرے پر زوردار مکا رسید کرتے ہوئے کہا ۔"

پوچھ اپنے اس کمینے بھائی سے اس نے اور تیری سالی عزرا نے " میری بیوی کو مارکیٹ میں ہراساں کرنی کی کوشش کی ہے۔ اور اس سے پہلے تیرے اس بے غیرت بھائی نے اس معصوم لڑکی کی عزت تار تار کی ہے!! پہلے تو وہ میری کچھ نہیں لگتی تھی لیکن

میری بیوی بننے کے بعد اس نے میری فیہا پر گندی نگاہ ڈالی بھی کیسے؟ میں نے تجھ سے نہیں تیرے بھائی کو سبق سکھانے کے لیے یہ سب کیا۔ دوسروں کی عزت اچھا کر بہت خوشی ملتی ہے نا تم لوگوں کو؟ اب پتا چلا جب عزت جاتی ہے تو کیسا لگتا ہے؟ دولت کے غرور نے تم لوگوں کے اندر سے انسانیت ختم کر دی ہے۔

انسانی شکل میں بھیڑیے ہو تم اور تمہارا یہ بھائی!! سوید دانش پر قہر

- "بار نگاہ ڈالتے ہوئے بولا

سوید کے منہ سے فیہا کا نام سن کر جہاں دانش کے سر پر آسمان " گرا تھا وہیں باسط اس نئے انکشافات پر چونک اٹھا تھا مطلب سوید اس سے بدلہ نہیں لے رہا تھا وہ تو اب تک یہی سوچے بیٹھا تھا کہ

- "سوید نے اس سے رومان کو چھیننے کا بدلہ لیا ہے

باسط تو نے میرا گھر برباد کر دیا لیکن میں نے تیرا معاملہ اللہ پر " چھوڑ دیا تھا۔ میں تم لوگوں کی طرح اتنا کم ظرف نہیں کہ بدلہ لینے لگوں۔ تیرے بھائی کی بے غیرتی نے مجھ مجبور کیا کہ میں اسے وہ سبق سکھاؤں جو یہ ساری زندگی یاد رکھے!! سوید باسط کے - " ہاتھ اپنے گریبان سے جھٹکتے ہوئے بولا

اب کھڑے کھڑے میری شکل مت دیکھو!! دفع ہو جاؤ یہاں " سے اس پہلے میں گارڈ کو بلا لوں!! سوید انہیں جم کر کھڑے دیکھ کر زور سے دھاڑا تو وہ دونوں بھائی سوید کو کھا جانے والی نگاہوں - " سے دیکھ کر بنا اور کوئی تماشا لگائے وہاں سے نکل آئے ان کے جانے کے بعد سوید اپنے بالوں میں ہاتھ پھیر کر اپنا غصہ " قابو کرنے لگا۔ وہ کبھی بھی فیہا کا نام نہیں لینا چاہتا تھا لیکن غصے میں وہ اپنی بیوی کا نام صرف نام بلکہ اس کے ساتھ ہوئے ظلم کو

بھی باسط کے سامنے بول گیا - ان دونوں بھائیوں نے اس کی زندگی تباہ کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی بڑے بھائی نے اس کی پہلی بیوی پر بری نگاہ ڈالی تھی تو چھوٹے نے دوسری بیوی پر سوید کو دانش کا چہرہ دیکھ کر بے اختیار وہ رات یاد آئی تھی جب فیہا دانش اور عزرا کی وجہ سے سوید سے بھی ڈر رہی تھی اور اسے اپنے پاس نہیں آنے دے رہی تھی یہی وجہ تھی کہ وہ اپنا غصہ - " قابو نہیں رکھ پایا تھا

A □ kasha ..... A □ li .....

رومان اب تم اپنا خیال خود رکھنا - بلکہ میری مانو تو واپس چل لو " کچھ دن آرام کرو پھر آ جانا - جہاں اتنے دن میکے میں گزارے ہیں وہاں کچھ دن اور سہی !! ثانیہ نے راشد صاحب کے گھر کے آگے - " گاڑی رکواتے ہوئے رومان سے کہا



نہیں یار ثانیہ تم نہیں جانتی تائی جان کو وہ بہت خزانہ قسم کی " عورت ہے اتنے دن بھی بڑی مشکل سے گزارے ہیں - تمہیں پتا تو ہے ہر دوسرے دن فون کر کے جینا حرام کرتی ہیں کہ کب گھر آؤ وغیرہ وغیرہ - بس یار سوید کو چھوڑ کر غلطی کر دی وہ جیسا بھی تھا میرے عشق میں پاگل تھا عیش ہی عیش تھے وہاں - آخری دن بھی وہ مجھے روکنے کے لیے منتیں کرتا رہا لیکن میرے سر پر باسط نامی بالا سوار تھی - سچ کہوں تو میں نے اپنے پاؤں پر کلہاڑی مار لی - ہم جیسے لوگ محبت کے بنا تو رہ سکتے ہیں لیکن آزادی کے بنا نہیں - "!! رومان پچھتاتے ہوئے بولی

ٹھیک کہتی ہو تم - خیر جو ہو گیا سو ہو گیا اب فلحال صبر شکر سے " گزارو اب پچھتاوے سے کیا فائدہ؟ خیر تم ان سب باتوں کو چھوڑو بس اپنا بہت زیادہ خیال رکھنا - ڈاکٹر نے جن باتوں سے احتیاط کا

کہا ہے وہ لازمی کرنا ورنہ مسئلہ بن سکتا ہے!! ثانیہ نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تو رومان سر ہلا کر گاڑی سے اتر گئی۔ رومان کو جاتے دیکھ کر ثانیہ نے ڈرائیور کو آگے چلنے کا حکم صادر کیا۔

۔۔

A □ kasha ..... A □ li .....

آج وہ عادت کے برخلاف صبح جلدی اٹھ گئی تھی۔ صبح صبح " فریش ہو کر وہ اپنی خالہ جانی کے گھر جانے کے لیے کافی پرجوش۔ " دکھائی دے رہی تھی

تیار ہونے کے لیے جب وہ آئینے کے سامنے آئی تو شیشے میں " نظر آتے عکس کو دیکھ کر ایک لمحے کے لیے تو وہ خود بھی ڈر گئی۔

۔۔

آنکھوں کے گرد گہرے سیاہ ہلکے ، پچکا ہوا گال ، کالے ہونٹ ، " لاغر سا جسم ایک لمحے کے لیے تو وہ خود ہی پہچان نا سکی - کہاں وہ ایک خوبصورت حسین لڑکی تھی جسے دیکھ کر ہر کوئی اس کی تعریف کرتا تھا کہا یہ بے رونق ، بد صورت چہرہ جسے دیکھ کر انسان - " کراہیت میں مبتلا ہو جائے

جس نے بھی کہا ہے بالکل ٹھیک کہا ہے - انسان کے اعمال اس " کے چہرے پر بھی عیاں ہو جاتے ہیں !! عزرا اپنے چہرے پر ہاتھ - " پھر کر خود کلامی کرتی ہوئی بولی

وہ خوبصورت تو بناوٹی تھا میرا اصل چہرہ تو یہ ہے کتنی بد صورت " ہوں میں ؟ وہ اپنے چہرے کو یک ٹک گھورتے ہوئے افسوس سے - " بولی

مجھے خالہ جانی کے گھر نہیں جانا چاہیے۔ میں اتنی بد صورت ہو " لوگ مجھے دیکھ کر ہی ڈر جائیں گے!! وہ اب خود ترسی کا شکار ہو -" رہی تھی

عزرا بی بی آپ تیار ہو گئی تو چلیں کامران بابا آپ کا انتظار کر " -" رہے ہیں!! آسیہ بی بی نے دروازے پر دستک دے کر کہا نہیں مجھے جانا چاہیے خالہ جانی میرا انتظار کر رہی ہوں گی!! دماغ " اسے جانے سے روک رہا تھا لیکن دل اسے وہاں جانے کا کہہ رہا تھا - کوئی عجیب سی کشش تھی جو اسے خالہ جانی کی طرف کھینچتے ہوئے محسوس ہو رہی تھی جس کی وجہ وہ ڈر خوف کو پرے کر کے دل کی -" آواز پر لبیک کہتی وہاں جانے کے لیے کمرے سے نکل پڑی

A □ kasha ..... A □ li .....

کامران نے آسیہ بی بی کو چھٹی دے دی تھی اور وہ خود عزرا " کے ساتھ گیا تھا۔ وہ اس طرح اسے اکیلے نہیں جانے دے سکتا تھا۔ اور پھر دانش کی وڈیو کی وجہ سے ہر دوسرا بندہ اسے سوال جواب کر کے پریشان کر رہا تھا جس سے جان بچانے کا اسے یہی حل نظر آیا تھا کہ وہ منظر سے ہی غائب ہو جائے۔ ویسے بھی وہ اپنی بہنوں اور کزن کے مزاج سے مختلف تھا اسے لوگوں کے معاملات میں۔" دلچسپی نہیں ہوتی تھی نا ہی وہ کسی کی ٹوہ میں رہتا تھا

**A** □ kasha ..... **A** □ li .....

ڈیڈ آپ ابھی تک تیار نہیں ہوئے؟ میں آپ کو تیار رہنے کا " کہہ کر گیا تھا۔ آج ہم نے کلائنٹ کو مال ڈیلیور کرنا ہے!! باسط گھر میں آتے ساتھ ہی خالد صاحب کو صوفے پر سر پکڑ کے بیٹھے دیکھ

کر گویا ہوا وہ انہیں بولتا تیزی سے اپنے کمرے کی جانب بڑھا تاکہ  
- "آفس کے لیے تیار ہو سکے پہلے ہی کافی دیر ہو چکی تھی

وہ اور دانش ابھی سویڈ سے لڑ کر واپس لوٹے تھے شام کے قریباً "  
پانچ بج رہے تھے - اپنے بھائی کے کمرے جانے کے بعد بھی باسط  
کو کوئی خاص فرق نہیں پڑا تھا نا ہی اس نے راستے میں دانش سے  
اس کی کالے کالے کارناموں کا پوچھا تھا - سارا راستہ وہ خاموشی  
سے ڈرائیونگ کر کے گھر پہنچے تھے اور اب اس کا ارادہ سیدھا آفس  
- "جانے کا تھا کل سے وہ دانش کے پیچھے خوار ہوا پڑا تھا

کوئی مال ڈیلیور نہیں کرنا - تمہارے بھائی کی بے غیرتیوں کو "  
دیکھتے ہوئے کلائنٹ نے آرڈر کینسل کر دیا ہے!! راشد صاحب کی  
دھیمی سی آواز نے باسط کے کمرے کی طرف بڑھتے قدم روکے  
- "تھے



واٹ؟ وہ پلٹ کر آنکھیں سکوڑ کر بولا اس لگا شاید اس نے غلط " "سن لیا ہے

ڈیڈ آپ ہوش میں تو ہیں؟ آپ کو پتا بھی ہے کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ وہ الٹے قدموں واپس پلٹ کر خالد صاحب کے سامنے آکر ان سے استفسار کرنے لگا۔ اسے اس وقت اپنے ڈیڈ ہوش "میں نہیں لگ رہے تھے

میں ہوش میں ہی ہوں۔ اچھی طرح جانتا ہوں کہ کیا بول رہا " ہوں۔ حقیقت یہی ہے کہ ہم تقریباً برباد ہو چکے ہیں۔ کلائمنٹس نے ہمارا آرڈر کینسل کر دیا ہے!! خالد صاحب اپنے لفظوں پر زور "دیتے ہوئے بولے

ان کی باتوں پر باسط بے یقینی سے انہیں دیکھتا رہا۔ اسے اپنی " سماعت پر یقین ہی نہیں آ رہا تھا۔ جبکہ راشد صاحب بس اس کے

رد عمل کے منتظر اسے تک رہے تھے - وہ باسط کے بزنس کو لے کر دیوانے پن سے اچھی طرح واقفیت رکھتے تھے - باسط ان کا کاروبار ان کہنے پر نہیں بلکہ اپنے شوق کے تحت سنبھال رہا تھا - اسے بزنس کا اس قدر کریز تھا کہ وہ پندرہ سال کی عمر سے ہی ان کے کاروبار میں مدد کرنے لگا تھا - خالد صاحب کا کپڑوں کا کام تھا جو پہلے تو صرف پاکستان میں ہی پھیلا ہوا تھا لیکن باسط نے دن رات محنت کر کے اسے پورے ایشیا میں متعارف کروایا تھا - اب اس کا ارادہ اپنے بزنس کو انٹرنیشنل لیول تک لے کے جانا تھا جس پر وہ پچھلے چھ ماہ سے ان تگ محنت کر رہا تھا - اب جب سارا مال تیار پڑا اور کلائنٹس کو ڈیلیور کرنے کی باری آئی تو دانش کی وجہ سے سارا کام خراب ہو گیا - یہ بہت بڑا آرڈر تھا اس آرڈر پر بجٹ بھی بہت خرچ ہوا تھا جس کی وجہ سے باسط کو نا صرف اپنا بینک بیلنس

استعمال کرنا پڑا تھا بلکہ بہت سارا قرض بھی لینا پڑا تھا اور کئی کمپنیوں کو اپنے ساتھ بھی ملانا پڑا تھا - آرڈر کے کینسل ہونے کا - "مطلب اربوں کا نقصان تھا

کافی دیر تک باپ کو تگنے کے بعد جب اسے ان کی باتوں پر " یقین آیا تو وہ ہاتھوں کی مٹھیاں زور سے بھینچ کر دانت پر دانت جماتے سخت غصے میں دکھائی دیا - راشد نے اس کی گردن اور دماغ کی نگوں کو غصے کے باعث ابھرتے دیکھ رہے تھے ناجانے اب وہ کیا کرنے والا تھا - اگلے ہی لمحے وہ دانش پر بھوکے شیر کی طرح جھپٹ پڑا اور اسے سنبھلنے کا موقع دیے بری طرح پیٹنے لگا - دانش جو پہلے ہی پولیس والوں کی مار سے ادھ مواد ہوا پڑا تھا باسط سے - "بچاؤ کے لیے اس کے میں جیسے جان ہی نہیں تھی

باسط چھوڑو اسے!! شور کی آواز سن کر نصرت بیگم بھاگتی ہوئی " آئیں تھیں اور باسط کو دانش سے دور کرنے کی کوشش کرتے ہوئی - " چلا کر بولیں

آپ کھڑے تماشا کیا دیکھ رہے ہیں؟ ایسے تو یہ میرے بیٹے کو " جان سے ہی مار دیگا - وہ خاموش کھڑے راشد صاحب کے پاس آ کر انہیں ہوش دلاتے ہوئے بولیں تو وہ بھی باسط کی طرف بڑھے - "

باسط چھوڑو دانش کو - اس طرح جانوروں کی طرح اپنے بھائی کو " پیٹنے سے کیا سب کچھ ٹھیک ہو جائے؟ بجائے غصہ کرنے کے ٹھنڈے دماغ سے کام لو!! راشد صاحب جن کا اس وقت خود کا دماغ کام نہیں کر رہا تھا نصرت بیگم کے ہوش دلانے پر باسط کو

دانش سے بمشکل دور کرتے ہوئے بولے - حالانکہ دانش کی شکل  
- "دیکھ کر انہیں خود بھی بہت غصہ آ رہا تھا

ڈیڈ یہ سب اس کی وجہ سے ہوا ہے - خود تو کچھ کرتا نہیں ہے "  
سوائے آوارہ گردیاں کرنے کے میرا بھی بنا بنایا کام خراب دیا -  
میرا دل کر رہا اسے زندہ دفن کر دوں !! باسط غصے سے پاگل ہوتا  
ایک بار پھر دانش پر جھپٹتا کہ نصرت بیگم دانش کے ڈھال بن کر  
- "سامنے کھڑی ہو گئیں

باسط تم پاگل ہو گئے ہو - تمہارا خون سفید ہو گیا ہے؟ بھائی ہے "  
یہ تمہارا کچھ تو ہوش کرو تم نے خود اس لڑکی سے پتا کیا ہے اس  
نے خود بتایا ہے کہ وہ وڈیو جعلی ہے پھر کیوں میرے بیٹے کے پیچھے  
پڑ گئے ہو؟ پہلے دو دن جیل میں رہا ہے نا جانے پولیس والوں نے  
کیسا سلوک کیا ہو گا میرے بیٹے کے ساتھ - کم از کم تم تو اپنے





کیے کی سزا اسے بھگتنی پڑتی !! باسط دانش کو دیکھتے ہوئے بولتا ہی  
- "چلا گیا

کیا کہہ رہا ہے تمہارا بھائی؟ راشد صاحب دانش کے پاس پہنچ کر "  
اس کا گریبان پکڑ کر جھنجھوڑتے ہوئے استفسار کرنے لگے - باسط کا  
- "کیا گیا انکشاف ان کے پیروں سے زمین نکال گیا تھا

اب تم یہ سب بھی کرنے لگے ہو؟ لوگوں کی عزتیں پامال کرو "  
گے - اس دن کے لیے میں نے تمہیں سونے کا نوالا کھلایا تھا؟ یہ  
دن دیکھنے سے بہتر تھا تم کبھی پیدا ہی نا ہوتے !! راشد صاحب  
دانش کے منہ پر پے در پے طمانچہ رسید کرتے ہوئے اپنا غصہ نکال  
رہے تھے - دانش نے انہیں کہیں منہ دکھانے کا قابل نہیں چھوڑا  
تھا اس وقت انہیں خود سے ہی شرم محسوس ہو رہی تھی - اس

لمحے انہوں نے دل میں شدت سے دعا کی تھی کہ زمین پھٹے اور وہ  
- "اس میں سما جائیں

باسط اسے بے شرم کو دھکے مار کر گھر سے باہر نکالو " ایسی "  
بے شرم، بے غیرت اولاد کی میرے گھر میں کوئی جگہ نہیں ہے!!  
راشد صاحب دانش کو چھوڑ کر اس پر حقارت بھری نگاہ ڈال کر  
- "باسط سے مخاطب ہوئے

باسط جلو پہلے ہی دانش پر تپا پڑا تھا باپ کے حکم کی فوراً پیروی "  
- "کرتے دانش کو گھسیٹنے لگا

ڈیڈ میں نے یہ سب جان بوجھ کر نہیں کیا - عزرا نے مجھے "  
ورغلا یا تھا وہ ہی اپنی سہیلی کو میرے پاس لائی تھی - ڈیڈ میں بہک  
گیا تھا مجھ سے غلطی ہو گئی!! ڈیڈ پلیر میری بات تو سنیں!! دانش  
- "کے اوسان ہی خطا ہو گئے تھے

A □ kasha ..... A □ li .....

ثانیہ اسے چھوڑ کر چلی گئی تھی - وہ مرے مرے قدم اٹھاتی  
راہداری عبور کر کے جیسے ہی لاؤنج میں داخل ہوئی تو باسط سے  
ٹکراتے ٹکراتے بچی - رومان نے نا سمجھی سے ان لوگوں کو دیکھا  
جہاں باسط نے دانش کا ہاتھ پکڑ رکھا تھا اس کے نقوش تنے ہوئے  
تھے وہیں دانش کے چہرے کی ہوائیاں اڑی ہوئی تھی نصرت بیگم  
- "بھی روتی ہوئی ان کے پیچھے تھیں

یہ آگئی منحوس، سبز قدم اس کی بہن نے میرے بیٹے کو ورغلا یا "  
ہے دونوں بہنوں نے مل کر میرا گھر برباد کر دیا!! رومان کی شکل  
- "دیکھتے ہی نصرت بیگم بگڑ کر بولیں

نصرت بیگم کے الزام پر رومان کی آنکھیں حیرت سے پھیل " گئیں اس سے پہلے کہ وہ انہیں کچھ بولتی پیچھے سے جانی پہچانی آواز - " نے ان سب کو اپنی جانب متوجہ کیا

رومان یار یہ تم اپنی رپورٹس اور میڈیسن گاڑی میں ہی بھول گئی " تھی !! رومان کو چھوڑنے کے بعد کچھ دور جانے کے بعد ہی ثانیہ نے دیکھا کہ وہ گاڑی میں ہی اپنا دواؤں کا شاپر اور رپورٹس بھول کر جا چکی تھی - رومان کے لیے یہ دوائیں بہت ضروری تھی تو ثانیہ کو مجبوراً ہی واپس آنا پڑا - ثانیہ نے رومان کو پیچھے سے ہی آواز - " دے کر کہا تھا

کیسی رپورٹس اور کیسی دوائیں ؟ اب تم نے کیا تماشا لگا لیا ہے ؟ " - " باسط رومان سے استفسار کرنے لگا

ک ک ک کچھ نہیں ہے بس ایسے ہی تھوڑی طبیعت خراب " تھی " وہ گھبرا سی گئی تھی باسط کو غصے میں دیکھ کر - اس نے تو باسط کو اس بات کی بھنک بھی پڑنے نہیں دی تھی پوچھنا تو درکنار - " تھا - ثانیہ سے بھی جھوٹ بولا تھا کی باسط کو پتہ ہے

اچھا ہوا باسط بھائی آپ مجھے مل گئے - آپ رومان کا خیال رکھیں " اسے آرام کی بہت ضرورت ہے میں تو اسے کہہ رہی تھی کہ کچھ دن میرے پاس ہی رک جائے لیکن یہ مان ہی نہیں رہی تھی !! ثانیہ اندر کھڑے لوگوں کو دیکھے بنا باسط سے بول رہی تھی وہیں ساتھ کھڑی رومان اسے دیکھ رہی تھی کہ کاش ثانیہ ایک بار اس کی - " جانب دیکھ لے تو وہ اسے خاموش رہنے کا کہہ دے

یہ لیں باسط بھائی !! ثانیہ نے رپورٹس اور دوائیں باسط کی طرف " بڑھائی جسے رومان نے بیچ میں ہی جھپٹ لیا - رومان کی یہ حرکت

باسط کے تن بدن میں آگ لگا گئی اور اس نے چھینے والے انداز میں رومان سے رپورٹس لی اور اسے کھل کر دیکھنے لگا۔ باسط کا کوئی ارادہ نہیں تھا اس رومان کی رپورٹس دیکھنے کا وہ تو ثانیہ سے لے کر اسے رومان کو ہی پکڑانے والا تھا لیکن رومان کے جھپٹنے پر وہ تپ

۔"کر رپورٹس دیکھنے لگا

تمہیں شرم نہیں آئی یہ سب کرتے ہوئے؟ باسط رپورٹس " دیکھنے کے بعد رومان کے منہ پر مار کر بولا تو وہاں موجود لوگوں کے ساتھ ساتھ ثانیہ بھی اس کے رویے پر حیران ہو کر اسے دیکھنے لگی

۔"

کیسی عورت ہو اپنی اولاد کو قتل کر دیا۔ ایک بار تمہیں " تمہارے ضمیر نے ملامت نہیں کیا؟ باسط نے اس کے منہ پر



زوردار تھپڑ مارا تھپڑ اتنا شدید تھا کہ رومان کو سنبھلنے کا بھی موقع  
- "نہیں ملا اور وہ فرش پر جا گری

آج کا دن ہی منحوس ہے ساری بری خبریں آج ہی مل رہی ہیں "!!  
وہ آپے سے باہر ہوتے اتنی شدت سے چلایا کہ سبھی لوگ سہم  
سے گئے - باسط کا غصہ ساتویں آسمان پر تھا اس کا بس نہیں چل رہا  
- "تھا کہ ساری دنیا کو آگ لگا دے

تم کس قدر بے غیرت ہو یار؟ تمہیں خدا کا خوف بھی نہیں آیا "  
ایک معصوم جان کو مارتے ہوئے - اور مجھے بتانے کی بھی زحمت  
نہیں کی کہ میں باپ بننے والا ہوں؟ تم نے مجھ سے میری زندگی  
کی سب سے بڑی خوشی چھین لی کیوں؟ باسط پنچوں کے بل رومان  
- "سے کے سامنے بیٹھتے ہوئے اس کا منہ دبوچ کر غرایا

ہاں نہیں آتی مجھے شرم - میں کیا بچہ پیدا کرنے کے لیے رہ گئی " ہوں؟ مجھے بچے نہیں پسند یہ بات تم اچھی طرح جانتے ہو پھر یہ فضول سوال کیوں کر رہے ہو کہ تمہیں کیوں نہیں بتایا - سیدھی سی بات یہ ہے کہ میں بچہ پیدا کرنے کی تکلیف برداشت نہیں کر سکتی!! رومان بے خوف لہجے میں چیخ کر بولی اب جب حقیقت کھل - "ہی گئی تھی تو اسے ڈرنے کی کیا ضرورت تھی

سوید کے دو بچے پیدا کرتے تو تمہیں بالکل تکلیف نہیں ہوئی تھی "؟ میری اولاد سے ہی تمہیں ساری تکلیف ہونی تھی؟ باسط اب کمزور لہجے میں دکھ سے بولا تھا - رومان کی پر یگننسی کے ساتھ - "ابارشن کی رپورٹس دیکھ کر اس کے اندر بہت کچھ ٹوٹا تھا

کیونکہ سوید میرا خیال خود رکھتا تھا - اور بچوں کی پیدائش کے بعد وہ خود انہیں سنبھالتا تھا - تمہاری طرح نہیں صرف بزنس -

جب تم مجھے وقت نہیں دیتے تو بچہ کیسے سنبھالتے؟ اور اگر تم تائی امی کا نام لینے والے ہو تو مجھے تمھاری ماں سے اچھائی کی کوئی امید نہیں تھی۔ اولاد پیدا کر دوسروں کے رحم و کرم پر چھوڑنے سے بہتر ہے کہ انسان اسے قتل کر دے!! رومان نہایت سفاکی سے۔

"بولی کی باسط کے ساتھ ساتھ ثانیہ بھی حیران رہ گئی

ثانیہ نے خود بھی دو بار ابارشن کروایا تھا لیکن اس کی وجہ اس کی "پر یگننسی میں پیچیدگیاں تھی جس کے پیش نظر اس کے شوہر نے خود ابارشن کروایا تھا کیونکہ وہ ثانیہ کی زندگی کے ساتھ خطرہ مول نہیں لینا چاہتا تھا

سوی سوید سوید تنگ آ گیا ہوں میں اس سوید نامے سے۔ اس "سوید اور اسے جڑی عورتوں نے میری زندگی حرام کر دی ہے۔

ایک طرف تم اور دوسری طرف اس کی دوسری بیوی فیہا!! وہ چیخ  
- "کر بولا

ٹھیک ہے رومان جو تم نے کرنا تھا کر لیا - اب میری نظروں "  
کے سامنے سے دفع ہو جاؤ آئندہ مجھے اپنی شکل نا دکھانا!! دانش  
اور تمہارے لیے اس گھر کے دروازے ہمیشہ کے لیے بند ہیں!!  
باسط اسے کھینچ کر کھڑا کرتے ہوئے بولا اور خاموش کھڑے دانش  
- "کا بھی ہاتھ پکڑ کر دونوں کو اپنے ساتھ گھسیٹنے لگا

دانش اور رومان دونوں ہی اپنی اپنی وجہ سے اس وقت بے دم سے  
تھے کہ باسط کو انہیں ساتھ گھسیٹنا مشکل نا لگا - ان کے پیچھے نصرت  
بیگم اور ثانیہ بھی تھیں دونوں اپنے اپنے عزیز کو بچانے کے  
چکروں میں تھی جبکہ راشد صاحب نے اس سارے معامل میں

چپ سادھ رکھی تھی ان کا تو دماغ ہی بند ہو چکا تھا ایک کے بعد  
- "ایک دھچکا ملنے پر

باسط نے ان دونوں کو گھر سے باہر دھکا دیا ثانیہ نے آگے بڑھ  
- "کر رومان بروقت رومان کو سنبھالا ورنہ وہ روڈ پر جا گرتی

مام یہ دونوں مجھے اس گھر میں تو کیا یہاں آس پاس بھی نظر نا  
آئیں ورنہ میں خود کو پھانسی لگا لوں گا!! وہ نصرت بیگم کو دانش  
کے طرف بڑھتے دیکھ کر دھمکاتے ہوئے بولا تو وہ ڈر کر رک گئیں  
- "

خالی ہاتھ تمھیں کیسے جانے دے سکتا ہوں آخر کو محبت جو کہ  
ہے تم سے - تحفہ دینا تو بنتا ہے!! باسط دوبارہ رومان کی طرف پلٹ  
- "کر بولا تو سب لوگ متوجہ ہوئے

تم جیسی عورت کسی کی بھی سگی نہیں ہو سکتی - جس عورت میں " مامتا نام کو جذبہ نا ہو وہ پھر ہر جذبے سے عاری ہوتی ہے اور مجھے ایسی بے حس عورت سے کوئی رشتہ نہیں رکھنا جو اپنی ہی اولاد کی قاتل ہو اس لیے میں تم سے اپنا ہر تعلق ختم کرتے ہوئے تمہیں

!! طلاق دیتا ہوں

!! طلاق دیتا ہوں

!! طلاق دیتا ہوں

باسط اپنا فیصلہ سنا کر دروازہ زور سے ان دونوں کے منہ پر بند

- "کرتے ہوئے لمبے لمبے ڈگ بھرتا اندر چلا گیا

رومان کتنی ہی دیر تک بے یقینی کی سی کیفیت میں دروازے کو "

- "دیکھتی رہی



دانش تو تماشا ختم ہوتے دیکھ کر اپنے دوست کی طرف جانے کے لیے آگے بڑھ گیا وہ اچھی طرح جانتا تھا کچھ دن تک اس کی مام باسط کو منا کر اسے بلا لیں گی اس لیے وہاں کھڑے ہو کر دروازہ - "پیٹتے رہنا اسے سراسر بیوقوفی کے سوا اور کچھ نا لگا

رومان میں نے تم سے ہزار بار کہا کہ باسط بھائی کو بتا دو تم نے " میری ایک ناسنی نتیجہ دیکھ لو تمہارا گھر اجڑ گیا تمہیں طلاق ہو گئی - "!! ثانیہ اسے پتھر کی مورت بنے دیکھ کر افسوس سے گویا ہوئی

ثانیہ پلیز مجھے گھر لے چلو میری ہمت نہیں ہے یہاں کھڑے " - "رہنے کی !! رومان نے اس کی بات فراموش کرتے ہوئے کہا آئی ایم سوری رومان لیکن اب میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتی " - تم نے نا صرف مجھ سے بلکہ اپنے شوہر سے بھی جھوٹ بولا ہے !! تم قابل بھروسہ نہیں ہو اس لیے میں تمہیں مزید اپنے ساتھ

نہیں رکھ میں رکشہ بلا دیتی ہوں تم اپنے مام ڈیڈ کے گھر چلی جاؤ  
-!! ثانیہ نے بے لچک میں کہا

یہ مہربانی کرنے کی بھی کوئی ضرورت نہیں!! میں خود سے ہی میچ "  
- "کر لوں گی تم جاؤ یہاں سے!! رومان بگڑ کر بولی

ثانیہ بغور اسے دیکھا کتنی احسان فراموش ناشکری اور بے حس "  
عورت تھی اسے دوسری بار طلاق ہوئی تھی لیکن اس کے چہرے پر  
ایک شکن تک نا تھی - ثانیہ اس پر افسوس کرتی وہاں سے چلی گئی  
-"

A □ kasha ..... A □ li .....

وہ لوگ لاؤنج میں بیٹھے تھے - جب وہ بے دھڑک ہی وہاں چلی " آئی تھی - رومان کو اس وقت اپنے گھر میں دیکھ کر وہ سب ہی اپنی - " جگہ سے کھڑے ہوئے تھے

تم یہاں اس وقت خیر تو ہے؟ اماں بی نے اسے اس وقت دیکھ " - " کر تشویش سے پوچھا

باسط نے گھر سے نکال دیا ہے! رندھائی آواز میں بول کر طلاق " والی بات وہ سرے سے ہی گول کر گئی - اس کے جملے پر وہاں - "موجود لوگوں لمحے بھر کو ساکت ہوئے تھے

تو اپنے گھر جاتی نا یہاں کیوں آئی ہو؟ سوید بنا کسی لحاظ کے غصے " سے بولا - رومان کو دوبارہ اپنے گھر میں دیکھ کر اس کے زخم ہرے - " ہوئے تھے

اماں بی میں گئی تھی اپنے گھر لیکن گھر پر تالا لگا ہے - مجھے سمجھ "

نہیں آیا کہا جاؤں اس اندھیرے میں - تو میں یہاں آگئی - یہاں

تو اس نے سچ بولا تھا ثانیہ نے اس کی حرکتوں کی وجہ سے اسے

اپنے ساتھ لے جانے سے انکار کر دیا تھا تو وہ اپنے باپ کے گھر

پہنچی لیکن وہاں دروازے پر تالا دیکھ کر اس حیرانی ہوئی - موبائل

اس کا راشد صاحب کے گھر میں کہیں گر گیا تھا - کہیں اور جانا اس

وقت مناسب نہیں تھا وہ بھی اس حال میں - بس پھر اس کے دماغ

- "نے سوید کے گھر کا رستہ ہی دکھایا تھا

گھر پر کوئی نہیں تھا تو کہیں اور چلی جاتی - میرا ہی گھر ملا تھا "

تمہیں آنے کے لیے؟ باقی سارے رابطے کہاں مر گئے تمہارے؟

- "سوید نے تلخی سے کہا

اماں بی پلینز مجھے یہاں رہنے دیں - میں اس وقت کہاں جاؤں گی "

آپ تو جانتی ہیں تایا ابو کے بعد آپ ہی ہماری سب سے قریب ہیں - مجھے آپ کا ہی خیال سب سے پہلے آیا تو بنا کچھ سوچے سمجھے چلی آئی پلینز اماں بی مجھے آج رات یہاں رہنے دیں ! رومان سوید -

لہجے کو فراموش کر اماں بی سے التجا کرتے ہوئے بولی

رومان اپنے ڈرامے بند کرو !! یہ بیوقوف تم کسی اور کو بنانا "

تمہارے ہزاروں دوست ہیں جن کے گھر تم بے وجہ بھی رہ جاتی ہو - بہتر ہے تم وہیں کہیں چلی جاؤ - میں تمہارے لیے ٹیکسی بلا دیتا ہوں !! سوید اپنی جیب سے فون نکالنے لگا تاکہ آن لائن گاڑی کا بندوبست کر کے رومان کو چلتا کرے - اپنے گھر میں رومان کا

- "وجود اسے سخت ناگوار لگ رہا تھا

! اماں بی "

رومان آس سے انہیں پکارا - وہ اماں بی کی نرم طبیعت سے بخوبی "  
" واقف تھی ایک وہی تھیں جو اسے بچا لیا کرتی تھیں

اس کے چہرے کا زرد پن اور آنکھوں کی نمی دیکھ کر اماں بی کا "  
دل پسینہ گیا " ٹھیک ہی بیٹا تم یہاں رہ سکتی ہو ! اماں بی نے شفقت  
" سے اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر سوید کے سر گویا دھماکہ کیا تھا  
نہیں !!! یہ عورت یہاں نہیں رہ سکتی ! آپ اسے یہاں نہیں "  
رکھ سکتی - وہ اماں بی کے فیصلے سے ناخوش ہوتے سخت لہجے میں  
- " بولا

سوید میں نے کہا ہے نا رومان یہیں رہے گی !! اماں بی نے پر زور "  
اٹل لہجے میں کہا تو وہ ہاتھ کی مٹھیاں سختی سے بھینچ گیا چہرے کے  
تاثرات یکدم پتھر یلے ہو گئے تھے لیکن اماں بی سے وہ بحث نہیں



کر سکتا تھا اس لیے مزید کچھ بولے بنا پیر پٹختے ہوئے غصے سے اپنے  
- "کمرے میں چلا گیا

فیہا تم جاؤ کھانا لگاؤ بچوں کو بھوک لگی ہو گی۔ ہم لوگ بھی بس "  
آتے ہی ہیں! اماں بی نے خاموش کھڑی فیہا سے کہا تو وہ سر ہلاتی  
ہوئی بچوں کو ساتھ لے کر چلی گئی۔ اسے رومان کے آنے سے  
کوئی خاص فرق نہیں پڑا تھا اگر اسے اچھا نہیں لگا تھا تو برا بھی  
نہیں لگا حالانکہ پہلی ملاقات پر رومان کا اس کے ساتھ رویہ ناقابلِ  
- "برداشت تھا

جاؤ بیٹا تم بھی ہاتھ منہ دھو کر آ جاؤ۔ کھانا کھا کر پھر آرام کرنا "  
اور پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں تمہارے تایا ابو سے  
بات کروں گی سب ٹھیک ہو جائے گا!! اماں بی نے رومان کا کندھا  
- "تھپتھپا کر کہا

میں آپ کا کس طرح شکریہ ادا کروں؟ آپ نے مجھے اپنے گھر " میں جگہ دی جبکہ میں نے ہمیشہ آپ کے ساتھ بدتمیزی کی ہے کئی بار آپ کا دل دکھایا ہے پھر بھی آپ نے برے وقت میں مجھ پر احسان کیا آپ واقعی بہت اچھی ہیں اماں بی تھینک یو " رومان اماں -" بی کے گلے لگ کر بولی

!! کوئی بات نہیں "

!! تم ان سب کے بارے میں اتنا مت سوچو

اماں بی نے بھی بڑے ہونے کا ثبوت دیتے پیار سے اس کی پیٹھ -" تھپکی تو رومان کے لبوں پر معنی خیز مسکراہٹ دوڑ گئی

A □ kasha ..... A □ li .....

وہ آہستگی سے دروازہ کھول کر بند کر کے بیڈ کی طرف بڑھی - " سارے کام ختم کر کے جویریہ کو ہوم ورک کروا کر دونوں بچوں کو سلا کر اب وہ تھکی ہوئی کمرے میں آئی تھی - ایک نظر اپنے برابر میں دوسری طرف کروٹ لیے سویڈ پر ڈالی فیہا کو لگا وہ سو رہا ہے - " تو وہ خود بھی سونے کے لیے لیٹ گئی

کیا ہوا نیند نہیں آ رہی ؟ وہ ابھی سوئی نہیں تھی دعائیں ہی پڑھ " رہی تھی کہ سویڈ کو ہر دو منٹ بعد میچینی سے کروٹیں بدلتے دیکھ - " کر فیہا نے پوچھا

بھوک لگی ہے بہت زوروں کی نیند نہیں آ رہی !! سویڈ اٹھ کر " بیٹھ گیا - رومان کی وجہ سے اسے اتنا غصہ تھا کہ وہ بھوکا ہی سو گیا - اب آنکھ کھلی تو بھوک کی وجہ سے دوبارہ نیند نہیں آ رہی تھی -

دوپہر میں ہاسپٹل میں بھی اس نے برائے نام ہی کھانا کھایا تھا جس  
- "کی وجہ سے اب بھوک سے برا حال تھا

اچھا ٹھیک ہے میں آپ کے لیے کھانا لاتی ہوں - میں دو بار "  
آپ کو بلانے آئی تھی کھانے کے لیے لیکن آپ سو رہے تھے نیند  
! خراب کرنا مجھے مناسب نہیں لگا

- "فیہا نے بیڈ سے اٹھتے ہوئے کہا

میں بھی ساتھ چلتا ہوں! سوید اس کے پیچھے ہی کچن میں چلا آیا "  
- فیہا مجھے چکن پرائیڈ بنا دو " فیہا کو سالن گرم کرنے کی تیاری  
کرتے دیکھ کر وہ فوراً ہی بول پڑا اب اس کا سالن کھانے کا دل  
نہیں کر رہا تھا - آج کا کھانا اس نے اپنی پسند سے بنوایا تھا لیکن  
اب اچانک ہی اس کا کچھ فاسٹ فوڈ کھانے کا دل کرنے لگا تھا -  
جب سے فیہا اس کی زندگی میں آئی تھی وہ خاصہ فوڈی ہو گیا تھا -

فرمائشیں کر کے کھانے بنواتا تھا۔ اول تو فیہا کے ہاتھ میں ذائقہ تھا دوسرا وہ کچھ بھی پکانے سے انکار نہیں کرتی تھی جس پر سوید کو - "مزید فرمائشوں کا موقع مل گیا تھا

فیہا کا تو اس کی بے وقت انوکھی فرمائش پر منہ ہی کھل گیا "ٹائم" دیکھ رہے ہیں آپ؟ رات کے گیارہ بجنے کو ہے اور آپ کو چٹخارے سوجھ رہے - چکن پراٹھا بنانے میں بارہ بج جانے ہیں - ابھی آپ یہی کھائیں گے میں صبح بنا دوں گی! وہ منہ ہاتھ رکھ جمائی روکتے ہوئے تحکمانہ لہجے میں بولی اور دوبارہ کھانا گرم کرنے لگی -

سوید کو ایک دم ہی احساس ہوا کہ وہ تھکی ہوئی ہے اس لیے وہ "فیہا سے پراٹھے بنوانے کا ارادہ ترک کرتے کچھ سوچ کر اس کے پاس پہنچا" تم یہ سب چھوڑ اور میرے ساتھ چلو "سوید نے اس

کے ہاتھ سے برتن لے کر وہیں کاؤنٹر پر رکھ کر چولہا بند کیا اور  
- "اسے ساتھ لیے باہر نکل گیا

کہاں لے کر جا رہے ہیں؟ کھانا تو کھالیں! وہ اس کے ساتھ "  
- "چلتی ہوئی پوچھ رہی تھی

"خاموشی سے چلو بس"

"لیکن ہم جا کہاں رہے ہیں؟"

بھگا کر نہیں لے جا رہا ہوں - باہر ڈنر کرنے جا رہے ہیں ہم - "  
اب مزید کچھ نا پوچھنا پہلے ہی بہت بھوک لگی ہوئی ایسا نا ہو بھوک  
کا غصہ تم پر نکل جائے! وہ فیہا کو گھوری سے نوازتے ہوئے بولا  
- "لیکن پھر بھی وہ بولنے سے باز نہیں آئی



بھوک آپ کو لگی ہے تو آپ جائیں نا مجھے کیوں ساتھ لے جا " "رہے ہیں - مجھے نیند آ رہی ہے سونا ہے

اور میری جان مجھے بھوک لگی ہے مجھے کھانا کھانا ہے " وہ بھی " اسی کے انداز میں بولا - سوید نے زبردستی اس کا ہاتھ پکڑ گاڑی - " میں بٹھایا کہ وہ نا نا ہی کرتی رہ گئی

شادی کے بعد وہ پہلی بار سوید کے ساتھ ڈنر پر آئی تھی وہ بھی " بے ڈھنگے سے حلیے میں جب آنکھوں میں خوشی کی چمک کے بجائے نیند کی خماری تھی - اب وہ ناراضگی سے منہ پھلائے سامنے بیٹھے سوید کو دیکھ رہی تھی جو اس کی نیند خراب کر کے خود سکون سے - " کھانے کا آرڈر دے رہا تھا

تم بھی کھاؤ نا! " وہ کھانے کے ساتھ بھرپور انصاف کرتے " ہوئے بولا - لیکن فیہا منہ بنائے بیٹھ رہی تو وہ مزید بولا " ہمم بہت -!! مزید ار! سچی بہت ٹیسی ہے تم بھی ٹرائے کرو

پہلے پہل تو وہ منہ پھلائے بیٹھی رہی لیکن سویڈ کو مزید ار کھانے " سے لطف اندوز ہوتے دیکھ کر اس کی بھوک بھی جاگ چکی تھی - کھانے کی خوشبو ناک کے تھنوں سے ٹکرائی تو اس کی برداشت ختم ہوئی " ناراضگی تو سویڈ سے ہے کھانے سے تھوڑی!! وہ خود سے بولتی کھانا شروع کر چکی تھی - اسے کھانا شروع کرتے دیکھ سویڈ -" کے چہرے پر مسکراہٹ بکھری تھی جسے وہ جلدی سے چھاپا گیا کھانا کھانے کا بعد سویڈ اسے ساتھ لیے بلا وجہ ہی سڑکوں پر "

پھرتا رہا ان دونوں ایک دوسرے کے ساتھ تنہائی کے لمحے بہت کم ہی میسر آتے تھے لیکن جب وقت ملے تو وہ فیہا کے ساتھ بھرپور

طریقے سے وقت گزارتا تھا - چہل قدمی کرتے انہیں وقت کا احساس ہی نہیں ہوا ہوش تو تب آیا جب سڑکوں کو ویران ہوتے - "دیکھا رات کا ایک بج رہا تھا جب وہ گھر میں داخل ہوئے تھے آپ ابھی تک جاگ رہی ہیں کچھ چاہیے تھا آپ کو؟ کچن میں " روشنی دیکھ کر وہ دونوں ہی رکے تھے لیکن وہاں رومان کو موجود دیکھ کر سوید تو سیدھا کمرے کی طرف گیا تھا جبکہ فیہا اس سے - "پوچھنے کے لیے رک گئی تھی ہاں وہ مجھے پیاس لگی تھی تو پانی پینے آئی تھی !! رومان نے فیہا - "کے خوش باش چہرے کو دیکھ کر بیزاریت سے کہا فیہا جلدی آؤ مجھے تمہارے بنا نیند نہیں آتی !! وہ خاصہ اونچی " "آواز میں جتا کر بولا تھا

وہ سوید کے بے باک سے جملے پر سرخ سی ہوئی "

شب خیر !! " وہ جلدی سے رومان سے کہتی تیزی سے سیڑھیاں "

- " چڑھنے لگی جہاں آخری سیڑھی پر سوید اس کا منتظر تھا

سوید کے دل میں فیہا کے لیے اتنی محبت دیکھ کر اس کے سینے پر "

سانپ لوٹ گئے تھے۔ وہ پچھلے ڈھائی گھنٹے سے یہاں صرف ان

دونوں کی واپسی کے انتظار میں جاگ رہی تھی - رومان نے انہیں

گھر سے نکلتے دیکھا تھا اور تب سے وہ بے چین تھی انہیں ایک

دوسرے کے ساتھ خوش دیکھ کر اس کے اندر ایک آگ سی لگ

گئی مزید اس آگ کو ہوا سوید کے محبت بھرے انداز نے دی تھی

- " اب جانے یہ آگ کسے جلانے والی تھی

A □ kasha ..... A □ li .....

رات کا ناجانے کون سا پہر جب اچانک ہی اس کی آنکھ کھل گئی " تھی - یہ پچھلے تین ماہ اس کے ساتھ ہو رہا تھا ہر رات وہ اسی طرح جاگ جایا کرتی تھی اور دوبارہ نیند بھی نہیں آتی تھی - وہ بیڈ پر لیٹی لیٹی چھت کو گھور رہی تھی جب اچانک ہی اسے دوپہر والی لڑکی کی بات یاد آئی وہ بے ساختہ ہی خیالوں میں خالہ جانی کے - " مدرسے میں پہنچ چکی تھی

" توبۃ النصوح "

یعنی سچی توبہ ( ایسی توبہ کے گناہ کرنے والا کبھی اس گناہ کی ) " طرف ناپٹے بلکل اسی طرح جیسے تھن سے نکلا ہوا دودھ واپس !! " نہیں پلٹتا

سچی توبہ کرنے والے کو اللہ ایسے پاک کر دیتا ہے جیسے ابھی ماں " !! " کے پیٹ سے جنا ہوا بچہ

سکون کہا ملتا ہے؟ اس نے بے چینی سفید اسکارف والی سانولی "سی لڑکی سے پوچھا جس کے چہرے پر نور سے چمک تھی۔ یہ لڑکی عالمہ تھی اور اس کی خالہ جانی کے مدرسے میں ہر جمعرات کو بچیوں کو درس دیا کرتی تھی۔ آج بھی وہ بچیوں کو (قرآن پاک کے 28 ویں پارے میں مذکور "توبہ النصوح") سچی توبہ کے حوالے سے درس دے کر فارغ ہوئی تو عزرا نے اس کے قریب جا کر پوچھا۔

سکون تو دنیا میں ہے ہی نہیں!! اس نے مسکرا کر جواب دیا۔ "اس کا جواب سن کر عزرا کو شدید مایوسی ہوئی

سکون تو اللہ کی ذات میں ہے اس کی خوشنودی میں ہے۔ دنیا "

اور دنیاوی چیزوں میں نہیں۔ دنیا صرف وقتی طور پر انسان کا دل بہلا سکتی ہے سکون نہیں دے سکتی!! سکون چاہیے تو اس سے



رابطے ہموار کرنے پڑیں گے !! وہ لڑکی آسمان کی طرف شہادت کی  
- " انگلی اٹھا کر بولی

اس سے رابطے کیسے ہموار ہونگے؟ عزرا نے پہلے سے بھی زیادہ "  
بے چینی سے پوچھا اسے سکون کی ہی تلاش تھی - بس کہیں سے  
- " اسے میسر آ جائے

اس کے احکامات کو مانو اور اس کے آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم "  
!! کی پیروی کرو

آسان الفاظ میں کہوں تو اللہ کے محبوب کو راضی کر لو اللہ تو راضی  
ہے پھر - اس کی بن جاؤ وہ تمہارا بن جائے گا !! وہ لڑکی مسکرا کر  
- " بولی

" میں کیسے اس تک پہنچوں گی؟ کون مجھے راستہ دکھائے گا "

! قرآن و حدیث سے "

اس نے اپنی رسی چھوڑ دی ہے پکڑنا انسان کو ہے - راستہ میں " تمہیں کئی مشکلیں پیش آئیں گے بس ثابت قدم رہنا پھر راستے وہ خود ہی آسان کر دے گا - اس کی طرف جاتا بھی وہی ہے جسے وہ خود بلاتا ہے! تم بس سچے دل سے ہاتھ بڑھاؤ وہ خود تھام لے گا!! وہ لڑکی نرمی سے کہتی مسکرا اس کا گال چھوتے وہاں سے جا چکی تھی - عزرا حال میں لوٹی تھی - خود پر سے چادر ہٹاتی وہ اپنی وہیل چیئر پر احتیاط سے بیٹھی واشروم کی طرف چل دی - کچھ دیر بعد وہ وضو کر کے آئی اپنی الماری سے قرآن پاک نکالا اس پاک کتاب کو چھوتے اس پر جیسے لرزا سا طاری ہوا تھا اسے تو یاد بھی نہیں تھا کہ اس نے آخری بار قرآن کب پڑھا تھا - دنیا کی رنگینیوں دولت کے نشے میں چور اسے کبھی احساس نہیں ہوا کہ اسے بھی یہ دنیا

چھوڑنی ہے اپنے اصل گھر (آخرت) کی بھی تیاری کرنی ہے یہ دنیا تو ایک کمرہ امتحان کی طرح ہے جہاں ہم نے خوب محنت سے ، سچائی سے اپنی پرفارمنس دینی ہے اچھی طرح امتحان دیں گے تو کامیاب ہو جائیں گے انعام بھی ملے گا - تیاری تو اللہ نے ہمیں کروا کر بھیجا ہے بس ہم دنیا کی طلب میں سب بھول گئے ہیں اپنے "!! اصل کو چھوڑ کر فنا کے پیچھے بھاگ رہے ہیں

عزرا کی آنکھوں سے زار و قطار آنسو بہہ رہے تھے اسے ایک " دم ہی اپنے اندر سکون سا محسوس ہوا تھا پھر وہ قرآن کھول کر پڑھنا شروع ہوئی آنسوؤں میں مزید روانی آئی اور ایسا محسوس ہونے لگا جیسے برسوں سے جمعی ہوئی گرد صاف ہو رہی ہو اسے اتنا سکون ملا کہ اسے نیند آنے لگی تھی وہ کچھ دیر تلاوت کرنے کے بعد قرآن کریم کو حفاظت سر سائیڈ ٹیبل پر رکھ لائٹ بند کر کے

سونے کے لیے لیٹ گئی اور چند ہی لمحوں میں نیند اسے اپنی آغوش  
- "میں لے چکی تھی

A □ kasha ..... A □ li .....

وہ ہاتھوں میں سر گرائے بیٹھا تھا جب راشد صاحب اس کے "  
برابر میں آکر بیٹھے۔ کسی کی آہٹ محسوس کر کے اس نے جھٹ  
سے اپنی آنکھوں کو صاف کیا تھا لیکن راشد صاحب سے اس کا یہ  
عمل مخفی نارہ سکا وہ باسط کی پر نم آنکھوں کو دیکھ چکے تھے لمحے  
بھر کو وہ ٹھٹھک گئے انہیں اپنے بصارت پر یقین نہیں آیا کہ وہ رو  
- "رہا ہے

پریشان مت ہو باسط سب ٹھیک ہو جائے گا ہم پھر سے محنت "  
کریں گے رات دن ایک کر دیں گے ابھی مشکل ہے ہمیشہ نہیں  
رہے گی یہ وقت بھی گزر جائے گا۔ میں جانتا ہوں تمہیں بہت

تکلیف ہے تمھاری سالوں کی محنت تھی لیکن بیٹا اس طرح ہمت ہارنے سے تو سب ٹھیک نہیں ہو گا نا - حوصلہ رکھو میرے بیٹے!! راشد صاحب نے اسے دلا سہ دیتے ہوئے کہا حالانکہ وہ خود بھی بہت زیادہ پریشان تھے - ان کے سارے انویسٹر اپنے پیسے مانگ رہے تھے، ملازموں کی تنخوائیں دینے کے لیے بھی پیسے نہیں تھے - " سخت مشکل وقت تھا

ڈیڈ مجھے بزنس کے نقصان پر اتنا افسوس نہیں ہے جتنا اپنے ذاتی " نقصان کا افسوس ہے! رومان نے میری اولاد کو مار کر اچھا نہیں کیا اس نے مجھ سے باپ بننے کی خوشی چھین لی - " ڈیڈ آپ سوچ نہیں سکتے میں کتنے وقت سے اس خوشی کا منتظر تھا لیکن اس عورت نے مجھ سے میری خوشی چھین لی - آپ نہیں جانتے میں نے اس سے سچی محبت کی ہے بس ماضی میں چاچو کی سوید کو مجھ پر فوقیت

دینے والی بات پر غصہ آ جاتا تھا اس لیے اس پر غصہ کر جاتا تھا لیکن محبت تو کرتا تھا نا - میں نے اس کے علاوہ اپنی زندگی میں کسی اور عورت کو جگہ نہیں دی اس نے سوید سے شادی کر لی لیکن میں اس کا منتظر رہا رومان بہت خود غرض ہے اسے صرف اپنی پروا ہے اس نے میرے ساتھ اچھا نہیں کیا ڈیڈ !! وہ بمشکل خود کو پھوٹ " پھوٹ کر ونے سے بعض رکھ رہا تھا

دوسروں کی ہڈیوں پر جو محل تعمیر ہوں وہ بہت کمزور ہوتے ہیں " - تم نے سوید اور اس کے بچوں کے ساتھ ظلم کیا تھا ان کی بد دعائیں لی تھی کیسے ممکن تھا کہ تم خوش رہتے؟ انصاف کرنے والا اوپر بیٹھا ہے تم دولت کے نشے میں چور ہو کر صحیح غلط سوچے بنا - " بس اپنی من مانی کرتے گئے



ڈیڈ مجھ سے لکھوا لیں سوید سے شادی کے بعد میں اس کا منتظر "

تھا لیکن میں نے اس کی طرف ہاتھ نہیں بڑھایا تھا وہ خود میرے

"پاس آئی تھی

جو بھی تھا باسٹ لیکن جب راستے الگ ہو جائیں پھر منتظر نہیں رہنا "

چاہیے بلکہ آگے بڑھ جانا چاہیے پیچھے مڑ کر آنے سے صرف

خسارے اور پچھتاوے ہی ملتے ہیں جو ہمارے نصیب میں نہیں ہے

"!! وہ حاصل ہو کر بھی لا حاصل ہی رہتا ہے

خیر ان سب باتوں کو زیادہ مت سوچو فلحال ہمیں بزنس پر توجہ "

دینی ہے !! راشد صاحب اس کی توجہ بزنس کی جانب مبذول کرا

- گئے - وہ نہیں چاہتے تھے کہ وہ رومان کے پیچھے مزید خوار ہو

جی ڈیڈ میں سوچ رہا ہوں چاچو کی کمپنی سے جوائنٹ کر لیتے ہیں "

ان کے آرڈر پورے کرتے ہیں بدلے میں لون کی شکل میں پیسے

لے کر انویسٹر سے جان چھڑاتے ہیں پھر آگے کا پراسس دیکھیں  
گے!"

ٹھیک ہے پھر کل ان کے مینجر سے بات کرتے ہیں "راشد"  
- "صاحب نے کہا تو وہ سر ہلا کر رہ گیا

A □ kasha ..... A □ li .....

امی یہ میں آپ کے لیے لایا ہوں اور یہ والا دادی کا! اچھا ہے نا "  
- "دادی؟ اس نے دادی سے پوچھا

بہت اچھا ہے! ہمیشہ خوش رہو! دادی نے مسکرا کر تعریف "  
کرتے اسے خوش رہنے کی بھی دعا دی - وہ آج سب کے لیے عید  
کے کپڑے خرید کر لایا تھا اب پہلے کے بانسبت اسے اپنی ذمہ داری  
- "کا احساس رہنے لگا تھا

امی یہ میں فیہا کے لیے لایا ہوں دیکھیں آپ لوگ کسی چیز کی " کمی تو نہیں ہے؟ وہ فیہا کا سوٹ اور اس کے ساتھ میچنگ کی چیزیں - " دکھاتا ہوا پوچھ رہا تھا

بھائی یہ کیا؟ ہمارے لیے صرف کپڑے اور آپ کے، کپڑے، " چوڑی، جیولری، چیل اتنی ساری چیزیں!! یہ تو نا انصافی ہے - " میرے ساتھ " فضا انگلی پر گنتی منہ پھلا کر بولی

او چھوٹی بی ابھی کل تمہارے ماں باپ تمہارے لیے اتنی چیزیں " لائے ہیں پھر ندیدی بن رہی ہوں - تمہاری بہن شادی شدہ ہے میکے سے عیدی جانا اس حق ہے - تمہیں جو ملا ہے اس میں صبر شکر کرو ناشکری کہیں کی " دادی نے اسے گھور کر تیکھے لہجے میں کہا

" -

ہاں تو وہ ابو نے دلائے ہیں - یہ تو بھائی لائے ہیں نا خیر مجھے پتہ " ہے آپ تو آپ کی ہی سائیڈ لیں گی وہی آپ کی پوتی ہیں

ارے نہیں نہیں میں کیسے بھول گئی وہ سر پر ہاتھ مار کر بولی - وہ " تو آپ کی بیٹی ہیں - میں تو آپ کی کچھ نہیں لگتی مجھے تو بس ڈانٹنے کا موقع چاہیے ہوتا ہے !! اب وہ ڈرامے کرنے شروع ہو چکی تھی -

ہاں میرے شوہر کے تو پیسوں کی فیکٹری لگی ہوئی جو ان ماں ، " بیٹی اور دادی کی فرمائشیں ہی پورا کرتا رہے - میرا اور بچوں کا حق " انہیں ہضم نہیں ہو گا ہنہ

یہ سب اس فیہا چڑیل کی وجہ سے ہونا جانے کونسی گیدڑ سنگھی " سنگھا کر گئی ہے کہ فخر واری صدقے جا رہا ہے - بس ایک بار موقع مل جائے اس فیہا کو نہیں چھوڑوں گی ! " وہ سیڑھیوں پر کھڑی ان

لوگوں کو خوش ہوتے دیکھ کر جلے دل سے بولی اور پیر پٹکتے ہوئے  
واپس اوپر چلی گئی وہاں کھڑے ہو کر ان لوگوں خوش دیکھنا اسے  
- "برداشت نا تھا

A □ kasha ..... A □ li .....

یہ فیہا تو بڑی گھنٹی میسنی نکلی کیسی شریف اور پارسا بنی پھرتی "  
تھی اور اب اپنے شوہر کے آگے مظلوم بن کر مجھے پھنسوا دیا اپنا  
گھر ہوتے ہوئے بھی دوسروں کے رحم و کرم پر رہنا پڑ رہا ہے ،  
جیب میں پھوٹی کوڑی تک نہیں اچھی مصیبت میں پھنس گیا ہوں !!  
" دانش خود سے بولا اس کے اسکیڈل کی وجہ سے کسی بھی دوست  
نے ساتھ رکھنے سے انکار کر دیا تھا ایک دوست جو حیثیت میں ان  
لوگوں سے کم تھا اس نے دانش کو اپنے ایک کمرے کے اپارٹمنٹ

میں رکھ لیا تھا لیکن یہاں آسائش زندگی نا ہونے کے برابر تھی -  
- " دانش جیسا امیر زادہ سخت مشکل میں تھا

اس فیہا کو تو سبق سکھانا پڑے گا لیکن کیسے اب تو عزرا بھی کسی " کام کی نہیں رہی - سوید اپنے گھر میں تو گھسنے نہیں دے گا !! وہ ڈارھی کھجاتا ہوا سوچ رہا تھا - وہ زنجبیل سے بدلہ لینے کے لیے اس کے گھر پہنچا تھا لیکن وہاں جا کر اسے پتہ چلا کہ وہ ماں بیٹیاں تو منور نامی لڑکے جس سے زنجبیل کا نکاح بھی ہوا پڑا تھا اس کے ساتھ انگلینڈ جا چکی ہیں - وہ ہاتھ ملتا رہ گیا تھا اور اب نہادھو کر پھر سے فیہا کے پیچھے پڑ چکا تھا کیونکہ سوید نے اس کا ہی تو بدلہ لیا - " تھا

A □ kasha ..... A □ li .....



وہ پوری طریقے رات کے کھانے کی تیاری میں مصروف تھی۔ " عشاء کی آذان ہو چکی تھی اس لیے اماں بی نماز ادا کرنے اپنے کمرے میں چلی گئی تھیں۔ سوید بھی نماز کے لیے مسجد گیا۔ جویریہ اپنا اسکول بیگ پھیلانے بیٹھی تھی ساتھ ہی اس نے حارث کو بٹھا رکھا تھا۔

مما حارث کتنا گندہ بچہ ہے!! جویریہ کی جھنجھلائی سی آواز اس کے کانوں میں پڑی تو لب مسکراہٹ میں ڈھل گئے۔ وہ کب سے ہر تھوڑی دیر بعد یہی شکوہ کر رہی تھی۔ " اب کیا کر دیا ہے حارث نے؟ فیہا نے وہیں سے کام کرتے "۔ " ہوئے آواز دے کر پوچھا

مما یہ میری بک پھاڑ دے گا!! دیکھیں اسے اپنی مٹھی میں " دبوچ لی ہے - ممما جلدی سے یہاں آئیں " جویریہ نے زور سے چلا - " کر اسے بلایا وہ بس رو دینے کو تھی

جویریہ کی پکار پر فیہا اپنے ہاتھ صاف کرتے ہوئے فوراً باہر نکلی " - " تھی

میں نے آپ کو کہا تھا حارث کے سامنے بکس نہیں رکھنی وہ " چھوٹا ہے اسے اتنی سمجھ نہیں وہ جویریہ سے بولی جس کی آنکھوں - " میں موٹے موٹے آنسو جمع ہونے لگے تھے

جب تک فیہا ان دونوں کے پاس پہنچی حارث کتاب کا خوبصورت " صفحہ کنارے سے نوچ کر اپنے منہ میں ڈالنے ہی والا تھا کہ فیہا جلدی سے اس کے ہاتھ سے کتاب کا ٹکڑا واپس لیا جبکہ اپنی نئی

کتاب کے حشر پر جویریہ کی آنکھوں سے آنسوؤں رواں ہو چکے تھے  
"

چپ ہو جاؤ میری جان ایسے روتے نہیں!! اسے زار و قطار "  
آنسوؤں بہاتے دیکھ کر فیہا نے سینے سے لگاتے ہوئے پیار سے کہا  
"

مما میری نئی بک تھی - حارث بہت گندہ ہے میں اب اسے "  
کبھی اپنے ساتھ نہیں بٹھاؤنگی وہ میری چیزیں خراب کرتا ہے -  
"- بہت گندہ بھائی ہے!! وہ فیہا کے سینے سے لگی سسکتی ہوئی بولی  
حارث گندہ نہیں ہے - بس وہ ابھی چھوٹا ہے اسے نہیں پتا کہ "  
یہ بک ہے اور بک پڑھنے کے لیے ہوتی ہے اسے پھاڑتے نہیں!  
آپ نے آئندہ حارث کے سامنے اسکول بیگ لے کر نہیں بیٹھنا -  
"بس اب آپ چپ ہو جاؤ میں اس پر ٹیپ لگا دیتی ہوں یہ ٹھیک

ہو جائے گی !! " اس نے جویریہ کے آنسوؤں صاف کرتے ہوئے کہا  
تو وہ سوس سوس کرتی ہوئی فیہا سے الگ ہوئی اور سامنے بیٹھے حارث  
- " کو ناراض نظروں سے دیکھا جو اسے ہی ٹکڑے ٹکڑے دیکھ رہا تھا

مما میں !! فیہا کو جویریہ سے پیار جتاتے دیکھ کر وہ باہیں پھیلا کر "  
- " فیہا کی گود میں جانے کے لیے لپکا

میلی (میری ممما) فیہا نے اسے نے گود میں اٹھایا اس نے پیار "  
سے فیہا کا گال چوم کر جویریہ کو یاد دلایا تھا کہ وہ اس کی بھی ماں  
ہے "

اوپر کھڑی رومان نے چبھتی نگاہوں سے یہ منظر دیکھا تھا - اسے "  
شروع دن سے فیہا سخت بری لگی تھی - " کس قدر چالاک لڑکی  
ہے کیسے میرے بچوں پر قبضہ جمائے بیٹھی ہے - کوئی نہیں کر لو  
عیش فیہا بیگم ویسے بھی اب تمہارے جانے وقت ہوا جاتا ہے

کیونکہ میں جو واپس آگئی ہوں !! " وہ شیطانی مسکراہٹ لیے بولی اور نیچے چلی آئی جہاں فیہا دوبارہ کچن میں جاتی ہوئی دکھائی دی  
- " رومان بھی اس کے پیچھے ہو لی

اسے یہاں رہتے آج پانچواں دن تھا - سوید نے کئی بار اسے " واپس بھیجنے کے لیے اماں بی سے کہا لیکن رومان نے طبیعت خرابی کا ڈرامہ کرتے ہوئے کہا کہ عزرا تو پہلے ہی مریض ہے اس کا کون خیال رکھے گا؟ وہ ٹھیک ہوتے ہی خود ہی چلی جائے گی ابھی فلحال اسے یہاں رہ لینے دیں اماں بی نے ایک بار پھر خدا ترسی دکھاتے ہوئے اسے اپنے گھر میں رکھ کر طوفان کو دعوت دے دی تھی  
- " ایک بات تو بتاؤ تم پڑھی لکھی ہو کم عمر ہو شکل و صورت بھی "

ٹھیک ہی ہے پھر دو بچوں کے باپ سے شادی کرنے کی کیا ضرورت تھی تمہیں تو اور اچھے رشتے مل سکتے تھے! " رومان نے

خاصی اپنائیت سے پوچھا تو فیہا کے گلے میں گلٹی سی ابھری - " بولو  
بھی چپ کیوں کھڑی ہو؟ رومان کو اس کی خاموشی بری لگی تھی  
"-

وہ میرے ابو نے اپنی مرضی سے کی ہے " فیہا نے مصروف سے "  
"- انداز میں کہا

اوہ! وہ ہونٹوں کو گول کر کے بولی - " ویسے تمہارے ابو نے "  
ظلم کیا ہے تمہارے ساتھ دو بچوں کے باپ سے بیاہ دیا جو عمر بھی  
تم سے بڑا ہے!! وہ خاصی افسوس بھرے لہجے میں بولی تو فیہا کو لگا  
"- جیسے وہ اس کے لیے دکھی ہو رہی ہے

وہ میرے ابو نے اپنی مرضی سے کی ہے " فیہا نے مصروف سے "  
"- انداز میں کہا



اوہ ! وہ ہونٹوں کو گول کر کے بولی - " ویسے تمہارے ابو نے " ظلم کیا ہے تمہارے ساتھ دو بچوں کے باپ سے بیاہ دیا جو عمر بھی تم سے بڑا ہے !! وہ خاصی افسوس بھرے لہجے میں بولی تو فیہا کو لگا - " جیسے وہ اس کے لیے دکھی ہو رہی ہے

والدین اپنی اولاد کے لیے اچھا فیصلہ ہی کرتے ہیں - میرے ابو " نے بھی میرے لیے بہترین شخص چنا ہے - میں خوش ہوں کہ سوید بہترین انتخاب ہیں - ایسے شوہر قسمت والوں کو ہی ملتے ہیں !"

فیہا نے ہانڈی میں چمچہ چلاتے ہوئے کہا - سوید کے ذکر پر اس کے لبوں پر ایک خوبصورت شرمیلیں مسکراہٹ نے احاطہ کیا تھا - وہ واقعی سوید کے ساتھ بہت خوش اور پرسکون زندگی بسر کر رہی تھی - شروع میں اسے بھی یہ سوچ آتی تھی کہ اس کے ساتھ وہ

سب کچھ نا ہوا ہوتا تو اسے بھی اس کا ہم عمر جیون ساتھی ملتا لیکن  
- "سوید کی محبت نے یہ خیال اس کے دل سے نکال دیا تھا

فیہا کے باتیں اور اس کی خوشی نے رومان کے اندر لگی آگ پر "  
تیل کا کام کر کے مزید بھڑکا دیا تھا - وہ جو فیہا کے دل میں سوید  
کے لیے نفرت پیدا کرنے آئی تھی فلحال اس کے دل میں فیہا کے  
لیے نفرت مزید بڑھ گئی تھی - نا جانے کیوں اسے شروع دن ہی  
فیہا سے اللہ واسطے کا بیر تھا اسے یہ چھوٹی سی لڑکی ایک آنکھ نا بھاتی  
تھی - فیہا اس سے کچھ کہہ رہی تھی جسے وہ ان سنا کرتی جل بھن  
- "کر کچن سے نکل گئی

A □ kasha ..... A □ li .....

عزرا بی بی آفس سے مینیجر صاحب آئے ہیں آپ کو بلا رہے ہیں "

"

شام کا وقت تھا وہ اپنے کمرے کی بالکنی میں بیٹھی کسی کتاب کا مطالعہ کرنے میں محو تھی جب آسیہ بی بی نے آکر کہا

کامران کہاں ہے ؟ "

- "عزرا نے کتاب بند کر کے پوچھا

کامران بابا اکیڈمی گئے ہوئے ہیں - ابھی واپس نہیں آئے اور "

- "مینجر صاحب نے خاص طور آپ سے ملنے کا کہا ہے

- مجھ سے ملنے کا ؟ لمحے بھر کو وہ ٹھٹھک گئی "

ٹھیک ہے میں آتی ہوں ! عزرا کے کہنے پر آسیہ بی بی چلی گئیں "

- عزرا کتاب کو شیلف میں رکھ کر کمرے سے نکلی - وہ اپنی وہیل

چیئر گھسیٹی ڈرائنگ روم میں داخل ہوئی جہاں مینجر اس کے انتظار

- "میں بیٹھا تھا

خیریت آپ مجھ سے کیوں ملنا چاہتے ہیں؟ " سلام دعا کے بعد "

- " عزرا نے پوچھا

میڈم آپ کو تو پتا ہے راشد صاحب کا بہت بڑا نقصان ہوا ہے - "

ان کے انویسٹر فوری طور پر اپنے پیسوں کا تقاضا کر رہے ہیں جو کہ

" باسط صاحب دینے سے قاصر ہیں

- " مینجیر کہہ کر خاموش ہو کر عزرا کی طرف دیکھنے لگا

آپ ٹھیک طرح سے بتائیں اصل بات کیا ہے؟ "

- " اس کی خاموشی پر عزرا نے الجھ کر پوچھا

میڈم کل راشد صاحب اور باسط صاحب آفس آئے تھے وہ "

ہماری کمپنی سے قرض مانگ رہے ہیں - میں نے ساری باتیں

کامران سر کو بتائیں تھیں تو ان کا کہنا ہے جو باسط صاحب کہہ رہے ہیں وہ مان لی جائے

"تو پھر مسئلہ کیا ہے؟"

میڈم آپ سمجھ نہیں رہی! کامران سر ابھی چھوٹے ہیں وہ " کاروبار کے معاملات صحیح طرح سے سنبھال نہیں پا رہے - میڈم کروڑوں کا قرض دے کر ہماری کمپنی خود لاس (نقصان) میں چلی جائے گی اور پھر پتا نہیں باسط سر پھر سے بزنس کو اسٹیبلش کر پائیں بھی یا نہیں - صاف بات ہے وہ خود تو ڈوبیں گے ہمیں بھی لے ڈوبیں گے !

میڈم میں نے اس کمپنی کو بیس سال دیے ہیں میں ہر گز نہیں چاہتا - "کہ کوئی نقصان پہنچے باقی آپ خود سمجھدار ہیں

!، ہممم "

ٹھیک ہے - آپ کا بہت بہت شکریہ جو آپ نے مجھ آگاہ کیا -  
!! میں کل سے خود آفس آؤں گی

عزرا نے فوری طور پر آفس جوائن کرنے کا فیصلہ کرتے ہوئے کہا  
- "تھا

اگلے دن وہ صبح صبح ہی آفس کے لیے تیار ہو کر ڈانگ ٹیبل پر "  
- "موجود تھی

! گڈ مارنگ "

آج سوچ کہاں سے نکلا ہے ؟

کامران اسے صبح دیکھ کر خوشگوار لہجے میں بولا ساتھ ہی کرسی کھینچ  
- "کر بیٹھ گیا



"پہلے سلام کرنا چاہیے پھر گڈ مارنگ"

سورج چاند سب اپنی جگہ پر ہیں بس یوں سمجھ لو کہ تمہاری آپنی کو  
"اب صحیح راستہ ملا ہے"

وہ مسکرا کر کہتی پراٹھے سے لقمہ توڑ کر منہ میں ڈالتے ہوئے بولی  
"

"پڑھائی کیسی جا رہی ہے تمہاری؟"

وہ اپنا ناشتہ روک کر کامران کے لیے بھی چائے نکالتے ہوئے  
پوچھنے لگی - کامران بغور اس کی حرکات کو نوٹ کر رہا تھا - پچھلے  
"کچھ دنوں سے عزرا میں کافی بدلاؤ محسوس کیا تھا اس نے  
! ٹھیک جا رہی ہے"

"کچھ دیر عزرا کو دیکھنے بعد وہ مسکرا کر بولا

"صرف ٹھیک؟"

"پہلے کی طرح زبردست کیوں نہیں؟"

پہلے ڈیڈ تھے تو صرف پڑھنا ہوتا تھا اب بزنس کو بھی ٹائم دینا " پڑھتا ہے پھر گھر کے بھی مسائل ہوتے ہیں اس لیے اسٹڈیز پر توجہ !! کم ہو گئی ہے

وہ آنکھوں میں آئی ہلکی سی نمی پلک جھپکا کر چھپانے کی کوشش کرتے ہوئے بولا خالد صاحب کا ذکر کرتے وہ آبدیدہ ہو گیا تھا - "عزرا سے اس کی یہ حرکت مخفی نہیں رہ سکی اسے خود پر افسوس " ہوا اپنی زندگی میں وہ اتنی الجھ گئی تھی کہ چھوٹے بھائی کو بلکل ہی - "تنہا کر دیا تھا

"آپ کہیں جا رہی ہیں؟"

کامران نے خود کو سنبھال کر پوچھا - عزرا کی تیاری دیکھ کر تو اسے  
- "یہی لگا کہ وہ کہیں جانے والی ہے

ہاں مجھے آفس جانا ہے - میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں ڈیڈ کو "  
"! آفس کو سنبھالوں گی جب تک تم اپنی تعلیم مکمل نہیں کر لیتے  
! لیکن آپی "

" وہ احتجاج کرنے لگا تھا کہ عزرا اس کی بات کو کاٹ گئی  
پلیز کامران کچھ مت کہنا میں اپنی مرضی سے جا رہی ہوں - "  
ویسے بھی تین چار مہینوں سے گھر میں پڑے پڑے اکتا گئی ہوں -  
! کوئی ایکٹیویٹی ہو گی تو فضول سوچوں سے بھی نجات مل جائے گی  
"

آج سے تم صرف اپنی اسٹڈیز پر فوکس کرو گے - بزنس کی کوئی " ٹینشن نہیں لینی جب تمہیں ٹائم ملے تب چکر لگا لینا - مام ڈیڈ کی شدید خواہش تھی کہ تم اعلیٰ تعلیم حاصل کرو اچھے بہت انسان بنو " - ان کی خواہش کو بھی تو تکمیل تک پہنچانا ہے نا

عزرا نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر کہا تو کامران چند لمحے اسے " دیکھتا رہا پھر سمجھنے والے انداز میں سر ہلا دیا

! جو آپ کا حکم سرکار "

وہ سینے پر ہاتھ رکھ کر سر کو خم دیتے ہوئے بولا تو عزرا اس کی ادا پر بے ساختہ ہی ہسنے لگی - اتنے دنوں بعد عزرا کو ہنستا مسکراتا دیکھ " وہ بھی مطمئن سا ہو گیا

A □ kasha ..... A □ li .....

وہ آج چیک لینے آیا تھا تو مینیجر نے اسے بتایا کہ آج سے عزرا " نے آفس جوائن کر لیا ہے اس لیے سارے معاملات وہ خود دیکھیں گی اس لیے باسط ان سے جا کر مل لے۔ مینیجر کی بات سن کر باسط سیدھا خالد صاحب کے روم میں گیا تھا جہاں عزرا کچھ ورکر کے ساتھ ڈسکشن کر رہی تھی۔ وہ صوفے پر بیٹھ کر انتظار کرنے لگا دس منٹ بعد جب ان کی ڈسکشن ختم ہوئی تو باسط اس کے سامنے "والی کرسی کھسکا کر بیٹھ گیا۔

پتہ تو تمہیں چل ہی گیا ہو گا کہ میں یہاں کیوں آیا ہوں؟ یا " یوں کہوں کہ تم نے ڈر کر آفس جوائن کر لیا ہے کہ کہیں کامران مجھے اتنی بڑی رقم دے کر تم لوگوں کا نقصان نہ کر دے۔ تم نے سوچا ہو گا کہ باسط پیسے واپس نہیں کرے گا لے کر بھاگ جائے گا !

یہی سوچ کر آئی ہونا؟ ورنہ بیٹھے بٹھائے آفس کا خیال کہاں سے آ گیا؟

باسط نے طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ سوال کیا - اسے مینجیر کے " ہر بات میں دخل اندازی کرنے سے ہی یہ آئیڈیا ہو گیا تھا کہ وہ -" کچھ نا کچھ ضرور کرے گا

"! ویسے چاچو نے مینجیر کافی وفادار رکھا ہے "

- " باسط سراہے بنا ناراہ سکا

دیکھئے باسط بھائی سیدھی اور صاف بات ہے - ہماری کمپنی آپ کو " اتنی بڑی رقم نہیں دے سکتی! یہ بزنس میرے ڈیڈ نے بہت محنت سے یہاں تک پہنچایا ہے اور ان کی خواہش تھی آگے جا کر کامران اسے مزید کامیاب کروائے - کوئی چھوٹی موٹی رقم ہوتی تو مجھے کوئی



اعتراض نہیں ہوتا لیکن " بیس کروڑ " اتنی زیادہ ہم نہیں دے سکتے  
!"

حیلے بھانے تلاشنے کے بجائے عزرا نے صاف گوئی سے کام لیا تھا -  
- " وہ بلا وجہ اسے کسی امید میں نہیں رکھنا چاہتی تھی

تم ایسے فیصلہ نہیں کر سکتی میری کامران سے بات ہو چکی ہے "  
! اسے کوئی اعتراض نہیں ہے - بلاؤ اسے

- " باسط اس کے انکار پر پریشانی سے بولا "

کامران یہاں نہیں ہے وہ یونیورسٹی گیا ہے - اس سے بات "  
کرنے کا کوئی فائدہ بھی نہیں اب سے سارے معاملات میں ہی  
" ! دیکھوں گی - اور میرا فیصلہ میں آپ کو بتا چکی ہوں

تم میرے ساتھ ایسے نہیں کر سکتی - یہ سب تم لوگوں کی وجہ " سے ہوا ہے - تم ذمے دار ہو میرے نقصان کی - تم لوگوں کی وجہ " سے میرا آرڈر کینسل ہوا ہے

- "وہ زور سے ٹیبل پر ہاتھ مارتے غصے سے چیخا

ہماری وجہ سے کیا مطلب؟ اپنی نا اہلی کا الزام میرے سر کیوں " ڈال رہے ہیں جب وقت پر آرڈر پورا نہیں کریں گے تو کینسل تو ہو گا ہی - غلطی آپ لوگ کریں اور پیسے ہم لوگ دیں یہ کیا بات ہوئی؟ آپ اپنا غصہ کہیں اور جا کر دکھائیں میرا دماغ خراب مت " کریں

- "اس کے چیخنے پر عزرا کو بھی غصہ آگیا

میرا آڈر کینسل ہونے کی وجہ نا اہلی نہیں بلکہ تم اور دانش ہو - " جو کچھ تم دونوں نے فیہا کے ساتھ کیا تھا اس کا بدلہ لیا ہے سوید نے !

باسط اب تک ہونے والے سارے معاملات اسے بتاتا گیا - عزرا کو اپنی سماعت پر یقین نہیں آیا وہ ہونقوں کی طرح منہ کھولے باسط - " کو دیکھتی رہی

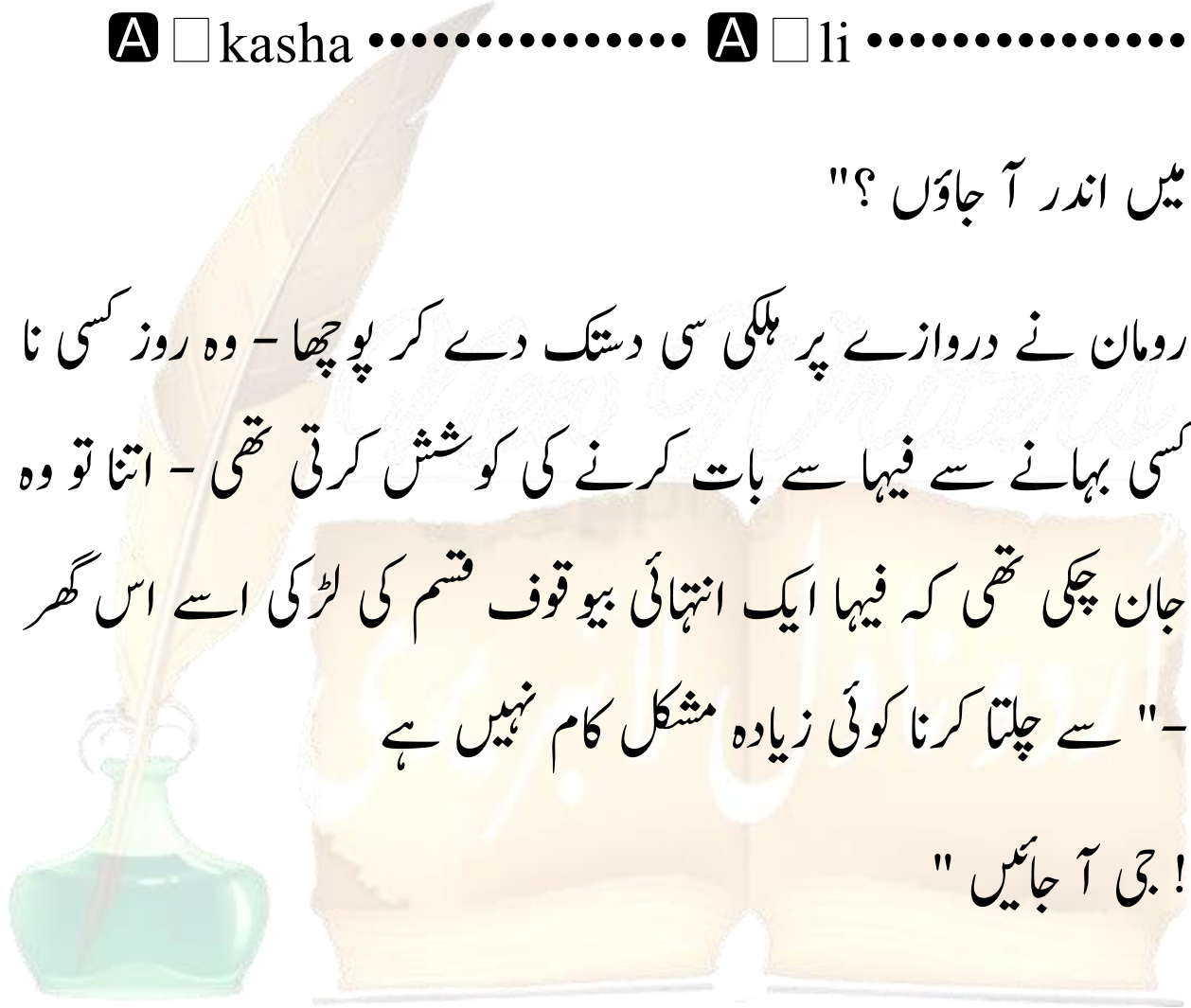
فیہا کے ساتھ تم دونوں نے مل کر ظلم کیا تھا تو سزا بھی تم " دونوں کو ہی ملنی چاہیے میں کیوں نقصان برداشت کروں ؟ دانش کی سزا یہ ہے کہ اسے اب پراپرٹی میں کوئی حصہ نہیں ملے گا - تم اپنی سزا خود منتخب کر لو یا تو میرا آدھا نقصان پورا کرو یا پھر میں ساری دنیا کو تمہاری اصلیت بتا دوں گا فیصلہ تمہارا ہے سوچ کر بتا " !! دینا چلتا ہوں - اللہ حافظ

وہ عزرا کو حیران پریشان چھوڑ کر ایک طنزیہ نگاہ اس پر ڈال کر جا  
- "چکا تھا

A □ kasha ..... A □ li .....

میں اندر آ جاؤں؟"

رومان نے دروازے پر ہلکی سی دستک دے کر پوچھا - وہ روز کسی نا  
کسی بہانے سے فیہا سے بات کرنے کی کوشش کرتی تھی - اتنا تو وہ  
جان چکی تھی کہ فیہا ایک انتہائی بیوقوف قسم کی لڑکی اسے اس گھر  
- "سے چلتا کرنا کوئی زیادہ مشکل کام نہیں ہے  
! جی آ جائیں"



وہ بیڈ کراؤن سے ٹکے لگائے دونوں پیر پھیلا کر بیٹھی ٹی وی پر کوئی ڈرامہ دیکھنے میں محو تھی رومان کو آنے کی اجازت دیتے وہ سیدھی  
- "ہو کر بیٹھ گئی

"! اکیلی بیٹھی تھی تو سوچا تم سے گپ شپ کر لوں "

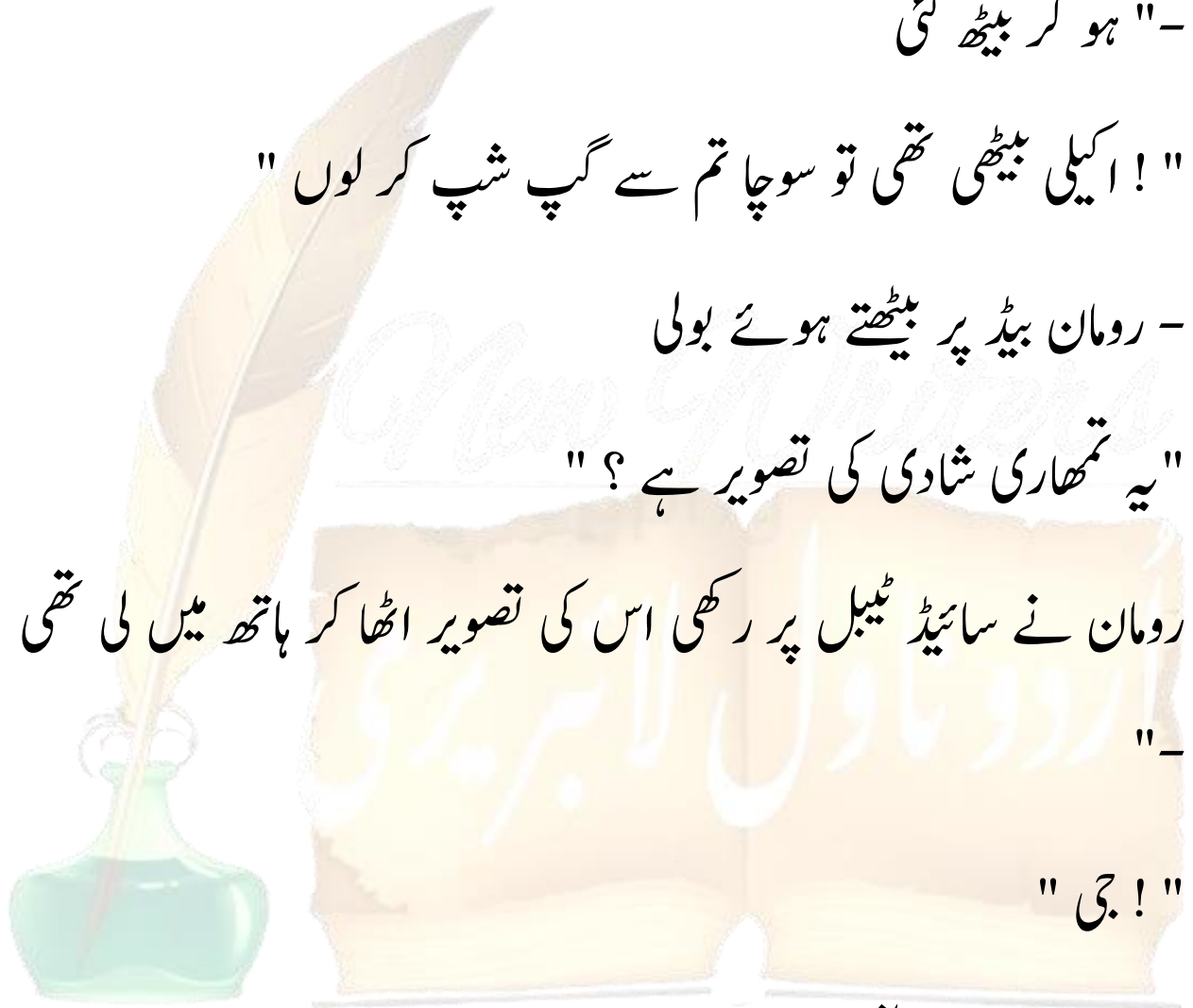
- رومان بیڈ پر بیٹھتے ہوئے بولی

"یہ تمہاری شادی کی تصویر ہے؟"

رومان نے سائیڈ ٹیبل پر رکھی اس کی تصویر اٹھا کر ہاتھ میں لی تھی  
-

"! جی "

- "فیہا نے یک لفظی جواب دیا تھا



اتنی سمپل پر ڈریس؟ سوید کی دوسری شادی تھی تمہاری تو پہلی "  
! تھی نایار

تم کتنی بھولی ہو ہر جگہ کمپر ومانز کیسے کر لیتی ہو؟ دو بچوں کے  
! باپ سے شادی وہ بھی اتنی سمپل سے وے میں  
رومان نے افسوس کیا تھا۔ فیہا بھی سوچ میں پڑ گئی تھی رومان نے  
۔"جس طرح سے بات کی تھی

فیہا تم بہت بھولی ہو۔ اس طرح سے ہر جگہ کمپر ومانز کرو گی تو "  
یہ لوگ تمہیں دبا کر رکھیں گے۔ میں جب سے یہاں آئی ہوں  
تمہیں نوکرائیوں کی طرح کام کرتے دیکھا ہے سارا سارا دن اکیلی  
لگی ہوتی ہو۔ تمہارے اس بھولے پن کا فائدہ اٹھا رہے ہیں یہ  
لوگ ورنہ پہلے ان کے گھر میں ملازمہ تھی میں تو ہل کر پانی تک  
نہیں پیتی تھی اور تمہیں دیکھو! مجھے تمہارے ساتھ یہ ظلم ہوتے



دیکھ کر بہت تکلیف ہوتی ہے - میں تو تمہیں یہی کہوں گی تم اپنے  
"حق کے لیے بولا کرو ورنہ ہمیشہ دبتی رہو گی

- "رومان نے ایک اور پتہ پھینکنا تھا

"برامت مانے گا لیکن آپ سے ایک بات کہوں ؟ "

فیہا نے اجازت طلب کی تھی

آپ لوگوں کو ورغلانے کے علاوہ اور کتنے فضول کام کر لیتی ہیں "

؟"

کیا مطلب ؟ "

- "رومان کی بھویں تنی تھیں

جب سے آپ ہمارے گھر آئیں ہیں میرے کان بھرنے کی مجھے "  
میرے شوہر سے بدگمان کرنے پوری کوشش ہے آپ کی - لیکن

آپ مجھے جانتی نہیں میں بھولی بھالی ضرور ہوں لیکن بیوقوف نہیں مجھے آپ کی ان باتوں کا مطلب اچھی طرح سمجھ آتا ہے - اپنا گھر تو آپ سے بستا نہیں ہے میرا گھر بھی خراب کرنے پر تلی ہوئی ہیں!

فیہا نے ساری تمیز بلائے طاق رکھتے تیکھے لہجے میں کہا تھا - رومان جتنا اسے بیوقوف سمجھ رہی تھی اتنی بیوقوف فیہا ہر گز نہیں تھی وہ اپنی ماں سے زیادہ اپنی دادی کے پاس رہی تھی اور دادی نے اسے گھر گرہستی کی اونچ نیچ لوگوں کے کرتوتوں کے بارے میں ہر بات اچھی طریقے سے سمجھائی تھی اور جس بات پر سب سے زیادہ زور دے کر سمجھایا گیا تھا وہ یہ تھی کہ کسی بات پر تب تک یقین نہ کرنا

جب تک خود حقیقت تک نہ پہنچ جاؤ - یہاں سب اس سے محبت کرتے تھے اس کی عزت کرتے تھے رہی بات گھر کے کاموں کی تو

اس میں کونسی عار اس کی ماں اور دادی بھی اپنا گھر خود ہی سنبھالتی تھی یہی تربیت انہوں نے فیہا کے بھی کی تھی - وہ بلا وجہ رومان - کی باتوں پر بدگمان نہیں ہونا چاہتی تھی اس لیے بول پڑی - تمھاری ہمت کیسے ہوئی میری تذلیل کرنے کی - سمجھتی کیا ہو خود " کو؟

رومان تپ کر چلاتے ہوئے بولی - اہانت کے احساس پر اس کا چہرہ - " سرخ ہوا تھا

چلائیں مت آواز نیچی رکھ کر بات کریں - آپ بھول رہی ہیں " آپ اس وقت میرے گھر میں کھڑی ہیں - خدا ترسی دکھا کر اگر میں آپ کو اپنے گھر میں رہنے دے رہی ہوں تو اسے میری بیوقوفی سمجھنے کی کوشش نا کریں - انسانیت ابھی باقی ہے مجھ میں

رفتہ رفتہ دل تیرا ہو گیا از عکاشہ علی

ورنہ اپنا بسا بسا یا گھر خراب کرنے کی کوشش کرنے والے کو میں  
" ! ہاتھ پکڑ باہر نکالنے سے بھی گریز نہ کروں

فیہا نے ایک ایک لفظ چبا کر کہا تھا - وہ اب تک رومان کی  
چالاکیوں کو یہ سوچ کر برداشت رہی تھی کہ وہ ایک ، دو دن کی  
مہمان ہے لیکن اس کی باتوں سے فیہا کو احساس ہوا کہ وہ تو فیہا کا  
پتہ صاف کرنا چاہ رہی ہے اور ایسا وہ کسی صورت نہیں ہونے دے  
سکتی تھی -

تم مجھے باہر نکالو گی ؟ ہنہہ "

ہے ہی کیا یہاں تمہارے پاس ؟ خوبصورت تم ہو نہیں - بچے  
میرے ہیں - ہاں اگر تم سوید پر اکڑ رہی ہو تو میں تمہیں یاد دلا  
دوں اس کی پہلی محبت میں ہوں اور اس کے بچوں کی ماں بھی -

میرے صرف ایک قدم بڑھانے کی دیر ہے سوید دم ہلاتا ہوا

"! میرے پیچھے آ جائے گا

۔" رومان نے غرور سے کہا

سوید انسان کوئی کتے نہیں جو دم ہلا کر آپ کے پیچھے چل پڑیں "

!"

۔" فیہا نے آنکھیں گھما کر کہا

بے شک انسان ہے لیکن ہے تو مرد ہی نا؟ تم نے شاید سنا نہیں "

مرد اپنی پہلی محبت کو نہیں بھولتا سوید نے تو پھر مجھ سے عشق کیا

ہے ممکن ہی نہیں کہ وہ مجھے بھول جائے - ویسے بھی میں نے اسے

چھوڑا تھا اس نے نہیں - یاد ہے وہ دن مجھے جب میں اسے چھوڑ کر

جا رہی تھی اس کی آنکھوں میں آنسو تھے اس نے کتنی منتیں کی

تھیں میری وہ میرے لیے رو رہا تھا۔ مجھے یقین ہے میں لوٹوں گی تو وہ مجھے خوشی خوشی قبول کرے گا۔ وہ تو اول روز سے میرا تھا بس میں ہی پاگل تھی جو باسط کے پیچھے چل پڑی۔ مگر اب مجھے احساس ہو گیا کہ سوید ہی میرے لیے پرفیکٹ ہے اسی لیے تو واپس آئی ہوں۔ یہ گھر، بچے اور سوید سب میرا تھا اور بہت جلد میں تم!" سے واپس چھین لوں گی تم ہاتھ ملتی رہ جاؤ گی فیہا نور

رومان نے اس کا گال تھپتھپا کر جلانے والی مسکراہٹ سے فیہا کو -" دیکھا جس کے چہرے کا رنگ رومان کی بات پر اڑ چکا تھا

کتنی بے شرم ہیں آپ؟ سوید کے نکاح میں ہو کر باسط کے " پیچھے، باسط کی بیوی بن کر سوید کے پیچھے! آپ کو ایک کا ہو کر

رہنے میں کوئی خاص قسم کی تکلیف پیش آتی ہے؟

- "فیہا نے دانت پستے ہوئے پوچھا



مجھے شروع سے ہی باسط پسند تھا لیکن میرے ڈیڈ نے سوید کے " ساتھ باندھ دیا، سوید کو چھوڑ کر باسط کو اپنایا تو پتا چلا وہ میرے قابل نہیں ہے اس لیے طلاق لے کر معاملہ رفع دفع کر دیا اب ! میں پوری طرح سے سوید کے پیچھے ہوں

رومان نے مزے سے ہاتھ جھاڑ کر کہا تو فیہا کی آنکھیں تیر سے " پھیل گئیں

!! طلاق "

" فیہا نے اچھنبے سے دیکھا اس کی حیرت کی انتہا نا تھی جی ہاں طلاق اس لیے تو یہاں ہوں تا کہ اپنی جگہ تم سے خالی " ! کروا سکوں

آپ نہا دھو کر میرا گھر خراب کرنے کے پیچھے پڑ گئیں ہیں۔ "

میں آپ کو عزت سے کہہ رہی ہوں شرافت سے میرے گھر سے

! خود ہی چلی جائیں ورنہ ہاتھ پکڑ کر باہر کھڑا کر دوں گی

۔" فیہا رومان کی ڈھٹائی پر سیخ پا ہوتی دھمکی دے گئی

!! واٹ آجوک "

۔ رومان بے ساختہ ہنسی اور ہستی ہی چلی گئی پھر سنبھل کر بولی

تم جانے کا کہو گی اور میں چلی جاؤں گی تم نے سوچ بھی کیسے لیا "

؟

ایک بات بتاؤں اگر تم طلاق والی بات سوید سے کہو گی تو میرا ہی

راستہ صاف کرو گی سوید جو یہ سوچ کر مجھ سے دوری بنائے ہوئے

ہے کہ میں باسط نکاح میں ہوں جب اسے طلاق کی خبر ہو گی تو ہو

سکتا ہے وہ خود ہی مجھے دوبارہ شادی کا کہہ دے - خیر میرا تو فائدہ ہی ہو تم پلیز سوید کو بتا دینا میری شدت سے چاہت کے سوید خود " ! چل کر آئے اور تم اسے میرا ہوتے ہوئے دیکھو

رومان نے فیہا کو ڈرانے کے لیے جان بوجھ کر سوید کو بتانے کا کہا کیونکہ وہ نہیں چاہتی تھی کہ سوید اور اماں بی کو اس طلاق کی خبر ہو ایسا ہونے پر اماں بی اسے فوراً میکے روانہ کر دیتیں وہ کسی - " صورت یہ گولڈن چانس مس نہیں کر سکتی تھی

"آپ ٹھیک نہیں کر رہیں؟ یہ سب کر کے آپ کو کیا ملے گا؟"

دلی سکون!! پہلے تم مجھے پسند نہیں تھی لیکن اب تمہارے منہ " میں زبان اور تمہاری سو کالڈ اکڑ دیکھنے کے بعد مجھے تم زہر لگنے لگی ہو!! تم سے سب کچھ چھیننا اب میری ضد بن گئی ہے - صاف

رفتہ رفتہ دل تیرا ہو گیا از عکاشہ علی

لفظوں میں کہوں تو مجھے تمہاری خوشی اور سکون بلکل بھی اچھا نہیں  
! لگ رہا

- "رومان دانت پیستے ہوئے زہر خند لہجے میں بولی  
! مجھے شدید افسوس ہے آپ کی سوچ پر"

فیہا کو دکھ ہوا تھا وہ بلا وجہ ہی اس سے اللہ واسطے کا بیر باندھ رہی  
تھی -

"! کرتی رہو افسوس میری بلا سے"

رومان بول کر وہاں سے نکل گئی - فیہا اسے جاتا ہوا دیکھتی رہ گئی  
-

A □ kasha ..... A □ li .....

وہ پچھلے کچھ دنوں سے سویڈ کے گھر کا چکر کاٹ رہا تھا۔ کسی بھی طرح وہ فیہا تک رسائی حاصل کرنا چاہتا تھا کہ اس کو سبق سکھا سکے ساتھ ساتھ فیہا کے نام پر سویڈ کو بلیک میل کر پیسے بٹور سکے اپنے گھر سے تو اسے ایک پیسے کی بھی امید باقی نہیں رہی تھی۔ باسط اور راشد صاحب نے تو اس سے سارے رابطے منقطع کر رکھے تھے لیکن اپنی ماں سے مستقل رابطے میں تھا نصرت بیگم نے ہی اسے بتایا تھا کہ باسط گھر اور گاڑیوں کو بیچ کر انویسٹر کو پیسے واپس کرے گا۔ اسے سب اپنا انتظام خود ہی کرنا تھا آج تک اس نے کمایا تو تھا نہیں جو محنت کا خیال آتا اس کے شیطانی دماغ نے چور راستہ یہی دکھایا کہ وہ فیہا کو مہرہ بنا کر پیسے بٹور کر وقت کاٹے پھر جب باسط سیٹل ہوتا تو وہ رو دھو کر منتیں واسطے دے کر گھر میں گھس جاتا

”\_

وہ سوید کے گھر سے کچھ فاصلے پر کھڑا تھا جب اس نے سوید کے گھر کا دروازہ کھلتے دیکھا - دانش کی نگاہ وہیں ٹھہر سی گئی آنکھوں میں تحیر سمٹ آیا جب اس نے اماں بی کے ساتھ رومان کو نکل کر - "پڑوس والے گھر میں جاتے دیکھا تھا

یہ یہاں کر رہی ہے؟ واہ بھئی واہ ہم یہاں دھوپ میں کھڑے " اندر والوں سے رابطے کے منتظر ہیں اور یہ میڈم جانے کب سے یہاں پر بسیرا کر کے بیٹھی ہیں - مان گئے تمہیں رومان چالاک ہو تو تمہارے جیسا! خیر میرے لیے تو اچھا ہی ہوا رومان کے ذریعے!! اپنا بدلہ لوں گا

- "وہ دل ہی دل میں خوش ہوتے خباثت سے بولا

A □ kasha ..... A □ li .....





تھی - شدت درد سے اس کی آنکھیں بہہ رہی تھی - پورا وجود درد  
زہ کی تکلیف سے لرز رہا تھا - باہر شدید بارش کا زور تھا - تیز موسلا  
- "دھار بارش جس کے باعث لوگ اپنے گھروں میں مقید تھے  
"!! کوئی ہے تو میری مدد کرو"

اپنی پوری قوت جمع کرتی وہ زور سے چلا کر بولی کہ شاید کوئی زی "  
روح اس کی پکار سن لے اور اس کے وجود میں پلٹی ننھی سی جان  
بچ جائے - لیکن تیز بارش کے شور میں اس کی نحیف سی درد میں  
- "ڈوبی آواز لوگوں کے کانوں تک پہنچے میں ندارد تھی  
یہ ایک پوش علاقے میں بوسیدہ سے مکان کا منظر تھا - اس "  
مکان کے واحد کمرے میں وہ انیس ، بیس سال کی کمر عمر کمزور سی  
لڑکی اس وقت درد کی شدت سے بے حال تڑپ رہی تھی - کمزوری  
اور درد کے باعث اس میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ اٹھ کر چند

قدم دور دروازے تک ہی پہنچ کر کسی کو مدد کے لیے پکار لیتی - یہ اس کی پہلی اولاد تھی جو اس دنیا میں آنے والی تھی لیکن اس وقت وہ بالکل تنہا تھی اس کا کوئی اپنا، کوئی یار و مددگار نہ تھا - اسے بس اب خدا کے کرشمے کا ہی انتظار تھا - وہ دل ہی دل میں اللہ سے اپنی اور اپنی آنے والی اولاد کی زندگی کے لیے دعا گو تھی - اس اولاد کو بچانے کے لیے ہی تو وہ آج اتنی بڑی لوگوں سے بھری دنیا - میں تن تنہا تھی

!! آہ "

وقتِ پیدائش کے قریب آتے درد جب ناقابلِ برداشت ہوا تو " ایک بار پھر اس کے لبوں سے معدوم سی سسکی نکل کر لبوں میں ہی دفن ہو گئی - درد کی شدت سے اب اس کی آنکھیں بند ہونے لگی تھی ذہن ماؤف ہوتا جا رہا تھا اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے

بس اب جان نکلنے کو ہے - یکدم ہی آنکھوں سے منظر دھندلانے لگا تھا - جب اسے شور سنائی دینے لگا کوئی زور زور سے دروازہ پیٹ رہا تھا - شاید اللہ نے کسی کو اس کی مدد کے لیے بھیج دیا تھا لیکن اب اس کا زہن تاریک ہونے لگا تھا - بے ہوش ہونے سے قبل اسے دروازے کھلنے کے ساتھ کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دی تھی - مزید کچھ بھی سمجھنے سے قبل ہی اس کا دماغ تاریکیوں میں - "ڈوب گیا تھا

**A** □ kasha ..... **A** □ li .....

وہ پورے پینتالیس منٹ سے وہاں کھڑا رومان کے واپس آنے کا انتظار کر رہا تھا - اتنا اچھا موقع وہ کسی صورت ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہتا تھا اس لیے سویڈ کے گھر سے کچھ فاصلے پر کھڑا ہو گیا

سینتالیس منٹ بعد وہ لوگ واپس نکلے تو دانش برق رفتاری سے ان  
- "لوگوں تک پہنچا تھا

! رومان "

اس کے پکارنے پر رومان کے ساتھ اماں بی نے بھی پلٹ کر اسے  
- "دیکھا

! تم "

رومان اسے دیکھ کر گھبرائی کہ کہیں وہ اماں بی کو کچھ بتانا دے -  
اماں بی کچھ کہنے سننے کے بجائے ایک حقارت بھری نگاہ دانش پر  
ڈال کر جویریہ اور حارث کو لے اندر چلی گئیں ان کے خاموشی  
سے جانے پر رومان نے سکون کا سانس لیا - اماں بی فاریہ کی دادی  
کو حج سے واپسی پر مبارک باد پیش کرنے آئیں تھیں رومان بھی

زبردستی ان کے پیچھے لگ کر آگئی تھی وہ آج کل ہر وقت اماں بی کے ساتھ سائے کی طرح منڈلاتی تھی - اماں بی اسے ساتھ نہیں لانا چاہتی تھی کہ محلے والے باتیں بنائیں گے مگر رومان چپک چلی آئی تھی - کچھ لوگوں میں بے عزتی محسوس کرنے والے جراثیم "ناپید ہوتے ہیں رومان بھی ان ہی لوگوں میں سے ہی ایک تھی تم یہاں کیا کر رہے ہو؟"

رومان نے دانت پیستے ہوئے پوچھا - یہ بیوقوف اس کا کام خراب کر سکتا تھا

! جو تم کر رہی ہو - اپنی پرانی جگہ واپس لینے کی کوشش

"دانش نے اطمینان سے کہا

! شرافت سے چلے جاؤ اور واپس نا آنا"



- "رومان نے اسے انگلی اٹھا کر خونخوار لہجے میں کہا

! مجھے تم سے بات کرنی ہے - میرے ساتھ چلو "

وہ رومان کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ لے کر چلنے لگا - روڈ پر کوئی  
تماشنا اس لیے رومان زیادہ واویلا نہیں کر سکی صرف دبا دبا سا  
چیخنی کے اسے ساتھ نہیں جانا جس کا دانش نے کوئی نوٹس نہیں لیا  
۔"

تھوڑی دیر بعد وہ دونوں قریب کے ایک چھوٹے سے کیفے میں "  
- موجود تھے

جلدی کہو جو بھی کہنا ہے - میرے پاس وقت نہیں تمہاری "  
" فضول باتیں سننے کے لیے

رفتہ رفتہ دل تیرا ہو گیا از عکاشہ علی

تم صحیح جا رہی ہو کبھی سوید , کبھی بھائی ایک جگہ سے دانہ پانی " بند ہوتا تو دوسری جگہ پہنچ جاتی ہو ! تمہیں لوگ رکھ کیسے لیتے ہیں ؟

- " دانش نے اس کے قریب ہوتے رازداری سے پوچھا تھا  
آئی تھنک تمہیں کوئی بات نہیں کرنی صرف میرا وقت ضائع کرنا " ہے !

وہ تپ کر بولتی اٹھنے لگی دانش نے بروقت اس کا ہاتھ پکڑ کر دوبارہ  
- " بٹھایا

! مجھے فیہا چاہیے سوید کی بیوی "

دانش سیدھا مدعے پر آیا تھا - فیہا کے نام پر رومان کی آنکھیں  
- " حیرت پھیل گئیں تمہیں

A □ kasha ..... A □ li .....

وہ جلی بلی کے پیروں کی طرح یہاں سے وہاں مسلسل چکر کاٹتے " - رومان سے ہونے والی گفتگو کا سوچ رہی تھی

یہ رومان تو بہت چالاک ہے کتنی ڈھٹائی سے یہاں آ کر جم گئی " ہے جانے کا نام ہی نہیں لے رہی - جب یہ میرے کان بھرتی ہے تو اماں بی کے بھی ضرور بھرتی ہو گی ؟ جب ہی تو اماں بی اسے واپس نہیں بھیج رہیں ورنہ کون اپنی سابقہ بہو کو گھر گھساتا ہے لوگ تو اپنی سگی بھتیجیوں اور بھانجیوں کو طلاق کے بعد گھر میں گھسنے نہیں دیتے یہ تو پھر سویڈ کے بابا کے دوست کی بیٹی ہے - اماں بی کی محبت و نرمی کا یہ ناجائز فائدہ اٹھا رہی ہے - کیا مجھے سویڈ کو رومان کی اصلیت بتا دینی چاہیے ؟ اس نے خود سے ہی سوال کیا - تھا

نہیں وہ مرد ہیں اگر ان کے دل میں نرمی آگئی تو؟ "

- دماغ نے فوراً نفی کی تھی

نہیں سوید ایسے مردوں میں سے نہیں ہے وہ تو رومان کا یہاں "  
رہنا بھی پسند نہیں کرتے مجھے سوید کو بتانا چاہیے! اس نے پھر

بتانے کا سوچا

لیکن رومان کی بات بھی درست ہے وہ سوید کی پہلی محبت، بیوی "  
اور ان کے بچوں کی حقیقی ماں ہے جبکہ میں صرف ضرورت کے  
وقت کی بیوی! اوپر سے ابھی تک اولاد کی کوئی خوشی بھی نہیں دی

-

اللہ اگر تو مجھے بھی ایک اولاد دے دیتا تو میرے قدم بھی "

مضبوط ہو جاتے وہ سر اوپر اٹھا کر بولی۔

میں کیوں اتنا غلط غلط سوچ رہی ہوں سوید مجھ سے کتنی محبت کرتے ہیں وہ میری بات ضرور سنیں گے - میں ان سے بات کروں گی! کافی دیر خود سے الجھنے کے بعد اس نے حتمی فیصلہ لیا تھا ایسے بیٹھی رہی تو وہ عورت میرا گھر خراب کر دے گی مجھے کچھ تو کرنا ہی پڑے گا اللہ اللہ کر کے تو میری شادی ہوئی ہے اگر یہاں سے نکالی گئی تو لبنا بھا بھی جینا حرام کر دیں گی اور دادی جو ! حشر کریں گی وہ الگ

فیہا نے مستقبل کا نقشہ کھینچتے یکدم ہی جھجھری لے کر سوچا تھا۔ دادی کے نام پر اس کے ذہن میں جھماکا سا ہوا تھا - دادی ہاں میں اپنی دادی کو تو بھول ہی گئی انہیں اس مصیبت کا حل ضرور - پتہ ہو گا ! دادی کا خیا آنے پر وہ خوشی چہک اٹھی

دادی کو فون کرتی ہوں وہی بتائیں گی مجھے کیا کرنا چاہیے - فیہا "

نے فون ڈھونڈتے آس پاس نظریں دوڑائیں فون اسے بیڈ پر پڑا

نظر آیا اس نے بنا وقت ضائع کیے فضا کے نمبر پر کال کی تھی

دوسری بیل پر فضا نے کال ریسیو کر لی تھی - رسمی سلام دعا ، حال

- " احوال کے بعد اس نے دادی کا پوچھا تھا

!! آپی دادی سو رہی ہیں "

- " فضا نے کہا - فیہا کو اس کی بات سن کر حیرانگی ہوئی

اس وقت سو رہی ہیں ؟ "

فیہا کو تشویش ہوئی یہ ان کے سونے کا ٹائم نہیں تھا - وہ دوپہر میں

- " سوتی تھیں اب تو عصر بھی ہو چکی تھی



دادی کی طبیعت نہیں ٹھیک ہے - گرمی کی وجہ سے ان کا بی پی " لو ہو گیا ہے دوا کھا کر آرام کر رہی ہیں - آپ دادی سے ملنے آ -" جائیں بہت یاد کر رہی ہیں وہ آپ کو! فضا نے اس سے کہا تھا ! اچھا سوید آتے تو میں کہوں گی مجھے ملوانے لے آئیں "

فیہا نے کہا تھا پھر کچھ دیر فضا سے بات کر کے اس نے رابطہ منقطع کر دیا تھا - اب اسے دادی کی بھی ٹینشن ہونے لگی تھی رومان کے آنے سے اس کی زندگی اتھل پتھل ہو گئی تھی اپنے گھر والوں سے رابطے بھی کم ہو گئے تھے رومان کو یہاں اکیلے چھوڑ کر وہ جانا نہیں چاہتی فیہا کی ممکن کوشش ہوتی تھی کہ رومان کا سوید سے سامنا ہی ہو وہ رومان کو اپنی طرف سے کوئی موقع فراہم نہیں کر رہی -" تھی لیکن رومان کی طلاق کا جان کر اس کی پریشانی بڑھ گئی تھی " اسلام و علیکم "

سوید نے کمرے میں داخل ہو کر اسے سلام کیا تھا لیکن فیہا نے کوئی جواب نہیں دیا سوید ایک نظر سوچوں میں گم کو فیہا دیکھ کر کندھے اچکاتا اپنے کپڑے لے کر فریش ہونے چلا گیا تھوڑی دیر بعد وہ نہادھو کر واپس آیا تب بھی فیہا اسی طرح کھڑی تھی۔ سوید نے اسے پیچھے سے اپنے حصار میں لے گردن چومی تو اس کی۔ سوچوں کا تسلسل ٹوٹا تھا وہ اچانک افتادہ پر گھبرا سی گئی تھی

"آپ کب آئے؟"

وہ اس قدر سوچوں میں الجھی ہوئی تھی کہ اس کا آنا محسوس ہی نہیں کر سکی تھی

جب تم نیا پاکستان بنانے کی سوچوں میں غرق تھی! وہ ہنس کر۔

۔"بولا

"سوید مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے - وہ سنجیدگی سے بولی"

"کہو میں سن رہا ہوں"

- "وہ فیہا کے کندھے پر ٹھوڑی ٹکائے ہوئے تھا

رومان یہاں کب تک رہی گی؟ آپ کو نہیں لگتا انہیں اپنے گھر"

چلے جانا چاہیے - ان کا جو بھی مسئلہ ہے وہ خود حل کریں اس

طرح ہمارے گھر میں رہنا مناسب نہیں - سوید میں گھما پھرا کر

نہیں کہوں گی رومان کا یہاں اس طرح رہنا مجھے پسند نہیں ہے آپ

اماں بی سے بات کر کے انہیں ان کے گھر بھجوائیں - اماں بی کچھ

زیادہ ہی خدا ترسی دکھا رہی ہیں - رومان کے والدین نہیں ہیں لیکن

بہن بھائی تو ہیں نا! ہفتہ بھر ہونے کو ہے وہ جانے کا نام ہی نہیں

لے رہی - ان کے یہاں رہنے کی وجہ میری زندگی مسئلوں کا شکار

ہو رہی ہے میں اپنے گھر بھی نہیں جا پا رہی میری دادی بیمار ہیں  
- " لیکن سمجھ نہیں آ رہا کیسے جاؤں؟ فیہا صاف گوئی سے بولی

تم رومان کی وجہ سے کیوں پریشان ہو رہی ہو - اسے چھوڑو تم "  
" دادی سے مل آؤ

کیسے مل آؤں؟ ہر وقت وہ یہاں پر رہتی ہیں آپ کے ساتھ تنہا "  
! چھوڑ جاؤں تاکہ انہیں موقع مل جائے

- " سوید کے کہنے پر وہ تڑخ کے بولی

تم مجھ پر شک کر رہی ہو فیہا؟ سوید اس اپنے حصار سے آزاد "  
- " کرتے سامنے کھڑا کر کے پوچھا تھا

میں آپ پر شک نہیں کر رہی لیکن میں رومان پر بھی آنکھ بند "  
کر کے یقین نہیں کر سکتی - انسان جتنا بھی اچھا ہو لیکن نفس اور

شیطان اس کے ساتھ ہے - لمحہ نہیں لگتا بہکنے میں - آپ میرے شوہر ہیں اور میں کسی صورت اب آپ کو بانٹ نہیں سکتی ! وہ یکدم - "ہی جنونی ہو گئی تھی

میں تمہارا ہوں تمہارا ہی رہوں گا - میں تمہاری ہر بات سے " اتفاق کرتا ہوں رومان کو لے کر تمہاری انسکیورٹی بجا ہے - مجھے خود رومان کا یہاں رہنا پسند نہیں میں اماں سے بھی کئی بار کہہ چکا ہوں لیکن رومان نے ان کے سامنے ناجانے کون سے دکھڑے روئے ہیں کہ اماں بی کچھ سننے سمجھنے کو تیار ہی نہیں ہیں - مگر تم پریشان مت ہو میں آج ان سے زرا سختی سے بات کرتا ہوں اگر وہ پھر بھی نہیں مانیں تو کامران کو بلا کر اس کے ساتھ بھیج دوں گا

!!

سوید نے اس کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں لے کر کہا تھا - فیہا مطمئن ہو کر مسکرا کر اس کے سینے سے لگی تھی سوید نے مزید - "اسے خود میں بھیج لیا

رومان سے مجھے پہلی نظر کی محبت تھی لیکن تم سے رفتہ رفتہ ہوئی " - انسان کو صرف خالی محبت نہیں چاہیے ہوتی اسے محبت کے ساتھ خیال رکھنے والا ، سمجھنے والا ایک ساتھی چاہیے ہوتا جب ہم جوش میں ہوتے ہیں تو لگتا کہ محبت ہی سب کچھ ہے ہوش تو تب آتا ہے ، جب بھوک ، سکون ، اور دوسری ضروریات زندگی کی طلب ستاتی ہے اس وقت محبت بھی بوجھ لگنے لگتی ہے - میرا رومان سے محبت کا تعلق تو جانے کب ختم ہو گیا تھا بس مجبوری کا رشتہ تھا جسے - صرف میں اپنے بچوں کے لیے گھسیٹ رہا تھا



فیہا میرا دل رفتہ رفتہ تمھارا ہوا ہے - تمھاری اچھائی ، صداقت اور جس طرح تم نے میرے گھر اور بچوں کو سنبھالا ہے میں تمھارا اسیر ہو گیا ہوں تم سے دستبرداری اب ممکن نہیں رہی تم ایک بہترین ہمسفر ہو میں تمھارے ساتھ بہت خوش اور مطمئن ہوں تم ہر ڈر اپنے دل سے نکال دو میں صرف تمھارا ہوں اور تمھارا ہی رہوں گا کوئی رومان مجھے تم سے چھین نہیں سکتی ! سوید محبت سے کہتے اس کا سر چوم گیا فیہا کے پورے وجود میں سکون کی ایک لہر - " دوڑ گئی

اظہار بھی کتنی خوبصورت شے ہے نا انسان کی آدھی ٹینشن ختم " ہو جاتی ہے - سوید کے اظہار پر اسے خوشی ہوئی تھی - سوید نے نا صرف اس کی بات سنی تھی بلکہ وہ فیہا کی بات سے اتفاق بھی کرتا تھا - " تھا

A □ kasha ..... A □ li .....

وہ اماں بی کے کمرے میں جارہی تھی جب اندر سے آنے والی " سوید کی آواز پر اس کے بڑھتے قدم رکے تھے - وہ وہیں دروازے کے پاس رک کر ان دونوں کی باتیں سننے لگی - سوید اماں سے اسے واپس بھیجنے کا کہہ رہا تھا اماں بی نے کہا کہ وہ باسط کے غصہ ٹھنڈا ہونے کی منتظر ہیں پھر وہ خود ہی بات کریں گی لیکن سوید بضد تھا کہ وہ بھلے خود بات کریں لیکن فحال رومان کو اس کے میکے بھیجے رومان کی وجہ سے فیہا اور اس کی زندگی متاثر ہو رہی ہے وہ اپنا گھر تباہ نہیں کر سکتا بہتر ہے کہ اماں بی خود اسے واپس بھیج دیں ورنہ کامران کو بلا لے گا - ان کی باتیں سن کر رومان الٹے پیر کمرے میں چلی آئی -

دانش بلکل ٹھیک کہہ رہا تھا یہ فیہا بہت گھنی میسنی ہے کیسے " سوید کو بیچ میں ڈال لیا۔ مجھے جلد سے جلد اسے راستے سے ہٹانا ہو گا "

اس نے جب دانش سے فیہا کے بارے پوچھا تو اس نے رومان کو " ایک الگ ہی کہانی سنا دی۔ دانش کا کہنا تھا کہ فیہا اور عزرا بیسٹ فرینڈ تھیں عزرا کے کہنے پر دانش نے فیہا کے ساتھ ایک چھوٹا سا پریک کیا تھا جس کا فیہا نے بہت برا منا لیا تھا اور دوستی ہی ختم کر دی پھر اس نے سوید سے شادی کر لی۔ شادی کے بعد جب فیہا کو یہ پتا چلا کہ عزرا سوید کی سابقہ سالی ہے تو اس نے پریک کا بدلہ لینے کے لیے سوید کو جھوٹے سچے قصے سنا کر اپنے ساتھ ملا لیا سوید نے دانش سے بدلہ لینے کے لیے اس کی فیک وڈیو وائرل کروا دی جس کا اثر باسط کے بزنس پر پڑا اور اس کا آرڈر کینسل ہو گیا۔

باسط کو جب پتا چلا کہ ان سب کے پیچھے سوید ہے تو اس نے سوید کا غصہ تم پر نکالتے ہوئے تمہیں طلاق دے دی کیونکہ تم ماضی میں اس کی بیوی رہ چکی ہو ورنہ ابارشن والی بات اتنی بڑی نہیں تھے۔ دانش نے بڑے اچھے طریقے سارا الزام فیہا کے سر ڈال رومان کے دل میں مزید نفرت پیدا کر دی تھی اور اسے اپنے ساتھ ملا لیا تھا اب ان دونوں کا ایک ہی ٹارگٹ تھا وہ تھی بے قصور

- " " فیہا

A □ kasha ..... A □ li .....

صبح صبح ہی وہ تیار ہو کر سوید کے ساتھ گھر سے نکلی تھی۔ سوید " ہاسپٹل جانے سے پہلے اسے عبید رضا کے گھر چھوڑنے جا رہا تھا۔

فیہا نے اسے بھی ساتھ چلنے کا کہا تھا لیکن اس نے منع کر دیا اس وقت اس کے ہاسپٹل کا ٹائم شام کو وہ تھکا ہوا آتا تھا تب تھکن اور

گرمی کے باعث اس کی ہمت نہیں ہوتی تھی اس لیے فیہا نے صبح صبح ہی جانے کا فیصلہ کیا تاکہ وہ سوید کی گھر آنے سے پہلے واپس آ جائے اور رومان کو کوئی موقع نامل سکے۔ اماں بی سے وہ شام تک واپس آنے کا کہہ کر آئی تھی۔ دونوں بچے بھی ساتھ نہیں آئے تھے کیوں کہ جویریہ کو فاریہ کے ساتھ کھیلنا تھا حارث بھی اس کے ساتھ ہی رک گیا تھا۔ سوید نے اسے عبید رضا کے گھر کے باہر چھوڑا وہ سوید کو خدا حافظ کہتی اندر چلی آئی ناشتے کا وقت تھا سب لوگ ناشتہ کر رہے تھے فیہا کی اچانک آمد پر انہیں خوشی ہوئی تھی۔ ناشتے فارغ ہو کر سب اپنی اپنی راہ ہو لیے فخر اپنی دکان پر چلا گیا تھا اس کے ابو اپنے کسی دوست سے ملنے چلے گئے تھے۔ لبنا اپنے بچوں کو لے کر کمرے میں گھس گئی تھی۔ فضا اور اس کی امی ناشتے کے بعد کپڑے دھونے چھت پر جا چکیں تھیں۔ وہ اور دادی

اکیلے بچے تھے فیہا نے ان کی طبیعت ٹھیک دیکھ کر اپنی پریشانی  
- "بیان کی

شاہدہ (اماں بی) کا دماغ تو نہیں چل گیا یہ کیا بیوقوفانہ حرکت " ہے - ایسے جوان جہان عورت کو گھر کون گھساتا ہے؟ دادی کو اماں بی عقل پر شبہ ہوا تھا انہیں اس قدر حماقت کی ہر گز توقع نہیں تھی - ایک عمر گزارنے کے بعد وہ ایسے بچکانہ فیصلے کیسے کر رہی تھیں!

- "فیہا کی بات سن کر وہ بھی پریشان ہوئی تھیں یہ رومان کے اندر عزت و شرم ہے کہ نہیں اس عورت نے تو " رشتے اور مذہب کا تقدس پامال کر رکھا طلاق ہوئی ہے تو عدت میں بیٹھے سوید کے سامنے کیسے دندناتی پھر رہی ہے؟ اور تو نے شاہدہ کو بتایا کیوں نہیں کہ اس کی طلاق ہو چکی ہے؟



دادی نے غصے سے پوچھا - رومان کی حرکت جان کر انہیں طیش آیا  
- "تھا

دادی وہ ہر وقت جونک کی طرح اماں بی سے چپٹی رہتی انہیں "  
اکیلا ہی نہیں چھوڑتی کہ میں بات کر سکوں - اس کے سامنے بات  
کرنے سے ڈر لگتا ہے جتنی وہ چالاک ہیں مجھے خوف ہے کہ کہیں  
- "اماں بی کے سامنے وہ اپنی بات سے مکر کر مجھے جھوٹا بنا دے

میں بھی کس سے عقلمندی کی امید کر رہی ہوں؟ تم تو ہے ہی "  
سدا کی کم عقل جو تمہیں سمجھاؤ اس کا الٹ کرتی ہو - تمہارے  
میاں کی سابقہ بیوی تمہارے گھر میں گھسی بیٹھی اور تم یہاں میکے  
میں پڑی ہو - عورتیں سوکنوں کو گھر میں برداشت نہیں کرتی تم  
نے شوہر کی سابقہ بیوی کو گھر میں جگہ دے رکھی ہے آفرین ہے  
! بھئی تم پر

دادی فیہا پر چڑھ دوڑیں تھیں وہ منہ کھولے ہکا بکا سی دادی کو  
- "دیکھے گئی

"اب ایسے دیدے پھاڑ کر کیا دیکھ رہی ہو؟"

آپ مجھ پر کیوں غصہ کر رہی ہیں - میری کیا غلطی ہے؟ میں "  
نے کل اسے اچھی خاصی سنائی ہے پھر بھی ان پر اثر نہیں ہوا بہت  
ہی کوئی ڈھیٹ مٹی کی بنی ہوئی ہیں وہ - سوید کو بھی شکایت کی ہے  
انہوں نے کہا ہے اماں بی سے بات کریں گے - اب آپ ہی بتا  
دیں میں کیا کروں ہاتھ پکڑ کر باہر نکال دوں؟ پہلے ہی وہ میرے  
پیچھے نہا دھو کر پڑی ہوئی ہے مزید دشمنی مول لے لوں اس چڑیل  
سے؟ بجائے اس مشکل میں میری مدد کرنے کے آپ الٹا مجھے ہی  
"! باتیں سنا رہی ہیں

دادی کے غصہ کرنے پر اسے دکھ ہوا تھا پہلے ہی وہ اتنی پریشان  
- "تھی دادی الگ ناراضگی دکھا رہی تھیں

فیہا میری بات غور سے سنو ابھی اور اسی وقت اپنے گھر جاؤ اور "  
جب تک رومان والا معاملہ حل نہیں ہو جاتا یہاں قدم نہ رکھنا -  
جب رومان تمہارے منہ پر تمہیں بتا چکی ہے کہ وہ تمہارا گھر  
خراب کرے گی تو تم ہو شیار رہو کسی صورت گھر کو اکیلا نا چھوڑو -  
رومان جیسے چالاک ، مکار لوگ کسی حد تک بھی جاسکتے ہیں ان سے  
کسی بھی چیز کی امید کی جاسکتی ہے - بھلائی اس میں ہی ہوتی ہے  
کہ انسان چوکنا رہے - اور تم زیادہ پریشان نا ہو میں خود شاہدہ سے  
بات کرتی ہوں اسے رومان سے ہمدردی ہے تو رہے - بھلے وہ  
رومان کی مدد کرے لیکن اسے اس کے گھر بھیج کر - میں جانتی  
ہوں شاہدہ کو وہ سدا کی نرم دل ہے ہر کسی کی مدد کرنے لگتی ہے

ساری دنیا ہی اسے مظلوم نظر آتی ہے اس کی اسی نرمی کا لوگ  
! فائدہ اٹھا لیتے ہیں

- "دادی نے ایک گہری سانس لے کر کہا  
چل اٹھ جا میرا بچہ لبنا کو جا کر بول فخر کو فون کر کے بلا دے "  
! وہ تجھے چھوڑ آئے گا عبید تو دیر سے آنے کا کہہ کر گیا ہے  
دادی نے اس بار اسے نرمی سے سمجھاتے ہو کہا - انہوں نے فیہا کو  
ماں بن کر پالا تھا وہ ہر صورت اسے ہنستا بستا دیکھنا چاہتی تھیں پھر  
- "ماضی میں ہوئے حادثے کے باعث وہ مزید فکر مند تھیں  
دادی میں شام کو واپس آنے کا بول کر آئی تھی ابھی واپس چلی "  
" جاؤ گی تو عجیب سا لگے گا

کچھ نہیں ہوتا - کوئی بہانہ بنا دینا اتنا بڑا مسئلہ نہیں - اپنا گھر " بسانے کے لیے عورت کو بہت قربانیاں دینی پڑتی ہے - صبر ، برداشت ، حوصلہ اور سب سے بڑھ کر عزت نفس کو مارنا پڑتا ہے تب کہیں جا کر گھر بستے ہیں - تجھے پتا ہے عورتیں جانوروں کی پٹ کر بھی شوہروں کے در پر کیوں پڑی رہتی ہیں ؟

- "دادی نے اس کی طرف دیکھ کر پوچھا

! کیوں کہ وہ بیوقوف اور جاہل ہوتی ہیں "

- "فیہا نے کہا

سب تو جاہل نہیں ہوتیں - کچھ تو بہت پڑھی لکھی سمجھدار بھی " ہوتی ہیں پھر بھی برداشت کرتی ہیں کیونکہ انہیں پتا ہوتا ہے کہ وہ میکے واپس لوٹیں گی تو اس سے زیادہ مشکل میں پڑ جائیں گی ماں

باپ تو اپنی اولاد کو سینے سے لگا لیتے ہیں لیکن دوسرے نہیں یہاں تک کے بہن بھائی بھی اکتا جاتے ہیں ، کہیں لبنا جیسی بھابھیاں ہوتی ! ، کہیں ہمارا تلخ معاشرہ طنز کے نشتر چلا چلا کر مار دیتا ہے

دادی نے تلخی سے کہا - فیہا کو ان کی بات بالکل صحیح لگی لبنا تو شادی پہلے ہی اس سے عاجز تھی فخر کا بھی رویہ اسے یاد تھا اور پھر فضا وہ اپنی وجہ سے اس کے لیے مشکلات نہیں پیدا کر سکتی تھی

۔۔۔

! چل اب اٹھ جا لبنا کو بول "

دادی نے اسے سوچوں میں غرق ہوتے دیکھ کر ہلایا تو وہ ہوش میں

۔۔۔ آئی تھی



دادی آپ کو پتا ہے میری بھابھی سے بات چیت بند ہے - میں "

! انہیں کچھ نہیں بولوں گی

- "وہ منہ بنا کر بولی

وقت پڑنے پر تو گدھے کو بھی باپ بنا لیتے ہیں - چل اٹھ جا "

شباباش! میں فضا کو بول دیتی لیکن وہ تیری ماں کے ساتھ لگی ہے

بچاری دو سیڑھیاں اتر کر آئے گی پھر لبنا کو بولے گی اس سے بہتر

! ہے تو خود چلی جا

دادی نے اسے پیار سے پچکارتے ہوئے کہا تو وہ نا چاہتے ہوئے بھی

- "بے دلی سے لبنا کے پاس چل دی

A □ kasha ..... A □ li .....

بھابھی زرا بھائی کو فون کر کے بلا دیں مجھے گھر جانا ہے - ابو بھی "  
! گھر میں نہیں ہیں ورنہ میں ان کے ساتھ ہی چلی جاتی

فیہا نے لبنا کے کمرے کے دروازے پر سے کہا - اندر جانے کی  
- " بھی زحمت نہیں کی تھی

! سوید کو بلا لو "

- " لبنا نے ناک منہ چڑھا جان چھڑانے والے انداز میں کہا  
وہ ہاسپٹل ہیں نہیں آ سکتے آپ پلیر بھائی کو بلا دیں میں اپنا "  
"! موبائل گھر ہی بھول گئی ہوں ورنہ آپ کو زحمت نا دیتی  
فخر بھی کام پر ہے نہیں آ سکتا - رکشہ لو خود چلی جاؤ بچی نہیں "  
ہو جو کوئی ہاتھ پکڑ کر چھوڑ کر آئے - فخر دکان چھوڑ کر آئے گا تو  
نقصان ہو گا - آگے ہی تم لوگوں کی وجہ سے ہمارا بہت خرچہ ہوا

اتنی مہنگائی ہے - فخر خالی تم لوگوں پر لٹاتا رہتا ہے میں اور میرے  
بچے تو نظر نہیں آتے - عید کیا آئی تم لوگوں کو ڈھیڑ سارے  
کپڑے ، تحفے دلائے قربانی پر الگ خرچہ کیا - عید کی لمبی چھٹیوں  
کے بعد اب جب کام شروع ہوا ہے تو صبح ہی صبح ان مہارانی کے  
! پیچھے دکان چھوڑ کر آجائے ہنہ صبح صبح ہی نحوست  
کاٹ دار لہجے میں لبنا بنا لحاظ کیے اول فول جو منہ میں آیا بکتی گئی -  
وہ تو نا جانے کب سے بھری بیٹھی تھی آج فیہا کو اکیلے پا کر اسے  
- " دل کی بھڑاس نکالنے کا سنہری موقع مل گیا تھا  
فیہا نے آنکھوں میں آنسو لیے اسے افسوس سے دیکھا یہ ان "  
کی اپنی تھی ماموں کی بیٹی لیکن رویہ غیروں سے بھی گیا گزرا تھا -  
وہ بنا کچھ بولے دلبرداشتہ ہوتی تیزی سے سیڑھیاں اترتی دادی کو بنا  
- " بتائے گھر سے ہی نکل گئی

! نہیں ضرورت مجھے کسی کی میں خود چلی جاؤں گی "

آنکھوں میں آئے آنسوؤں کو بے دردی سے رگڑتی وہ خود کلامی کرتی تیز تیز قدم اٹھا کر مین روڈ کی طرف بڑھ رہی تھی تاکہ رکشہ لے کر گھر جاسکے۔ لبنا کی تلخ باتوں سے اس میں نا جانے اتنی ہمت کہاں سے پیدا ہو گئی کے وہ اکیلی چلی آئی تھوڑی دیر بعد وہ مین روڈ پر تھی۔ گرمی کے باعث روڈ پر عام دنوں کی بانسبت رش بہت کم تھا رکشہ بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا کافی دیر دھوپ میں کھڑے رہنے سے اس کی آنکھوں کے آگے اندھیرا سا چھانے لگا۔ " دو منٹ بعد وہ چکرا کر وہیں گر گئی

اسے فرش پر بہوش دیکھ کچھ لوگ مدد کے لیے دوڑے آئے "

تھے۔ جس میں سے ایک خوبرو شخص نے اسے گود میں اٹھا کر

۔ " ہسپتال لے جانے کی عظیم نیکی کرنے کا فیصلہ کیا تھا

A □ kasha ..... A □ li .....

اماں فیہا کہاں ہے - دکھائی نہیں دے رہی؟ میں اس کے لیے " اس کی من پسند آئس کریم لایا ہوں - کہاں ہے میری گڑیا؟ جاؤ فضا جلدی سے آپنی کو بلا کر لاؤ اتنی گرمی ہے آئس کریم پگھل جائے گی!

دوپہر کو جب عبید رضا واپس گھر لوٹے تو فیہا کی غیر موجودگی پر اپنی ماں سے پوچھ اٹھے ساتھ ہی انہوں نے فضا سے فیہا کو بلانے کا - "کہا تھا

"! فیہا گھر چلی گئی ہے عبید"

- "دادی نے بتایا تو وہ حیران ہوئے

" اتنی جلدی چلی گئی سب خیریت تو ہے نا "

عبید رضا نے تشویش سے پوچھا فیہا کا ایسے اچانک چلے جانا انہیں  
- "پریشان کر گیا تھا

خیریت ہی تو نہیں ہے - وہ تو شام کو جانے والی تھی میں نے ہی "  
زبردستی واپس بھیجا ہے - دادی نے کہا تو عبید رضا کے ساتھ ساتھ  
کشور جہاں کی آنکھوں میں بھی سوال ابھرے جسے دیکھ دادی نے  
انہیں رومان کی موجودگی اور اس کے فسادی خیالات سے آگاہ کیا  
- "

خدا جانے ان دونوں بہنوں کو میری بچی سے کیا مسئلہ ہے - پہلے "  
چھوٹی بہن نے اس کی زندگی تباہ کی اب بڑی نہا دھو کر پیچھے پڑ گئی  
ہے - اتنا کچھ ہو رہا میری بچی کے ساتھ اور اس نے مجھے بتانا بھی  
! ضروری نہیں سمجھا

- "کشور جہاں ساس کی بات سن کر سر پکڑ کر بیٹھ گئیں



اماں میرا دل بہت گھبرا رہا ہے - فیہا مجھ سے ملے بنا ہی چلی گئی " -  
آج سے پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا وہ اسکول ، کالج یہاں تک کے  
محله میں بھی کہیں جاتی تھی تو مجھے بتا کر جاتی تھی - پتہ نہیں کیوں  
! مجھے عجیب سی بی بی چینی ہو رہی ہے

کشور جہاں دلی کیفیت بیان کرنے لگی - فیہا کے بنا بتائے جانے پر  
- " ان دل بجھ سا گیا تھا

پریشان نا ہو کشور سب ٹھیک ہو جائے گا - فیہا پہلے ہی پریشان " -  
تھی ہو سکتا اسی وجہ سے اس کے ذہن سے نکل گیا ہو - میں نے  
بھی لبنا کے پاس بھیجا تھا فخر کو بلوانے کے لیے لیکن وہ مجھے بھی  
! بتانے نہیں آئی وہیں سے چلی گئی

- " دادی نے انہیں تسلی دیتے ہوئے بتایا تھا

بس اللہ میری بیٹی پر رحم کرے اسے برے لوگوں کے شر سے " ! محفوظ رکھے

- "عبید رضا نے فیہا کے لیے دعا کی تھی  
آمین"

- "دادی اور کشور جہاں نے ہم آواز کہا تھا

A □ kasha ..... A □ li .....

تین بجے کے قریب لچ بریک میں وہ بھاگتا ہوا گھر آیا تھا - "   
حادث نے رو کر گھر سر ہر اٹھا رکھا تھا صبح تو وہ جویریہ کے   
ساتھ رک گیا تھا لیکن اب اسے ماں کی یاد ستانے لگی تھی - اماں بی   
، جویریہ ، یہاں تک کے رومان نے بھی اسے بہلانے کی بہت   
کوشش کی لیکن وہ مسلسل بضد تھا کہ اسے فیہا کے پاس جانا ہے -

رو رو کر جب اس کی حالت خراب ہونے لگی تو اماں بی کو ناچار  
- "سوید کو فون کر کے گھر بلانا ہی پڑا تھا

کیا ہو گیا میرا بیٹا ماما شام تک آ جائیں گی ایسے نہیں روتے چپ "  
! ہو جاؤ

سوید حارث کو گود میں اٹھا کر پیار سے بہلانے کی کوشش کرنے لگا  
- فیہا کو واپس لانا کوئی مشکل نا تھا لیکن وہ بہت کم ہی میکے جاتی  
تھی وجہ سوید کی جاب اور پورے گھر کی ذمہ داری تھی اس لیے  
سوید ممکن کوشش کر رہا تھا کہ حارث بہل جائے - ویسے بھی دو ،  
- "تین گھنٹے بعد فیہا نے آ ہی جانا تھا

بے جا لاڈ پیار کر کے بچوں کو اتنا ضدی بنا دیا ہے - ورنہ حارث "  
! تو روتا بھی نہیں تھا - خامخواہ ہی بچوں کی عادتیں بگاڑ دی ہے

رومان ناک منہ چڑھا کر طنزیہ لہجے بولی اشارہ صاف فیہا کی طرف  
تھا جسے سوید کے ساتھ ساتھ اماں بی نے بھی بخوبی محسوس کیا تھا۔  
سوید نے لب بھینچ کر خود کو رومان کو جواب دینے سے باز رکھا تھا  
- "وہ اس بے حس عورت منہ بھی نہیں لگنا چاہتا تھا

سوید جا کر فیہا کو لے آؤ۔ یہ ایسے نہیں سنبھلے گا اتنا روئے گا "  
! تو طبیعت خراب ہو جائے گی پہلے ہی بہت گرمی ہے

اماں بی نے حارث کو نڈھال ہوتے دیکھ کر سوید سے کہا تھا۔  
حالانکہ فیہا انہیں شام کو آنے کا کہہ کر گئی تھی لیکن اب حالات  
- "کے پیش نظر انہیں فیہا کو واپس بلانا پڑ رہا تھا  
! آپ سنبھالیں اسے میں فیہا کو لے کر آتا ہوں "

اس نے حارث کو اماں بی کی جانب بڑھایا تاکہ وہ جاسکے لیکن حارث اماں بی کے پاس جانے کے بجائے سوید کے گلے لگ گیا کہ وہ بھی ساتھ جائے گا - سوید بس گہری سانس بھر کر رہ گیا نا چاہتے - "ہوئے بھی اسے حارث کو ساتھ لے جانا پڑا تھا

A □ kasha ..... A □ li .....

دوپہر کا وقت تھا فخر بھی گھر پر ہی موجود تھا وہ روز کھانا کھانے " آتا تھا ابھی بھی وہ کھانا ہی کھا رہا تھا جب دروازہ بجنے لگا باقی سب لوگ اپنے کمروں میں آرام کر رہے تھے اس لیے وہ کھانا چھوڑ کر باہر گیا تھا - باہر دروازے پر سوید حارث کو لے کر کھڑا تھا - فخر - "اسے اندر لے آیا

! آؤ سوید کھانا کھاؤ "

فخر نے ڈانگ ٹیبل کی جانب جاتے اسے خوش دلی دعوت دی تھی  
"۔"

تم بسمہ اللہ کرو۔ میں بس فیہا کو لینے آیا ہوں حارث نے "  
پریشان کر دیا تھا مجبوراً ڈیوٹی چھوڑ کر آنا پڑا تم بس جلدی سے فیہا  
! کو بلا دو۔ مجھے واپس بھی ہاسپٹل پہنچنا ہے  
"۔ سوید نے مسکرا کر کہا

! اچھا تم بیٹھو تو سہی میں فیہا کو بلاتا ہوں "  
فخر نے اسے کھڑا دیکھ کر کہا تو سوید سر ہلا وہاں رکھے صوفے پر  
"۔ بیٹھ گیا۔ فخر دادی کے کمرے کی طرف بڑھ گیا  
! فضا فیہا کو بلا لاؤ۔ سوید اسے لینے آیا ہے باہر انتظار کر رہا "



فخر نے دادی کے برابر میں لیٹی موبائل میں مصروف فضا سے کہا -  
وہ تو یہاں فیہا کی موجودگی کا سوچ کر آیا تھا کیونکہ فیہا زیادہ تر  
دادی کے کمرے میں ہی پائی جاتی تھی لیکن اسے فیہا نظر نہیں آئی  
تو فضا سے بلانے کا کہہ دیا کہ وہ شاید اپنے کمرے میں ہو - فضا  
نے موبائل سے نظر ہٹا کر اچھنبے سے فخر کو دیکھا اسے اپنے بھائی  
- "کی دماغی حالت پر شک ہوا

ایسے کیا دیکھ رہی ہو؟ فیہا کو بلاؤ سوید انتظار کر رہا ہے اسے "  
! واپس ہاسپٹل بھی جانا ہے  
فضا کو اپنی طرف گھورتا پا کر وہ تھوڑی اونچی آواز میں زور دے کر  
بولا اس سے قبل کے فضا اسے کچھ بتاتی وہ تیزی سے وہاں سے جا  
- "چکا تھا

فخر کیا کہہ رہا تھا؟ "

فخر کے اونچا بولنے پر دادی کی بھی آنکھ کھل گئی انہوں نے فضا سے پوچھا -

! دادی سوید بھائی آئے ہیں آپ کو لینے "

فضا نے گویا دھماکہ کیا تھا - دادی کی نیند بھک سے اڑی تھی -  
انہوں نے بے ساختہ ہی فضا کو دیکھا تھا جس کے خود کے چہرے کی بھی ہوائیاں اڑی ہوئی تھی - دونوں دادی پوتی تیزی اٹھ کر باہر نکلی تھیں -

تم ابھی تک یہیں ہو ؟ تم سے فیہا کو بلانے کا کہا تھا تم دادی کو "  
! بلا لائی ہو - حد ہے بھئی

فخر نے فضا کو گھور کر کہا - اس کی بیوقوف بہن نے بلا وجہ ہی  
- دادی کی نیند خراب کر دی تھی

فیہا تو گھر جا چکی ہے بیٹا - فخر تم خود ہی تو چھوڑ کر آئے ہو؟ "

دادی نے سوید سے کہہ کر فخر کو یاد دلایا تھا - دادی کی سوچ تھی

- " کے فخر کام کی ٹینشن میں شاید بھول گیا ہے

میں چھوڑ کر آیا ہوں؟ "

فخر نے خود کی جانب اشارہ کرتے قدرے حیرانگی سے پوچھا تھا - "

دادی میں صبح آپ کے سامنے گھر سے نکلا تھا اور ابھی چند منٹوں

پہلے کھانا کھانے واپس آیا ہوں - مجھے کیا پتہ فیہا کہاں ہے؟

فخر کے جواب پر دادی کے پیروں تلے زمین نکلی تھی - معاملہ

- " سنگین ہوتے دیکھ فضا بھاگتی ہوئی ماں باپ کو بلانے لگی تھی

دادی یہ آپ لوگ کیا کہہ رہے ہیں - فیہا کہاں ہے؟ "

سوید کو بھی اب تشویش ہونے لگی تھی دادی کچھ کہہ رہی تھیں فخر  
- "کچھ اور کہہ رہا تھا

سوید بیٹا وہ تو گیارہ بجے سے پہلے ہی گھر کے لیے نکل گئی تھی - "  
میں نے خود اسے لبنا کے پاس بھیجا تھا کہ فخر کو بلا کر اس کے  
! ساتھ چلی جائے

- "دادی نے فخر کی جانب دیکھتے ہوئے بتایا تھا "

دادی مجھے کسی نے فون نہیں کیا مجھے واقعی نہیں پتا فیہا کہاں ہے "  
!

فخر کی جواب پر وہاں آتے کشور جہاں اور عبید رضا کی جان ہوا  
- "ہوئی تھی

رفتہ رفتہ دل تیرا ہو گیا از عکاشہ علی

مطلب وہ چار گھنٹے سے لاپتہ ہے؟ تمہارے ساتھ نہیں گئی تو " پھر کہاں گئی؟

سوید کے لہجے میں خود بخود سختی در آئی تھی۔ دل میں عجیب سے "وسوسے جدا ہونے لگے تھے

! لبنا کو بلاؤ اسے پتا ہو گا "

لبنا! لبنا

"دادی نے لبنا کو آواز دی تو وہ کمرے سے باہر نکلی کیا ہے؟"

"لبنا نے ریلنگ سے جھانکتے بیزاریت سے پوچھا تھا

"! نیچے آؤ"

فخر نے بے لچک لہجے میں اسے نیچے آنے کا کہا تو وہ ناک بھوں  
چڑھاتی آہستہ آہستہ مٹک مٹک کر سیڑھیاں اترتی نیچے آنے لگی۔  
مزید وقت ضائع نا ہو اس لیے فخر خود سیڑھیاں چڑھ کر اس کا ہاتھ  
- "پکڑ کھینچتے ہوئے نیچے لے آیا

کہاں ہے میری بیٹی؟ کہاں بھیجا ہے تم نے اسے؟"  
- "کشور جہاں نے لبنا کا بازو جھنجھوڑتے ہوئے غصے سے استفسار کیا  
مجھے کیا پتہ؟ آپ کی بیٹی ہے آپ کو پتہ ہوگا۔ مجھے وہ کونسا ہر  
! کام بتا کرتی ہے یا مجھ سے پوچھ کر کرتی ہے  
- "لبنا اپنا بازو چھڑاتے تنک کر بولی

جھوٹ مت بولو۔ اماں نے اسے تمہارے پاس بھیجا تھا اس کے  
بعد سے وہ لاپتہ ہے۔ سب ہی جانتے ہیں تمہیں میری بیٹی سے



اللہ واسطے کا بیر ہے - بہتر ہے تم شرافت سے بتا دو کہ وہ کہاں ہے؟ یا پھر تم نے اسے کہیں غائب تو نہیں کر دیا؟ تمہاری جیسی ! فتنہ عورت سے میں کسی بھی چیز کی امید کر سکتی ہوں - "کشور جہاں غم و غصے سے بولیں

میں کہہ رہی ہوں جب مجھے نہیں معلوم کچھ بھی - فیہا میرے " ! پاس آئی ہی نہیں - لبنا صاف مکر گئی

کیا پتہ اپنے پرانے یار کے ساتھ بھاگ گئی ہو ارے وہی جس " ! کے ساتھ منہ کالا کروا کے آئی تھی

وہ تمام حدیں پار کرتے فیہا کے دامن کو ایک بار پھر داغ دار کر - "گئی تھی

! بکو اس بند کرو اپنی"

فخر نے بنا توقف کے زوردار تھپڑ اس کے منہ پر مارا تھا۔ سب کے سامنے تھپڑ کہا کر ذلالت کے احساس سے لبنا کی آنکھیں غصے سے ابل پڑیں تھیں۔ اسے مزید طیش آیا تھا

مجھ پر چیخنے، چلانے، مار پیٹ کرنے سے حقیقت بدل نہیں جائے گی۔ تمھاری بہن ہے ہی بے غیرت وہ تو اپنے یار کے ساتھ پہلے ہی بھاگنے کے چکروں میں تم لوگوں کی عزت کا جنازہ نکال چکی تھی لیکن تم لوگوں نے اس کے کرتوت چھپانے کے لیے اپنا گند اس بچارے ڈاکٹر کے پلے باندھ دیا۔ نجانے کب سے موقع کی تلاش میں تھی اب موقع ملا تو بھاگ گئی

۔" تھپڑ کہا کر بھی وہ زہر اگلنے سے باز نہیں آئی تھی

"! بس بھابھی "

سوید زور سے دھاڑا کہ لبنا کے ساتھ ساتھ وہاں موجود سبھی اس  
- کے چلانے پر سہم سے گئے

بہت کر لی آپ نے میری بیوی کے بارے میں فضول بکواس " "  
اب فیہا کے بارے میں ایک اور غلط لفظ اپنے منہ سے ناکالنا ورنہ  
! آپ کے حق میں اچھا نہیں ہوگا

فیہا کی کردار کشی پر سوید کا خون کھول اٹھا تھا - وہ بے غیرت  
نہیں تھا جو خاموشی سے اپنی بیوی کی تذلیل برداشت کر لیتا - وہ  
اس کی بیوی تھی اس کی ذات کی حفاظت سوید کی ذمہ داری تھی  
- جسے وہ بخوبی نبھانا رہا تھا

ایک اور بات اگر فیہا کی گمشدگی میں آپ کا ہاتھ ہوا تو پھر آپ " ! کو مجھ سے کوئی نہیں بچا سکتا - میری بات یاد رکھیے گا

سوید نے انگلی اٹھا کر سرخ آنکھوں سے بمشکل غصہ ضبط کرتے مگر چبا چبا کر کہا تھا - لبنا کی محمود کے ساتھ چوری والی گھٹیا حرکت وہ بھولا نہیں تھا - واقعی اس عورت سے ہر چیز کی امید کی جا سکتی تھی -

انگل یہاں کھڑے ہو کر وقت ضائع کرنے کے بجائے ہمیں فیہا " ! کو ڈھونڈنا چاہیے

سوید نے لبنا پر سے نگاہ ہٹا کر عبید رضا سے کہا تھا جو اس وقت بالکل خاموش سن سے کھڑے تھے - وہ تو ابھی تک یقین ہی نہیں - " کر پارہے تھی کہ ہو کیا رہا تھا ان کے گھر میں

! انکل چلیں "

سوید نے ان کا کندھا ہلایا تو وہ ہوش میں آتے سوید کے ساتھ چل  
- " دیے

! فضا حارث کو سنبھالو "

سوید نے جاتے ہوئے حارث کو فضا کو دے دیا - خود وہ عبید رضا  
- " کے ساتھ فیہا کی تلاش میں نکل گیا

فیہا تمہارے پاس آئی تھی - میں نے خود اسے تمہارے کمرے "  
میں جاتے دیکھا تھا اس لیے سچ سچ بتا دو تم نے اس سے کیا کہا تھا  
- جھوٹ بولنے کی کوشش بھی مت کرنا ورنہ اس بار میں خود  
تمہیں اپنے گھر سے باہر پھینکوا دوں گی - بہت برداشت کر لی ہم

نے تمھاری جہالت اب بس - سیدھی طرح بتاؤ میری پوتی کہاں ہے ؟

- "دادی نے سخت لہجے میں لبنا سے آخری بار پوچھا تھا  
ہاں آئی تھی آپ کی پوتی - میں نے صرف اتنا کہا تھا کہ خود "  
چلی جائے کوئی بچی نہیں ہے وہ - جسے ہاتھ پکڑ کر چھوڑ کر آیا  
جائے !

- "لبنا نے تنفر سے چیختے ہوئے کہا تھا  
! جاہل عورت "

فخر نے دوسرا تھپڑ اس کے منہ پر مارا تھا  
اگر میری بہن کے ساتھ کچھ بھی ہوا تو میں تمھیں زندہ نہیں "  
! چھوڑوں گا



فخر نے لبنا کا گال دبوچ کر دانت پستے ہوئے کہا اور اسے زور سے دھکا دے کر سوید کے پیچھے گیا۔ اپنی بے عزتی پر لبنا پیچ و تاب نہ کھاکر رہ گئی۔

اماں میں کہہ رہی تھی صبح سے میرا دل بیٹھ رہا تھا۔ دیکھیں کیا " ہو گیا۔ پتہ نہیں میری بچی کہاں چلی گئی۔ لبنا تمہیں اللہ پوچھے گا جو ظلم تم میری بیٹی کے ساتھ کر رہی ہو دیکھنا تمہارے آگے آئے گا!

کشور جہاں زار قطار رو رہی تھیں۔ وہ ماں تھیں ایسا ممکن ہی نہیں تھا کہ ان کی اولاد کے ساتھ کوئی انہونی ہو اور انہیں محسوس بھی نا ہو۔

دادی بس خاموشی سے انہیں روتا، سسکتا دیکھتی رہیں ان کے " پاس بہو کو دینے کے لیے دو تسلی بخش لفظ بھی موجود نہیں تھے۔

ہنہ ! بڑی آئیں بد دعا دینے والی - کام اپنی بیٹی کے ٹھیک نہیں "

الزام اور بدعائیں مجھے دے رہی ہیں - کہیں مجھے لگ ہی نا جائے

! ایسے کھوکھلی بد دعا

لبنا ہنکار بھرتی منہ ہی منہ میں بڑبڑا کر پیر پٹخ کر دوبارہ اوپر چلی گئی

۔"

A □ kasha ..... A □ li .....

سنو !! سوید اسے لینا گیا ہے - حارث بھی ساتھ ہی ہے تو سوید "

کچھ نہیں کر پائے گا - تمہیں جو کرنا ہے ابھی کرو یہ لڑکی جلدی

گھر سے باہر نہیں نکلتی اور اکیلی تو بالکل بھی نہیں - آج موقع اچھا

ہے سوید اکیلا ہے گرمی بھی زیادہ لوگوں کا رش بھی کم ہی ہوگا

ایسے میں تمہارا کام آسان ہو جائے گا - ہمیں جلد سے جلد فیہا کو

راستے سے ہٹانا ہو گا وہ میری طلاق کے بارے میں سب جان چکی

ہے اس سے پہلے وہ میرا بھانڈہ پھوڑے ہمیں اسے راستے سے ہٹانا  
! پڑے گا

رومان نے سویڈ کے گھر سے نکلتے ہی اپنے کمرے میں آ کر دانش کو  
فون ملایا - یہ فون اسے دانش نے خود سے رابطے میں رہنے کے  
- لیے دیا تھا ورنہ رومان کا فون تو باسط کے گھر گر گیا تھا  
واؤ دانش یو آر جینیس " مجھے تو یقین ہی نہیں آ رہا فیہا تمہارے "  
"قبضے میں ہے - تم اسے آل ریڈی کڈنیپ کر چکے ہو؟  
رومان خوش کن لہجے میں گویا ہوئی اس کی خوشی کی انتہا نہیں تھی  
جب دانش نے اسے بتایا کہ فیہا اس کے پاس ہے - وہ خوشی سے  
کھکھلاتے پلٹی تھی کہ دروازے میں کھڑی اماں بی کو دیکھ کر اس  
- " کے ہاتھ سے فون چھوٹ کر فرش پر جا گرا

تم نفرت میں اس حد تک بھی گر سکتی ہو میں نے کبھی نہیں "

سوچا تھا - سوید ٹھیک کہہ رہا تھا انسان کی عادت بدلتی ہے فطرت نہیں - میری آنکھوں پر پٹی بندھ گی جو میں نے تم پر بھروسہ کر کے تمہیں اپنے گھر میں جگہ دی بدلے میں تم نے کیا کیا میری بہو کو اپنے آوارہ کزن اس بھوکے بھیڑے کے آگے ڈال دیا - پہلے تمہاری بہن نے فیہا کو دانش کے آگے پیش کیا تھا اب تم نے - عورت ہو کر تم بہنوں نے دوسری عورت کی عزت کا جنازہ نکال دیا " - تم لوگ انسان بھی ہو یا نہیں ؟ اس قدر سفاک ، بے حس اماں بی نے تاسف سے کہا - ان کی دوا کا وقت ہو رہا تھا وہ رومان سے پوچھنے آئی تھیں کہ اس وقت کونسی دوا لینی ہے - فیہا اور سوید گھر پر نہیں تھے تو مجبوراً اماں بی کو اس کے پاس آنا پڑا تھا لیکن - " رومان کی گفتگو سن کر ان کے سر پر آسمان گرا تھا

چلو نکلو میرے گھر سے - تم اس قابل ہی نہیں ہو کہ تمہیں "  
! اپنے گھر میں جگہ دے جائے

- "اماں بی نے اس کا ہاتھ پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے کہا

! اماں بی میری بات سنیں - میں آپ کو سب سمجھاتی ہوں "  
رومان نے ان کی گرفت سے اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشش کرتے  
- "ہوئے کہا

تم ایسے نہیں مانو گی - بلکہ میں پولیس کو فون کرتی ہوں تم نے "  
میری بہو کو اغوا کرایا ہے تم ایک مجرم ہو تمہیں جیل کے اندر  
! ہونا چاہیے

اماں بی اس کا ہاتھ جھٹک کر لاؤنج کی طرف بڑھیں ان کا ارادہ  
پولیس بلانے کا تھا - رومان کا سانس سوکھ گیا وہ ہوش میں آتی اماں

بی کو دھکیل کر تیزی سے باہر بھاگی - اماں بی زور سے فرش پر  
- "گریں اور ایک دل خراش چیخ پورے گھر میں گونج اٹھی  
دادو آپ کو کیا ہوا؟"

ان کے چلانے کی آواز سن کر جویریہ انہیں ڈھونڈتی ہوئی وہاں پہنچ  
گئی تھی - ماربل کے فرش پر گرنے کے سبب اماں بی کے پیروں  
میں بہت بری چوٹ آئی تھی ان سے اٹھا بھی نہیں جا رہا تھا - وہ  
- "بمشکل خود کو سنبھال کر وہیں بیٹھ گئیں

"! جویریہ بیٹا جاؤ میرا فون لے کر آؤ"

اماں بی نے اپنے درد کی پرواہ کیے بغیر جویریہ سے کہا - وہ سر ہلا کر  
- "جلدی سے ان کا فون لے آئی

"! بابا کا نمبر ملا کر دو مجھے ان سے بات کرنی ہے"



جویریہ نے اماں بی کی تائید میں سوید کا نمبر ڈائل کر کے موبائل ان کی طرف بڑھا دیا جسے اماں بی نے بنا تاخیر کے تھام کر کان سے لگایا۔ انہیں فیہا کو ہر حال میں بچانا تھا وہ تو پوری کوشش کر رہی تھی باقی اللہ کی مرضی۔

A kasha ..... A li .....

اس نے کسمسکا کر اپنی آنکھوں کو کھولنے کی کوشش تھی۔ سب " کچھ دھندلا سا دکھائی دیا اس نے دوبارہ زور سے آنکھیں میچ کر چند لمحے بعد دوبارہ کھولی تو منظر واضح ہوا۔ فیہا اپنے دکھتے سر کو پکڑ کر اٹھ بیٹھی۔

یہ میں کہاں ہوں؟ "

چاروں اطراف نگاہ دوڑانے پر اس نے خود سے سوال کیا تھا - یہ ایک بیڈ روم تھا شاید لیکن بیڈ کے علاوہ اور کوئی فرنیچر اس کمرے میں فیہا کو دکھائی نا دیا البتہ کمرے کے دروازے کے ساتھ ایک اور دروازہ تھا شاید باتھ روم تھا ایسا فیہا نے اندازہ لگایا بیڈ کے بائیں جانب نظر دوڑانے پر ایک قد آور شیشے کی کھڑکی تھی جس سے - باہر کا نظارہ صاف دکھائی دے رہا تھا

میں یہاں کیسے آئی - یہ کونسی جگہ ہے ؟ "

اس نے خود سے سوال کرتے ذہن پر زور ڈالا تو اسے یاد آیا کہ وہ روڈ پر رکشے کے انتظار میں کھڑی تھی پھر اسے چکر آیا تھا اور وہ - وہیں گر گئی تھی

کیا یہ ہاسپٹل ہے ؟ فیہا نے سوچا شاید کسی نے ہمدردی کے تحت " اسے ہاسپٹل پہنچا دیا ہو لیکن اگلے ہی لمحے اس نے خود ڈپٹ دیا -

یہ ایک کمرہ تھا ہاسپٹل کا روم تو کہیں سے بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا -

! میں یہاں کیسے آئی - مجھے گھر جانا ہے "

اسے گھبراہٹ ہونے لگی تھی پتہ نہیں یہ کس کا گھر تھا اور جانے کب سے وہ یہاں بے ہوش پڑی تھی - وہ گھر جانے کے نیت سے تیزی سے بیڈ سے اٹھی ابھی دو تین قدم ہی چلی تھی کہ اسے متلی سی ہونے لگی وہ منہ پر ہاتھ رکھ کر اس دروازے کی طرف بھاگی جسے وہ ہاتھ روم سمجھ رہی تھی اندر داخل ہونے پر وہ واشروم ہی تھا - وہ تیزی سے واش بیسن پر جھکی اسے الٹیاں ہو رہی تھیں جب الٹیاں رکیں تو چہرے پر پانی ڈال کر اس نے خود کو آئینے میں دیکھا - صبح اچھی بھلی بھر پیٹ ناشتہ کر کے وہ گھر سے نکلی تھی پھر اچانک اتنی طبیعت کیسی خراب ہو گئی؟ فیہا نے بیزاریت

سے سوچا پھر سر جھٹک دوپٹے سے منہ صاف کر کے واشروم سے باہر نکلی اسے جلد سے جلد گھر پہنچنا تھا۔ اس نے باتھروم سے باہر - قدم رکھا تو کوئی کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تھا فیہا نے ہڑبڑا کر دروازے کے طرف دیکھا آنے والے کو دیکھ کر - "اس کا سانس سینے میں کہیں اٹک گیا تھا

**A** □ kasha ..... **A** □ li .....

سوید ، عبید رضا اور فخر تینوں فیہا کو ڈھونڈ رہے تھے لیکن اس کا " کچھ پتا نہیں چلا تھا۔ اب وہ لوگ مین روڈ پر پڑے کھڑے فیہا کے بارے پوچھ رہے تھے۔ جب ایک بزرگ شخص نے جو فیہا کو کالج کے وقت سے ہی جانتے تھے انہوں نے صبح والا واقع بتایا تھا جسے سن وہ تینوں ہی تشویش میں مبتلا ہوئے۔ فخر کی رائے تھی کہ انہیں ہاسپٹل جا کر فیہا کو ڈھونڈنا چاہیے ہو سکتا ہے اس شخص نے

اسے ہاسپٹل پہنچا دیا ہو - جبکہ سویڈ بصد تھا کہ اب ایف آئی آر درج کرانی چاہیے خدا جانے وہ کون شخص تھا کیونکہ اگر وہ فیہا کو ہاسپٹل لے کر گیا تھا تو ابھی ان میں سے کسی کے پاس بھی انجان نمبر سے کوئی کال موصول نہیں ہوئی تھی - ابھی وہ لوگ فیصلہ ہی کر رہے تھے جب سویڈ کا فون بج اٹھا اماں بی کی کال تھی اس نے کال ریسیو کر کے فون کان سے لگایا تو اماں بی کی جانب سے جو خبر اسے ملی تھی اس پر سویڈ کے جڑے بھینچے تھے آنکھوں میں خون - "اترا تھا جسے فخر اور عبید رضا نے بخوبی محسوس کیا تھا " فیہا کا پتہ چل گیا ہے - آپ دونوں میرے ساتھ چلیں " وہ فون بند کر کے سپاٹ لہجے میں بولا چہرہ سرخ تھا دماغ کی نسیں - "تک واضح ہو رہی تھیں

کہا ہے میری گڑیا؟ "

- "عبید رضا نے بے قراری سے پوچھا تھا

- انکل آپ بس چلیں ہمیں جلد سے جلد پہنچنا ہے "

سوید اپنی گاڑی کی طرف بڑھتے ہوئے بولا تھا وہ بتوں میں وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا تھا - سوید کی تائید میں وہ دونوں باپ بیٹے بھی - " فوراً گاڑی میں بیٹھے تھے

بیس منٹ کی رش ڈرائیونگ کرتے وہ لوگ باسٹ کے گھر پہنچے " تھے لیکن وہاں کے چوکیدار نے بتایا کہ باسٹ یہ گھر بیچ چکا ہے اور اب وہ لوگ خالد صاحب کے گھر شفٹ ہو گئے ہیں - عزرا نے باسٹ کو پیسے تو نہیں دیئے تھے لیکن اپنے گھر میں جگہ دے دی تھی کیونکہ باسٹ نے اسے دھمکی دی تھی کہ وہ کامران کو سب بتا دے گا عزرا بہت ڈر گئی تھی اپنے والدین کو تو وہ کھو چکی تھی لیکن اکلوتے بھائی کو نہیں کھونا چاہتی تھی اس لیے باسٹ کو اپنے گھر میں



رہنے کی اور وہاں کی آسائشات استعمال کرنے کے بھرپور اجازت  
- "دے دی تھی

چوکیدار کی بات سن کر سویڈ نے گاڑی کا رخ خالد صاحب کے "  
گھر کی طرف کیا - پانچ منٹ بعد وہ لوگ وہاں موجود تھے - سویڈ  
فوراً اندر گیا تھا اور زور زور دانش کو آوازیں لگائیں تھی - سب گھر  
- "والے اپنے اپنے کمروں سے باہر نکل آئے تھے

"کیوں شور مچا رہے ہو؟"

- "باسط نے سویڈ کو دیکھ کر تنفر سے کہا

- "اپنے بھائی کو بلاؤ"

! وہ اب ہمارے ساتھ نہیں رہتا"

- "باسط نے بیزاریت سے جواب دیا

کیا بات ہے سوید اتنا غصہ کیوں کر رہے ہو؟ "

خالد صاحب کے پوچھنے کی دیر تھی کہ سوید نے سار بات انہیں بتا

- "دی جسے سن کر ان سب کو سانپ سونگھ گیا تھا

! بس یہی کسر رہ گئی تھی "

خالد صاحب نے بے اختیار اپنا سر تھاما تھا دانش کے کرتوت سن کر

وہ چکرا کر رہ گئے تھے - ان کا بیٹا اب سرے عام اغوا جیسا سنگین

- "جرم کر رہا تھا ان کے لیے ڈوب مرنے کا مقام تھا

بتاؤ کہاں رہ رہا ہے تمہارا بیٹا؟ تم تو مسلسل اس سے رابطے میں "

"ہو؟

- "راشد صاحب نے نصرت بیگم سے سخت لہجے میں سوال کیا تھا

! کسی جنید کے پاس ہے - لیکن مجھے ایڈریس نہیں معلوم "

معاملے کی سنگینی دیکھتے نصرت بیگم نے بنا چوں چرا کے فوری طور پر  
- "بتایا

!جنید"

عزرا کے ہونٹ میں جنبش ہوئی وہ اور دانش ایک دوسرے کے ہر  
- "ہر دوست سے واقف تھے - وہ جنید کو اچھی طرح جانتی تھی

"! سوید بھائی میں آپ کو جنید کا ایڈریس دیتی ہوں"

عزرا نے اپنے موبائل سے جنید کا ایڈریس جلدی سے سوید کو سینڈ  
- "کر دیا - جسے لے کر سوید تیزی وہاں سے نکلا

! فخر پولیس کو کال کر کے اس ایڈریس پر بلاؤ"

سوید نے جلدی سے گاڑی اسٹارٹ کر فخر کو اپنا موبائل دے کر کہا  
- "اور خود نے بھی جنید کے پتے پر گاڑی دوڑا دی

A □ kasha ..... A □ li .....

! تت---م---تم "

دانش کو اپنے سامنے دیکھ کر اس کا خون خشک ہوا تھا - چہرہ لٹھے  
- "کی مانند سفید پڑ چکا تھا

ہاں میں ! کیا ہوا مجھے دیکھ کر اچھا نہیں لگا ؟ "

دانش نے فیہا کا جانب ایک قدم بڑھاتے ہوئے پوچھا فیہا بدک کر  
ایک قدم پیچھے ہٹی ہٹی تھی - اس کی رومان کے ساتھ پلینگ تھی  
فیہا کو کڈنیپ کر ہر اسماں کرنا اور بدلے میں سوید سے پیسے نکلوانا -  
اسے صبح ہی رومان نے فون کر کے بتا دیا تھا کہ فیہا سوید کے ساتھ  
اپنے میکے گئی ہے بس دانش تب سے فیہا کے پیچھے پیچھے نکل گیا تھا  
وہ دونوں ہی یہ بات جانتے تھے کہ فیہا کو چھوڑنے یا تو اس کا باپ

آئے گا یہ بھائی اکیلے مرد کو قابو کرنا کونسا مشکل کام تھا خاص کر جب اس کے ساتھ ایک عورت موجود ہو - یہی سوچ کر دانش وہیں رکا رہا کیوں کی وہ کسی صورت یہ سنہری موقع گنوا نہیں چاہتا تھا - دانش فیہا کے گھر کے آس پاس ہی تھا جب اس نے فیہا کو اکیلے نکلتے دیکھا وہ مسلسل اس کا پیچھا کرتا رہا اس سے پہلے کہ وہ جنید کے ساتھ مل کر اپنا کام انجام دیتا قسمت اس پر خود ہی مہربان ہو گئی اور فیہا بے ہوش ہو کر گئی - دانش سب سے پہلے اس تک پہنچا اور فیہا کا نام لے کر پکارا وہاں کھڑے لوگوں کو بتایا کہ وہ فیہا کا رشتہ دار ہے اور فیہا کو اٹھا کر اپنے ساتھ جنید کے اپارٹمنٹ میں لے آیا -

! میرے پاس مت آنا - وہیں رک جاؤ ورنہ میں شور مچاؤں گی "

فیہا ڈرتے ڈرتے بولی - آٹھ ماہ والی کالی بھیانک رات اس کی آنکھوں کے آگے لہرانے لگی تھی - خوف سے اس کی جان نکلے کو - " تھی

تمہارے پاس آنے کے لیے تو اتنی محنت کی ہے - پچھلے پانچ " گھنٹوں سے تمہارے ہوش میں آنے کا منتظر ہوں ایک تم ہو جاگتے ! ساتھ ہی غصے کرنے لگی ہو - ابھی تو میں نے کچھ کیا بھ نہیں ہے دانش فیہا کو ہوس بھری نگاہ سے سرتا پیر گھورتے ہوئے خباثت کی ہر حد پار کرتے ہوئے بولا - اس کے قدم فیہا کی جانب بڑھ رہے - " تھے اور فیہا مسلسل پیچھے جاتی جا رہی تھی دیکھو وہیں رک جاؤ - میرے پاس بھی مت آنا ورنہ میں تمہیں " ! جان سے مار دوں گی



فیہا نے اسے دھمکی دی وہ اس پاس نظریں دوڑا رہی تھی کہ کوئی چیز مل جائے جس سے وہ دانش پر وار کر کے یہاں سے بھاگ سکے لیکن اس کمرے میں بیڈ کے سوا کچھ بھی نہیں تھا۔ شاید دانش نے جان بوجھ کر سارا سامان ہٹا دیا تھا۔ فیہا کو شدید مایوسی ہوئی دانش قدم قدم اس کے نزدیک آ رہا تھا۔ فیہا تیزی سے پیچھے ہٹتی گئی یہاں تک کہ وہ شیشے کے قد آور کھڑی سے ٹکڑا گئی اس نے بے ساختہ پیچھے مڑ کر دیکھا تھا

! مجھے سے دور چلے جاؤ ورنہ میں یہاں سے گود جاؤں گی "

فیہا نے اسے دھمکی دی تھی وہ بہت خوفزدہ تھی۔ اس کی دھمکی سن کر دانش کا فلک شگاف قہقہہ کمرے میں گونجا تھا۔ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ فیہا کتنی ڈر پوک ہے

دھمکی اچھی ہے لیکن مجھ پر کام نہیں کرے گی - کودو میں بھی "

! تو دیکھوں تم کتنی بہادر ہو

وہ مزے سے بول کے بیڈ پر جا کر سکون سے بیٹھ گیا - اسے فیہا

- "کی حالت مزہ دے رہی تھی - ڈری سہمی سی چڑیا

فیہا نے ایک نظر اسے دیکھا پھر کھڑکی کو اس کے ہاتھ پیر لرز "

- رہے تھے - عزت بچاؤ یا جان؟ وہ خود سے لڑ رہی تھی

"ذلت کی زندگی سے عزت کی موت بہتر ہے "

اس ایک جملے نے اس کی مشکل آسان کر دی تھی - فیہا نے کانپتے

ہاتھوں سے کھڑکی کے چٹخنی کھولی - دانش گھبرا کر کھڑا ہوا تھا اس

سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا فیہا کھڑکی سے کود گئی - وہ بھاگتے ہوئے

کھڑکی تک پہنچا جہاں وہ 40 ء 50 فٹ نیچے فرش پر خون میں لتھ  
- "پتھ پڑی ہوئی تھی

A □ kasha ..... A □ li .....

فیہا نے ایک نظر اسے دیکھا پھر کھڑکی کو - اس کے ہاتھ پیر " "  
- لرز رہے تھے - عزت بچاؤ یا جان ؟ وہ خود سے لڑ رہی تھی  
" ذلت کی زندگی سے عزت کی موت بہتر ہے "

اس ایک جملے نے اس کی مشکل آسان کر دی تھی - فیہا نے کانپتے  
ہاتھوں سے کھڑکی کے چٹخنی کھولی - دانش گھبرا کر کھڑا ہوا تھا اس  
سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا فیہا کھڑکی سے کود گئی - وہ بھاگتے ہوئے  
کھڑکی تک پہنچا جہاں وہ 40 ء 50 فٹ نیچے فرش پر خون میں لتھ  
پتھ پڑی ہوئی تھی - اسے دیکھ کر دانش کے حواس سلب ہوئے

تھے - اسے فیہا سے اس قدر بہادری کی ذرہ برابر بھی امید نہیں تھی وہ تو صرف اسے ڈرا کر اپنا مطلب پورا کرنا چاہ رہا تھا لیکن وہ اس سے اس قدر خوفزدہ ہو گئی تھی کہ اپنی جان کی بھی پرواہ نہیں کی - وہ وہیں کھڑا غائب دماغی سے نیچے دیکھ رہا تھا جب چند لوگوں کی نظریں اوپر کی جانب اٹھتی دیکھ کر فوراً پیچھے ہٹ گیا -

A □ kasha ..... A □ li .....

وہ لوگ پندرہ منٹ کی ڈرائیونگ کے بعد جنید کے اپارٹمنٹ کے " باہر موجود تھے - یہ ایک بلڈنگ تھی جس کے چوتھی منزل پر جنید کا اپارٹمنٹ تھا - سویڈ نے گاڑی کو پارکنگ ایریا میں پارک کیا تو وہ تینوں جلدی سے گاڑی سے اتر گئے - فخر نے سویڈ کے کہنے پر گاڑی میں ہی پولیس کو کال کر دی تھی لیکن وہ لوگ پولیس کے آنے تک کا انتظار کر کے فیہا کی جان و عزت کو مشکل میں ہرگز

نہیں ڈالنا چاہتے تھے اسے لیے مین گیٹ سے بلڈنگ کے ایریا میں داخل ہوئے وہاں کافی رش تھا۔ لوگوں میں گہما گہمی پھیلی ہوئی لوگ دائرہ بنا کر کھڑے ہوئے تھے اس سے قبل کے وہ آگے بڑھ کر کچھ دیکھتے یا جنید کے اپارٹمنٹ میں جاتے ان کے کانوں سے ایک جملہ ٹکرایا تھا

لڑکی نے خود کشی کی کوشش کی ہے۔ جلدی سے ایمبولینس بلاؤ۔ "۔۔" کوئی شخص چلا رہا تھا

جنید کے اپارٹمنٹ سے گری ہے۔ پولیس کو بھی بلانا پڑے گا! "۔ ایک اور شخص چلا کر کہہ رہا تھا۔ جنید کا نام سنتے ہی ان لوگوں کے کان کھڑے ہوئے تھے۔ وہ تینوں مرد ایک دوسرے پر نگاہ ڈال کر حواس باختگی سے مجمعے کو چیرتے ہوئے اندر گھسے تھے۔

!! فیہا "

سوید اپنے سامنے فرش پر فیہا کو دیکھ کر پوری شدت سے چیخا تھا جو خون میں لٹھ پتھ ہوش ہو حواس سے بیگانہ بے جان پڑی ہوئی تھی - وہ بنا لمحہ ضائع کیے فیہا تک پہنچا تھا اور اس کا سر اپنے سینے سے لگایا تھا -

فخر بھی اس کے پیچھے ہی تھا - فیہا کے بے جان وجود کو دیکھ اسکا " ذہن ماؤف ہو گیا تھا اس کی بہن اس کی دوست خونم خون پڑی تھی وہ بے جان قدموں سے چلتا فیہا کے بالکل سامنے گٹھنوں کے بل گرا تھے - عبید رضا پیچھے ہی سن سے کھڑے تھے لاڈلی بیٹی کو اس حال میں دیکھ کر انہیں جسم میں جان ہی محسوس نہیں ہو رہی تھی - ان میں ہمت ہی نہیں تھی آگے بڑھ کر فیہا کو دیکھنے کی -

ماں باپ کے لیے سب سے مشکل مرحلہ اولاد کو مردہ حالت میں - دیکھنا ہوتا ہے



"!! فخر جا کر گاڑی اسٹارٹ کرو - فیہا کو ہاسپٹل لے کے جانا ہے"

سوید نے سن بیٹھے فخر سے چلا کر کہا - سوید کا دماغ برق رفتاری سے کام کر رہا تھا وہ ایک ڈاکٹر تھا آئے دن ایسی سچویشن کا سامنا کرتا رہتا تھا - ہاں یہ اس کی زندگی کا سب سے مشکل وقت تھا اپنی جان عزیز بیوی کو اس حال میں دیکھنا لیکن اس وقت وہ ڈر نہیں سکتا تھا فیہا کی زندگی کے لیے اسے ہوش سے کام لینا تھا - فخر اس کے چلانے پر ہوش میں لوٹا تھا اس نے پلٹ کر نا سمجھی سے سوید کو دیکھا

"!! گو فاسٹ - ہم ایمبولینس کا ویٹ نہیں کر سکتے"

فخر کو اپنی جانب تکتا پا کر سوید نے زور دے کر کہا فخر اس کی بات سمجھتے تیزی سے پارکنگ کی طرف بھاگا - سوید خون میں لٹھ پتھ فیہا کا بے جان وجود اپنی بانہوں میں اٹھا کر بھاگتے ہوئے گاڑی

تک پہنچا تھا - عبید رضا بھی مرے مرے قدموں سے ان کے پیچھے  
- "چل دیے"

A □ kasha ..... A □ li .....

"! کیا کروں؟ مجھے کسی بھی طرح یہاں سے نکلنا ہو گا "  
دانش کمرے میں یہاں سے وہاں بے چینی سے ٹہلتے ہوئے سوچ  
رہا تھا - سوید لوگ کے نکلتے ہی پولیس وہاں پہنچ گئی تھی اور اب  
تفتیش چل رہی تھی - پوری بلڈنگ کو سیل کر دیا گیا تھا وہ بری  
طرح بوکھلایا ہوا تھا اس کا دوست جنید بھی صبح سے غائب تھا ابھی  
تک واپس نہیں لوٹا تھا وہ اس اپارٹمنٹ میں اکیلا تھا - کوئی اس کی  
- "مدد کے لیے موجود نہیں تھا"

یہ فیہا خود تو مر گئی مجھے اس مصیبت میں پھنسا گئی - اس لڑکی " " کے پیچھے پڑ کر میں نے مصیبتوں کو گلے لگا لیا ہے

دانش نے تپ کر خود کو ملامت کیا تھا - فیہا سے دشمنی مول لے - کر اب وہ سہی معنوں میں پچھتا رہا تھا

مجھے جلد از جلد باہر نکلنا ہو گا ہر حال میں اس سے پہلے کے " پولیس مجھ تک پہنچ جائے اور میں ساری زندگی کے لیے اندر جا کر " ! چکی پیسوں

وہ مستقبل کا نقشہ کھینچتے جھجھری لینے لگا پھر اپنی سوچوں کو جھٹک کر دروازے کی طرف بڑھا اسے کسی بھی طرح یہاں سے بھاگنا تھا - وہ کمرے سے باہر نکل آیا اپارٹمنٹ کا تھوڑا سا دروازہ کھول کر اس نے باہر کا جائزہ لیا - پوری منزل خالی تھی وہ دبے پاؤں سیڑھیوں کی طرف بڑھا وہاں بھی علاقہ صاف تھا وہ برق رفتاری سے

سیڑھیاں پھلانگنا نیچے جانے لگا ابھی وہ دوسری منزل پر پہنچا تھا کہ سامنے سے پولیس آتی دکھائی دی۔ دانش کے پیروں کو بریک لگی۔  
"تھی

انسپیکٹر صاحب یہی تھا جنید کے اپارٹمنٹ میں اس لڑکی کے "  
"ساتھ

دانش کو سامنے دیکھتے ہی ایک لڑکا جو پولیس والوں کے ساتھ آ رہا تھا بول پڑا۔ اس نے سب سے پہلے فیہا کو گرتے دیکھا تھا اور پھر۔  
"کھڑکی سے جھانکتے دانش کو بھی دیکھا تھا۔ وہ چشم دید گواہ تھا اس لڑکے کی بات سنتے ہی دانش کو سانپ سونگھ گیا تھا۔ پولیس "  
والوں نے تفتیش کے لیے دانش کی جانب قدم بڑھائے تھے۔

۔" پولیس کو اپنی جانب آتے دیکھ کر دانش الٹے قدم اوپر بھاگا تھا

"! پکڑو اسے"

پولیس انسپکٹر نے اپنے اہلکاروں کو حکم دیا اور وہ خود بھی دانش کے پیچھے بھاگا۔ دانش بنا رکے بھاگتا جا رہا تھا یہاں تک کے تیسری، چوتھی منزل عبور کر گیا اس کی سانس بری طرح پھول چکی تھی، لیکن وہ بھاگتا جا رہا تھا پولیس مسلسل اس کے تعاقب میں تھی۔

"! رک جاؤ لڑکے ورنہ گولی چلا دوں گا"

انسپیکٹر نے تھک کر دانش کو وارنگ دی تھی لیکن وہ پھر بھی نارکا تو انسپیکٹر نے اسے ڈرانے کے لیے ہوا میں فائر کے لیے ہاتھ اٹھایا تھا لیکن نیچے سے بھاگ کر آتے ایک اہلکار کے ٹکرائے پر انسپیکٹر کی گن کا رخ داش کی طرف ہو کر ٹریگر دب گیا۔ دانش دھڑا، دھڑ پوری سیڑھی گر تا چلا گیا آخر سیڑھی کے کنارے پر اس کا سر زور سے ٹکرایا خون کی ایک تیزی دھار نکل کر ماربل کے سفید

فرش کو سرخ کر گئی۔ پولیس انسپکٹر نے بھاگ کر دانش کو دیکھا تھا گولی دانش کے پیچھے سے دل کے آر پار ہو گئی تھی جس کے باعث

- "وہ وہیں موقع پر ہی دم توڑ گیا

بوڑی کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیجنے کا بندوبست کرو۔ اور اس "

! کے گھر والوں کو بھی اطلاع کرو

انسپکٹر نے دانش کی لاش پر سے نگاہ ہٹاتے اپنے اہلکاروں کو حکم دیا

- "اور خود واپس نیچے چلا گیا

A □ kasha ..... A □ li .....

"فضا فخر کو فون کر کے پوچھو فیہا کا کچھ پتہ چلا؟"



کشور جہاں نے حارث کو بہلاتی فضا کو بے چینی سے کہا - سوید  
لوگ دوپہر کے نکلے ہوئے تھے شام ہونے لگی تھی لیکن ابھی تک  
- "فیہا کی کوئی خیر خبر نہیں تھی ان کا دل بری طرح گھبرا رہا تھا  
!! جی امی "

- "فضا نے انہیں جواب دے کر فخر کا نمبر ملا کر فون کان سے لگایا  
پتہ نہیں میری بیٹی کس حال میں ہے - اللہ جانے کہاں چلی گئی "  
!!

کشور جہاں دوپٹے سے آنسوؤں پونچھتے ہوئے ساتھ بیٹھی دادی سے  
- "بول رہیں تھی

میں تمہیں یہ تو نہیں کہہ سکتی کہ پریشان نا ہو - تم ماں ہو "

تمہاری تکلیف کو تم سے بڑھ کوئی نہیں سمجھ سکتا - میں بس یہیں

"! کہوں گی دعا کرو اللہ سب بہتر کرے گا

دادی نے ان کندھے پر ہاتھ کر تسلی دینے کی ناممکن سی کوشش

- " تھی

A □ kasha ..... A □ li .....

وہ لوگ رش ڈرائیونگ کر کے ہاسپٹل پہنچے تھے - فیہا کو اسٹریچر "

پر ڈال کر ایمر جنسی وارڈ میں لے جایا گیا تھا - عبید رضا وہیں کرسی

پر ڈھے سے گئے تھے - سویڈ روم کے باہر بے چینی سے چکر لگا رہا

تھا اس کی پوری شرٹ خون آلودہ تھی ، بال بکھرے ہوئے تھے ،

آنکھیں لہو چھلکا رہی تھیں حتی کہ پورا حلیہ ہی ملجگا سا تھا - فخر بھی

ہاتھوں میں سر گرائے کرسی پر بیٹھا تھا جب اس کا فون بجنے لگا گھر

سے کال آ رہی تھی لیکن اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ گھر والوں کو کیا بتائے۔ وہ فون کی اسکرین کو گھورتے کشمکش کا شکار تھا کہ عبید رضانے اس کی مشکل آسان کرتے ہوئے اسے کشور جہاں کو لانے کہا تھا فخر ٹال مٹول کر رہا تھا۔ اس میں ماں کو سچ بتانے کا حوصلہ نہیں تھا لیکن عبید رضانے اسے زبردستی بھیج دیا تھا۔ فیہا کی حالت ان کے سامنے تھی وہ زیادہ دیر یہ بات چھپا نہیں سکتے تھے اس لیے

- "انہوں فخر سے کشور جہاں کو بلوا لیا

تھوڑی دیر میں ہی فخر کشور جہاں اور دادی کے ساتھ وہاں " موجود تھا۔ کشور جہاں کا رو رو کر بر حال تھا دادی بہت ہمت سے کام لیتے بہو کو سنبھال رہی تھیں حالانکہ ان کی اپنی حالت غیر تھی وہ بار آنکھوں میں آئی نمی کو دوپٹے سے صاف کر رہیں تھیں۔

انہیں اس مشکل وقت میں اپنے بچوں کو سنبھالنا تھا وہ کمزور نہیں پڑ سکتی تھیں۔

"ڈاکٹر میری بیوی کیسی ہے؟"

ڈاکٹر کو ایمر جنسی وارڈ سے نکلتے دیکھ کر سوید نے ان کے رستے میں  
- "حائل کو کر بے قراری سے پوچھا

"! ان کا مسکیرج ہو گیا ہے"

- "ڈاکٹر نی کی خبر پر ان سب کے کان کھڑے ہوئے تھے  
"! مسکیرج"

سوید کے لبوں میں ہلکی سی جنبش ہوئی تھی - کیا فیہا ماں بننے والی  
تھی؟ لیکن اسے تو خبر ہی نہیں تھی - ہوتی بھی کیسے رومان جیسی

آفت ان کی زندگی میں شامل جو ہو گی تھی اس کے آنے سے  
- "سب کچھ تھس تھس ہوا پڑا تھا

جی آپ کی مسسز ون ویک پریگنٹ تھیں - آئی تھنک آپ "  
"! لوگوں کو معلوم نہیں تھا

ان لوگوں کے چہرے کے تاثرات دیکھ ڈاکٹرنی کو اندازہ ہو گیا تھا  
- کہ وہ لوگ فیہا کی پریگنٹنسی سے لاعلم ہیں

خیر فلحال ہم نے ان کی صفائی کر دی ہے ورنہ انفیکشن پھیل سکتا "  
تھا لیکن ایک بری خبر ہے اب آپ کی مسسز کبھی ماں نہیں بن  
سکتیں پیٹ کے بل گرنے کی وجہ سے ان کا سارا سسٹم خراب ہو  
"! چکا ہے

ڈاکٹر نے ان لوگوں کے سروں پر دھماکہ کیا تھا - وہ سب ہی  
- "اپنی جگہ جم سے گئے

"فیہا تو ٹھیک ہے نا؟"

- "سوید نے دوبارہ پوچھا اسے اس وقت صرف فیہا کی ٹینشن تھی  
ڈاکٹر سوید میں آپ کو جھوٹی تسلی ہر گز نہیں دوں گی - آپ کی "  
مسسز کی حالت بہت خراب ہے ہمیں فوری طور پر ان کا آپریشن  
کرنا پڑے گا لیکن مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے ہاسپٹل کے سرجن کی  
مسسز کی آج ڈیلیوری ہے وہ چھٹی پر ہیں دوسرے سرجن بھی  
آپریشن تھیر میں ہے - کوئی اور ڈاکٹر دستیاب نہیں ہے - آپ کی  
مسسز کو فوری ٹریمنٹ کی ضرورت ہے - اگر آپ اپنے توسط سے  
کسی سرجن کو ہائیر کر لیں تو فوری طور آپریشن شروع ہو جائے گا  
!" ورنہ آپ کی مسسز کی جان بھی جاسکتی ہے



ڈاکٹر نی نے شرمندگی سے کہا تھا اتنے بڑے ہاسپٹل میں اس وقت  
- "صرف ایک سرجن موجود تھا کتنی شرمناک بات تھی

یہ بات آپ مجھے اب بتا رہی ہیں؟ شہر کے سب سے بڑے "  
ہاسپٹل میں سرجن موجود نہیں ہے پیشینہ زندگی و موت کے بیچ  
"! کشمکش میں مبتلا ہیں لیکن یہاں اسٹاف ہی نہیں واؤ

سوید بھڑک کر بولا - ڈاکٹر نی کا سر شرمندگی سے مزید جھک گیا -  
سوید نے ایک تنقیدی نگاہ ان پر ڈال کر مروہ کو فون کیا - مروہ  
کے شوہر بھی سرجن تھے اور مروہ خود ایک لیڈی ، گائنی ڈاکٹر اگر  
سوید کو پہلے اس ہاسپٹل کے نااہل اسٹاف کا علم ہوتا تو وہ خبیث اور  
- "مروہ کو ہی ہائیر کرتا

"سوید یہ سب کیسے ہو گیا؟"

بیس منٹ بعد مروہ اور خبیب وہاں موجود تھے - مروہ نے سوید "

- "کے پاس آکر پوچھا تھا

مروہ ابھی کچھ مت پوچھو یا! پہلے فیہا کا آپریشن کرو خبیب "

!" بھائی پلیز میری فیہا کو بچالیں

سوید مروہ سے بول کر خبیب کے آگے ہاتھ جوڑ کر بولا اس کے

صبر کا پیمانہ لبریز ہو رہا تھا وہ ضبط کی انتہا پر تھا بس رونے کی کسر

- "باقی تھی

!" کچھ نہیں ہوگا میں دیکھتا ہوں "

خبیب اس کا کندھا تھپتھپا کر آپریشن تھیٹر میں چلا گیا جہاں فیہا کو

- "شفٹ کر دیا گیا تھا

!" ٹھیک ہو جائے گی وہ "

مروہ نے اسے تسلی دی - وہ سرخ آنکھوں سے بس اسے دیکھتا رہا  
زبان گنگ ہو چکی تھی سوید سے مزید وہاں کھڑا رہنا محال ہو گیا  
اسے لگا وہ مزید یہاں کھڑا رہے گا تو رو پڑے گا اس لیے وہ  
- "خاموشی سے وہاں سے نکل گیا

**A** □ kasha ..... **A** □ li .....

دوپہر سے رات ہونے کا آئی تھی لیکن سوید فیہا کو لے کر گھر "  
نہیں لوٹا تھا - اماں بی بہت پریشان تھیں ان کے پیروں میں بھی  
بہت تکلیف تھی وہ چل بھی نہیں پا رہیں تھیں - جویریہ بھی  
پریشان ہو کر بار بار ان سے ماں باپ کی واپس کا پوچھ رہی تھی  
لیکن اماں بی کے فون میں بیلنس نہیں تھا کہ وہ سوید یا فیہا کے گھر  
والوں کو فون کر کے کچھ پوچھ لیتیں - اب ان کے دل میں عجیب  
عجیب سے وہم پیدا ہونے لگے تھے - رومان جب انہیں دھکا دے

کر بھاگی تھی تو انہوں سے سوید کو کال کر کے ساری بات تفصیل سے بتا دی تھی اس کے بعد ہی ان کے فون کا بیلنس ختم ہو گیا تھا ورنہ ان کا ارادہ مروہ کو بلانے کا تھا تا کہ وہ اس مشکل میں ان کی مدد کر سکتیں لیکن یہ ممکن نا ہو سکا۔ اماں بی کو درد سے کراہتے دیکھ کر جویریہ پڑوس سے اپنی سہیلی فاریہ کی ماں کو بلا لائی تھی۔ فاریہ کی ماں نے ڈاکٹر کو گھر بلا کر اماں بی کے پیروں کا معائنہ کروا کر دوا دے دی تھی۔ اماں بی نے فاریہ کی ماں سے سوید یا مروہ کو فون کرنے کہا تھا لیکن مروہ کا فون بند آرہا تھا جبکہ سوید کال ریسیو نہیں کر رہا تھا۔ کافی دیر اماں بی کے پاس رہنے کے بعد فاریہ کی ماں واپس اپنے گھر لوٹ گئی تھی اس کے بعد سے اماں بی اکیلے ہی - "پریشان ہو رہیں تھی

"دادو ماما بابا کب آئیں گے؟"

- "جویریہ نے ان کا ہاتھ ہلا کر کوئی دسویں بار پوچھا تھا  
" !تھوڑی دیر تک آجائیں گے بیٹا ! آپ تب تک کارٹون دیکھ لو "  
- " اماں بی نے اسے بہلانے کے لیے کارٹون کا کہا تھا  
"! نہیں مجھے کارٹون نہیں دیکھنا مجھے بھوک لگی ہے "  
- "جویریہ نے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر اداسی سے کہا  
اچھا تو آپ کو بھوک لگی ہے - نائلہ آنٹی ( فاریہ کی ماں ) نے "  
"! مزیدار سا پلاؤ بھیجا ہے میں آپ کو دیتی ہوں  
اماں بی نے اسے پیار سے پچکارتے ہوئے کہا تھا - نائلہ نے ان کی  
- " چوٹ کا احساس کرتے ہوئے رات کھانا بھیج دیا تھا  
"! نہیں مجھے میری ماما کے ہاتھوں سے کھانا ہے "

جویریہ ضدی لہجے میں بولی اسے ہر حال میں فیہا ہی چاہیے تھی  
- "دوپہر سے انتظار کرتے کرتے اب اس کی بس ہو گئی تھی

"! جویریہ بیٹا ضد نہیں کرتے ماما بابا جلد ہی آ جائیں گے "

- "اماں بی نے اسے سمجھانے کی کوشش کی تھی

مجھے آپ کی بات نہیں سننی آپ کب سے یہی بول رہیں ہے -  
کب آئیں گی ماما؟ اب تو رات ہو گئی ہے میری ماما مجھے اکیلے چھوڑ  
!" کراتنی دیر تک نہیں جاتی - مجھے بس میری ماما چاہیے

وہ آنکھوں میں آنسوؤں لیے نروٹھے پن سے بولی اور غصے سے جا کر  
صوفے پر بیٹھ گئی - اماں بی بے بسی بس اسے دیکھتی رہ گئیں رومان  
کے ساتھ ہمدردی کر کے انہوں نے اپنے گھر میں آگ لگالی اب



رفتہ رفتہ دل تیرا ہو گیا از عکاشہ علی

انہیں اپنے احمقانہ فیصلے رہ رہ کر شدید افسوس ہو رہا تھا لیکن اب  
- "افسوس کا کوئی فائدہ نا تھا اب تو چڑیا کھیت چگ چکی تھی

A □ kasha ..... A □ li .....

سوید ہاسپٹل سے نکل کر مسجد چلا آیا - ابھی عشاء کی نماز میں "  
- "وقت تھا وہ وضو کر کے سجدے میں گر کر گر گڑا نے لگا  
اللہ میری فیہا کو زندگی دے - اسے کچھ مت ہونے دینا تو جانتا "  
ہے میں اس سے کتنی محبت کرتا ہوں - مجھے اور میرے بچوں کو  
اس کی ضرورت ہے - تجھے تیرے حبیب تیرے آخری نبی صلی  
"! اللہ علیہ وآلہ وسلم کا واسطہ میری بیوی کو زندگی دے دے  
اس کے لب مسلسل فیہا کے لیے دعا گو تھے - آنکھوں سے  
آنسو بہنے لگے تھے جنہیں اس نے صاف کرنے کی زحمت نہیں

کی تھی - کافی دیر بعد جب اس کے دل کو تھوڑا سکون ہوا تو اسے ہاسپٹل جانے کا خیال آیا - سوید واپس ہاسپٹل آیا تو وہاں افراتفری - "کا ماحول تھا

"مروہ کیا ہوا فیہا ٹھیک تو ہے نا؟"

سوید نے گھبرا کر پوچھا تھا - حالات کچھ اچھے نہیں دکھ رہے تھے - "سب کے چہروں کا رنگ اڑا ہوا تھا

"! اس کی کنڈیشن ٹھیک نہیں ہے"

مروہ نے صاف گوئی سے کہا اتنے میں خبیث آپریشن تھیٹر سے باہر - "نکلا اس کا چہرہ بجھا ہوا تھا

"! آئی ایم سو سوری ہم فیہا کو نہیں بچا سکے"

خبیب نے سوید کے کندھے پر ہاتھ رکھ غمگین لہجے میں ان سب کے سرو پر دھماکہ کیا تھا۔ وہ لوگ سانس لینا بھول گئے تھے۔

۔" انہیں لگا چھت پوری قوت سے ان کے سروں پر آگری ہو

نہیں یہ نہیں ہو سکتا یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ میری بیٹی مجھے "

چھوڑ کر نہیں جاسکتی۔ وہ بس تھوڑی سی ناراض ہو گئی ہے اسے کچھ

!" نہیں ہوا ہے۔ میں اسے پیار سے جگاؤں گی وہ اٹھ جائے گی

سب سے ہلے کشور جہاں کی چیخ سنائی دی تھی۔ فخر انہیں تھامے

کھڑا تھا اس کی بھی آنکھیں بہہ رہیں تھیں۔ ان کی فیہا انہیں چھوڑ

۔" کر جا چکی تھی

!" ظالموں نے میری گڑیا توڑ دی اماں "

یہ عبید رضا کی آواز تھی وہ جو کب سے خود پر ضبط کیے بیٹھے تھے  
اب ماں کے گلے لگ کر بلک کر رو دیے۔ ان کی لاڈلی، چہیتی  
- "بیٹی اس دنیا میں نہیں رہی تھی

اللہ غارت کرے ان ظالموں کو۔ وہ حساب لے گا ہر ظلم کا اس "  
!" سے کچھ پوشیدہ نہیں

دادی نے روتے ہوئے پہلی باری شدت سے بد دعا دی تھی فیہا میں  
- "ان کی جان بستی تھی۔ ظالموں نے ان کی جان نکال لی تھی  
بس چپ! کوئی نہیں روئے گا۔ کچھ نہیں ہوا ہے اسے۔ میں "  
اٹھاتا ہوں اسے بہت تنگ کر لیا اس نے ہم سب کو۔ کب سے  
!" پریشان ہیں اسے احساس نہیں ہمارا

سوید ہوش میں آتے زور سے دھاڑا تھا - اس کا ضبط جواب دے گیا تھا اس کی آنکھوں سے آنسوؤں ٹپک رہے تھے جنہیں بے دردی سے صاف کرتے وہ آپریشن تھیٹر میں گھس گیا - جہاں وہ پیٹیوں میں جکڑی آنکھیں موندے ابدی نیند سو رہی تھی اس کے زخمی - "وجود کو دیکھ سوید زور سے آنکھیں میچیں تھیں

فیہا اٹھ جاؤ اور کتنا سوؤ گی؟ دیکھو سب باہر تمہارے اٹھنے کا " انتظار کر رہے ہیں حادث بھی بہت رو رہا ہے - انکل، آنٹی، دادی فخر سب کو تم نے رولا رکھا ہے - مجھے دیکھو میں بھی رو رہا ہوں - پلیز اب اٹھ جاؤ نا تم تو کبھی بھی اتنی دیر تک نہیں سوتی - " ! فیہا اٹھو

- "سوید اسے جھنجھوڑتے ہوئے چلا رہا تھا

"! ڈاکٹر سوید سنبھالیں خود کو ان کی اتنی ہی زندگی تھی "

وہاں موجود ایک ڈاکٹر نے سوید کو دلاسا دیا تھا سوید کی حالت دیکھ کر وہاں موجود ڈاکٹر اور نرس کی آنکھیں بھی اشک بار تھیں۔ شہر کا سب مشہور ہارٹ اسپیشلسٹ اس وقت بچوں کی طرح بلک بلک کر روتا مجنوں معلوم ہو رہا تھا۔

"!کچھ نہیں ہوا اسے۔ میں اٹھا رہا ہوں نا"

۔"وہ غصے سے چیخا تھا

فیہا بس اب اٹھ جاؤ۔ بہت تنگ کر لیا تم نے۔ اٹھ جاؤ نا یار " کیوں ستا رہی ہو؟ پلیز اٹھ جاؤ مجھ سے باتیں کرو۔ میں نہیں رہ سکتا تمہارے بنا۔ خدا کے لیے مجھ پر ترس کھاؤ اب میری بس ہو!" گئی ہے



وہ فیہا کے چہروں کو ہاتھوں کے پیالے میں بھر کر اس کے ماتھے سے اپنا ماتھا ٹکائے سسک رہا تھا۔ لیکن فیہا کے وجود میں کوئی "جنبش نہیں ہوئی مرنے کب واپس آتے ہیں بھلا؟

A □ kasha ..... A □ li .....

"!کچھ نہیں ہوا اسے - میں اٹھا رہا ہوں نا"

- "وہ غصے سے چیخا تھا

فیہا بس اب اٹھ جاؤ - بہت تنگ کر لیا تم نے - اٹھ جاؤ نا یار "

کیوں ستا رہی ہو؟ پلیز اٹھ جاؤ مجھ سے باتیں کرو - میں نہیں رہ سکتا تمہارے بنا - خدا کے لیے مجھ پر ترس کھاؤ اب میری بس ہو

"!گئی ہے

وہ فیہا کے چہروں کو ہاتھوں کے پیالے میں بھر کر اس کے ماتھے سے اپنا ماتھا ٹکائے سک رہا تھا۔ لیکن فیہا کے وجود میں کوئی "جنبش نہیں ہوئی مرنے کب واپس آتے ہیں بھلا؟

!! اٹھو بیٹا "

کسی نے اسے جھنجھوڑ کر ہلایا تو وہ ہڑبڑا کر اٹھا بیٹھا۔ اس کا پورا وجود پسینے سے شرابور تھا۔ سوید گہری گہری سانسیں لے رہا تھا دل تیزی سے ڈھرک رہا تھا۔ اس نے حواس باختگی سے آس پاس نظریں دوڑاتے گہری سانس خارج کی۔ یہ اس کا برا خواب تھا اس نے بے ساختہ ہی جھجھری لے کر شکر ادا کیا تھا

!! اٹھو بیٹا نماز کا وقت ہو رہا ہے "

اس شخص نے سوید کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر دوبارہ کہا - انجانی  
آواز پر سوید نے چونکتے ہوئے سر اٹھا کر دیکھا تو اپنے سامنے ایک  
عمر رسیدہ شخص کو کھڑا پایا وہ مسکرا کر سوید کو ہی دیکھ رہے تھے -  
انہیں دیکھ کر سوید کو ہوش آیا کہ وہ مسجد میں موجود ہے دعائیں  
مانگتے مانگتے جانے کب اس کی آنکھ لگ گئی اور وہ بھیانک خواب  
- " اس پر حاوی ہو گیا

"! فیہا"

خواب کو یاد کرتے ہی اسے فیہا کا خیال آیا تھا جانے کب سے وہ  
یہاں موجود تھا - اسے اپنی بیوی کے پاس جانا چاہیے تھا کیا پتہ  
اسے کسی چیز کی ضرورت ہو - وہ سوید کو پکار رہی ہو - اب بس  
اسے فیہا کے پاس پہنچنے کی بے قراری تھی - اس بھیانک خواب  
سے وہ خاصہ خوفزدہ ہو گیا تھا فیہا سے جدائی اس کے لیے سوہان

روح بن گئی تھی - سوید جلدی سے اٹھ کھڑا ہوا اس سے قبل کے وہ آگے بڑھتا بزرگ شخص نے اس کا ہاتھ تھام کر روک لیا - سوید -  
"نے نا سمجھی سے انہیں دیکھا

نماز پڑھ کر جاؤ! جس کے لیے بھاگے جا رہے ہو اس کی زندگی "  
اپنے پیدا کرنے والے سے مانگ کر جاؤ! اس کے دربار پر آکر خالی  
"ہاتھ کیوں رہے ہو؟

بزرگ نے مسکرا کر کہا - سوید کے کپڑوں پر لگا خون اور اس  
چہرے پر پھیلی سوگوار اداسی اس بات کی واضح گواہ تھی اس کا کوئی  
بہت خاص اس وقت زندگی اور موت کے درمیان جھول رہا ہے -  
بزرگ اپنی بات مکمل کر کے آگے بڑھ گئے عشاء کا وقت تھا مسجد  
میں تیزی سے لوگوں کی آمد و رفت شروع ہو چکی تھی - بزرگ  
کے جاتے ہی سوید کے قدم بھی وضو خانے کی طرف تھے وہ

ہاسپٹل جانے سے پہلے نماز پڑھ کر ڈھیروں دعائیں اور فیہا کی زندگی  
- "اپنے رب سے لے کر جانا چاہتا تھا

A □ kasha ..... A □ li .....

نماز پڑھ کر وہ ہاسپٹل پہنچا تو فخر اور عبید رضا وہاں موجود نہ تھے  
شاید وہ لوگ بھی نماز ادا کرنے گئے تھے - البتہ دادی اور کشور  
جہاں وہیں کرسیوں پر بیٹھی دعا گو تھیں - سوید دیوار سے ٹیک لگا  
کر کھڑا ہو گیا اب بس اسے خبیب کے باہر آنے کا انتظار تھا -  
سوید کا دل سوکھے پتے کی طرح لرز رہا تھا کسی بھی وقت کوئی بھی  
خبر اس کی سماعت کا حصہ بن سکتی تھی - مزید دس منٹ گزرے تو  
آپریشن تھیٹر کا دروازہ کھلا تھا خبیب باہر نکلا سوید فوراً سیدھا ہو گیا -  
دادی اور کشور جہاں بھی تیزی سے ان کی طرف بڑھی تھیں - فخر  
اور عبید رضا بھی واپس آچکے تھے - وہ لوگ بغور خبیب کے ساکن

لبوں کو دیکھ رہے تھے - اس وقت ان لوگوں رواں رواں سماعت  
- "بنا ہوا تھا

"! آپریشن کامیاب رہا - فیہا اب خطرے سے باہر ہے "

خبیب نے مسکرا کر انہیں زندگی کی نوید سنائی تھی - سوید وہیں بے  
ساختہ سجدے میں گرا تھا - دادی اور کشور جہاں ایک دوسرے کے  
گلے لگیں تھیں - فخر آنکھوں میں نمی لیے باپ کے سینے سے لگا تھا  
- "خدا کے کرم سے ان کی فیہا بچ گئی تھی

" خبیب بیٹا کیا ہم اپنی بچی سے مل سکتے ہیں؟ "

دادی نے بے تابی سے پوچھا تھا - سوید بھی سجدہ شکر ادا کرتے  
- "آنکھیں صاف کرتا ہوا کھڑا ہوا تھا



نہیں! ابھی وہ بے ہوش ہے ہم نے اسے انڈر آبزولیشن رکھا " ہے۔ اتنی اونچائی سے گرنے کی وجہ سے اسے بہت گہری چوٹیں آئیں ہیں آپریشن تو کامیاب رہا لیکن ہم فیہا کے ہوش میں آنے کے بعد کچھ ٹیسٹ کر کے تسلی کرنا چاہتے ہیں کہ اس کے دماغ اور جسم پر کوئی برے اثرات تو مرتب نہیں ہوئے اس لیے آپ لوگ!" فلحال ان سے نہیں مل سکتے

خبیب نے انہیں تفصیل سے بتایا تو ان سب نے سکون کا سانس لیا۔

A □ kasha ..... A □ li .....

"! انکل انٹی اب آپ لوگ گھر چلے جائیں"

"- مروہ نے کہا - وہ لوگ ناجانے کب سے یہاں بیٹھے تھے

نہیں بیٹا جب تک فیہا کو ہوش نہیں آ جاتا میں اسے دیکھے بنا "

"! کہیں نہیں جاؤں گی

- "جواب کشور جہاں نے دیا تھا

آئی دیکھیں میری بات سمجھیں یہاں بیٹھنے سے کچھ نہیں ہوگا - "

فیہا کو ہوش آئے تو پہلے اس کے ٹیسٹ ہونگے پھر ہی آپ لوگ

اس سے مل سکیں گے - تب تک آپ لوگ گھر چلے جائیں کچھ دیر

آرام کر کے فریش ہو کر پھر آجائیے گا - آپ لوگ خود ہی تھکن

سے نڈھال ہیں فیہا کے ہوش میں آنے کے بعد اسے کیسے

سنجھالے گے؟ پلیز ابھی گھر چلے جائیں فیہا کے ہوش میں آتے ہی

"! میں خود آپ کو فون کر کے بلا لوں گی

مروہ نے انہیں بہت اپنائیت سے سمجھایا تھا جس پر عبید رضا اس کی بات سے اتفاق کرتے ہوئے زبردستی ان سب کو گھر لے گئے تھے۔

سوید تم بھی گھر جاؤ۔ اماں بی بھی پریشان ہوں گی۔ انہیں اس " بارے میں کچھ پتا بھی ہے یا نہیں؟

۔" مروہ نے اسے گھر جانے کہا تو اسے اچانک ہی اماں بی خیال آیا میں فیہا کو چھوڑ کر نہیں جاؤں گا اس لیے مجھے منانے کی کوشش " بھی نا کرنا۔ رہی بات اماں بی تو انہیں کچھ نہیں پتا سوائے اس کے دانش نے اسے کڈنیپ کیا ہے۔ مجھے اس ٹینشن میں انہیں کچھ بتانا یاد ہی نہیں رہا۔ فیہا کو ہوش آ جائے اسے مل کر تسلی کر کے پھر " دیکھیں گے کیا کرنا ہے

سوید نے اٹل لہجے میں کہا تھا - اس کے دل میں اس وقت ایک " خوف سا بیٹھ گیا تھا کہ وہ یہاں سے گیا تو کہیں فیہا اسے چھوڑ کر ہی نا چلی جائے - اتنے بھیانک خواب کا اثر اتنی جلدی تو زائل - " ہونے سے تھا

اس حال میں فیہا کے سامنے جاؤ گے؟ کپڑے دیکھو اپنے سرخ " ہو رہے ہیں تم کیوں اسے یہ یاد دلانا چاہتے ہو کہ اس کے ساتھ کیا ہوا ہے - اور کسی کا نا سہی فیہا کو تو سوچو - ڈاکٹر ہو کر تمہیں " اس کی کنڈیشن کا نہیں پتا حد ہے

- " مروہ نے تاسف سے کہہ کر اسے احساس دلایا تھا

مروہ کی نظروں کے تعاقب میں اس نے اپنا حلیہ دیکھا تو اس کو " واقعی ہوش آیا تھا - وہ فیہا کو ہر ٹینشن سے دور رکھنا چاہتا اس کے

لیے ضروری تھا کہ وہ لوگ فریش فریش سے اس کے پاس جائیں نا  
- "کہ لاشوں کی طرح کہ وہ دیکھ کر ہی پریشان ہو جائے

**A** □ kasha ..... **A** □ li .....

چلو نکلو میرے گھر سے - بہت برداشت کر لی میں نے تمہاری "  
ہٹ دھرمی تم اس قابل ہی نہیں ہو کہ تمہارے ساتھ رشتہ رکھا  
جائے - تمہاری بکواس کی وجہ سے فیہا گھر سے نکلی اور اس کے  
ساتھ یہ سب ہو گیا - میری بہن کی اس حالت میں تم بھی برابر کی  
"! شریک ہو

صبح ہوتے ہی فخر نے لبنا کی شکل دیکھتے ہی بھڑک کر کہا - وہ لوگ  
ہاسپٹل کے لیے نکل رہے تھے کچھ دیر پہلے مروہ کی کال آئی تھی  
- "کہ فیہا کو ہوش آ چکا ہے

امی ابو دادی آج کوئی کچھ نہیں بولے گا میں اس جاہل ، فتنہ " عورت کے ساتھ اب نہیں رہ سکتا - یہ اب اپنے میکے جائے گی اسے اپنی من مانی کا بہت شوق ہے تو وہاں جا کر کرے - میں اس کے فساد سے تنگ آ چکا - میری زندگی کی سب سے بڑی غلطی تھی کہ میں نے اس سے محبت کی شادی - اچھا شوہر بننے کے چکروں میں میں اپنے باقی رشتوں کی زندگی داؤ پر نہیں لگا سکتا - بہتر یہی " ہے ہمارے راستے جدا ہو جائیں

فخر نے اپنے والدین اور دادی کو آگے بڑھتے دیکھ کر بیچ میں ہی - " روک دیا

غلطی تو میں نے کر لی تم سے شادی کر کے - متھ ماری گئی تھی " میری تمہارے پیچھے اپنی جوانی برباد کر لی - سڑو اکیلے ماں بہنوں کے پیچھے میں بھی دیکھتی ہوں کتنی دن تمہیں کر کے دیتی ہیں -



جب سر پر پڑے گی تو خود ہی روتے ہوئے آؤ گے - سنبھالو اپنے بچے میں جا رہی ہوں - عزت ہی نہیں اس گھر میں میری جسے  
"! دیکھو ذلیل کرنے لگتا ہے

لبنا تنک کر بولتی اپنے بچے فخر کے حوالے کرتی خود ہی تن فن کرتی باہر نکل گئی - سارے گھر والوں نے افسوس سے اسے دیکھا تھا اب بھی اس کی میں ختم نہیں ہوئی تھی - اتنا سب کرنے کے بعد بھی شرمندگی کا شائبہ دور دور تک اسے کے چہرے پر نہیں تھا  
"

A □ kasha ..... A □ li .....

بابا آپ کہاں چلے گئے تھے؟ اور ماما کہاں ہے؟ میں کب سے " آپ کا ویٹ کر رہی تھی - میں نے کھانا بھی نہیں کھایا - بابا آپ " کے کپڑوں پر ریڈ کلر کیو لگا ہے؟

سوید نے گھر میں قدم رکھا ہی تھا کی جویریہ بھاگ کر اس سے لپٹ گئی تھی۔ رات بھی وہ اماں بی ناراض ہو کر بھوکی ہی سو گئی تھی۔ صبح جلدی اٹھ کر وہ پھر سے دروازے کے آگے ہی ٹہل رہی تھی۔

"- اب سوید کو دیکھ کر اس کے سوال جواب شروع ہو چکے سوید بیٹا سب خیریت تو ہے؟ فیہا کہاں؟ تم لوگ کل کے نکلے" ہو اب گھر لوٹے ہو۔ میں کل سے پریشان ہوں نا فون اٹھا رہے تھے نا خود فون کر کے کچھ بتایا اور یہ تمہارے کپڑوں پر کیا لگا ہے؟"

"- اماں بی پریشانی سے کہا

اماں بی آپ کی خدا ترسی نے فیہا کی زندگی خطرے میں ڈال دی ہے۔ میں نے کتنا کہا تھا رومان کو گھر میں نا رکھیں لیکن آپ نے میری ایک ناسنی!" سوید نے ناراضگی سے کہہ کر انہیں فیہا کے

متعلق سارا واقع سنا ڈالا - اماں بی نے بے ساختہ اپنے منہ پر ہاتھ  
- " رکھا تھا

"! خیر میں فریش ہو کر آتا ہوں - مجھے واپس جانا ہے "

اماں بی اس کی ناراضگی واضح تھی جسے اماں بی نے  
بھی بخوبی محسوس کیا تھا - انہیں خود پر بہت افسوس ہوا وہ جانے  
- " انجانے میں فیہا کی اس حال کی ذمہ دار بن گئی تھیں

بابا مجھے بھی ماما کے پاس جانا ہے - میری ماما کہاں چلی گئی ہیں ؟ "  
" بابا کیا وہ بھی ہمیں گندی والی ماما کی طرح چھوڑ کر چلی گئی ہیں ؟  
جویریہ نے اس کا ہاتھ ہلا کر ڈرتے ڈرتے پوچھا تھا - فیہا کے لاکھ "  
" سمجھانے پر بھی وہ رومان کو گندی والی ماما ہی کہتی تھی

رفتہ رفتہ دل تیرا ہو گیا از عکاشہ علی

نہیں میری جان آپ کی مما کہیں نہیں گئیں - بابا فریش ہو کر " آتے ہیں پھر مما کے پاس چلیں گے - تب تک آپ دادو کے " ساتھ ناشتہ کر لو اوکے

- " سوید نے پیار سے سمجھایا تو وہ خوش ہو گئی

A □ kasha ..... A □ li .....

دانش کی لاش خالد صاحب کے گھر پہنچی تو وہاں صفحے ماتم بچھ گیا " - نصرت بیگم تو جوان بیٹے کی لاش دیکھ کر ہی ہوش و حواس کھو چکیں تھی - راشد صاحب کا سر شرم سے اور کندھے جوان بیٹے کی موت سے جھک گئے تھے - پولیس نے اپنے بیان میں صاف صاف لکھا تھا کہ دانش نے فیہا کو اغوا کر کے ہراساں کیا تھا جس پر اس نے خودکشی کی جان لیوا کوشش کی - چشم دید گواہ کے بیان پر

پولیس نے جب دانش کو گرفتار کرنا چاہا تو وہ بھاگنے کی چکروں میں  
- "مارا گیا

میرے بھائی کی اس حالت کی ذمہ دار تم ہو عزرا - تم اگر اپنی "  
فضول شرط جیتنے کے پیچھے فیہا کو اس کے آگے نا ڈالتی تو آج ہم  
سب اس مقام پر نا ہوتے - فیہا کی مظلوم آہوں نے ہمیں برباد  
!" کر دیا ہے - کچھ نہیں بچا ہمارے پاس برباد ہو گئے ہم

- "باسط دانش کی تدفین کے بعد عزرا پر پھٹ پڑا

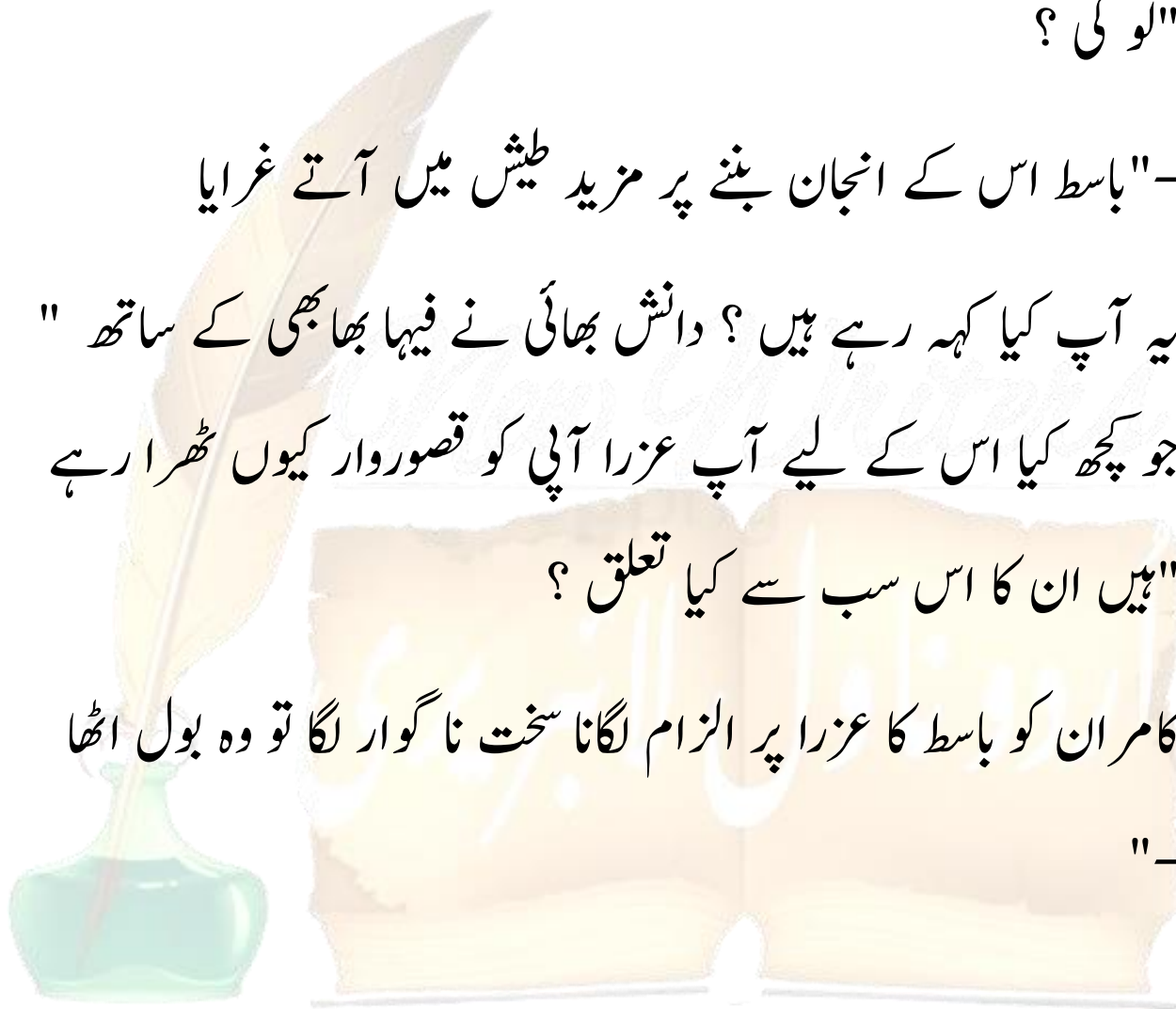
میری وجہ سے؟ عزرا نے انگلی اپنی جانب موڑ کر حیرانگی سے "  
- "پوچھا

اتنی انجان اور معصوم بننے کی ضرورت نہیں ہے - تم اچھی طرح "  
جانتی ہو یہ سب تمہارا کیا دھرا ہے - تمہارے انہیں کرتوتوں کی

وجہ سے چاچو چچی کی موت ہوئی ہے - تمھاری وجہ سے میرا بھائی  
مر گیا - تمھاری وجہ سے فیہا نے خود کشی کر لی اور کتنوں کی جان  
"لو گی؟"

- "باسط اس کے انجان بننے پر مزید طیش میں آتے غرایا  
یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ دانش بھائی نے فیہا بھابی کے ساتھ "  
جو کچھ کیا اس کے لیے آپ عزرا آپ کو قصور وار کیوں ٹھہرا رہے  
"ہیں ان کا اس سب سے کیا تعلق؟"

کامران کو باسط کا عزرا پر الزام لگانا سخت ناگوار لگا تو وہ بول اٹھا  
"-





تعلق ہے - بہت گہرا تعلق ہے - پوچھو اپنی بہن سے کیا فیہا اس " کی سہیلی نہیں تھی؟ کیا اس نے فیہا کو دانش کے حوالے نہیں کیا "!!؟ پوچھو اپنی ساہو کار بہن سے

باسط نے کامران سے کہا وہ آج ہر راز سے پردہ اٹھا دینا چاہتا - دانش، عزرا، رومان ان تینوں کی وجہ سے اس کا بزنس، عزت، گھر، گاڑی یہاں تک اب تو اس کا بھائی بھی مر گیا تھا - خسارے صرف اس کے ہی ہاتھ آ رہے تھے جس نے یہ کھیل شروع کیا تھا وہ تو شرافت کا لبادہ اوڑھ کر بیٹھی ہوئی تھی - اس کے چہرے سے - "بھی تو شرافت کا نقاب اترنا چاہیے تھا - آپنی یہ باسط بھائی کیا بول رہے ہیں؟"

کامران نے عزرا سے پوچھا جس کے چہرے کی ہوائیاں اڑی ہوئی تھیں -



مام ڈیڈ آپ کا سچ جاننے کے بعد مرے ہیں؟ آپ کے کرتوتوں نے مجھ سے میرے پیرنٹس چھین لیے۔ آپ اس حد تک کیسے گر سکتی ہیں؟

کامران نے صدمے سے پوچھا تھا۔ اس کی آنکھوں سے آنسوؤں نے بہنے لگے تھے یہ جان کر کے اس کی آپی ہی اس والدین کی موت کی ذمہ دار ہے۔ رومان کی کاموں سے تو وہ واقف ہی تھا لیکن عزرا کا امیج اس کی نظروں میں بہت اچھا تھا۔ لیکن آج سچ جاننے کے بعد اسے خود سے ہی شرم محسوس ہو رہی تھی کیا تھی اس کی۔ "بہنیں؟ عورت نام پر دھبہ یا انسان نام پر؟"

کامران میری بات سنو۔ میں مانتی ہوں مجھ سے بہت بڑی غلطی ہوئی ہے۔ میں واقعی بہت شرمندہ ہوں۔ میں نے فیہا سے بھی معافی مانگنے کا سوچا ہے۔ پلیز تم بھی مجھے معاف کر دو

عزرا نے شرمندگی سے کہا تھا - کامران کی آنکھوں میں اپنے " " لیے نفرت اسے چھ رہی تھی

آپ کے معافی مانگنے سے ان کی عزت واپس آ جائے گی؟ یا " "میرے مام ڈیڈ زندہ ہو جائیں گے؟

- "وہ غصے سے چیخا تھا کہ عزرا سہم سی گئی تھی "

کامران مجھے معاف کر کے ایک موقع دے دو - میں واقعی " " ! شرمندہ ہوں

عزرا نے ڈرتے ڈرتے اس کا ہاتھ تھامنا چاہا جسے کامران نے اس " " کے چھونے ہر ہی بے دردی سے جھٹک دیا تھا

میرے ماں باپ زندہ کر کے لے آئیں میں آپ کو معاف کر " " ! دوں گا

رفتہ رفتہ دل تیرا ہو گیا از عکاشہ علی

وہ دانت پیس کر اپنا جملہ مکمل کر کے قہر بار نظر عزرا کے وجود " پر ڈال کر تیز تیز قدم اٹھاتا نظروں سے او جھل ہو گیا

**A** □ kasha ..... **A** □ li .....

وہ دروازہ کھول کر آہستگی سے بند کرتا اس کے بیڈ کے پاس چلا " آیا - فیہا کا پورا وجود پیٹوں سے جکڑا ہوا تھا - ناک میں بھی نکلی لگی تھی - تکلیف سے اس کی رنگت زرد ہو رہی تھی ، آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے واضح دکھائی دے رہے تھے - سوید نے کرب سے آنکھیں میچیں تھیں ایک خاموش اشک اس کی آنکھوں بہہ کر بے "مول ہو گیا تھا

"! آئی ایم سوری میری جان میں تمہاری حفاظت نہیں کر سکا "

سوید نے ڈرپ لگے اس کے ہاتھ کو نرمی سے اپنے ہاتھ میں لے کر کہا - سارے گھر والے فیہا سے مل چکے تھے - وہ سب سے آخر میں اس کے پاس آیا تھا - ٹیسٹ کی رپورٹ کے حساب سے فیہا ذہنی طور پر بالکل ٹھیک تھی بس اس کے جسم کی ہڈیاں بری طرح متاثر ہوئیں لیکن ڈاکٹروں کا کہنا تھا کہ فیویو تھراپی ، متوازن غذا -" سے وہ بھی جلدی ہی ٹھیک ہو جائے گی

آپ خود کو ذمہ دار کیوں سمجھ رہے ہیں - آپ کی کوئی غلطی " ! نہیں یہ سب میری قسمت میں لکھا تھا

فیہا نے قدرے آہستگی سے کہا - اس کی آواز سن کر سوید نے چونک کر اس کی جانب دیکھا - وہ تو یہ سمجھ رہا تھا کہ فیہا سو رہی

-" ہے



تمہیں اس طرح نہیں کرنا چاہیے تھا - پتہ میری جان نکل گئی "   
تھی - خدا نخواستہ تمہیں کچھ ہو جا۔۔۔۔۔ اس سے آگے سوید بول   
نہیں پایا - آنسوؤں کا گولہ اس کے حلق میں اٹک کر سارے لفظوں   
- " کا دم توڑ گیا

اپنی عزت بچانے کے لیے کچھ تو کرنا ہی تھا - عزت کے بنا "   
"! زندگی موت سے بھی بدتر ہے

فیہا نے کرب سے کہا بے ساختہ ہی ماضی تلخیاں آنکھوں آگے لہرا   
گئی تھیں جس پر فیہا نے زور سے آنکھیں بند کر کے دوبارہ کھولیں   
تھیں - کچھ یادیں زہن پر اس طرح نقش ہوتی ہیں کہ مٹانا ناممکن   
- " لگنے لگتا ہے

بس اب تم کچھ مت کہو - ناکسی فضول بات کو اپنی سوچ پر "   
قابض ہونے دو - جو گزر گیا اب ہم اس پر بالکل بات نہیں کریں

- اللہ نے تمہیں نئی زندگی دی ہے اور تمہارے روپ مجھے - اب  
!" ہم اس نئی زندگی کو مل کر خوبصورت بنائیں گے

سوید نے مسکرا کہتے اپنے دھکتے لب اس کی پیشانی پر رکھے تھے فیہا  
- "نے سکون آنکھیں موند لیں تھیں

A □ kasha ..... A □ li .....

میڈم میں اپنے گھر جا رہا ہوں - دو دن بعد آؤں گا - اگر آپ "  
!" کو کوئی سامان وغیرہ منگوانا ہے تو منگوا لو

- "چوکیدار نے کمرے کے دروازے پر دستک دے کر کہا تھا

!" نہیں مجھ کچھ نہیں منگوانا تم بس جاؤ یہاں سے "

رومان نے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر درد سے کراہتے ہوئے تپ کر

- "جواب دیا تھا

"! ٹھیک ہے میڈم"

چوکیدار نے اپنی اس نک چڑی میڈم سے کہا جو تین روز یہاں " -  
بسی ہوئی تھی اور ہر وقت چیختی چلاتی رہتی تھی  
اچھا سنو تم مجھے کوئی پیٹ درد کی دوا لا دو یا کسی ڈاکٹر کو بلا دو پلیز "  
!"

ناقابل برداشت درد پر رومان نے پلٹ کر واپس جاتے چوکیدار سے  
- "کہا تو اس کے قدم تھمے تھے

میڈم یہ کچی آبادی ہے یہاں پر ڈاکٹر نہیں ہوتے - البتہ چھوٹے "  
موٹے حکیم ہوتے ہیں لیکن اس وقت تو وہ بھی سوچکے ہونگے -  
آپ پہلے بتا دیتی تو میں شہر جا کر دوا لا دیتا اب تو میں گھر جا رہا

ہوں - آپ ایسا کریں زیرہ ، اور پودینہ کھالیں اس سے پیٹ درد  
"! میں افاقہ ہو گا

- "چوکیدار نے اپنے طرف سے اسے مفید مشورہ دیا تھا  
جاہل انسان میں نے تمہیں دوا لانے کا کہا ہے - یہ فضول "  
"! مشورے دینے کا نہیں - دفع ہو جاؤ یہاں سے  
رومان نے بھڑک کر کہا ایک تو پہلے ہی جان لیوا تکلیف ہو رہی تھی  
اوپر سے یہ جاہل ، گنوار چوکیدار فضول مشورے دے کر دماغ  
- "خراب کر رہا تھا  
"! نیکی کا تو زمانہ ہی نہیں رہا "

چوکیدار منہ ہی منہ رومان کو جانے کیا کیا بک کر وہاں سے چلا گیا  
"

اماں بی کے گھر سے بھاگ کر وہ یہاں آ کر چھپ گئی تھی۔ یہ " ایک چھوٹا سا لیکن بہت خوبصورت گاؤں تھا۔ یہاں پر رومان کے والد نے ایک فارم ہاؤس بنا رکھا تھا۔ جہاں سال میں ایک بار وہ لوگ چھٹیاں گزارنے آتے تھے۔ یہاں کی دیکھ بھال صاف صفائی کے لیے انہوں اس چوکیدار کو رکھ رکھا تھا۔ ہر ہفتے میں ایک بار " یہاں آ کر صفائی وغیرہ کر دیا کرتا تھا

رومان اماں بی کی پولیس والی دھمکی سے اس قدر خوفزدہ ہوئی " کہ وہ شہر چھوڑ کر یہاں آ کر چھپ گئی تاکہ کوئی اس تک نا پہنچ سکے۔ وہ جانتی تھی سوید اس بار اسے پولیس کے حوالے کر کے ہی رہے گا کیونکہ اتنے دنوں میں وہ فیہا کے لیے سوید کی محبت کو اچھی طرح جان چکی تھی۔ اس لیے معاملہ ٹھنڈا ہونے تک اس نے یہاں رہنے کا فیصلہ کیا۔ لیکن جب سے وہ یہاں آئی تھی اس

کے پیٹ میں درد شروع ہو گیا تھا - رومان کا خیال تھا کہ اسے  
- "یہاں کا پانی نقصان پہنچا رہا ہے

A □ kasha ..... A □ li .....

رات کا نجانے کون سا پہر تھا جب درد کی شدت سے اس کی "  
آنکھ کھل گئی تھی - وہ بیڈ سے اتر گئی - رومان کا ارادہ اب زیرہ اور  
پودینہ کھانے کا تھا تاکہ اس درد سے اس کی جان تو چھوٹے - وہ  
لڑکھڑاتے قدموں سے چلتے ہوئے کچن تک پہنچی لائٹ جلا کر اس  
نے مصالحوں کے ڈبوں میں زیرہ ڈھونڈ کر جلدی سے منہ میں ڈال  
کر چبانا شروع کیا ساتھ ہی وہ سوکھے پودینے کا ڈبہ ڈھونڈنے میں  
لگ گئی کہ اچانک ہی اسے متلی ہوئی اور زور دار ابکائی کے ساتھ  
گہرے سرخ رنگ کا سیال اس کے منہ سے نکل کر فرش پر پھیلنے  
لگا - وہ شدید خوفزدہ ہو گئی اس نے خود کو بمشکل سنبھالتے سنک کا



رخ کیا اور قلی کرنا شروع کی لیکن کوئی اثر نہیں ہوا خون بہت زیادہ  
مقدار میں اس کے منہ سے بہہ رہا تھا یہاں تک سنک بھی سرخ  
ہونے لگا۔ وہ پھٹی پھٹی نگاہوں سے یہ ہولناک منظر دیکھتے دھک  
- "سی رہ گئی

A □ kasha ..... A □ li .....

رات کا نجانے کون سا پہر تھا جب درد کی شدت سے اس کی " "  
آنکھ کھل گئی تھی۔ وہ بیڈ سے اتر گئی۔ رومان کا ارادہ اب زیرہ اور  
پودینہ کھانے کا تھا تاکہ اس درد سے اس کی جان تو چھوٹے۔ وہ  
لڑکھڑاتے قدموں سے چلتے ہوئے کچن تک پہنچی لائٹ جلا کر اس  
نے مصالحوں کے ڈبوں میں زیرہ ڈھونڈ کر جلدی سے منہ میں ڈال  
کر چبانا شروع کیا ساتھ ہی وہ سوکھے پودینے کا ڈبہ ڈھونڈنے میں  
لگ گئی کہ اچانک ہی اسے متلی ہوئی اور زور دار ابکائی کے ساتھ

گھرے سرخ رنگ کا سیال اس کے منہ سے نکل کر فرش پر پھیلنے لگا۔ وہ شدید خوفزدہ ہو گئی اس نے خود کو بمشکل سنبھالتے سنک کا رخ کیا اور قلی کرنا شروع کی لیکن کوئی اثر نہیں ہوا خون بہت زیادہ مقدار میں اس کے منہ سے بہہ رہا تھا یہاں تک سنک بھی سرخ ہونے لگا۔ وہ پھٹی پھٹی نگاہوں سے یہ ہولناک منظر دیکھتے دھک "سی رہ گئی۔"

پیٹ کا درد بھی بڑھتا ہی جا رہا تھا۔ خون کی الٹیاں بھی رکنے کا " نام نہیں لے رہا تھا۔ رومان کی جان ہوا ہوئی تھی اسے اپنی موت سامنے دکھائی دینے لگی تھی لیکن وہ اتنی جلدی نہیں مرنا چاہتی تھی اسے ابھی بہت جینا تھا۔ خون کی الٹیاں ایک دم ہی رکیں تو

رومان منہ پر پانی ڈال کر اپنا پیٹ پکڑ کے لڑکھڑاتے قدموں سے چلتی کچن سے باہر نکل گئی اس کا ارادہ گھر سے باہر نکل کر گاؤں

والوں سے مدد لینے کا تھا۔ وہ صبح ہونے کا انتظار نہیں کر سکتی تھی لیکن ابھی وہ کچھ قدم چل کر حال تک ہی پہنچی تھی کہ اسے پھر سے متلی ہوئی اور ایک بار پھر منہ بھر کر خون باہر نکل کر فرش پر پھیل گیا تھا۔ اتن زیادہ خون بہنے کی وجہ سے رومان کا وجود بے دم ہو گیا تھا آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے لگا جس کے باعث وہ

– "وہیں چکرا کر زمین بوس ہو گئی

A □ kasha ..... A □ li .....

فیہا بیٹا مجھے معاف کر دو میں تم سے بہت شرمندہ ہوں۔ میری "

"! غلطی کی وجہ سے آج تم اس تکلیف میں مبتلا ہو

اماں نے تاسف و شرمندگی سے کہا۔ آج وہ پانچ دن بعد فیہا سے ملنے ہسپتال آئی تھیں۔ فیہا کی طبیعت اب پہلے سے بہت زیادہ بہتر تھی ہر کوئی اس کا بڑھ چڑھ کر خیال رکھ رہا تھا۔ اس وقت بھی

اس کے ساتھ کشور جہاں ، سوید ، بچے اور مروہ تھے - سوید نے کچھ دنوں کے لیے ہاسپٹل سے چھٹی لے لی تھی جبکہ مروہ کچھ دیر کے لیے ملنے آئی تھی البتہ فیہا کی امی کشور جہاں مستقل طور پر فیہا کی دیکھ بھال کے لیے موجود تھیں - باقی لوگ بھی وقفے سے چکر - " لگا رہے تھے

اماں بی آپ کیوں مجھے شرمندہ کر رہی ہیں - آپ نے کچھ بھی " جان بوجھ کر نہیں کیا - یہ سب میری قسمت میں ہونا لکھا تھا - آپ انہیں گھر میں جگہ نا بھی دیتیں تو بھی یہ سب میرے ساتھ ہونا ہی تھا - جو قسمت میں لکھا وہ ہو کر ہی رہتا ہے کوئی کچھ نہیں " ! کر سکتا - آپ خود کو قصور وار مت سمجھیں

- " فیہا نے ان کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہوئے نرمی سے کہا

میں اس قدر شرمندہ تھی کہ تم سے نظریں ملانے کی بھی ہمت " نہیں تھی۔ بہت مشکلوں سے خود کو تمہارے سامنے لانے کی ہمت کی ہے لیکن تمہاری حالت دیکھ کر میری شرمندگی مزید بڑھ گئی " ہے۔ کاش تمہاری جگہ یہ سب مجھے ہو جاتا

۔ " اماں بی کے افسوس میں کچھ اور اضافہ ہوا تھا

اماں بی یہ آپ کیسی بات کر رہی ہیں؟ اللہ آپ کو لمبی صحت " والی عمر دے۔ پلیز آپ خود کو اس شرمندگی سے آزاد کر لیں۔ جو کچھ ہونا تھا ہو چکا ہے اب اسے یاد کرنے سے صرف تکلیف ہو گی۔ میں اب اپنے ماضی کو یاد نہیں کرنا چاہتی اس لیے آپ بھی بھول جائیں۔ اور اب میں آپ کو شرمندہ نا دیکھوں ورنہ میں آپ " سے ناراض ہو جاؤں گی

فیہا نے پیار سے سمجھاتے آخری میں نروٹھے پن سے چہرہ "

- "دوسری جانب موڑ لیا

ارے نہیں بھئی اب تم ناراض ہو کر مجھ بوڑھی جان پر ظلم نا "

کرو - کچھ لوگ تو پہلے ہی مجھ سے سخت قسم کا ناراض ہوئے بیٹھیں

"! ہیں

اماں بی نے سوید کی جانب دیکھتے اپنی نم آنکھوں کو صاف کیا -

جب سے فیہا ہاسپٹل تھی سوید نے ان سے بات چیت بند کر رکھی

تھی - یہ بھی ایک وجہ تھی اماں بی کی افسردگی کی انہوں نے سوید

اور مروہ کو اولاد کی طرح پالا پوسا تھا اس لیے سوید کے بے رخی

- "اماں بی کو بہت دکھی کر رہی تھی



سوید آپ نے اماں بی سے جھگڑا کیا ہے؟ اماں بی آنکھوں میں "نمی اور ان کی نظروں کے زوایے پر فیہا نے سوید سے پوچھا جو اس کے سوال پر نظریں چرانے لگا۔

نہیں یار وہ بس ٹینشن میں تھوڑا سا۔۔۔ لیکن سچی میں نے کوئی "بد تمیزی نہیں کی بس بات چیت بند تھی۔ تمہاری حالت دیکھ میں!" بہت ڈر گیا تھا اس لیے تھوڑا سخت لہجے میں بات کر گیا

سوید نے کان کھاتے تھوڑے شرمندگی سے کہا۔  
سوری اماں بی مجھے آپ سے ایسے بات نہیں کرنی چاہیے۔ آئی "  
!ایم ریلی سوری

سوید نے اماں بی کو سینے سے لگا کر کہا۔

اماں بی اسے ایسے معاف نا کریں بلکہ اس سے اٹھک بیٹھک "

لگوائیں - مروہ نے سوید کے کان مروڑتے ہوئے کہا جس پر وہ بے

- " ساختہ کراہ کر رہ گیا

"! چلو بیٹا شہباز شروع ہو جاؤ "

- " مروہ نے اس ہلاتے ہوئے کہا تھا

"! اماں بی "

سوید نے مدد طلب نظروں سے ان کی طرف دیکھا تو وہ نظریں

- " پھیر گئیں اب ان کی باری تھی ناراضگی دکھانے کی

"! یہ ہوئی نا بات اماں بی "

- اماں بی کی ناراضگی پر مروہ نے انہیں داد دی

چلو میرے پیارے بھائی اب تو اماں بی بھی تمہیں سزا دینے کے " لیے تیار ہیں - اب جلدی سے 100 بار اٹھک بیٹھک لگاؤ

مروہ نے مزے سے کہا - سوید کی حالت دیکھ کر فیہا اور کشور - " جہاں کے لبوں پر بھی دبی دبی ہنسی تھی

مروہ یار ساس اور بیگم کے سامنے تو تھوڑا سا بھرم رہنے دو - یہ " سزا گھر پر بھی دی جا سکتی ہے

- " سوید دانت پیستے ہوئے اس کے کان میں گھس کر بولا

" ! چلو چلو جلدی کرو ورنہ سزا بڑھ بھی سکتی ہے "

- مروہ نے لا پرواہی سے کہا

جویریہ جلدی سی کاونٹنگ شروع کرو ابھی آپ کے بابا اپ اینڈ " ! ڈاؤن کرنے لگے ہیں

مروہ سویڈ کی اتری شکل دیکھ کر مسکراہٹ دبا کر جویریہ سے بولی  
"۔"

"! واؤ بابا کو پنشنٹ ملی ہے - بہت مزہ آئے گا"

جویریہ تالی بجا کر بولی اسے دیکھ حارث بھی خوشی سے تالیاں  
"۔ بجانے لگا

کتنی کوئی نمک حرام اولاد ہے میری - کیسے باپ کی بے عزتی پر  
"! خوش ہو رہی ہے

سویڈ جل کڑھ کر بڑبڑایا لیکن اس کی بڑبڑاہٹ اتنی اونچی تھی کہ  
سب نے با آسانی سنی تھی اور بمشکل آنے ابلتے قمقمے کا گلا گھونٹا  
"۔"

تمہارے بہت دانت نکل رہے ہیں - عجیب بیوی ہے شوہر کی " بے عزتی پر خوش ہو رہی ہے - بچے تو ہیں ہی کم عقل بیوی کا بھی " اسکرو ڈھیلا ہے

- " فیہا کے لبوں پر شرارتی مسکراہٹ دیکھ کر وہ تھوڑا اور تپ گیا فلم سامنے چلے گی تو کون آنکھیں بند کرتا ہے؟ یہ تو آپ کو " اماں بی سے ناراضگی مول لیتے ہوئے سوچنا چاہیے تھا - اب غلطی " کی ہے تو سزا بھی بھگتیں

- " فیہا نے دانتوں کی بھرپور نمائش کرتے ہوئے کہا " فیہا کو گھوری سے نوازتے اس نے ہاتھ کان تک لے جاتے اچھی " جھکنے کا سوچا ہی تھا کہ دروازہ کھل کر بند ہوا - کوئی اندر داخل ہوا

تھا - سوید کے ساتھ ہی سب کی نظر بے ساختہ دروازے کے  
- "طرف گئی تھی

**A** □ kasha ..... **A** □ li .....

تم یہاں کیوں آئی ہوں؟ اتنا کچھ کر کے بھی سکون نہیں ملا؟ "  
اب کیا لینے آئی ہو؟ میری بیٹی کو موت کے منہ تک تو پہنچا ہی چکی  
"ہو اب کیا قبر میں اتارنے آئی ہوں؟  
- "عزرا کو روم میں گھستے دیکھ کر کشور جہاں نے غصے سے پوچھا تھا  
آنٹی میں صرف فیہا سے معافی مانگنے آئی ہوں - میں جانتی ہوں "  
میں نے فیہا کے ساتھ بہت غلط کیا ہے - میں اپنے کیے پر بہت  
"!شرمندہ ہوں پلیز مجھے معاف کر دیں



عزرا نے مدھم آواز میں کہا - وہ بہت ہمت جمع کر کے فیہا سے "

- "معافی مانگنے آئی تھی

تمہارے صرف معافی مانگ لینے سے میری بیٹی کی عزت واپس آ "

جائے گی - اس کے دامن پر لگی بد کاری کی کالک صاف ہو جائے

گی - یا پھر اجڑی گود بھر جائے گی - تم بتاؤ مجھے تمہارے معافی

"مانگنے سے میری بیٹی کا نقصان پورا ہو گا ؟

کشور جہاں نے تلخی سے پوچھا تھا - غصے میں وہ سب کچھ بھول گئیں

کہ فیہا کو اس بات سے انجان ہی رکھنا تھا کہ وہ ماں بنے والی تھی

- "اور اب کبھی نہیں بن سکے گی

"امی میری گود۔۔۔ یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں ؟ "

فیہا تو اجرّی گود کے انکشاف پر ہی ٹھٹک گئی لمحے کے ہزاروں حصے میں اس کا دماغ اس بات کو قبول کر گیا کہ کڈنپنگ سے پہلے اس کی خراب طبیعت اس بات کی واضح علامت تھی کہ وہ ماں بننے والی ہے۔ اس کا مطلب اس کا ایک اور نقصان بھی ہوا تھا ہاں میری بچی ان دونوں بہنوں کی وجہ سے تمھاری گود سونی ہو " "اگئی۔ تم ماں بننے والی تھی فیہا لیکن اب کبھی نہیں بن سکو گی کشور جہاں اپنے جذباتی پن میں سب کچھ بول گئی۔ فیہا نے خالی خالی نظروں سوید کی جانب دیکھا جو نظریں چرا گیا کچھ ایسا ہی حال " مروہ کا بھی تھا

فیہا آئی ایم سو سوری میں بہت شرمندہ ہوں۔ مجھے واقعی اپنے " گناہوں کا احساس ہے پلیز مجھے معاف کر دو۔ میں مانتی ہوں میرے معافی مانگنے سے تمھارا نقصان پورا نہیں ہوگا بلکہ میری اور

میری بہن کی وجہ سے جو بھی تکلیف تمہیں پہنچی اس کی تلخی بھی کم نہیں ہو گی لیکن پلیز تم مجھے معاف کر دو۔ تم تو بہت نرم دل ہو!

- "عزرا نے فیہا کے آگے ہاتھ جوڑ کر کہا "

غلطی کرنا، ظلم کرنا پھر آ کر معافی مانگ لینا، اللہ رسول کے " واسطے دینا، یہ کہنا کہ تم تو بڑے دل کی مالک ہو، معاف کرنا خدا کی صفت ہے، اللہ معاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے، اور اس طرح کے کئی اور جملے کہنا، یہ سب کہنا تو بہت آسان ہوتا ہے - لیکن سچ بتاؤں جس پر گزرتی ہے صرف وہی جانتا کہ اس نے یہ مشکل وقت کیسے گزارا - میں ایک میڈل کلاس لڑکی ہوں جس کے لیے اس کی عزت ہی سب کچھ ہے لیکن تم نے اپنی دولت کے غرور میں اسے تار تار کرتے ایک بار بھی نہیں سوچا - تمہاری بہن

کی وجہ سے میری گود اجری گئی - تمھاری وجہ سے میں نے لوگوں کی باتیں سنی اپنے بھائی کی ناراضگی برداشت کی نقصان صرف میرا ہوا ہے عزرا نا تمھارا کچھ گیا نا تمھاری بہن کا اور آج تم مجھ سے معافی مانگنے چلی آئی ہو - میں بھی انسان ہوں میرے سینے میں بھی "دل ہے مجھے بھی تکلیف ہوتی ہے

فیہا سکتے ہوئے بولی - آج اس کی برداشت جواب دے چکی تھی

عزرا کا جھکا سر مزید جھک گیا - فیہا اس کے لیے ایک بہترین " دوست ثابت ہو سکتی تھی لیکن اس نے اپنی جہالت میں اسے گنوا دیا تھا - جس لڑکی کو وہ اپنے آگے کیڑا مکوڑا سمجھتی تھی آج اسی کی معافی کے لیے ہاتھ جوڑے بیٹھی تھی شاید اسے ہی وقت کا پہیہ - "کہتے ہیں جو کہی بھی گھوم جاتا ہے

مجھے میرے گناہوں کی سزا مل چکی ہے - میرا حال دیکھو - چلنے " پھرنے کے قابل بھی نہیں ہوں - اپنے والدین کو کھا چکی ہوں - اکلوتا بھائی بھی ہر رشتہ توڑ کر ہمیشہ کے لیے چھوڑ کر جا رہا ہے - میں اتنی بھری دنیا میں تنہا رہ گئی ہوں - خدا کے لیے تم مجھے "معاف کر کے میرے حال پر رحم کر دو

- "عزرا فیہا کی پیروں کو پکڑتے ہوئے گڑ گڑانے لگی تھی

میں اتنی اعلیٰ ظرف تو نہیں ہوں لیکن تم میرے لیے بالکل اہم " نہیں ہو - میں تمہیں سوچنا بھی نہیں چاہتی نا ہی تمہیں دیکھنا چاہتی اس لیے میں خدا کے لیے تمہیں معاف کرتی ہوں - بس یہ "میرے جڑے ہوئے ہاتھ دیکھو آئندہ میرے سامنے مت آنا

فیہا نے اس کے آگے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا پھر چہرہ موڑ کے ماں "سینے میں سر چھپا کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

رفتہ رفتہ دل تیرا ہو گیا از عکاشہ علی

عزرا حسرت سے اسے دیکھتی اپنی وہیل چیئر گھسیٹتی باہر نکل گئی "

"\_

A □ kasha ..... A □ li .....

لبنا فیہا ہسپتال میں ہے اور تم نے مجھے بتایا بھی نہیں اور نا خود "

اس کی عیادت کے لیے گئی - اس وقت تمہیں ہسپتال میں ہونا

"! چاہے لیکن تم یہاں پڑی ہو

لبنا کی ماں نے صوفے پر آڑی ترچھی لیٹی لبنا کے سر پر کھڑے ہو

کر کہا جو سکون ڈرامہ دیکھنے میں محو تھی - لبنا کی ماں ابھی محلے

والوں سے فیہا کے بارے میں پتہ چلا تو وہ لبنا سے پوچھنے چلی آئیں

"\_



میری بلا سے مر ہی جائے - میں کیوں جاؤ اس کی عیادت کے " لیے

- "لبنا پھاڑ کھانے والے لہجے میں گویا ہوئی

کچھ تو شرم کرو نند ہے تمھاری - تم نے کیوں اس بھولی بھالی "

"لڑکی سے اللہ واسطے کا بیر باندھ لیا ہے ؟

- "لبنا کی ماں نے تاسف سے کہا

نند نہیں گند کہو - اسی کی وجہ سے فخر نے مجھے سب کے سامنے "

تھپڑ مار کر ذلیل کیا اور مجھے گھر سے نکالا - تیری بیٹی اس حرافہ

لڑکی کی وجہ سے در بدر ہو گئی ہے اور تجھے اس کی پڑی ہے - تو

"میری ماں ہے یا اس کی ؟

لبنا نے آنکھیں چھوٹی کر کے انہیں گھورتے ہوئے پوچھا - اپنی ماں  
- "کافیہا کی طرف داری کرنا اسے ایک آنکھ نابھایا تھا

تیری ہی ماں ہوں اس لیے تیرے کرتوتوں سے واقف ہوں - "  
تو اتنی بھولی نہیں ہے لبنا جتنی میرے سامنے بن رہی ہے - کشور  
اور بچے شریف مزاج ہی ہیں لیکن تیری عقل پر پٹی بندھی ہے -  
اتنا اچھا سسرال نصیب والوں کو ملتا ہے لیکن تو اپنی ہٹ دھرمی  
سے لات مار آئی ہے - میں تو ابھی بھی یہی کہوں گی ابھی وقت  
ہے جا اپنے گھر چلی جا - وہاں جا کر معافی مانگ لے سب ٹھیک ہو  
!" جائے گا ورنہ تیری انا تجھے لے ڈوبے گی

لبنا کی ماں نے اسے سمجھانے کی کوشش کی تھی - وہ ماں تھیں ان  
- "کی ممکن کوشش تھی کہ بیٹی کا گھر بچ جائے

معافی مانگتی ہے میری جوتی - فخر نے سب کے سامنے فیہا کے " لیے تھپڑ مارا ہے تو اب فیہا، فخر اور ان کے سارے گھر والے یہاں آکر مجھ سے معافی مانگے گے تو ہی واپس جاؤ گی ورنہ میری طرف سے وہ لوگ یہ رشتہ ختم ہی سمجھے - اتنی کوئی بے مول نہیں!" میں جو معافیاں مانگتی پھروں ہنہ

- "لبنا نے ہنکار بھرتے ہوئے کہا

تو بہت غلط کر رہی ہے لبنا - خدا نخواستہ فخر نے تجھے طلاق دے " دی تو کہاں جائے گی؟ یہ گھر اب تیری بھابیوں کا ہے - وہ تجھے برداشت نہیں کریں گی ابھی ان کا منہ بنا ہوا ہے ساری زندگی کون رکھے گا تجھے؟ باپ تیرا مر چکا ہے مجھ بوڑھی جان میں اتنی ہمت

"! نہیں ہے کہ تیرے لیے لڑ سکوں - بہتر ہے تو اپنے گھر جا

لبنا کی ماں نے اسے مستقل سے آگاہ کیا تا کہ وہ ڈر جائے اور غلط  
- "فیصلہ کرنے باز آ جائے"

یہ میرے باپ کا گھر ہے - اس گھر میں میرا بھی حصہ ہے میں "  
بھی دیکھتی ہوں تیری کونسی بہو مجھے یہاں سے نکالتی ہے - بلا وجہ  
مجھے ٹیشن دینے سے اچھا ہے اماں تو جا کر اپنے کام کر میرا دماغ  
!" نے خراب کر

لبنا نے نہایت ہی بد تمیزی سے کہا تھا اور دوبارہ ڈرامے کی طرف  
- "متوجہ ہو گئی تھی

تجھے سمجھانا بھینس کے آگے بین بجانے جیسا ہے - جب تیرے "  
سر پر پڑے گی تب تجھے عقل آئے گی لیکن تب تک بہت دیر ہو  
!" چکی ہو گی

لبنا کی مان تاسف سے اپنی منہ زور ، ہٹ دھرم بیٹی کو کہا - پھر  
- " لبنا کی بے جا بد تمیزیوں پر دو حرف بھیجتی وہاں سے چلی گئیں

**A** □ kasha ..... **A** □ li .....

دو دن کی چھٹی کے بجائے وہ تین دن بعد آیا تھا - اسے اچھی "  
طرح معلوم تھا کہ اس کی نک چڑی میڈم غصہ کرے گی لیکن وہ  
بھی اعلیٰ درجے کا ڈھیٹ تھا - وہ گنگناتے ہوئے گھر میں داخل ہوا  
تھا جب ایک ناگوار بدبو نے اس کا استقبال کیا تھا اس نے بے  
- " ساختہ اپنے منہ پر ہاتھ رکھا

یہ نک چڑی میڈم نے گھر کو کچرا کنڈی بنا رکھا ہے اتنی بدبو بندہ "  
- " ! مر ہی جائے۔۔۔۔۔

وہ اپنے منہ میں بڑبڑاتا آگے بڑھا ہی تھا جب کسی چیز سے اس کا پیر ٹکرایا وہ گرتے گرتے بچا تھا بے ساختہ ہی اس کی نظر نیچے گئی تھی لیکن فرش پر پڑی رومان کی لاش دیکھ کر اس کی فلک شگاف - "چیخ پورے گھر میں گونجی اٹھی

تھوڑی دیر تک چوکیدار گاؤں والوں کو جمع کر چکا تھا - سب " خوف بھری نگاہوں سے ناک پر سختی سے ہاتھ رکھے رومان کا حشر دیکھ رہے تھے - منہ اور کپڑے پر خون لگا ہوا تھا - جسم پر کیڑے - "رینگ رہے تھے - لاش سڑ گل چکی تھی

میت کا حال تو بہت خراب ہے اسے تو غسل بھی نہیں دیا جاسکتا " ناہی کفن - اتنی بدبو ہے اوپر سے کیڑے بھی پڑ چکے ہیں - میرے خیال میں تو اسے کسی کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دینا چاہیے - جتنا "وقت گزرے گا اتنی ہی مشکل بڑھے گی



- "گاؤں کے ایک بوڑھے شخص نے اپنی رائے سے آگاہ کیا

!" لیکن ان کے گھر والوں کو بھی تو آگاہ کرنا ہو گا "

چوکیدار نے پریشانی سے کہا لیکن اس کے پاس خالد صاحب کے علاوہ کسی کا نمبر بھی نہیں تھی ان کا نمبر بھی چھ سات مہینے سے

- "بند تھا

بابا جی بالکل ٹھیک کہتے ہیں - وقت گزرتے ساتھ میت کو دفنانا "

!" بھی مشکل ہو جائے گا - جان لیوا بدبو ہے

ایک اور شخص نے کہا تو گاؤں والوں نے بھی اس کی بات کی ہاں میں ہاں ملائی - چوکیدار بھی رومان کی لاش کو دیکھتے رضا مند ہو گیا سب کے باہمی فیصلے سے رومان کی لاش کو فرش پر بچھے کارپیٹ میں " لپیٹ کر گڑھا کھود کر زمین نے کے سپرد کر دیا گیا

رومان ایک مصروف انا پرست لڑکی جس نے اپنے گھمنڈ میں اللہ " کی حد کو توڑا ایک کے نکاح میں ہو کر دوسرے مرد سے تعلقات رکھے - عدت جیسے احکام کی پامالی کی - آج اسے مرتے وقت ناکلمہ نصیب ہوا نا ہی کفن یہاں تک کہ نمازے جنازہ سے بھی محروم رہی - دنیا میں عبرتناک موت کے لوگ دیکھ کر بھی کانپ اٹھے اور - " آخرت کا اللہ ہی جانے

A □ kasha ..... A □ li .....

کامران مجھے چھوڑ کر مت جاؤ خدا کا واسطہ رک جاؤ یا پھر مجھے " بھی ساتھ لے جاؤ میں اکیلے کیسے رہوں گی ؟ اب تو فیہا نے بھی " مجھے معاف کر دیا ہے - تم بھی اب معاف کر دو

عزرا نے کامران کا سفری بیگ پکڑ کر روکتے ہوئے کہا - کامران " ان لوگوں سے دل برداشتہ ہو کر ملک چھوڑ انگلینڈ واپس جا رہا تھا

پہلے بھی وہ اپنی تعلیم وہاں سے ہی حاصل کرتا تھا کچھ وقت کے لیے پاکستان آیا تھا لیکن یہاں کی مشکلات میں ایسا الجھا کہ واپس جا ہی ناسکا لیکن اب اس کا یہاں کچھ نہیں بچا تھا - صرف یادیں ہی تھیں جو تکلیف دے رہی تھی جن سے جان چھڑا کر وہ بھگ رہا تھا

"-

میرا آپ سے کوئی رشتہ نہیں ہے - فیہا بھا بھی کا ظرف تھا کہ " انہوں نے آپ کو معاف کر دیا میرا ان کے جتنا اعلیٰ ظرف نہیں - آپ کو دیکھتا ہوں تو مجھے میرے والدین یاد آتے ہیں آپ قاتل ہیں ان کی - نفرت ہے مجھے آپ سے اور رومان آپ سے اگر بہنیں آپ جیسی ہوتی ہیں تو میری دعا ہے اللہ کسی کو بہن نا دے

!"

کامران نے نفرت سے کہا اور جھٹکے سے اپنا بیگ عزرا کی پکڑ سے آزاد کرا کر لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے نکل گیا عزرا اپنے خالی  
- "ہاتھ کو دیکھتی رہ گئی

A □ kasha ..... A □ li .....

"! ڈھیڑ سال بعد "

سوری سر ہمارے پاس سیٹس فل ہو چکی ہیں کل ہی ہم نے "  
"! ایمپلائز ہائیر کیے ہیں

ریسیپشنسٹ نے اسے دیکھ کر اندر جانے سے پہلے ہی روک دیا تھا  
- باسٹ مایوسی سے واپس نکل آیا - یہ شاید کوئی بیسواں آفس تھا  
جہاں سے اسے ناکامی ہوئی تھی - دو ماہ سے روزانہ نوکری کے لیے  
- "دھکے کھاتے کھاتے اب تو اسے اصل گنتی بھی بھول گئی تھی

پچھلے ڈھیر سال میں اس کی زندگی تباہ ہو چکی نصرت بیگم کو " دانش کی موت سے فالج ہو گیا تھا - راشد صاحب بھی بیمار رہنے لگے تھے - گھر ، بزنس سب ختم ہو چکا تھا وہ لوگ روڈ پر آ چکے تھے - کامران انگلینڈ جا چکا تھا ، رومان کا کسی کو کچھ اتا پتا نہیں تھا عزرا خالد صاحب کا گھر بیچ کر اپنی مدرسے والی خالہ جانی کے پاس چلی گئی تھی - اب وہ مارا مارا نوکریوں کی تلاش میں سڑکوں کی - " خاک چھان رہا تھا

کل جس باسٹ راشد کے پیچھے ملازموں کی ایک لمبی قطار تھی جسے " اپنی دولت کا غرور تھا ، جو ایک کامیاب بزنس مین تھا - آج وہ - " سڑک کے کنارے دھوپ میں کھڑا اپنی قسمت پر رو رہا تھا

A □ kasha ..... A □ li .....

لبنا صاف صفائی کرنے کے بعد - کھانا بنا لینا اور ہاں یاد سے "

کھانے کے بعد برتن دھو کر کچن بھی صاف کر دینا - تم جھوٹے

"! برتن ایسے ہی پڑے رہنے دیتی ہو کیڑے مکوڑے رینگتے ہیں

لبنا کی بڑی بھابھی نے فرش پر پونچھا لگاتی لبنا سے ہنکار بھرتے

- "ہوئے کہا

میں آپ کی نوکرانی نہیں اتنا کر دیتی ہوں وہ بھی احسان مانا کرو "

!"

لبنا نے تپ کر کہا تھا - بھابھی کے کاموں کی لمبی فہرست سن کر

- "اسے آگ لگی تھی

احسان کس بات کا؟ تم مفت میں کچھ نہیں کرتی - احسان تو "

تمہیں میرا ماننا چاہیے جو تمہیں اپنے ساتھ رکھا ہوا ہے دو وقت کی



روٹی اور کپڑا دیتی ہوں ورنہ دو اور بھابھیاں بھی ہیں تمہاری وہ تو  
"! پوچھتی تک نہیں تمہیں

- "لبنّا کی بدزبانی پر اس کی بھابھی کو بھی طیش آیا

خیر میں تمہارے منہ نہیں لگنا چاہتی - میں اور اماں فخر کے "  
نکاح میں جا رہے ہیں دیر سے لوٹیں گے تم بچوں کو کھانا کھلا سلا  
"! دینا - اور برتن یاد سے دھو لینا

لبنّا کی بھابھی نے اپنی مسکراہٹ دباتے جلانے کے لیے جان بوجھ  
کر فخر کے نکاح کا بتایا تھا - جس پر لبنّا نے تپ کر فرش پر پونچھا  
پٹخا تھا - بھابھی اس کے جلے بھنے چہرے کو دیکھ کر خوش ہوتی آگے  
- "بڑھ گئیں

لبنا نے اپنے آنا قائم رکھتے ہوئے فخر سے طلاق لے لی تھی اور " اب بھابھی کے احسانوں تلے دبی ہوئی تھی - بچے فخر کے پاس ہی رہتے تھے اور آج فخر کا نکاح تھا ان کے محلے کی کوئی بیوہ عورت تھی جو بے اولاد بھی تھی عبید رضا نے اپنی مرضی سے فخر کا نکاح اس کے ساتھ طے کیا تھا - دو دن پہلے ہی کشور پھپھو اور فضا اس -" کی اماں بھائی بھابھی کو نکاح کے لیے مدعو کر کے گئیں تھی

اچھی خاصی مالکنوں والی زندگی کو میں نے خود تباہ کر لی - اب دو " روٹیوں کے لیے ان جیسوں کے کام بھی کرو اور طعنے بھی سنو - یہ سب اسے فیہا کی وجہ سے ہوا ہے خود تو ہنسی خوشی بسی پڑی ہے مجھے تباہ کرا دیا اللہ پوچھے گا اسے - اللہ کرے کیڑے پڑیں فیہا کو

!"

- " لبنا نے اپنی بے بسی جھولی اٹھا کر فیہا کو بد دعا دی تھی

کچھ لوگ کبھی نہیں سدھرتے لبنا بھی ان میں سے ہی ایک تھی " - وہ اپنی غلطیوں کو کبھی بھی نہیں مانتے بلکہ دوسرے پر الزام تراشتے رہیں اور انہیں بلا وجہ ہی بد دعائیں دیتے ہیں لیکن انہیں یہ نہیں معلوم کہ بلا وجہ کی بد دعا کسی کو نہیں لگتی - انصاف کرنے والا موجود ہے وہ سب دیکھ رہا ہے - جیسا کرو گے ویسا بھرو گے کل وہ اپنی نندوں کے دشمن تھی آج اس کی بھواجیں اسے سے - "بیزار تھیں

A □ kasha ..... A □ li .....

"! فیہا جلدی کرو - ہمیں دیر ہو رہی ہے "

سوید کی چلاتی ہوئی آواز پر اس نے جلدی سے بیڈ پر پڑا دوپٹہ کندھے پر پھیلایا اور اپنا پرس اٹھا کر تیزی سے کمرے سے نکلی تھی

رفتہ رفتہ دل تیرا ہو گیا از عکاشہ علی

- وہ سنبھل سنبھل کی سیڑھیاں اترتی نیچے آئی جہاں سوید ، دونوں  
- "بچے اور اماں بی تیار کھڑے اس کے منتظر تھے

"! ماشاء اللہ آج تو چاند زمین پر اتر گیا ہے "

سوید نے اسے دیکھ کر سراہا - سر مئی رنگ کی فراک میں ہلکے سے  
میک اپ کے ساتھ وہ ہمیشہ کی طرح پرکشش لگ رہی تھی - سوید  
- "کے بے ساختہ جملے پر وہ اماں بی کے موجود میں جھینپ سی گئی  
چلو بیٹا ہم لوگ گاڑی میں بیٹھتے ہیں آپ کے ماما بابا آ رہے ہیں "  
!"

اماں بی نے اپنی مسکراہٹ دباتے کہا اور بچوں کے لے کر ساتھ  
- "چل دیں

آپ دن با دن بے شرم ہوتے جا رہے ہیں نا بچوں کا خیال " کرتے ہیں نا اماں بی کا لحاظ - بلا وجہ ہی میں شرمندہ ہو جاتی ہوں !"

- "فیہا نے اسے گھور کر کہا

تعریف کی ہے - اس میں شرمندہ ہونے والی کیا بات ہے ؟ تم " بلا وجہ ہی شرماتی ہو تو میرا کیا قصور ؟ خیر ابھی تو میں نے شوہروں " ! والی کوئی حرکت کی بھی نہیں ہے

سوید نے شوخ نظروں سے دیکھتے جھک کر اس کا گال چوم کر کہا تھا - اس کی بے باک حرکت پر فیہا کی آنکھیں پھیلیں تھیں جبکہ گال - "دھک اٹھے تھے

اب کھڑے کھڑے مجھے ناگھورو پہلے ہی تم بہت دیر کر چکی ہو - "

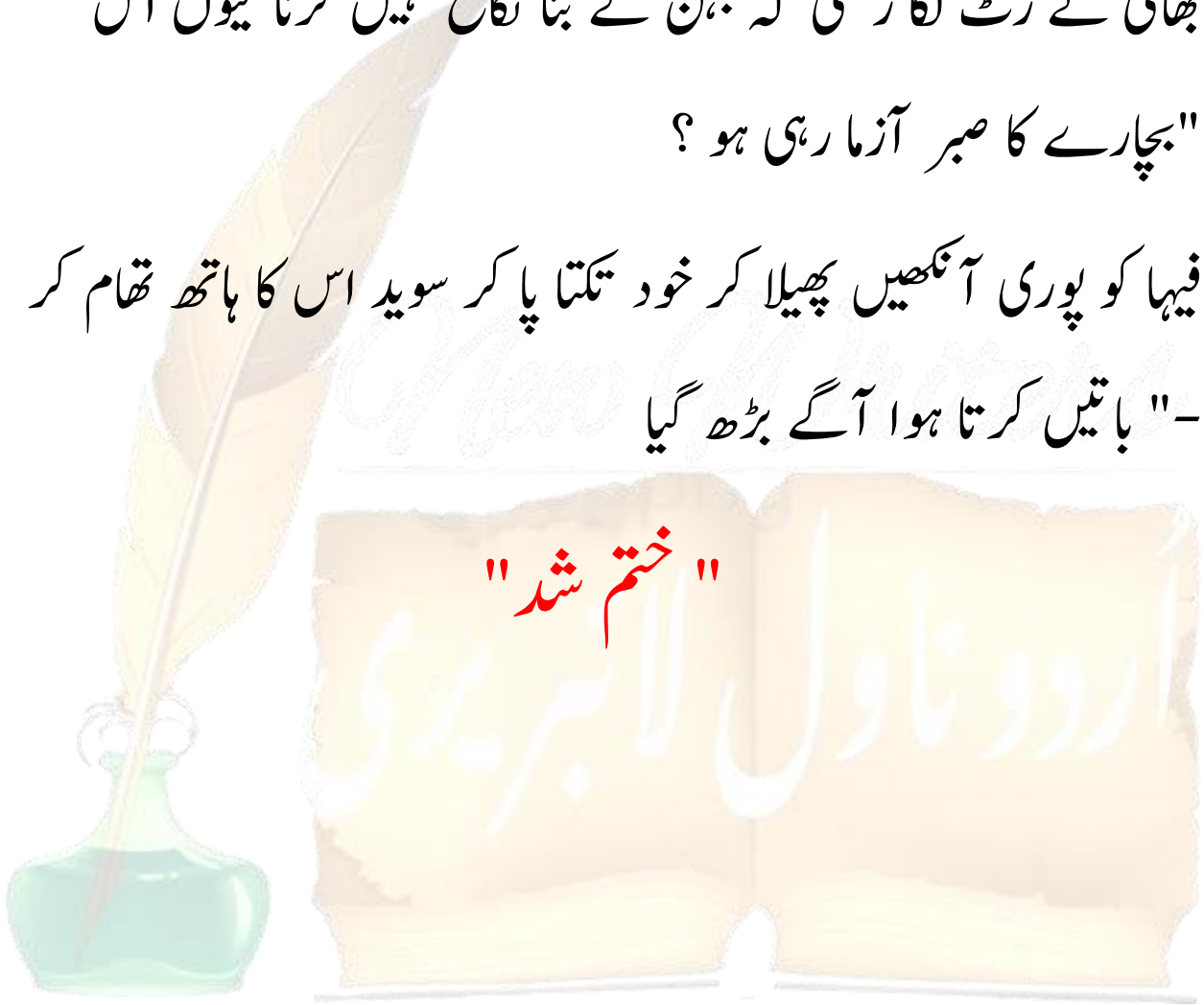
ایک تو تم عورتوں کی تیاریاں ہی ختم نہیں ہوتیں آگے ہی تمہارے

بھائی نے رٹ لگا رکھی کہ بہن کے بنا نکاح نہیں کرنا کیوں اس

"بچارے کا صبر آزما رہی ہو؟

فیہا کو پوری آنکھیں پھیلا کر خود تکتا پا کر سوید اس کا ہاتھ تھام کر

- "باتیں کرتا ہوا آگے بڑھ گیا





For more romantic novels: [www.newwriterslibrary.com](http://www.newwriterslibrary.com)

رفته رفته دل تیرا ہو گیا از عکاشہ علی

For more romantic novels:

[www.newwriterslibrary.com](http://www.newwriterslibrary.com)

[www.thenovelistianlibrary.blog](http://www.thenovelistianlibrary.blog)

Facebook page link;

<https://www.facebook.com/NewWritersLibrary?mibextid=ZbWKwL>

Instagram page link;

[https://www.instagram.com/new\\_writers\\_library?igsh=NmRiNDFlbTE3b2lv](https://www.instagram.com/new_writers_library?igsh=NmRiNDFlbTE3b2lv)

Tiktok link:

[https://www.tiktok.com/@new\\_writers\\_library?t=8rHSjkPs4Eq&\\_r=1](https://www.tiktok.com/@new_writers_library?t=8rHSjkPs4Eq&_r=1)

Youtube link:

<https://youtube.com/@newwriterslibrary?feature=shared>